عمران سیریز
سپیشل نمبر
تاروت
مظہر کلیم
ایم اے

ناشران ---- اشرف قریشی
---- یوسف قریشی
تزئین ---- محمد بلال قریشی
طابع ---- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ---- 75/- روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ خیر و شر کی آویزش پر مبنی ایک نیا ناول آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ خیر و شر کی آویزش کی لاتعداد جہتیں ہیں اور جب سے انسان وجود میں آیا ہے یہ آویزش تب سے ہی چلی آ رہی ہے۔ عہد عتیق سے لے کر عہد جدید تک اس آویزش نے نجانے کتنی شکلیں تبدیل کی ہوں گی لیکن بنیادی آویزش بہرحال خیر و شر کی ہی رہی ہے اور یقیناً ابد تک رہے گی۔ یہی آویزش ہی دراصل انسان کی اصل اور بنیادی آزمائش ہے کہ وہ اپنی زندگی میں خیر کا ساتھ دیتا ہے یا شر کا۔ اس آویزش کی چونکہ بے شمار سطحیں ہوتی ہیں۔ اس لئے ان میں ایسی سطحیں بھی موجود ہیں جن کا بظاہر عام انسان کو ادراک تک نہیں ہوتا لیکن بعض سطحیں ایسی ہوتی ہیں جو عام آدمی کو بھی نظر آتی ہیں۔ اس طرح بعض سطحوں پر اس آویزش کے نتائج فوری نکل آتے ہیں اور بعض کے نتائج بہت بعد میں لیکن بھرپور انداز میں سامنے آتے ہیں۔ موجودہ ناول میں شر کی وہ سطح سامنے لائی گئی ہے جس کے اثرات پوری دنیا پر پڑ سکتے تھے اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس سطح پر شر کے خلاف بھرپور انداز میں اس لئے کام کیا ہے کہ انہیں نظر آ رہا تھا کہ اگر شر کی اس سطح کو ابھی سے نہ روکا گیا تو یہ سطح پھیل کر پوری دنیا پر اثرانداز ہو سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی

اس جیسے دوسرے ناولوں کی طرح آپ کی پسند اور معیار پر پورا اترے گا۔ آپ اپنی آراء سے مجھے بھی ضرور مطلع کریں گے لیکن اس دلچسپ، پراسرار اور منفرد ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

فیصل آباد سے ساحل انصاری لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا پہلے میں واقعی شیدائی تھا۔ ایک بار نہیں کئی کئی بار ایک ہی کہانی پڑھتا تھا اور ہر بار نیا لطف ملتا تھا لیکن پھر آپ نے ایکشن ختم کر دیا جس سے ناولوں میں چاشنی ہی ختم ہو گئی۔ اس لئے اب صرف خطوں کے جواب پڑھتا ہوں لیکن " میکارٹو سینڈیکیٹ" نے ایک بار پھر پرانے ناولوں کی یاد تازہ کر دی۔ آپ نے اس میں ایکشن کی کمی پوری کر دی ہے۔ کیا آپ ایسے ہی مزید ناول نہیں لکھ سکتے کہ ہمیں وہی ایکشن سے بھرپور عمران واپس مل جائے۔ امید ہے آپ میری تجویز پر ضرور غور کریں گے"۔

محترم ساحل انصاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے لکھا ہے کہ جب آپ کو ناولوں میں آپ کا مطلوبہ ایکشن نہ ملا تو آپ نے ناول کی بجائے خطوط اور ان کے جواب پڑھنا شروع کر دیئے اور اب آپ نے " میکارٹو سینڈیکیٹ" اس لئے پڑھا ہے کہ اس میں آپ کو ایکشن میسر آگیا۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ناولوں میں آپ کے مطلب کا ایکشن ہوتا ہے تو کیا تب بھی آپ خطوط اور ان کے جواب پڑھتے ہیں۔ اس سوال کے جواب سے مجھے معلوم ہو گا کہ آپ صرف ایکشن پسند کرتے ہیں یا اس کے ساتھ ساتھ سسپنس، مزاح اور کہانی بھی آپ کو پسند آتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ خط میں ضرور جواب دیں گے۔

کراچی، لیاری سے حافظ محمد جاوید سومرو لکھتے ہیں۔ " میکارٹو سینڈیکیٹ" بے حد پسند آیا ہے۔ صرف اس لئے نہیں کہ اس میں ایکشن زیادہ تھا بلکہ اس لئے کہ اس ناول میں سماج دشمن عناصر کے چہروں سے نقاب اتارا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بہادرستان پر بھی جلد از جلد ناول لکھیں گے"۔

محترم حافظ محمد جاوید سومرو صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بہادرستان پر انشاء اللہ جلد ناول پیش کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

چکوال سے تصویر کا ستانی لکھتے ہیں۔ " گذشتہ دس سالوں سے آپ کے ناولوں کا باقاعدہ قاری ہوں اور آپ کے ناول اس قدر پسند ہیں کہ میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں جن سے آپ کی تحریروں کی تعریف کر سکوں۔ البتہ آپ سے ایک درخواست ہے کہ آپ ہر ناول کے نام کے ساتھ اس کا نام انگلش میں بھی ضرور لکھا کریں۔ امید ہے آپ میری درخواست پر ضرور غور کریں گے"۔

محترم تصویر کا ستانی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کا خوبصورت اور منفرد نام بھی پسند آیا ہے۔ جہاں

پوری کائنات کی تصویر مجسم ہو جائے وہاں اور کیا باقی رہ جاتا ہے البتہ آپ نے جو درخواست کی ہے اس کی مزید وضاحت ضروری ہے کہ بعض نام اردو میں ہوتے ہیں ان کے ساتھ انگلش میں ان کا ترجمہ تو لکھا جا سکتا ہے نام نہیں لکھا جا سکتا۔ جیسے اگر کتاب کا نام "کالا سمندر" ہو تو انگلش میں (BLACK SEA) لکھا جائے گا اور اگر اسے انگلش میں ہی کالا سمندر (KALA SAMUNDER) ہی لکھا جائے تو پھر یہ انگریزی نہیں رومن الفاظ کہلائیں گے۔ اس طرح آپ کی فرمائش پوری نہ ہو سکے گی۔ اس لئے وضاحت ضروری ہے۔ امید ہے آپ آئندہ ضرور وضاحت کریں گے کہ آپ دراصل کیا چاہتے ہیں۔

کراچی سے محمد اعجاز عطاری لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں ایک دینی مدرسے میں بھی پڑھاتا ہوں۔ آپ کے ناول میں جو اشتہار شائع ہوتے ہیں ان میں اکثر لافانی کردار اور لازوال ناول کے الفاظ لکھے ہوتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ لافانی اور لازوال صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ باقی سب فانی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ آپ آئندہ ایسے الفاظ لکھنے سے گریز کریں گے"۔

محترم محمد اعجاز عطاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ استاد ہیں اور استاد کا درجہ بے حد بلند ہوتا ہے اور اس بات میں بھی دو رائے نہیں ہیں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے باقی ہر چیز فانی ہے۔ یہ واقعی اٹل حقیقت ہے۔ گو یہ اشتہارات اس نقطہ نظر سے نہیں لکھے جاتے جس نقطہ نظر کے تحت آپ نے ان پر اعتراض کیا ہے لیکن مزید بحث کرنے کی بجائے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس طرف میری توجہ دلائی۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی شکایت دور کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

راولپنڈی سے محترمہ رضیہ سلطانہ لکھتی ہیں۔ "مجھے معلوم ہے کہ آپ کے قارئین کی تعداد لاکھوں میں ہے مگر میں آپ کے ناولوں کے ان انوکھے قارئین میں شامل ہوں جنہوں نے آپ کے ناول کبھی نہیں پڑھے مگر پھر بھی میں آپ کے ناولوں کے ناموں اور ان کے کرداروں سے بخوبی واقف ہوں اور ایسا ان خطوط کی وجہ سے ممکن ہوا ہے جو آپ ناول کے شروع میں شائع کرتے ہیں۔ میری بہن طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کی قاری ہے۔ لیکن جتنی باقاعدگی سے وہ آپ کے ناول پڑھتی ہے اس سے زیادہ باقاعدگی سے میں "چند باتوں" میں شائع ہونے والے قارئین کے خطوط اور ان کے جواب پڑھتی ہوں۔ آپ کے جواب اس قدر دلچسپ ہوتے ہیں کہ بے اختیار مسکراہٹ ہونٹوں پر آ جاتی ہے۔ اس لئے میں آپ کی Letter,s Reader ہوں۔ میری درخواست ہے کہ آپ ان تمام خطوط اور ان کے جواب جو آپ اپنی کتب میں شائع کر چکے ہیں پر مشتمل ایک علیحدہ کتاب شائع کریں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب میرے ساتھ ساتھ میرے جیسے بے شمار خطوط قارئین اور آپ کے دیگر قارئین کے

لئے بہترین ثابت ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک درخواست اور بھی ہے کہ آپ خطوط اور ان کے جواب کے صفحات میں مزید اضافہ کریں تاکہ قارئین کو زیادہ سے زیادہ خطوط اور ان کے دلچسپ جواب پڑھنے کو مل سکیں۔ امید ہے آپ ضرور میری درخواستوں پر غور کریں گے"۔

محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ۔ خط لکھنے اور خطوط اور ان کے جواب پڑھنے اور پسند کرنے پر میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ میں نے آپ کا خط تفصیل سے اس لئے شائع کیا ہے کہ آپ نے واقعی منفرد اور دلچسپ بات لکھی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ ناچیز پر بے حد کرم ہے کہ اس نے مجھے آپ جیسے انوکھے قارئین بخشے ہیں۔ جہاں تک آپ کی فرمائشوں کا تعلق ہے تو آپ کی دونوں فرمائشیں انشاء اللہ پوری کرنے کی کوشش کروں گا۔ البتہ میری قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنی آراء سے مجھے ضرور آگاہ کریں اور آپ سے بھی درخواست ہے کہ آپ ناول پڑھ کر بھی خطوط اور ان کے جواب کے سلسلے میں اپنی آراء سے مجھے نوازتی رہیں گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

سلیمان کچن میں دوپہر کا کھانا تیار کرنے میں مصروف تھا کہ سٹنگ روم میں پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ پہلے تو سلیمان خاموش رہا کہ فون خود ہی خاموش ہو جائے گا لیکن جب گھنٹی مسلسل بجتی ہی رہی تو سلیمان تیز تیز قدم اٹھاتا کچن سے نکل کر سٹنگ روم میں داخل ہوا اور اس نے رسیور اٹھالیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... سلیمان نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا

"کیا یہ علی عمران صاحب کا فلیٹ ہے"...... دوسری طرف سے ایک انتہائی مترنم اور شیریں آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی تھا۔

"جی نہیں۔ یہ سپرنٹنڈنٹ انٹیلی جنس فیاض کا فلیٹ ہے"۔ سلیمان نے اسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اسے

کھانے کی فکر تھی اس لئے وہ زیادہ دیر یہاں رکنا نہیں چاہتا تھا ورنہ جس طرح کی شیریں اور مترنم آواز تھی وہ لامحالہ اس سے بات چیت کو مزید طول دینے کی کوشش کرتا لیکن اسے معلوم تھا کہ اگر وہ یہاں زیادہ دیر رکا تو سارا کھانا خراب ہو جائے گا اور اسے دوبارہ محنت کرنا پڑے گی لیکن ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یا اللہ اب کیا کروں"....... سلیمان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں"....... سلیمان نے اس بار قدرے نارمل لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ جب تک وہ اسے مطمئن نہیں کرے گا اس وقت تک فون کرنے والی فون کر کر کے اس کا ناطقہ بند کئے رکھے گی۔

"کیا یہ علی عمران صاحب کا نمبر ہے"....... دوسری طرف سے وہی مترنم اور شیریں آواز سنائی دی۔

"کون سا نمبر محترمہ"....... سلیمان نے جواب دیا۔

"یہی فون نمبر جس پر آپ کال سن رہے ہیں"....... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جی ہاں"۔ سلیمان نے اس بار شرافت سے جواب دیا کیونکہ خاتون نے اسے تم کی بجائے آپ کہا تھا اور سلیمان کے لئے یہی کافی تھا کہ اس قدر شیریں اور مترنم آواز کی مالکہ خاتون نے اسے آپ کہا تھا۔

"ان سے بات کرا دیں میں مصر سے یہاں پاکیشیا ان سے ملنے کے لئے آئی ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو سلیمان بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ اس وقت تو موجود نہیں ہیں البتہ نصف گھنٹے کے اندر پہنچ جائیں گے لیکن یہ بتا دوں کہ وہ دن کے وقت فون پر کسی سے بات نہیں کرتے۔ ساری بات چیت میں ہی کرتا ہوں اس لئے اگر آپ نے ان سے فون پر بات کرنی ہے تو رات کو گیارہ بجے کے بعد کریں اور اگر ان سے ملنا ہو تو پھر خود تشریف لے آئیں"....... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں وہ دن کے وقت فون پر بات کیوں نہیں کرتے"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ان کے مرشد نے انہیں منع کر رکھا ہے"....... سلیمان نے جواب دیا۔

"مرشد۔ کیا مطلب۔ یہ مرشد کیا ہوتا ہے"....... دوسری طرف سے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اس کی تفصیل فون پر نہیں بتائی جا سکتی ورنہ فون ڈیڈ ہو جائے گا"....... سلیمان نے کہا۔

"اوکے۔ میں خود آ رہی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو سلیمان نے جلدی سے رسیور رکھا اور تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا کچن میں پہنچ گیا۔

"صاحب تو رات کو آئیں شاید البتہ تمہارے ساتھ کھانا کھانے کا

شرف حاصل کر لوں گا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جلدی جلدی کھانا تیار کر لیا تاکہ جب وہ خاتون آئے تو وہ فارغ ہو چکا ہو اور پھر ابھی وہ کھانا تیار کر کے فارغ ہوا ہی تھا کہ اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ آنے والا عمران ہے۔ وہی مخصوص انداز میں دروازہ باہر سے کھول سکتا تھا ورنہ وہ خاتون ہوتی تو لامحالہ کال بیل بجاتی۔

"صاحب کو بھی اسی وقت آنا تھا"...... سلیمان نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے کچن سے نکل کر راہداری میں دروازے کی طرف بڑھا تو عمران اب مڑ کر دروازہ بند کر رہا تھا وہ سلیمان کی آواز سن کر مڑا۔

"صاحب آپ واپس جائیں۔ جلدی پلیز۔ ابھی اسی وقت"۔ سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"واپس جاؤں۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا

"ایک روح آ رہی ہے فلیٹ پر اور آپ کا اس سے سامنا ہو گیا تو آپ کے لئے یہ ملاقات نیک فال ثابت نہ ہو گی اس لئے پلیز فی الحال آپ جائیے اور رات کو بے شک آ جائیں"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ اب نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے۔ بے فکر

رہو میں اماں بی سے کہہ کر تمہیں زندہ بیوی دلا دوں گا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ گیا۔

"سوچ لیں پھر آپ ہی بھگتیں گے میرا کیا ہے میں تو گاؤں چلا جاؤں گا"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور کچن کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"سلیمان"...... عمران کی آواز سلیمان کے کانوں میں پڑی۔ لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے سٹنگ روم میں پہنچ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا

"سچ سچ بتاؤ کہ کون آ رہی ہے اور تم مجھے کیوں واپس بھجوانا چاہتے تھے"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا

"بتایا تو ہے کہ روح آ رہی ہے۔ چلو مزید تفصیل بتا دیتا ہوں کہ اس روح کا تعلق مصر سے ہے اور آپ جانتے ہیں کہ مصری روحیں انتہائی خطرناک ہوتی ہیں"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سچ سچ بتاؤ ورنہ میں اماں بی سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے وہی دھمکی دی جو اسے سلیمان دیا کرتا تھا۔

"بالکل بات کریں اور انہیں بتائیں کہ مصری روح آپ کے فلیٹ پر آ رہی ہے اور سلیمان آپ کو مصری روح سے بچانا چاہتا ہے لیکن آپ مصری روح سے ملاقات پر بضد ہیں۔ پوری تفصیل بتا دیں"...... سلیمان بھلا کہاں اس دھمکی میں آنے والا تھا۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے۔ ٹھیک ہے مت بتاؤ۔ اب روح آئے گی تو میں اس سے خود ہی پوچھ لوں گا"...... عمران نے آخر کار ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اتنی بات تو وہ سمجھتا تھا کہ جس طرح اس کے ساتھی اس سے اس کی مرضی کے بغیر کچھ معلوم نہیں کر سکتے تھے اسی طرح سلیمان سے بھی اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں پوچھا جا سکتا۔ وہ ان معاملات میں عمران سے بھی دو ہاتھ آگے ہی تھا۔

"پوچھ لیجئے پہلے یہ بتائیے کہ کھانا آپ روح کے ساتھ کھائیں گے یا میرے ساتھ"...... سلیمان نے کہا۔

"میں کھانا کھا کر آیا ہوں اس لئے نہ بد روح کے ساتھ کھاؤں گا اور نہ نیک روح کے ساتھ"...... عمران نے جواب دیا۔

"اللہ آپ کا بھلا کرے۔ انتہائی لذیذ کھانا بنایا تھا۔ اب اطمینان سے بیٹھ کر کھاؤں گا۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو روح کو کچن میں بھجوا دیں شاید بھوکی ہو"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا ہی تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور سلیمان کچن کی طرف جانے کی بجائے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... سلیمان نے عادت کے مطابق دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

"اساطیری"...... وہی مترنم اور شیریں آواز سنائی دی تو سلیمان نے جلدی سے دروازہ کھول دیا دوسرے لمحے وہ اس طرح پیچھے ہٹ گیا جیسے اسے الیکٹرک شاک لگا ہو کیونکہ آنے والی اس کے تصور سے بھی

زیادہ حسین اور خوبصورت لڑکی تھی۔ بالکل ایسی جیسی بچوں کی کہانیوں میں پریوں کے بارے میں لکھا جاتا ہے۔ اس کے جسم پر یورپین لباس تھا۔

"آئیے۔ آئیے۔ تشریف لائیں"...... سلیمان نے بڑے مہذب لہجے میں کہا۔

"آپ سلیمان صاحب ہیں"...... اس لڑکی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"آغا سلیمان پاشا"...... سلیمان نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری۔ مجھے آپ کا پورا نام معلوم نہ تھا۔ تو آغا صاحب علی عمران صاحب آ گئے ہیں یا نہیں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ابھی تھوڑی دیر میں آپ کی ملاقات ہو جائے گی۔ آئیے تشریف لائیے"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے ساتھ لے کر ڈرائینگ روم میں آ گیا۔

"تشریف رکھیں اور یہ بتائیں کہ کیا آپ کھانا کھائیں گی۔ گو کھانا تو پاکیشیائی ہی ہے مصری نہیں ہے لیکن یقین رکھیں آپ کھانا کھا کر اپنی نہیں تو میری انگلیاں ضرور چاٹنا شروع کر دیں گی"۔ سلیمان نے کہا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور سلیمان کو ایسے محسوس ہوا جیسے جلترنگ بج رہے ہوں۔

"بے حد شکریہ آغا صاحب۔ میں کھانا کھا چکی ہوں"...... لڑکی

نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلیں دوپہر کا نہ سہی، رات کا سہی۔ ویسے آپ چاہیں تو صبح کا ناشتہ، لنچ اور ڈنر آپ یہاں مستقل طور پر کر سکتی ہیں۔ ہوٹل کا بدمزہ کھانا آپ کی خوبصورتی پر برا اثر بھی ڈال سکتا ہے"....... سلیمان نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"آپ کا بے حد شکریہ۔ میں نے آج رات واپس جانا ہے میں صرف علی عمران صاحب سے ملاقات کرنے آئی ہوں"....... لڑکی نے کہا۔

"او کے آپ تشریف رکھیں میں عمران صاحب کو بھجواتا ہوں لیکن خیال رکھیئے گا اگر آپ کو ان سے ملاقات کے دوران کوئی پریشانی لاحق ہو جائے تو آپ فوراً کچن میں آجایئے گا"....... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"پریشانی۔ کیسی پریشانی"....... لڑکی نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کی وضاحت زبانی نہیں ہو سکتی۔ عملی طور پر اس کا تجربہ ہو سکے گا اور ابھی آپ کو ہو بھی جائے گا"....... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ سٹنگ روم کے دروازے پر پہنچ گیا۔

"یہ کیا باتیں کر رہے تھے تم"....... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کسی کو نیک و بد سمجھانا بھی نیکی کا ہی کام ہے"....... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے آگے کچن کی طرف بڑھ گیا تاکہ مہمان کے لئے چائے تیار کر سکے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر نیم دراز ایک لمبے قد اور لاغر جسم کے مالک بوڑھے آدمی نے جس کا سر درمیان سے گنجا تھا اور سائیڈ پر سفید بالوں کی جھالر سی تھی، ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر جمال بول رہا ہوں"....... اس بوڑھے آدمی نے بڑے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"راہول بول رہا ہوں ڈاکٹر"....... دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر جمال بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ کیسے اور کیوں فون کیا ہے"....... ڈاکٹر جمال نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم سمجھتے ہو کہ تم راہول کے معبد پر قبضہ کر لینے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ تم نے اپنی بیٹی اساطیری کو پاکیشیا میں رہنے والے ایک

نوجوان علی عمران کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ تمہارا خیال ہے کہ وہ علی عمران میرا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ میں تمہیں بتا دوں کہ اب تمہاری بیٹی زندہ واپس نہیں آسکے گی اور یہ عمران بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا"۔ دوسری طرف سے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"دیکھو راہول۔ مجھے تمہارے کسی کام سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ میں مصریات پر کام کرتا ہوں اور میں اس معبد کو مصری تاریخ میں گرانقدر اضافہ کے لئے تلاش کرنا اور کھولنا چاہتا ہوں۔ جہاں تک اساطیری کا تعلق ہے تو میں نے اس کے گرد ایسا حفاظتی حصار قائم کر دیا ہے کہ تمہاری شیطانی طاقتیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اور جہاں تک اس عمران کا تعلق ہے تو میرے علم نے مجھے بتایا ہے کہ اگر وہ چاہے تو میرا یہ کام کر سکتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اساطیری اسے قائل کر لے گی"...... ڈاکٹر جمال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ تمہارے اس حفاظتی حصار کے خلاف میری طاقتیں کام نہ آسکیں گی۔ یہ تمہاری بھول ہے ڈاکٹر۔ ویسے بھی اس دنیا میں بے شمار ایسے لوگ موجود ہیں جو دولت کی خاطر اساطیری جیسی سینکڑوں لڑکیوں کو موت کے گھاٹ اتار سکتے ہیں اس لئے بہتری اسی میں ہے کہ تم اسے واپس بلا لو ورنہ اس کی لاش بھی تمہیں نہیں مل سکے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر جمال نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

اساطیری اس کی اکلوتی بیٹی تھی اور اسے بھی قدیم مصریات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا لیکن اب راہول کی اس نئی دھمکی نے اسے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کہ کہیں اس شوق میں وہ اساطیری کو موت کے منہ میں نہ پہنچا دے۔ اسے اساطیری سے بے پناہ محبت تھی اور اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ ضروری نہیں کہ راہول اپنی شیطانی طاقتوں کو ہی اس کے خلاف استعمال کرے۔ وہ واقعی کسی بھی غنڈے اور بدمعاش کو رقم دے کر یا ویسے ہی اپنی شیطانی طاقتوں کی مدد سے اساطیری پر فائر کھلوا سکتا تھا۔ یہ خیال آتے ہی وہ نمایاں طور پر کانپ اٹھا۔ اس نے جلدی سے میز پر پڑی ہوئی ایک سبز رنگ کی کاپی اٹھائی اور تیزی سے اس کے ورق کھولنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔ اس نے کھلی ہوئی کاپی سامنے رکھی اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور ساتھ ساتھ وہ کاپی کو بھی دیکھتا جا رہا تھا۔ کافی دیر تک وہ مسلسل نمبر پریس کرتا رہا پھر دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"شیرنگٹن ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روم نمبر دو سو دو۔ مس اساطیری سے بات کرائیں میں ان کا والد بول رہا ہوں مصر سے"...... ڈاکٹر جمال نے کہا۔

"وہ تو ہوٹل سے باہر ہیں جناب۔ کوئی پیغام ہو تو دے دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اسے کہیں کہ وہ جیسے ہی آئے مجھے فون کرے"...... ڈاکٹر جمال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر لائن کاٹی اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور ساتھ ساتھ وہ کاپی پر بھی دیکھ رہا تھا۔ اس نے مصر سے پاکیشیا اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر اور جس ہوٹل میں اساطیری کی رہائش تھی اس کا نمبر اور علی عمران کے فلیٹ کا نمبر پہلے ہی کاپی پر لکھ رکھا تھا کیونکہ اساطیری نے اس کی ہدایت کے مطابق پاکیشیا پہنچتے ہی انہیں فون کر کے ہوٹل کا نام، اس کا کمرہ اور ہوٹل کا فون نمبر بتا دیا تھا۔ ہوٹل میں چونکہ اساطیری موجود نہ تھی اس لئے اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ علی عمران کے فلیٹ پر گئی ہو اس لئے اب وہ عمران کے فلیٹ کا نمبر ملا رہا تھا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر ہیچمدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک شگفتہ اور چہکتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"میں مصر سے ڈاکٹر جمال بول رہا ہوں۔ میری بیٹی اساطیری آپ سے ملنے آئی تھی۔ کیا وہ موجود ہے"...... ڈاکٹر جمال نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ نہ صرف موجود ہیں بلکہ مجسم موجود ہیں"...... دوسری

طرف سے جواب دیا گیا تو ڈاکٹر جمال بے اختیار چونک پڑا۔ ان کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بات کرائیں"...... ڈاکٹر جمال نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ڈیڈی۔ میں اساطیری بول رہی ہوں۔ خیریت۔ آپ نے یہاں فون کیا ہے"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے اساطیری کی پریشان سی آواز سنائی دی۔

"اساطیری۔ تم واپس آجاؤ۔ اب اس عمران کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ ایک احمق آدمی ہے۔ اس کی وجہ سے ہمیں خواہ مخواہ پریشانی ہو گی"۔ ڈاکٹر جمال نے کہا۔

"یس ڈیڈی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر جمال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ یہ احمق اور مسخرہ سا آدمی بھلا کیا کر سکتا ہے جسے بولنے کا بھی ڈھنگ نہیں آتا۔ نانسنس۔ خواہ مخواہ ڈاکٹر ناصر نے اس کی تعریفیں کر کے میرا دماغ خراب کر دیا تھا"...... ڈاکٹر جمال نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ عمران سے بات کر کے اسے واقعی انتہائی مایوسی ہوئی تھی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر جمال نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر جمال بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر جمال نے کہا۔

"راہول بول رہا ہوں ڈاکٹر۔ تم نے اچھا کیا کہ اساطیری کو واپس بلا لیا اور اس عمران کا خیال چھوڑ دیا ہے ورنہ واقعی تمہاری بیٹی کی موت کا مکمل بندوبست ہو چکا تھا۔ بہرحال چونکہ تم نے میری بات مان لی ہے اس لئے میں نے بھی اساطیری کی زندگی اسے بخش دی ہے اور سنو۔ اب آئندہ اگر تم نے میرا معبد تلاش کرنے یا اسے کھولنے کے بارے میں سوچا یا اس سلسلے میں کوئی اقدام کیا تو پھر میں تمہارا اور تمہاری بیٹی دونوں کا عبرتناک حشر کروں گا۔ اب تک میں نے بہت برداشت کیا تھا تمہیں لیکن اب ایسا نہیں ہو گا"...... دوسری طرف سے وہی کرخت آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تو ڈاکٹر جمال نے بھی ڈھیلے ہاتھ سے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے واقعی اس کا خیال بھلانا پڑے گا اب معاملات واقعی میرے بس سے باہر ہو گئے ہیں۔ یہ راہول شیطانی طاقتوں کے علاوہ بھی کچھ کر سکتا ہے اور میں زیادہ سے زیادہ اس کی شیطانی طاقتوں سے اپنا اور اساطیری کا تحفظ کر سکتا ہوں لیکن میں گولیوں کو کیسے روکوں گا۔ نہیں۔ اب مجھے اس خیال کو واقعی چھوڑنا پڑے گا۔ اپنے لئے نہیں تو اساطیری کی خاطر"...... ڈاکٹر جمال نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس انداز میں کاندھے جھٹکے جیسے کسی فیصلے پر پہنچ گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک باوقار

سی آواز سنائی دی لیکن آواز میں موجود تھرتھراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ کافی کمزور جسم کے مالک ہیں اور خاصے بوڑھے ہیں۔

"ڈاکٹر جمال بول رہا ہوں ڈاکٹر ناصر"...... ڈاکٹر جمال نے کہا۔

"اوہ آپ۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"میں نے آپ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اساطیری کو پاکیشیا اس علی عمران کے پاس بھیجا تھا لیکن راہول نے مجھے فون پر دھمکی دی ہے کہ اگر میں اساطیری کی زندگی چاہتا ہوں تو اسے فوراً واپس بلا لوں اور اس خیال کو چھوڑ دوں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ اساطیری کو میں کتنا چاہتا ہوں اس لئے میں نے فون کر کے اسے واپس بلا لیا ہے اور ساتھ ہی آپ کو بتا رہا ہوں کہ اب میں راہول معبد پر کوئی کام نہیں کروں گا۔ مجھے قدیم مصری تاریخ سے زیادہ اپنی بیٹی کی زندگی عزیز ہے"...... ڈاکٹر جمال نے کہا۔

"کیا آپ نے اساطیری کے گرد حفاظتی حصار قائم نہیں کیا تھا"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"وہ تو کیا تھا لیکن راہول نے دھمکی دی ہے کہ وہ غنڈوں اور بدمعاشوں کے ذریعے اساطیری کو ہلاک کرا دے گا اور آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی کہ وہ ایسا کر بھی سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ میری اس علی عمران سے بات ہوئی ہے۔ وہ تو انتہائی احمق اور مسخرہ سا آدمی ہے۔ وہ اتنے بڑے معاملے کو کیسے ڈیل کر سکتا ہے اس لئے پلیز آپ

مجھے مزید مجبور نہ کریں۔ اب میں اس معاملے میں کوئی کام نہیں کروں گا"...... ڈاکٹر جمال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی قطعی فیصلہ کر چکا ہو اور اب اس میں کسی قسم کی ترمیم کا ارادہ نہ ہو۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے دوسری طرف سے بات سنے بغیر رسیور رکھ دیا تھا تاکہ ڈاکٹر ناصر اسے مجبور نہ کر سکے۔

عمران سٹنگ روم میں بیٹھا ڈرائینگ روم سے آنے والی آوازیں بخوبی سن رہا تھا اور اس کے چہرے پر حیرت تھی کیونکہ سلیمان کو وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ اس انداز کی گفتگو نہیں کیا کرتا۔ ویسے اس لڑکی کی آواز سن کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ سلیمان اسے روح کیوں کہہ رہا تھا کیونکہ اس قدر مترنم اور شفاف آواز کسی روح کی ہی ہو سکتی تھی۔ سلیمان نے آخر میں اس لڑکی کو عمران کے بارے میں جو نصیحت کی تھی اسے سن کر تو وہ بے اختیار ہنس پڑا تھا لیکن جب سلیمان ڈرائینگ روم سے نکل کر سٹنگ روم کے دروازے پر پہنچا تو عمران نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں اسے کہا کہ وہ ایسی باتیں کیوں کر رہا تھا لیکن سلیمان نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں جواب دیا کہ کسی کو نیک و بد سمجھانا بھی نیکی کا کام ہے اور یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا تھا جبکہ عمران مسکراتا ہوا اٹھا اور سٹنگ روم سے نکل کر ڈرائینگ روم کی

طرف بڑھ گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ من کہ مسمی علی عمران ولد سر عبدالرحمٰن ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بجسم خود بلکہ وہ۔ وہ میرا مطلب ہے مع لباس کے حاضر خدمت ہے"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی اپنے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر اس طرح جھک گیا جیسے کوئی ادنیٰ سپاہی کسی شہزادی کو کورنش بجا لا رہا ہو۔

"مم۔ مم۔ مجھے اساطیری کہتے ہیں اور میں مصر سے آئی ہوں۔ ڈاکٹر جمال کی بیٹی ہوں"...... سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی انتہائی خوبصورت لڑکی نے اٹھ کر انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید عمران کے سلام اور عجیب وغریب تعارف نے اسے بوکھلا دیا تھا۔

"واہ۔ کیا خوبصورت اور موسیقی سے پر نام ہے۔ اساطیری۔ واہ۔ ڈاکٹر جمال صاحب انتہائی باذوق ہیں جنہوں نے آپ کا یہ نام رکھا ہے۔ تشریف رکھیئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... لڑکی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی جبکہ عمران سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آپ قدیم مصریات کے بارے میں کچھ جانتے ہیں عمران صاحب"...... لڑکی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔ وہ بغور عمران کو دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پر اس وقت انتہائی معصومیت طاری تھی جیسے اسے کبھی دنیا کی ہوا ہی نہ لگی ہو۔

"قدیم مصریات تو تاریخ کی گرد میں گم ہو چکی ہیں۔ اب اسے جان کر کیا کروں گا۔ اصل بات تو جدید مصریات کو جانتا ہے اور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے جدید مصریات کو جاننے کا موقع دیا جا رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جدید مصریات۔ کیا مطلب"...... اساطیری نے حیران ہو کر کہا۔

"سنا ہے کہ قدیم مصر کی شہزادیاں بے حد خوبصورت ہوا کرتی تھیں لیکن وہ بہرحال تھیں ہو چکی ہیں جبکہ آپ زندہ سلامت موجود ہیں اس لئے آپ خود بتائیں کہ تھیں کو جاننا چاہئے یا ہیں کو۔ میرا مطلب ہے قدیم مصریات کو یا جدید مصریات کو"...... عمران نے کہا تو اساطیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ۔ تو جدید مصریات سے آپ کا یہ مطلب تھا۔ آپ کی اس خوبصورت تعریف کا شکریہ۔ لیکن میں ایک انتہائی اہم مسئلے کے سلسلے میں آئی ہوں"...... اساطیری نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ آغا صاحب۔ آپ نے خود تکلیف کی"۔ اساطیری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم اپنا کام خود اپنے ہاتھوں سے کرنے کے قائل ہیں اور ہم سے میری مراد صرف مجھ سے ہے۔ ان صاحب کا کام بھی ہمیں ہی کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ صرف باتیں کرتے ہیں"...... سلیمان نے بڑے

فلسفیانہ لہجے میں جواب دیا اور ساتھ ہی کافی کی پیالیاں اٹھا کر اس نے میز پر رکھیں اور ساتھ ہی بسکٹوں کی پلیٹس بھی رکھ دیں اور اساطیری سلیمان کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ آغا سلیمان پاشا ہیں۔ یہ ان دنوں اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کے مقولے پر عمل کر رہے ہیں اس لئے اپنا منہ بھی خود اپنے ہاتھوں سے پیٹتے رہتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو اساطیری ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"دوسروں کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ پھر بھی غنیمت ہیں۔ آپ بے شک عمران صاحب سے وضاحت کرا لیں"...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا تو عمران سلیمان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آغا صاحب بڑی فلسفیانہ باتیں کرتے ہیں۔ ایسی باتیں جو بعض اوقات میری سمجھ میں بھی نہیں آتیں"...... اساطیری نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو اس کی کون سی بات سمجھ نہیں آئی"...... عمران نے بھی پیالی اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یہ جو انہوں نے آخر میں کی ہے"...... اساطیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان کی اس بات کا مطلب تھا کہ چونکہ میں اپنا کام اپنے ہاتھوں سے نہیں کرتا اس لئے میرا منہ پیٹنے کے لئے بھی ان کے ہاتھ استعمال

ہوتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو اساطیری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب۔ بہت گہری بات ہے"...... اساطیری نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"اب سمجھ آنے لگ گئی ہے ورنہ پہلے تو میں ان کی باتیں ٹیپ کر لیا کرتا تھا اور پھر ڈکشنریوں کی مدد سے ان کی باتیں سمجھا کرتا تھا"...... عمران نے کہا تو اساطیری ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ دونوں انتہائی خوش مزاج ہیں۔ کیا آغا صاحب آپ کے باورچی ہیں"...... اساطیری نے کہا۔

"وہ صرف آغا سلیمان پاشا ہیں اور بس"...... عمران نے کہا تو اساطیری نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے عمران کی بات کی مکمل تائید کر رہی ہو۔

"عمران صاحب۔ آپ مصر کے مشہور ماہر مصریات جناب ڈاکٹر ناصر کو جانتے ہیں"...... اچانک اساطیری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ناصر۔ آپ کا مطلب مصر کی نیشنل یونیورسٹی کے ڈین سے ہے یا کوئی اور صاحب ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"وہی۔ لیکن اب وہ ریٹائرڈ ہو چکے ہیں"...... اساطیری نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سلیمان نے سٹنگ روم سے عمران کے اٹھتے ہی عادت کے مطابق

وہاں کے سیٹ کا بٹن آف کر دیا تھا اس لئے کال اس سیٹ پر آ رہی تھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"حقیر فقیر پر تقصیر۔ ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی اپنی مخصوص گردان شروع کر دی تو اساطیری حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگی۔

"جی ہاں۔ نہ صرف موجود ہیں بلکہ مجسم موجود ہیں"...... عمران نے دوسری طرف سے بات سن کر جواب دیا تو اساطیری چونک پڑی کیونکہ اتنی بات تو وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران اس کے بارے میں ہی کہہ رہا ہے۔

"آپ کے والد کا فون ہے"...... عمران نے مسکرا کر رسیور اساطیری کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"والد کا۔ اوہ"...... اساطیری نے پریشان سے لہجے میں کہا اور رسیور عمران کے ہاتھ سے لے لیا عمران نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ڈیڈی۔ میں اساطیری بول رہی ہوں۔ خیریت۔ آپ نے یہاں فون کیا ہے"...... اساطیری نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اساطیری تم واپس آجاؤ۔ اب اس عمران کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ ایک احمق آدمی ہے۔ اس کی وجہ سے ہمیں خواہ مخواہ پریشانی ہو گی"۔ ڈاکٹر جمال کی بھاری سی آواز سنائی دی تو اساطیری کے چہرے پر شرمندگی

کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے ڈاکٹر جمال کی آواز عمران کو بھی واضح طور پر سنائی دے رہی تھی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس ڈیڈی"...... اساطیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے رسیور رکھ دیا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ ڈیڈی کو نجانے کس نے آپ کے خلاف بھڑکا دیا ہے لیکن اب مجھے اجازت دیں۔ ڈیڈی نے مجھے واپس بلا لیا ہے"...... اساطیری نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے ارے۔ تشریف رکھیں۔ میرے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ کہا ہے اس پر شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ بہر حال وہ بزرگ ہیں اور بزرگ ہمیشہ سچ ہی کہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میں ڈیڈی کے حکم کے بغیر اس معاملے کو اوپن نہیں کر سکتی"...... اساطیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ مت اوپن کریں لیکن تشریف تو رکھیں"۔ عمران نے کہا تو اساطیری دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کا چہرہ اب ستا ہوا سا تھا۔

"آپ ڈاکٹر ناصر کی بات کر رہی تھیں ان کے بارے میں مجھے بتائیں۔ وہ اب کہاں ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ وہ اب ریٹائرڈ ہو چکے ہیں اور قاہرہ میں اپنی

رہائش گاہ تک ہی محدود ہو گئے ہیں کیونکہ وہ اکثر بیمار رہتے ہیں اور اس بیماری کی وجہ سے خاصے لاغر بھی ہو گئے ہیں“...... اساطیری نے جواب دیا۔

”اوہ۔ ویری سیڈ۔ مجھے ان کا فون نمبر معلوم نہ تھا اگر آپ بتا دیں تو میں ان کی مزاج پرسی کر لوں گا“...... عمران نے کہا تو اساطیری نے فون نمبر بتا دیا۔

”شکریہ۔ آپ قدیم مصریات کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھیں“۔ عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ یہ ایسے معاملات ہیں کہ بغیر اجازت میں اس پر زبان نہیں کھول سکتی اور ڈیڈی کے منع کرنے کے بعد تو میں واقعی ایک لفظ بھی نہیں بول سکتی اس لئے مجھے اجازت دیں“۔ اساطیری نے ایک بار پھر اٹھتے ہوئے کہا۔

”آپ کہاں ٹھہری ہوئی ہیں“...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”شیر نگٹن ہوٹل کے کمرہ نمبر دو سو دو میں۔ لیکن اب میں پہلی فلائٹ سے واپس چلی جاؤں گی۔ آپ کا بے حد شکریہ“۔ اساطیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر ڈرائینگ روم سے باہر نکل گئی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اب جلد از جلد یہاں سے دور جانا چاہتی ہو۔

”آئیے میں آپ کو ہوٹل تک چھوڑ آؤں“...... عمران نے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔ میں ٹیکسی میں چلی جاؤں گی“...... اساطیری نے کہا اور پھر وہ واقعی دروازہ کھولنے کے بعد اس قدر تیزی سے سیڑھیاں اترتی چلی گئی جیسے اسے یہ پسند نہ ہو کہ عمران اس کے ساتھ آئے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ واپس ڈرائینگ روم میں داخل ہوا۔ اس نے وہاں موجود فون پیس کا مخصوص بٹن آف کیا اور پھر وہاں سے نکل کر سٹنگ روم میں آ گیا۔

”آپ نے اسے ناراض کر دیا۔ آپ کو اصل میں روحوں سے ڈیل کرنا ہی نہیں آتا“...... سلیمان نے اسی لمحے سٹنگ روم کے دروازے کے سامنے رکتے ہوئے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ وہ ڈرائینگ روم سے برتن اٹھانے جا رہا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے صرف سر ہلایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”مصر کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت قاہرہ کا رابطہ نمبر دیں“...... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں سر“...... دوسری طرف سے کہا گیا

”ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں“...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”یس“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ذہن میں ڈاکٹر ناصر کا فون نمبر محفوظ تھا۔ وہ اس نے آخر میں ڈائل کیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک باوقار لیکن تھرتھراہٹ سے پر آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میں پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ علی عمران تم۔ بڑے عرصے بعد تمہاری چہکتی ہوئی آواز سنی ہے"...... دوسری طرف سے سلام کا جواب دینے کے بعد مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مجھے آپ کا فون نمبر معلوم نہ تھا اس لئے رابطہ نہیں کر سکا۔ اب مصر سے آنے والی ایک خاتون اساطیری جو کہ ڈاکٹر جمال کی صاحبزادی ہیں، نے آپ کا نمبر دیا ہے تو آپ سے رابطہ ہو رہا ہے۔ محترمہ اساطیری صاحبہ نے بتایا ہے کہ نصیب دشمناں آپ کی طبیعت ناساز رہتی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کی مزاج پرسی کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ واقعی بیماری نے مجھے کسی کام کا نہیں چھوڑا۔ اساطیری نے تمہیں کچھ بتایا ہے یا نہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو

عمران نے اساطیری سے ہونے والی گفتگو اور ان کے والد کے فون کے بعد ان کی واپسی کے بارے میں بتا دیا۔

"ڈاکٹر جمال نے میرے کہنے پر اساطیری کو تمہارے پاس بھیجا تھا لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے فون کر کے مجھے فیصلہ کن لہجے میں کہا ہے کہ اب وہ اساطیری کو واپس بلا رہے ہیں اور جس کام کے لئے انہوں نے اساطیری کو تمہارے پاس بھیجا تھا وہ اب اس سے بھی پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ میں انہیں مجبور تو نہیں کر سکتا تھا اس لئے خاموش ہو گیا"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات تو نہیں آئی ڈاکٹر صاحب کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو مصر سے پاکیشیا بھیج دیا لیکن پھر اس طرح واپس بلا لیا جیسے ان سے کوئی بھول کر غلطی ہو گئی ہو اور اساطیری کا رویہ بھی والد کا فون سننے کے بعد یکلخت محتاط ہو گیا تھا اس لئے میں نے آپ کو فون کیا ہے تاکہ معلوم کر سکوں کہ اصل مسئلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران بیٹے۔ قدیم مصریات میں ایک شیطان کے پجاری کا نام آتا ہے جس کا نام راہول تھا۔ یہ شیطان کا خاص کردار تھا اور اس نے اپنی شیطانی طاقتوں سے پورے مصر میں اپنی شیطانی حکومت قائم کر رکھی تھی۔ اس نے اپنے لئے ایک خاص معبد بھی بنوایا تھا جسے اس نے اپنی شیطانی طاقتوں سے سب کی نظروں سے اوجھل رکھا ہوا تھا۔ پھر یہ راہول بھی فنا ہو گیا کیونکہ بہرحال وہ انسان تھا لیکن اس کی روح ایک اور انسانی جسم میں داخل ہو گئی اور اسے راہول ثانی کا خطاب

دیا گیا۔ اس طرح یہ قدیم دور سے مسلسل چلا آرہا ہے۔ موجودہ دور میں بھی اس کی باقیات موجود ہیں جس کا نام راہول ہے لیکن یہ کون ہے۔ اس بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ مجھے ہمیشہ سے اس راہول معبد کی تلاش کا بے حد شوق تھا لیکن مجھے اعتراف ہے کہ انتہائی کوشش کے باوجود میں اسے تلاش نہ کر سکا۔ ڈاکٹر جمال اس وقت قدیم مصریات پر اتھارٹی بھی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ یہاں کے ایک روحانی بزرگ کے مرید بھی ہیں۔ ان کا خاندان بھی نسل در نسل اس روحانی بزرگ اور ان کے بڑوں سے فیض یاب ہوتا آیا ہے۔ مجھے اس بارے میں بھی معلوم ہے کہ ڈاکٹر جمال کو بھی اس راہول کے معبد کی تلاش کا شوق تھا۔ اس کی بیٹی اساطیری بھی قدیم مصریات میں ماہر ہے اور نیشنل یونیورسٹی میں قدیم مصریات کی خصوصی لائبریری کی انچارج ہے جبکہ ڈاکٹر جمال کا تعلق حکومت کے محکمہ قدیم مصریات سے ہے اور ان کا کام بھی سرکاری طور پر گمشدہ قدیم معبدوں کی تلاش ہے۔ میرے کہنے پر انہوں نے راہول کے معبد کی تلاش کا کام شروع کیا تو انہیں کچھ کامیابی ہوئی لیکن پھر معاملہ رک گیا۔ انہوں نے اپنے روحانی بزرگ سے بات کی تو انہوں نے انہیں صرف اتنا بتایا کہ یہ معبد صرف ایشیائی نوجوان جس کا نام علی عمران ہے، تلاش کر سکتا ہے لیکن اس سے زیادہ وہ اسے کچھ نہ بتا سکے۔ ڈاکٹر جمال نے مجھ سے اس کا ذکر کیا تو مجھے تم یاد آگئے اور میں نے انہیں تمہارے بارے میں تفصیل بتا دی کہ تم نے کئی سال پہلے

کس طرح یہاں آکر ایک قدیم معبد کو تلاش کیا تھا جس پر انہوں نے تمہارے بارے میں مجھ سے تفصیل پوچھی تو میں نے اپنی پرانی ڈائریاں تلاش کیں اور پھر ایک ڈائری میں تمہارے فلیٹ کا پتہ اور فون نمبر مل گیا جو میں نے انہیں بتا دیا اور ساتھ ہی تمہارے بارے میں تفصیل بھی بتا دی انہوں نے اساطیری کو تمہارے پاس بھیجنے کا ارادہ کر لیا کیونکہ ان کے خیال کے مطابق اساطیری میں ایسی صلاحیتیں ہیں کہ وہ تمہیں کام کرنے پر مجبور کر سکتی ہے لیکن پھر اچانک کسی نے ان سے فون پر بات کی اور اس نے انہیں اپنا نام راہول بتایا اور انہیں دھمکی دی کہ وہ اپنے ارادے سے باز آجائیں ورنہ اساطیری کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ انہوں نے اپنے بزرگ سے بات کی تو انہوں نے انہیں شیطانی طاقتوں سے محفوظ رہنے کا ایک عمل بتا دیا تو وہ مطمئن ہو گئے اور انہوں نے اس عمل کو اساطیری پر کر کے اسے تمہارے پاس بھیج دیا لیکن پھر اس راہول نے انہیں فون پر دھمکی دی کہ وہ غنڈوں اور بدمعاشوں کے ذریعے اساطیری کو ہلاک کرا دے گا۔ ڈاکٹر جمال کو اپنی بیٹی سے بے پناہ محبت ہے اور وہ اس دھمکی سے خوفزدہ ہو گئے اور انہوں نے نہ صرف اساطیری کو واپس بلا لیا بلکہ مجھے بھی فون کر کے کہہ دیا کہ اب وہ راہول معبد کی تلاش پر مزید کام نہیں کریں گے۔ وہ اس قدر خوفزدہ تھے کہ میں نے مزید کوئی بات نہ کی"...... ڈاکٹر ناصر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"فون پر بات کرنے کا مطلب تو یہ ہے کہ یہ راہول مصر کا ہی

کوئی آدمی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یقیناً اس کے پاس راہول کی شیطانی قوتیں موجود ہوں گی"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا

"لیکن آپ یا ڈاکٹر جمال اس معبد کو صرف علمی طور پر تلاش کرانا چاہتے ہیں یا کوئی اور مقصد بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اور کیا کرنا ہے ہم نے۔ ہم تو صرف علمی طور پر اسے تلاش کرانا چاہتے ہیں تاکہ اس کے بارے میں موجودہ دنیا کو معلوم ہو سکے"۔ ڈاکٹر ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس راہول کی شیطانی قوتیں مصر کے لوگوں کو نقصان تو نہیں پہنچارہیں"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے شیطان اور اس کی قوتوں کا یہی کام ہے لیکن ہم اس سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں۔ خیر و شر کا یہ مسئلہ تو ازل سے چلا آرہا ہے اور ابد تک چلتا رہے گا"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے میرا تجسس دور کر دیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا کرے"۔ عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ کبھی کبھار فون کر لیا کرو"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا

"انشاء اللہ ضرور کروں گا۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار طویل سانس لیا۔ اس کا تجسس دور

ہو چکا تھا اور اب وہ مطمئن تھا۔ ویسے اسے اس علمی تلاش سے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے وہ سوچ رہا تھا کہ اچھا ہی ہوا کہ ڈاکٹر جمال نے اساطیری کو واپس بلا لیا ورنہ وہ خواہ مخواہ ضد کرتی اور عمران کے لئے اسے انکار کرنا خاصا مسئلہ بن جاتا۔

"سلیمان"...... عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب"...... چند لمحوں بعد سلیمان نے دروازے پر پہنچ کر کہا۔

"چائے لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں" عمران نے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے۔ ایک فائل بھیج رہا ہوں۔ اسے پڑھ کر اپنے چیف سے بات کر لینا"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سر سلطان بے حد مصروف ہوں گے اس لئے انہوں نے فوراً ہی فون بند کر دیا ہے۔ چند لمحوں بعد سلیمان اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں چائے کی ایک پیالی تھی۔

"سلیمان سر سلطان کا آدمی ایک فائل لے کر آنے والا ہے۔ اس

سے فائل لے لینا"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے صاحب"...... سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا

" ایک منٹ"...... عمران نے کہا تو سلیمان دروازے سے مڑ گیا۔

"جی صاحب"...... اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا بات ہے۔ جب سے اساطیری گئی ہے تم کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آرہے ہو"...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

" میں فلسفہ قسمت پر غور کرتے کرتے اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اب مجھے سنجیدگی سے آپ کے احکامات کی تعمیل کرنی چاہئے"۔ سلیمان نے اسی طرح سنجیدگی سے جواب دیا۔

" فلسفہ قسمت۔ کیا مطلب"...... عمران نے چائے کا گھونٹ لے کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مطلب ہی تو آج تک مجھے سمجھ نہیں آیا کہ آخر آپ کی قسمت اور میری قسمت میں اس قدر فرق کیوں ہے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" ظاہر ہے ہر آدمی کی قسمت دوسرے سے جدا ہوتی ہے۔ اس میں سمجھ میں نہ آنے والی کون سی بات ہے"...... عمران نے دوسرا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" جدا تو ہوتی ہے لیکن اچھی اور بری کیوں ہوتی ہے"۔ سلیمان نے

کہا۔

" قسمت اچھی یا بری نہیں ہوتی۔ انسان اسے اچھی یا بری بنا لیتا ہے"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ آپ کہہ سکتے ہیں آپ سے مصر سے روحیں ملنے آسکتی ہیں۔ میں کیسے کہہ سکتا ہوں"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" ارے ارے۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ ایک منٹ"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے کہا۔

" تمہیں اساطیری پسند ہے"...... عمران نے کہا۔

" پسند کا پیمانہ بھی اپنا اپنا ہوتا ہے۔ قسمت کی طرح"۔ سلیمان نے بھی فلسفیانہ لہجے میں جواب دیا۔

" اگر تمہیں اساطیری پسند ہے تو میں تمہارا رشتہ اس سے طے کرانے مصر جا سکتا ہوں بشرطیکہ "...... عمران بات کرتے کرتے بشرطیکہ کے بعد رک گیا تھا۔

" بشرطیکہ کیا"...... سلیمان نے چونک کر لیکن قدرے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بشرطیکہ تم اماں بی اور ڈیڈی کو منا لو"...... عمران نے کہا۔

" انہیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ مصر مسلم ملک ہے اور اساطیری مسلمان ہے"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں میرے ساتھ مصر جانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ چلے جائیں گے۔ بڑی بیگم صاحبہ اور بڑے صاحب میرے لئے یقیناً چلے جائیں گے لیکن"...... سلیمان نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا مگر بات کرتے کرتے وہ لفظ لیکن پر رک گیا تھا۔

"لیکن کیا"...... عمران نے چائے کا آخری گھونٹ لے کر چائے کی خالی پیالی واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ ساتھ نہیں جائیں گے"...... سلیمان نے آگے بڑھ کر خالی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ میرے جانے سے اساطیری تمہیں چھوڑ کر میرے ساتھ منسلک ہونے کی کوشش کرے گی"...... عمران نے قدرے فخریہ سے لہجے میں کہا۔

"جی نہیں بلکہ آپ کے وہاں ساتھ جانے سے نہ صرف اساطیری بلکہ اس کا والد بھی صاف انکار کر دے گا۔ آپ کی شخصیت ہی ایسی ہے۔ اب کیا کیا جائے۔ یہ آپ کی قسمت"...... سلیمان نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران سمجھ گیا کہ سر سلطان کا آدمی فائل لے کر آیا ہو گا اور چونکہ وہ سلیمان کو جانتا تھا اس لئے وہ سلیمان کو فائل دے دے گا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان نے دروازے سے واپس آکر ایک بند پیکٹ عمران کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔ عمران نے پیکٹ کھولا۔ اس میں ایک

فائل موجود تھی جس پر حکومت مصر کا خصوصی سرکاری نشان موجود تھا۔ اس نے فائل کھولی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ جیسے جیسے وہ فائل پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے۔ فائل میں چار صفحات تھے۔ عمران نے چاروں صفحات پڑھنے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر کے میز پر رکھ دی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ۔ کیا بات ہے آپ نے تو دانش منزل کا چکر لگانا ہی چھوڑ دیا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔

"ابھی دانش منزل کے جراثیم کافی تعداد میں کھوپڑی میں موجود ہیں۔ جب تک سارے ختم نہ ہو جائیں تب تک میں کیسے دانش منزل آ سکتا ہوں ورنہ تعداد مزید بڑھ جائے گی اور تم جانتے ہو کہ دانش کے جراثیم کی تعداد اگر ضرورت سے زیادہ بڑھ جائے تو آدمی سنکی ہو جاتا ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"پھر میں تو سنکی سے بھی کچھ زیادہ ہی ہو چکا ہوں"...... طاہر نے ہنستے ہوئے کہا

"یہ تو دانش کو قبول کرنے کی بات ہے۔جیسے چکنے گھڑے پر پانی نہیں ٹھہر سکتا"...... عمران نے جواب دیا تو طاہر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"چلیں شکر ہے کہ آپ نے مجھے سنکی ہونے سے تو بچا لیا ہے۔ بہرحال حکم فرمائیں۔ کیسے فون کیا ہے"...... طاہر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سر سلطان نے ایک فائل بھجوائی ہے اور ساتھ ہی حکم دیا ہے کہ یہ فائل پڑھ کر اپنے چیف سے بات کروں۔چنانچہ ان کے حکم کے مطابق میں نے فائل پڑھ لی ہے اور اب تم سے بات کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیسی فائل۔ کیا کوئی خاص بات ہے" بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"حکومت مصر کی طرف سے فائل ہماری حکومت کو بھجوائی گئی ہے جس میں ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ مصر کی ایک انتہائی خطرناک دہشت گرد تنظیم جس کا نام راہول ہے، اسرائیل کی شہ پر پاکستان میں دہشت گردی کرنے کے منصوبے بنا رہی ہے۔فائل میں بتایا گیا ہے کہ مصر کی تمام ایجنسیوں نے اس تنظیم کے خلاف کام کیا ہے لیکن آج تک سوائے اس کے چند معمولی کارندوں کے اور کوئی ان کے ہاتھ نہیں آسکا اور نہ ہی اس کا نیٹ ورک ٹریس کیا جا سکا ہے۔آخر میں انہوں نے لکھا ہے کہ ایک اسرائیلی ایجنٹ شبہ میں پکڑا گیا تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ پاکیشیا میں کی جانے والی دہشت گردانہ کارروائیوں کے سلسلے میں راہول کے ایک خاص آدمی سے ملنے آیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ اس سے مزید معلومات حاصل کی جا سکتیں اسے نامعلوم انداز میں ہلاک کر دیا گیا اور ہلاک کرنے والے کو بھی ٹریس نہیں کیا جا سکا۔ بس یہ بات ہے اور یہ اطلاع ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سوچنا کیا ہے۔جب یہاں آکر کوئی کارروائی کریں گے تو پھر دیکھ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیوں نہ انہیں وہیں مصر میں ہی ٹریس کر کے ختم کر دیا جائے۔ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں اپنی پہلی کارروائی میں ہی کوئی بڑا نقصان کر دیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جب مصری اس کو ٹریس نہیں کر سکتے تو ہم وہاں جا کر کیسے ٹریس کر لیں گے۔اب اخبار میں اشتہار تو دینے سے رہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن پہلے تو یہ نام کبھی سننے میں نہیں آیا۔ شاید کوئی نئی تنظیم ہے لیکن اگر اسرائیل نے اس کی خدمات حاصل کی ہیں تو پھر یہ نئی بھی نہیں ہو سکتی اور ہو گی بھی انتہائی خطرناک"...... طاہر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔آج یہ نام دو تین بار سننے میں آیا

ہے۔ آج سے پہلے واقعی یہ نام سننے میں نہیں آیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دو تین بار۔ کیا مطلب"...... طاہر نے چونک کر پوچھا تو عمران نے اسے اساطیری کی آمد، اس سے ہونے والی بات چیت اور پھر ڈاکٹر ناصر سے ہونے والی تمام بات چیت بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر تو یہ شیطانی تنظیم ہوئی۔ دہشت گرد تو نہ ہوئی۔ پھر حکومت مصر نے اسے دہشت گرد کیوں قرار دیا ہے"...... طاہر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ راہول کوئی اور ہو اور یہ کوئی اور۔ نام ایک جیسے تو ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ تو پھر آپ مجھے اجازت دیں۔ میں مصر جا کر اس بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں۔ اگر کچھ معلوم ہو گیا تو میں آپ کو اطلاع کر دوں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اور اگر یہ اس دوران یہاں پہنچ گئے تو پھر ان سے کون نمٹے گا۔ فکر مت کرو۔ انہیں آلینے دو پھر ان سے یہیں نمٹ لیں گے البتہ تم سیکرٹ سروس کو الرٹ کر دو تاکہ وہ مشکوک افراد کی اور خاص طور پر مصر سے آنے والے سیاحوں کی چیکنگ اور نگرانی شروع کر دیں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک بار

پھر رسیور اٹھا کر سر سلطان کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ اگر سلطان معظم اچھے موڈ میں ہوں تو مجھ فریادی کی طرف سے زنجیر ہلا دو"...... عمران نے کہا۔

"بہتر عمران صاحب"...... دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"آپ کے حکم کے مطابق میں نے فائل پڑھ کر چیف سے بات کر لی ہے اور چیف نے اپنی ذریات کو حکم دے دیا ہے کہ وہ الرٹ رہیں اور کوئی حکم"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں بھی یہی چاہتا تھا لیکن تم نے ممبرز کی جگہ ذریات کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے۔ ذریات تو شیطان کی ہوتی ہیں"۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ دو راہول پاکیشیا آ جائیں۔ ایک دہشت گرد راہول اور دوسرا شیطان راہول۔ ذریات کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ شیطان کی ذریات کے مقابلے میں سیکرٹ سروس کی ذریات کو ہی حرکت میں لایا جا سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شیطان راہول کا کیا مطلب ہوا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ سر سلطان نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اساطیری کی آمد سے لے کر ڈاکٹر ناصر سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہ وہی تنظیم ہوگی۔ انہوں نے لوگوں کو دہشت زدہ کرنے کے لئے یہ روپ دھار رکھا ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس خفیہ معبد میں ہی اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہو۔ انہیں یقیناً تمہارے بارے میں معلوم ہوگا اس لئے جب انہیں اطلاع ملی ہو گی کہ اساطیری تمہارے پاس گئی ہے اور کہیں تم ان کو ٹریس کرنے مصر نہ پہنچ جاؤ تو انہوں نے ڈاکٹر جمال کو خوفزدہ کر کے اساطیری کو واپس بلانے پر مجبور کر دیا۔ یہ یقیناً وہی لوگ ہوں گے"۔ سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ تو باقاعدہ جاسوس بن گئے ہیں۔ ویری گڈ۔ مطلب ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ صرف پنشن پر گزارہ نہیں کریں گے۔ میاں بیوی دونوں جاسوسی کر کے خاصا کما لیا کریں گے"۔ عمران نے چہکتے ہوئے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارے ساتھ ڈیل کر کے آدمی کے ذہن کے پیچ ویسے ہی ڈھیلے ہو جاتے ہیں اس لئے وہ سیکرٹ سروس جائن کر لیتا ہے"۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران ان کے اس انتہائی خوبصورت طنز پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اور جو اس سیکرٹ سروس کا انچارج ہو اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"ظاہر ہے اس بے چارے کی ساری عمر پیچ کسنے میں ہی گزر جائے گی"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا شاید وہ بھی موڈ میں تھے۔

"اپنے یا"...... عمران نے کہا تو سر سلطان ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بہرحال یہ تنظیم جو کوئی بھی ہو تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے اس بارے میں الرٹ رہنا ہے۔ اللہ حافظ"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا کیونکہ ایک ہی روز میں سب اطراف سے راہول کا نام سامنے آنے نے اسے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن آخرکار اس نے یہ سوچ کر کاندھے اچکائے کہ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ ابھی سے سوچ بچار کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ اب ایک حتمی فیصلے پر پہنچ چکا تھا۔

مصر کے دارالحکومت سے تقریباً چار سو کلو میٹر دور ایک چھوٹے سے قصبے رومانی کی ایک پرانی اور خاصی خستہ حال عمارت کے ایک کمرے میں کرسی پر ایک لمبے قد کا بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر قدیم مصری پجاریوں جیسا لباس تھا جس کا رنگ سیاہ تھا۔ اس نے سر پر ایک مخروطی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر خباثت کے تاثرات جیسے منجمد ہو چکے تھے۔ اس کی آنکھوں پر گہرے رنگ کے شیشوں کا چشمہ تھا اس کا قد لمبا اور جسم دبلا پتلا تھا۔ وہ ایک اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے دوسری کرسی پر ایک پھیلے ہوئے جسم اور درمیانے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کا چہرہ بھی اس کی جسامت کی طرح بڑا اور پھیلا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر بھی گہرے رنگ کا چشمہ تھا۔ اس کے سر کے بال لچھے دار تھے اور اس کے شانوں تک لمبے تھے۔ اس کے چہرے پر بھی شیطانیت اور مکاری

کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تو تم پاکیشیا جانا چاہتے ہو"...... اس لمبے قد کے بوڑھے آدمی نے خاصے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں آقا۔ میں آپ سے اجازت لینے حاضر ہوا ہوں"...... اس پھیلے ہوئے جسم کے مالک آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے یہ کام صرف دولت کے لئے بک کیا ہے تارم"۔ اس بوڑھے آدمی نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں آقا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ دولت ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی"...... اس پھیلے ہوئے جسم کے آدمی نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا جس کا نام تارم لیا گیا تھا۔

"پھر کیوں تم وہاں جانا چاہتے ہو۔ تفصیل سے بات کرو"۔ اس بوڑھے آدمی نے جسے آقا کہا گیا تھا، پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"آقا۔ اسرائیل میں ہم نے راہول کا کام خاصا آگے بڑھا لیا ہے۔ وہاں ایک خفیہ معبد بھی قائم کر لیا گیا ہے اور بہت سے اسرائیلی ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنا مذہب چھوڑ دیا ہے۔ ہماری تنظیم وہاں تیزی سے پھیل رہی تھی کہ اچانک ایک رکاوٹ سامنے آ گئی"...... تارم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسی رکاوٹ"...... بوڑھے نے چونک کر پوچھا۔

"آقا۔ ہماری تنظیم کے بارے میں حکومت اسرائیل کو اطلاع مل گئی کہ ہم دہشت گرد ہیں لیکن ہماری تنظیم میں حکومت کا ایک اعلیٰ

عہدیدار بھی شامل تھا۔ اس کی مدد سے میں نے اسرائیل کے پرائم منسٹر سے خصوصی ملاقات کی اور میں نے اسے بتایا کہ ہم کسی قسم کی کوئی دہشت گردانہ کارروائیاں اسرائیل میں نہیں کرنا چاہتے۔ یہاں ہمارا مقصد صرف اپنے نظریات کو پھیلانا ہے جس سے حکومت اسرائیل کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا اس لئے وہ ہمارے خلاف کوئی اقدام نہ کریں۔ اسرائیلی وزیراعظم کے پاس ہماری فائل موجود تھی جس پر اسرائیلی ایجنٹوں نے دنیا کے مختلف ممالک میں ہماری دہشت گردانہ کارروائیوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کی ہوئی تھیں۔ اس نے یہ فائل مجھے دکھائی تو میں نے اسے بتایا کہ ہم یہ دہشت گردانہ کارروائیاں صرف اس ملک میں کرتے ہیں جہاں حکومت ہمارے نظریات کے خلاف کام شروع کر دیتی ہے اور خاص طور پر مسلم ممالک میں ایسا ہوتا ہے تو ہم حکومت کو قابو میں کرنے کے لئے وہاں دہشت گردانہ کارروائیاں شروع کر دیتے ہیں اور جب حکومت ہمیں نہیں پکڑ سکتی اور مکمل طور پر بے بس ہو جاتی ہے تو پھر ہم اس سے معاہدہ کر لیتے ہیں کہ وہ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے تو ہم بھی دہشت گردانہ کارروائیاں نہیں کریں گے۔ اس طرح ہمارا معاہدہ ہو جاتا ہے اور پھر ہم آزادی سے اپنے نظریات پر کام شروع کر دیتے ہیں جس پر اسرائیلی وزیراعظم نے مجھ سے کہا کہ ہمیں اس صورت میں یہاں اپنے نظریات پر کام کرنے کی آزادی دی جا سکتی ہے کہ ہم پاکیشیا کے خلاف دہشت گردانہ کارروائیاں کریں اور اسے اس قدر نقصان پہنچائیں کہ اس پر آسانی سے قبضہ کیا جا سکے۔ میرے لئے یہ کوئی مشکل بات نہ تھی اس لئے میں نے حامی بھر لی لیکن میں نے اسرائیلی وزیراعظم سے کہا کہ وہ مجھے پاکیشیا کے ایسے پراجیکٹس کی تفصیلات مہیا کریں جن کو تباہ کر کے پاکیشیا کو ختم کیا جا سکتا ہے، جس کا انہوں نے وعدہ کر لیا اور میں واپس مصر آ گیا۔ پھر ان کا ایک ایجنٹ مجھے ملا اور اس نے مجھے ان پراجیکٹس کی فائل لا کر دی۔ چنانچہ میں نے تیاریاں مکمل کر لیں اور اب آپ سے اجازت لینے حاضر ہوا ہوں"...... تارم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ وہ اسرائیلی ایجنٹ پکڑا گیا ہے اور اس نے تمہاری تنظیم کے بارے میں بھی بتا دیا ہے اور یہ بھی بتا دیا کہ اسرائیل کی شہ پر تم پاکیشیا میں دہشت گردی کرنا چاہتے ہو اور حکومت مصر نے یہ اطلاع حکومت پاکیشیا تک پہنچا دی ہے"۔ بوڑھے آقا نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے آقا۔ لیکن اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔ ہمیں نہ وہ لوگ پکڑ سکتے ہیں اور نہ ہی ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں تو آپ کی سرپرستی حاصل ہے"...... تارم نے بے نیازانہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا"...... بوڑھے آقا نے کہا تو تارم بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کیوں آقا۔ پہلے تو آپ نے کبھی انکار نہیں کیا تھا"...... تارم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ وہاں ایک آدمی ایسا موجود ہے جس نے بڑے شیطان کو بار بار شکست دی ہے۔ وہ خود بھی ایک مکمل شخصیت ہے اور اس کے پیچھے نیکی کی طاقتوں کا بھی ہاتھ ہے اور تمہارے بارے میں اطلاع اس تک پہنچ چکی ہے بلکہ میرے بارے میں بھی اطلاع اس تک پہنچ چکی ہے اور اگر میں بروقت اس معاملے کو نہ روکتا تو پھر ہو سکتا تھا کہ ہمیں بے حد سخت حالات سے گزرنا پڑتا"...... بوڑھے آقا نے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ایسا کون سا آدمی ہو سکتا ہے۔ ہمارے سامنے تو بڑی بڑی طاقتیں سرنگوں ہو جاتی ہیں۔ راہولی سحر کے سامنے کس کا چراغ جل سکتا ہے"...... تارم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہاں کے ایک ماہر مصریات نے راہول کا قدیم اور مقدس معبد تلاش کرنے کی کوشش شروع کر دی اور اگر وہ اس میں کامیاب ہو جاتا تو پھر وہاں موجود راہول پجاری کا اصل جسم باہر آ جاتا تو پھر اسے آسانی سے فنا کیا جا سکتا اس طرح ہم سب ختم ہو سکتے تھے اس لئے میں نے اسے اس کام سے روکنے کی کوشش کی تو الٹے پاکیشیا میں رہنے والے اس آدمی عمران کے بارے میں اطلاع مل گئی۔ اس نے اپنی بیٹی کو عمران کے پاس بھیج دیا جس

پر میں نے اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے اپنی بیٹی کو واپس نہ بلایا اور راہول کے مقدس معبد کی تلاش بند نہ کی تو میں غنڈوں اور بدمعاشوں سے اس کی بیٹی کو ہلاک کروا دوں گا کیونکہ اس نے اپنی بیٹی کے گرد نیکی کی طاقتوں کا حصار قائم کر دیا تھا۔ وہ ڈر گیا۔ چنانچہ اس نے اسے واپس بلا لیا اور راہول معبد کو تلاش کرنے کا خیال بھی ترک کر دیا لیکن اس عمران تک اطلاع بہرحال پہنچ چکی تھی۔ اس نے یہاں کے ڈاکٹر ناصر سے بات کی تو اس نے اسے تفصیل بتا دی لیکن عمران کی عادت ہے کہ وہ خواہ مخواہ کسی چکر میں نہیں پڑتا۔ چنانچہ اس نے اس خیال کو ترک کر دیا لیکن اسی روز مصری حکومت کی طرف سے بھیجی گئی فائل اس تک پہنچ گئی۔ اس میں بھی راہول کا نام موجود تھا۔ گو اس میں درج تھا کہ یہ دہشت گردانہ کارروائیاں کرنے والی تنظیم ہے اور اسرائیل کی شہ پر پاکیشیا میں دہشت گردی کی وارداتیں کرنا چاہتی ہے لیکن اس کے ذہن میں پہلے ہی راہول کا نام موجود تھا۔ چنانچہ اس نے اس بارے میں سوچنا شروع کر دیا اور پھر اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر یہ تنظیم پاکیشیا آئی تو وہ اس کے خلاف حرکت میں آئے گا۔ اس طرح معاملہ ختم ہو گیا اور ہمیں اس آدمی سے پیش آنے والا خطرہ ختم ہو گیا اور میں نے تمہیں منع بھی اسی لئے کیا ہے کہ اگر تم وہاں گئے تو پھر یہ آدمی پوری قوت سے تمہارے اور ہمارے خلاف حرکت میں آ جائے گا اور جس کا نتیجہ ہمارے مقدس معبد کے خلاف بھی نکل سکتا ہے اس لئے تم یہ خیال ترک کر دو۔ جہاں تک اسرائیلی

وزیر اعظم کا تعلق ہے تو میں اس سے خود نمٹ لوں گا۔ میں اس کے ذہن سے یہ خیال ہی نکال دوں گا اور وہ تمہارے آڑے بھی نہیں آئے گا"...... اس بوڑھے آقا نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں اس عمران کا خاتمہ کر دوں"۔ تارم نے کہا۔

"کیا تم اپنے آقا سے زیادہ طاقتور ہو"...... بوڑھے آقا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ نہیں آقا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تو"...... تارم نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب میں اس کو نہیں چھیڑنا چاہتا تو تم اسے ہلاک کرنے کی بات کیوں کر رہے ہو۔ وہ تم سے کیا ہلاک ہوگا الٹا ہمارے خلاف کام شروع کر دے گا۔ یہ بات نہیں کہ میں اس سے خوفزدہ ہوں یا میں اس کے آدمیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں اسے مچھر کی طرح مسل سکتا ہوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ اسے خود چھیڑوں۔ بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنا عقلمندی نہیں کہلاتا۔ ہاں۔ بھڑیں خود آ جائیں تو پھر انہیں بہرحال ہلاک کرنا ہی پڑتا ہے"...... بوڑھے آقا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے آقا۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ اب مجھے اجازت دیجئے"۔ تارم نے کہا۔

"ہاں جاؤ لیکن یہ سن لو کہ میری اجازت کے بغیر تم نے پاکیشیا کا

رخ نہیں کرنا"...... بوڑھے آقا نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... تارم نے کہا اور اٹھ کر وہ بوڑھے آقا کے سامنے جھکا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے باہر نکل گیا بوڑھا چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور کمرے کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے فرش پر سیاہ رنگ کی چادر بچھی ہوئی تھی۔ کمرے میں ہلکی سی روشنی تھی۔ سامنے دیوار پر سیاہ رنگ کا انسانی خاکہ بنا ہوا تھا جس کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں اور آنکھوں کا رنگ گہرا سرخ تھا اور آنکھیں ایسی تھیں جیسے اصل انسانی آنکھیں ہوں۔ بوڑھا فرش پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا اور پھر اس نے اپنے لبادے کی جیب سے ایک چھوٹا سا چراغ نکالا جو ہر طرف سے بند تھا۔ البتہ اس کی ایک طرف چونچ بنی ہوئی تھی۔ بوڑھے نے کچھ پڑھ کر اس چونچ پر پھونک ماری تو چونچ سے شعلہ سے نکلا اور پھر وہ مسلسل جلنے لگا۔ بوڑھے نے جلتا ہوا چراغ اپنے سامنے رکھا اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ اچانک اس کمرے میں چیخنے اور رونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ انسانی چیخوں کی آوازیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہزاروں لاکھوں لوگ مل کر چیخ رہے ہوں اور رو رہے ہوں۔ پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں مدھم پڑتی چلی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی سامنے موجود انسانی آنکھوں کی سرخی تیز ہو گئی اور اس میں لہریں سی نمودار ہونے لگ گئیں تو بوڑھا تیزی سے اٹھا اور پھر وہ اس تصویر کے

سامنے سجدے میں گر گیا۔

" آقا راہول کی خدمت میں راہولی آداب پیش کرتا ہے"۔ اس بوڑھے نے سجدے میں پڑے پڑے انتہائی ملتجانہ انداز میں کہا۔

" تمہارا آداب قبول کیا گیا۔ اٹھ کر بیٹھ جاؤ اور ہمیں بتاؤ کہ تم نے مقدس چراغ کیوں روشن کیا ہے"...... ایک چیختی ہوئی سی کرخت آواز کمرے میں گونجی تو بوڑھا اٹھا اور ایک بار پھر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

" آقا۔ راہولیوں کے خلاف نیکی کی قوتیں حرکت میں آ رہی ہیں اس لئے آقا بڑے شیطان سے ہمیں آگاسا لے دو"...... بوڑھے نے انتہائی ملتجانہ لہجے میں کہا۔

" کیا تم اپنے آپ کو ان کے مقابلے میں کمزور سمجھ رہے ہو راہولی"...... وہی چیختی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی۔

" نہیں آقا۔ مجھے اپنی فکر نہیں ہے۔ مجھے فکر ہے مقدس معبد کی۔ اگر ان قوتوں نے مقدس معبد کو تلاش کر کے کھول دیا تو آپ جانتے ہیں کہ کیا ہو گا"...... بوڑھے نے کہا۔

" تم بے فکر رہو۔ مقدس معبد کی حفاظت ہم خود کرتے ہیں اس لئے نہ کوئی اسے تلاش کر سکتا ہے اور نہ ہی کھول سکتا ہے۔ اگر نیکی کی قوتیں تمہارے مقابل آئیں تو تم اپنی پوری طاقتوں سے ان کا مقابلہ کرو۔ فتح راہول کی ہو گی۔ تمہیں آگاسا دے دیا گیا ہے"۔ وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو بوڑھا ایک بار پھر اٹھا اور دوبارہ تصویر کے

سامنے سجدے میں گر گیا۔

" اب میں مطمئن ہوں آقا"...... بوڑھے نے کہا۔

" تم نے درست فیصلہ کیا ہے۔ خود انہیں مت چھیڑو لیکن اگر وہ خود تمہارے مقابل آئیں تو ان کا خاتمہ کر دو۔ میں جا رہا ہوں"۔ اسی آواز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں ایک بار پھر انسانی چیخیں اور رونے کی بھیانک آوازیں سنائی دینے لگیں۔ کچھ دیر بعد یہ آوازیں ختم ہو گئیں تو بوڑھے نے سجدے سے سر اٹھایا۔ اب اس انسانی خاکے کی آنکھیں دوبارہ پہلے جیسی ہو گئی تھیں اور چراغ بھی بجھ گیا تھا۔ بوڑھے نے چراغ اٹھا کر اسے واپس اپنے لبادے میں ڈالا اور اطمینان بھرے انداز میں مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا بلیک زیرو کچن میں چائے بنانے کے لئے گیا ہوا تھا جبکہ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس آیا۔ اس نے چائے کی ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری اٹھا کر وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

" عمران صاحب۔ اب کب تک چیکنگ جاری رکھی جائے۔ اب تک تو کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ اس دہشت گرد تنظیم کے بارے میں "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ سرے سے ہی غلط ہے اور اسرائیلی ایجنٹ نے کہانی بنا دی ہے کیونکہ پوری دنیا کی اطلاع دینے والی ایجنسیاں اس بارے میں کچھ نہیں جانتیں۔ مصر میں بھی اس بارے میں کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی کسی اور ملک سے کبھی راہول نامی تنظیم کی کوئی کارکردگی سامنے آئی ہے اور ایسی تنظیمیں تیزی سے کام کرتی ہیں اب ایک ماہ گزر گیا ہے لیکن کوئی واردات نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی مشکوک آدمی سامنے آیا ہے اس لئے تم ممبرز کو اس معاملے سے ہٹا دو "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے چائے کی پیالی اٹھا کر گھونٹ بھرنے شروع کر دیئے۔

" میں بھی یہی سوچ رہا تھا لیکن آپ کی اجازت کی ضرورت تھی "...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" البتہ اس راہول نامی پجاری اور اس کے معبد کے بارے میں مصری تاریخ میں تفصیلات موجود ہیں اور ایک ایسی ہی کتاب میری نظروں سے بھی گزری ہے جس میں یہ درج ہے کہ موجودہ دور میں بھی یہ شیطانی گروپ کام کر رہا ہے اور خفیہ طور پر ان کے اجتماعات ہوتے رہتے ہیں اور یہ راہول کے مقدس پجاری کی پوجا کرتے ہیں اور شیطانی طاقتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے تو ہزاروں گروہ دنیا میں موجود ہوں گے۔ یہاں خیر و شر کا سلسلہ تو بہرحال چلتا ہی رہتا ہے "...... عمران نے کہا۔

" ان کے اعتقادات اور رسومات کیا ہیں "...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

" وہی جو شیطان کی ہو سکتی ہیں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ کیا صاحب ہیں یہاں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں فون کیا ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"مصر سے ڈاکٹر ناصر صاحب کی کال آئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ فوری طور پر ان سے رابطہ کریں۔ انتہائی اہم بات ہے اس لئے میں نے آپ کو یہاں فون کیا ہے"...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کر لیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ وہ پہلے فلیٹ سے ڈاکٹر ناصر سے بات کر چکا تھا اس لئے مصر اور اس کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر اور ڈاکٹر ناصر کے نمبر اس کے ذہن میں موجود تھے۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر ناصر کی آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ بڑے طویل عرصے بعد آج مکمل سلام سننے کو ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا تھا کہ تمہیں بتا سکوں کہ ڈاکٹر جمال کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی بیٹی اساطیری کو اغوا کر لیا گیا ہے اور یہ کام راہولیوں کا ہے کیونکہ ڈاکٹر جمال نے اپنے تجسس کی بنا پر راہول معبد کی تلاش کا کام خفیہ طور پر جاری رکھا اور اساطیری بھی اس کام میں ان کے ساتھ شامل تھی۔ اساطیری اغوا ہونے سے ایک روز پہلے مجھ سے ملنے آئی کیونکہ وہ میری شاگرد رہ چکی ہے۔ اس نے مجھے ایک نقشہ دکھایا اور اس کے مطابق راہول معبد کی نشاندہی اس قدیم نقشے میں موجود ہے لیکن ڈاکٹر جمال اسے حتمی طور پر طے نہیں کر پا رہے تھے اس لئے وہ مجھ سے مشورہ لینے آئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ ڈاکٹر جمال اور اس نے خفیہ طور پر اس معبد کی تلاش کا کام جاری رکھا تھا اور پھر ایک قدیم معبد سے ملنے والا یہ نقشہ ان کے ہاتھ لگ گیا۔ میں نے اس نقشے کو پڑھا تو اس میں راہول معبد کے بارے میں نشانات تو موجود تھے لیکن حتمی طور پر معبد کی نشاندہی نہ ہو پا رہی تھی۔ میں نے اسے کہا کہ وہ نقشہ چھوڑ جائے۔ میں اس پر مزید غور کروں گا لیکن دوسرے روز آنے کا وعدہ کر کے وہ نقشہ ساتھ لے گئی اور آج اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر جمال اور اساطیری ایک جیپ پر وادی حلفہ کے وسیع صحرا میں گئے کیونکہ یہ نقشہ وادی حلفہ کا ہی تھا۔ پھر وہاں سے ڈاکٹر جمال کی لاش ملی۔ انہیں انتہائی اذیت ناک انداز میں ہلاک کیا گیا ہے۔ ان کے پورے جسم کا گوشت اس طرح نوچا گیا تھا جیسے بھوکے کتے ان پر ٹوٹ پڑے ہوں اور اساطیری غائب تھی۔ اسے پورے صحرا

میں تلاش کیا گیا لیکن اس کا ابھی تک کوئی کلیو نہیں ملا۔ ڈاکٹر جمال
کی لاش پر راہولیوں کا مخصوص نشان بھی موجود ہے جس سے میں اس
نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ انہیں راہولیوں نے ہلاک کیا ہے اور اساطیری کو
اغوا کر لیا گیا ہے اور یقیناً اس کی وجہ وہی نقشہ ہوگا"...... ڈاکٹر ناصر
نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا خیال درست ہے۔ اس نقشے کی خاطر یہ واردات کی گئی
ہے لیکن اساطیری کو کیوں اغوا کیا گیا ہے۔ یا تو وہ اسے بھی ختم کر
دیتے یا اس سے نقشہ لے کر اسے چھوڑ دیتے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ اساطیری سے یہ معلوم کرنے کے لئے اسے
ساتھ لے گئے ہیں کہ کیا اس نے نقشے میں معبد کے اصل مقام کو
دریافت کر لیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ صرف میرا خیال ہے۔ اصل بات کا
علم تو اس وقت ہو سکتا ہے جب اساطیری زندہ واپس آجائے"۔ ڈاکٹر
ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے مجھے خصوصی طور پر یہ اطلاع دی ہے۔
آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں نے تمہیں صرف اس لئے اطلاع دی ہے کہ تم
نے ڈاکٹر جمال اور اساطیری کے بارے میں مجھ سے پوچھا تھا"۔ ڈاکٹر
ناصر نے جواب دیا لیکن عمران ان کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ بات
بدل گئے ہیں۔

"ڈاکٹر صاحب۔ آپ کی مہربانی لیکن اساطیری نے آپ سے بھی تو

نقشہ ڈسکس کیا تھا۔ آپ کی جان تو خطرے میں نہیں ہے"۔ عمران
نے کہا۔

"نہیں۔ اس لئے کہ میں اس مقام کو چیک ہی نہ کر سکا تھا اور
ویسے بھی میں بوڑھا اور بیمار آدمی ہوں۔ وہ مجھے مار کر کیا کریں
گے"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیا۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو حفظ و امان میں رکھے۔ بہرحال آپ محتاط
رہیں"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
رسیور رکھ دیا۔

"اس کال کا کیا مقصد تھا۔ میں سمجھ نہیں سکا عمران صاحب"۔
بلیک زیرو نے اس کے رسیور رکھتے ہی کہا۔

"اصل میں ڈاکٹر ناصر بھی راہول معبد کی تلاش کے لئے انتہائی
بے چین ہیں کیونکہ علم دوست آدمی کو علم کی بے حد طلب رہتی ہے
اور ان کا خیال ہے کہ میں شاید خفیہ معبدوں اور خزانوں کی تلاش کا
ماہر ہوں اس لئے وہ کھل کر تو نہیں کہہ سکے لیکن بہرحال اس اطلاع
سے ان کا مقصد یہی تھا کہ شاید اساطیری کے اغوا پر میں اساطیری کو
آزاد کرانے کی غرض سے مصر پہنچ جاؤں اور وہ جانتے ہیں کہ ایک بار
میں میدان میں کود پڑا تو میری واپسی اسی صورت میں ہو سکتی ہے
جب کام مکمل ہو جائے گا لیکن انہیں یہ نہیں معلوم کہ اگر میں خزانے

تلاش کرنے کا ماہر ہوتا تو آغا سلیمان پاشا کے ڈر سے فلیٹ چھوڑ کر یہاں دانش منزل میں پناہ کیوں لیتا بلکہ گنج سلیمان تلاش کر کے آغا سلیمان پاشا کو فارغ کر چکا ہوتا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر ناصر کا خیال ہو کہ اساطیری آپ کو پسند آ گئی ہو گی اور آپ اساطیری کے پیچھے دیوانہ وار مصر پہنچ جائیں گے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ میری بجائے آغا سلیمان پاشا کو پسند آ چکی ہے۔ وہ اب سوچ رہا ہے کہ اماں بی اور ڈیڈی کو منا کر مصر لے جائے لیکن اس نے شرط یہ لگا دی ہے کہ میں ساتھ نہ جاؤں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا اس کا خیال ہے کہ آپ کی موجودگی کی وجہ سے اساطیری آپ کی طرف جھک جائے گی"...... بلیک زیرو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی اپنے بارے میں یہ خوش فہمی تھی لیکن آغا سلیمان پاشا نے جو جواب دیا ہے اس نے میرے چودہ تو کیا چودہ ہزار طبق روشن کر دیئے ہیں کہ میرے ساتھ جانے کی وجہ سے اساطیری اور اس کا والد رشتے سے ہی صاف انکار کر دے گا کیونکہ میری قسمت ہی ایسی ہے۔ ہر طرف سے انکار ہی سنائی دیتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس بارے میں سید چراغ شاہ صاحب سے تو بات کریں تاکہ معلوم تو ہو کہ وہ کیا کہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اگر وہ اس معاملے میں دلچسپی لے رہے ہوتے تو اب تک کسی نہ کسی انداز میں مجھ سے بات کر چکے ہوتے اور یہ اچھا ہے کہ وہ اس میں دلچسپی نہیں لے رہے ورنہ مجھے خواہ مخواہ ان شیطان کے پجاریوں کے پیچھے بھاگنا پڑتا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس۔ صالحہ کو مصر میں کسی گروپ نے اغوا کر لیا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں صالحہ کو آزاد کرانے کے لئے خود مصر چلی جاؤں"...... جولیا نے کہا تو نہ صرف عمران بلکہ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کس نے اطلاع دی ہے"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ صالحہ چھٹی لے کر اپنے والد کے ساتھ ہوٹل بزنس کے سلسلے میں مصر گئی ہوئی تھی۔ وہاں اس سے

میری روزانہ فون پر بات ہوتی رہتی تھی صالحہ کے والد وہاں ایک پارٹی کے ساتھ صالحہ کا تعارف کرا کر خود واپس چلے گئے تھے۔ صالحہ نے اس پارٹی کے ساتھ مل کر وہاں ہوٹل کے لئے لوکیشن پسند کرنے اور پھر ہوٹل کو تعمیر کرنے کی اجازت اور نقشہ پاس کرانے تک کا کام کرنا تھا۔ اس کے ساتھ اس کے والد کی فرم کا ایک نوجوان طارق بھی تھا۔ صالحہ نے مجھے بتایا تھا کہ چونکہ ان کے والد ان دنوں بیمار رہتے ہیں اس لئے انہوں نے اسے خصوصی طور پر کام کرنے کے لئے کہا تھا۔ صالحہ اور میں مقررہ وقت پر آپس میں فون پر بات کرتی تھیں۔ آج جب مقررہ وقت پر اس کا فون نہ آیا تو میں نے وہاں اس کے ہوٹل فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ ہوٹل کے کمرے سے چند نقاب پوشوں نے جبراً صالحہ کو اغوا کر لیا ہے اور اس کے ساتھی طارق کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور پولیس اس بارے میں انکوائری کر رہی ہے۔ میں نے ہوٹل سے پولیس چیف کا نمبر لیا اور پھر میں نے فون پر صالحہ کی فرینڈ کے طور پر پولیس چیف سے بات کی تو انہوں نے اس بات کی تصدیق کر دی اور یہ بھی بتایا کہ صالحہ کے والد کو بھی ہوٹل کی طرف سے اطلاع دے دی گئی ہے اور وہ بھی مصر پہنچ رہے ہیں لیکن سر۔ صالحہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر ہے۔ اسے برآمد کرانا ہماری ڈیوٹی ہے"۔ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کس گروپ نے اسے اغوا کیا ہے اور کیوں"...... عمران نے جولیا کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ نقاب پوش بتائے گئے ہیں۔ ویسے ہوٹل کے مینجر نے دبے دبے لفظوں میں کہا ہے کہ یہ کسی خفیہ گروپ کا کام ہے کیونکہ ان نقاب پوشوں نے اپنے چہروں پر جو نقاب پہن رکھے تھے اس پر سیاہ رنگ کا انسانی خاکہ بنا ہوا تھا جس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں اور انہوں نے سیاہ رنگ کے قدیم دور کے لبادوں جیسا لباس پہنا ہوا تھا۔ البتہ وہ دو کاروں میں آئے اور سیدھے دوسری منزل پر صالحہ کے کمرے میں پہنچ گئے۔ طارق بھی اس وقت صالحہ کے کمرے میں ہی تھا۔ صالحہ شاید فون پر بات کر رہی تھی کہ یہ نقاب پوش جبراً اندر داخل ہوئے اور انہوں نے صالحہ کو اٹھانے کی کوشش کی جس پر طارق اور صالحہ دونوں نے جدوجہد کی تو ان نقاب پوشوں نے طارق کو ہلاک کر دیا اور صالحہ کو بے ہوش کر کے وہ اٹھا کر واپس نیچے ہال میں پہنچ گئے اور وہاں انہوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے خوف و ہراس پھیلا دیا اور پھر کاروں میں بیٹھ کر فرار ہو گئے۔ کاریں بغیر نمبروں کے اور کسی اجنبی کمپنی کی تھیں جسے وہاں کوئی نہ پہچانتا تھا۔ اس مینجر نے بتایا تھا کہ یہ مخصوص نشان یعنی انسانی خاکہ اور سرخ آنکھیں ایک خفیہ مذہبی گروپ کا مخصوص نشان ہے اور اس نے یہ بات کسی سے سنی تھی۔ لیکن اس نے یہ بات پولیس کو نہیں بتائی"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صالحہ کسی مشن کے سلسلے میں اغوا نہیں ہوئی۔ یہ غیر متعلقہ مسئلہ ہے۔ میں اپنے طور پر اسے

برآمد کرا لوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر چونکہ انتہائی سنجیدگی کے تاثرات تھے اس لئے بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا تھا۔ اس نے کوئی بات نہ کی تھی۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر ناصر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ پاکیشیا سے"۔ عمران نے سلام کرنے کے بعد سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے اتنی جلدی کال کی ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ ڈاکٹر ناصر کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے پہلے ڈاکٹر جمال کے سلسلے میں بتایا تھا کہ اس کی لاش پر راہول کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ میں اس وقت یہ پوچھنا بھول گیا تھا کہ یہ نشان کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ تمہیں اس نشان سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"۔ ڈاکٹر ناصر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسے نشانات جمع کرنا میری ہابی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ ڈاکٹر ناصر کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ ڈاکٹر ناصر یہی سمجھ رہے ہیں کہ عمران کو اساطیری سے دلچسپی ہے اور وہ صرف بات کا جواز بنانے کے لئے نشان کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔

"سیاہ رنگ کا انسانی خاکہ جس کی آنکھیں گہری سرخ ہوتی ہیں۔ یہ راہول کا مخصوص اور مقدس نشان ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اساطیری کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اساطیری واپس آ گئی ہے لیکن یوں لگتا ہے جیسے اس کے ذہن سے اس بارے میں ہر چیز واش کر دی گئی ہو۔ اب نہ اسے راہول کے بارے میں کچھ علم ہے، نہ نقشے کے بارے میں اور نہ ہی راہول کے خفیہ معبد کے بارے میں۔ اس کے علاوہ وہ نارمل ہے اور اپنے والد کا سوگ منا رہی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ اس کے والد کو صحرائی ڈاکوؤں نے ہلاک کیا ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دارالحکومت کے پولیس چیف کیا آپ کے واقف ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ میرے عزیزوں میں سے ہیں۔ ان کا نام اعظم کمال ہے۔ کیوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"میں ان سے اس بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ ان کا فون نمبر مجھے بتا کر انہیں فون کر دیں گے تاکہ وہ مجھ سے بات کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیا اور پھر انہوں نے فون نمبر بتا دیا۔

"تم دس منٹ بعد انہیں فون کر لینا۔ میں تمہارا تعارف کرا دوں گا۔ لیکن اساطیری تو واپس آ چکی ہے۔ پھر تم اس سلسلے میں اب کیوں دلچسپی لے رہے ہو۔ جب وہ اغوا تھی تو اس وقت تو تم نے کوئی دلچسپی نہ لی تھی"...... ڈاکٹر ناصر نے آخر وہ بات کہہ دی جو شاید وہ کہنا نہ چاہتے تھے۔

"میں اساطیری کی وجہ سے پولیس چیف سے بات نہیں کرنا چاہتا ڈاکٹر صاحب بلکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کی ایک خاتون کو آپ کے شہر کے ایک ہوٹل سے چند نقاب پوشوں نے اغوا کر لیا ہے اور ان نقاب پوشوں کے نقابوں پر مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔ اس خاتون کے والد میرے والد کے دوستوں میں سے ہیں اور ان کا تعلق ہوٹل بزنس سے ہے۔ جس پر مجھے آپ کی بات یاد آ گئی۔ آپ نے بھی مخصوص نشان کا ذکر کیا تھا اور اب آپ نے جو نشان بتایا ہے وہی نشان ان نقاب پوشوں کے نقابوں پر موجود تھا۔ اس سے یہ بات طے ہو گئی کہ یہ کارروائی بھی راہول یا اس کے گروہ کی ہے۔ شاید اسے اغوا برائے تاوان کیا گیا ہے کیونکہ اس خاتون کے والد بے حد امیر آدمی ہیں ان کے ہوٹل پوری دنیا کے اہم ممالک اور شہروں میں ہیں اور میں اس سلسلے میں پولیس چیف سے بات کرنا چاہتا تھا"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن راہول تو شیطان کا ایک خفیہ مذہبی گروپ ہے۔ لوگ اس سے خفیہ طور پر وابستہ ہو جاتے ہیں کیونکہ اس سے وابستہ ہو جانے کے بعد وہ تمام مذاہب، اخلاق، تہذیب، ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتے ہیں اور مکمل طور پر شیطان کے پجاری ہو کر ایسی تمام شیطانی حرکتیں کر گزرتے ہیں جن کا کوئی دوسرا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہی شیطان انہیں دولت مند بھی بنا دیتا ہے۔ راہولی بے پناہ دولت مند ہوتے ہیں اس لئے انہیں اغوا برائے تاوان کی ضرورت ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال پولیس چیف سے بات کرنے سے شاید کوئی معلومات مل جائیں۔ آپ مہربانی کر کے انہیں ضرور میرے بارے میں بتا دیں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ میں بھی یہی سمجھ رہا تھا کہ صالحہ کا اغوا تاوان کے لئے کیا گیا ہو گا لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کیوں یہ واردات ہوئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈاکٹر ناصر کے بقول تو ایسا نہیں ہے۔ بہرحال دیکھو کیا ہوتا ہے۔ البتہ ایک بات ہے کہ کہیں یہ واردات مجھے مصر بلانے کے لئے نہ کی گئی ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کو۔ کیوں اور کون ایسا کر سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے

چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی دہشت گرد راہول گروپ۔ انہیں میرے بارے میں شاید اسرائیل نے اطلاع دے دی ہے جس پر انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہو کہ پہلے مجھے مصر بلا کر میرا خاتمہ کر دیں پھر پاکیشیا میں وارداتیں کریں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ صالحہ سیکرٹ سروس کی ممبر ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ صالحہ نے وہاں کسی سے میرے بارے میں کوئی بات کی ہو۔ بہرحال دیکھو کیا رزلٹ نکلتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر دس منٹ بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پولیس ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ پولیس چیف اعظم کمال صاحب سے بات کرائیں۔ ڈاکٹر ناصر صاحب نے میرے بارے میں ان سے بات کی ہو گی"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں اعظم کمال بول رہا ہوں۔ پولیس چیف"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد نرم تھا۔

"ڈاکٹر ناصر صاحب نے آپ کو میرے بارے میں فون کیا ہو گا۔ میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب نے آپ کا تعارف بڑے سنجیدہ سے انداز میں کرایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آپ کو اتنا نہیں جانتے جتنا انہیں جاننا چاہئے اور آپ نے بھی شاید اس لئے بڑے سنجیدہ لہجے میں اور مختصر تعارف مجھ سے کرایا ہے حالانکہ میرے نزدیک آپ کا تعارف ڈگریوں سمیت بھی مکمل نہیں ہو سکتا"...... دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ مجھے اس پر خوش ہونا چاہئے یا خوفزدہ"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... اعظم کمال نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب اعظم کمال کی شامت آ جائے گی۔

"آپ پولیس چیف ہیں گو مصری دارالحکومت کے ہیں اور میں پاکیشیا میں ہوں لیکن ہمارے ہاں تو پولیس جسے اچھی طرح جانتی ہو وہ سب سے بڑا مجرم ہوتا ہے۔ اس کی تصویریں پولیس اسٹیشن پر لگی ہوتی ہیں اور مجھے تو یوں لگ رہا ہے کہ جیسے آپ اس فون میں سے ہاتھ نکال کر مجھے گردن سے پکڑ لیں گے اس لئے خوف آ رہا ہے اور خوشی اس بات پر ہو رہی ہے کہ اب میری شہرت مصر کی پولیس تک

پھیل چکی ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اعظم کمال بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ بے فکر رہیں۔آپ کی اچھی شہرت ہم تک پہنچی ہے۔آپ کو شاید یاد نہ ہو کہ آپ پہلے ایک کیس کے سلسلے میں مصر کے ڈاکٹر عثمانی سے ملے تھے۔وہ میرے عزیز ہیں۔وہیں آپ سے تفصیلی ملاقات ہوئی تھی"...... اعظم کمال نے کہا۔

"مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ آپ کے عزیز سارے ڈاکٹر ہیں یعنی علامہ۔ڈاکٹر ناصر، ڈاکٹر عثمانی اور آپ پولیس میں چلے گئے ہیں۔کیا پورے خاندان میں صرف آپ ہی ناخلف رہ گئے تھے"...... عمران نے کہا تو اعظم کمال جواب میں اس قدر دیر تک ہنستا رہا کہ عمران نے بے اختیار منہ بنا لیا۔بلیک زیرو بھی عمران کی حالت پر مسکرا رہا تھا۔

"یہ کال میں کر رہا ہوں اعظم کمال صاحب اگر آپ نے دو چار گھنٹے ہنسنا ہے تو آپ مجھے کال کر لیں ورنہ پاکیشیا میں تو فون کال اس قدر مہنگی ہے کہ صرف آپ کی ہنسی کے وقت کا بل دینے کے لئے مجھے اپنا فلیٹ نیلام کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو اعظم کمال ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ باتیں ہی ایسی کرتے ہیں عمران صاحب ورنہ پولیس سروس میں تو ہم ہنسنے کو بھی ترس جاتے ہیں۔بہر حال فرمائیے۔میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... اعظم کمال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دارالحکومت کے ایک ہوٹل سے ایک پاکیشیائی خاتون مس

صالحہ کو اغوا کیا گیا ہے اور اغوا کرنے والے نقاب پوش ہیں۔اس بارے میں بات کرنی تھی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔آپ تک اطلاع کیسے پہنچ گئی۔کیا یہ خاتون سیکرٹ سروس سے متعلق ہے"...... اعظم کمال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہ اس خاتون کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور نہ میرا۔میں البتہ کرائے کے سپاہی کے طور پر سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔البتہ اس صالحہ کا تعلق ہوٹل بزنس سے ہے۔ان کے والد کے میرے والد سے بڑے گہرے خاندانی تعلقات ہیں اور انہیں یہ غلط فہمی ہے کہ میں کوئی بڑا توپ مار قسم کا جاسوس ہوں اور میں ان کی بیٹی کو برآمد کرا لوں گا اس لئے انہوں نے مجھے فون کر کے یہ اطلاع دی تھی"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ابھی تک اس سلسلے میں کوئی کلیو نہیں مل سکا۔نہ ہی ان کاروں کے بارے میں اور نہ ہی اغوا کرنے والوں کے بارے میں۔البتہ پولیس خود بھی پورے قاہرہ میں انتہائی سرگرمی سے انہیں تلاش کر رہی ہے۔مجھے اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ ہم مس صالحہ کو صحیح سلامت برآمد کرانے اور مجرموں کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... اعظم کمال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے جو اطلاع دی گئی ہے اس کے مطابق ان نقاب پوشوں کے نقابوں پر ایک خفیہ شیطانی گروپ راہول کا مخصوص نشان موجود

تھا۔ کیا آپ نے اس بارے میں خصوصی طور پر کام کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے بھی اطلاع ملی ہے لیکن مجھے سو فیصد یقین ہے کہ ایسا صرف پولیس کو گمراہ کرنے کے لئے کیا گیا ہے کیونکہ راہول کے بارے میں ایسی اطلاعات تو ملتی رہتی ہیں کہ ان کے خفیہ مقامات پر اجتماعات ہوتے ہیں جہاں عورتیں اور مرد انتہائی شرمناک حالت میں کئی کئی روز رہتے ہیں لیکن چونکہ یہ سب کچھ خفیہ طور پر اور چاردیواری کے اندر ہوتا ہے اس لئے پولیس نے اس بارے میں کبھی دلچسپی نہیں لی۔ البتہ یہ بات کبھی سامنے نہیں آئی کہ راہول گروپ یا مذہب نے ایسی جرائم پیشہ واردات کی ہو کیونکہ راہول سے متعلق اب تک جن لوگوں کے بارے میں بھی اطلاع ملی ہے وہ سب دنیا کے امیر ترین افراد ہیں"...... اعظم کمال نے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال آپ اسے سرگرمی سے تلاش کرائیں۔ خصوصی دلچسپی لے کر"...... عمران نے کہا۔

"بالکل جناب اوہ۔ ایک منٹ ہولڈ کیجئے۔ ایک منٹ پلیز"...... اچانک اعظم کمال نے کہا تو عمران چونک پڑا۔ لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد اعظم کمال کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"عمران صاحب مبارک ہو۔ مس صالحہ دستیاب ہو گئی ہیں۔ پولیس نے انہیں وادی حلفہ سے برآمد کیا ہے کیونکہ اطلاعات ملی تھیں

کہ دونوں کاروں کو وادی حلفہ میں جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ چونکہ ان دونوں کاروں پر بھی راہول کا مخصوص نشان موجود تھا اس لئے اس بنا پر انہیں تلاش کیا گیا۔ جب پولیس ہیلی کاپٹر وادی حلفہ میں داخل ہوئی تو انہوں نے مس صالحہ کو ایک ریت کے ٹیلے پر بیٹھے ہوئے دیکھ لیا۔ جس پر ہیلی کاپٹر وہاں اتارا گیا اور مس صالحہ کو اس پر سوار کرایا گیا۔ مس صالحہ کو اب پولیس ہیڈ کوارٹر لایا جا رہا ہے۔ اگر آپ ان سے بات کرنا چاہیں تو دو گھنٹے بعد کر لیں"۔ اعظم کمال نے کہا۔

"کیا وادی حلفہ قاہرہ سے بہت دور ہے کہ ہیلی کاپٹر کو وہاں سے قاہرہ پہنچنے میں دو گھنٹے لگ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر صرف اس صحرا کے لئے مخصوص ہے۔ صحرا کے باہر سے انہیں پولیس کی گاڑی میں لایا جائے گا"...... اعظم کمال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ میں دو گھنٹے بعد دوبارہ کال کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس وادی حلفہ کا مسئلہ کافی پیچیدہ ہو گیا ہے"...... عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"پہلے اساطیری وادی حلفہ سے اغوا ہوئی اور اب صالحہ کو بھی اغوا کر کے وادی حلفہ لے جایا گیا ہے اور ڈاکٹر ناصر نے مجھے بتایا تھا کہ

اساطیری راہول معبد کا جو نقشہ لے کر ان کے پاس آئی تھی وہ بھی وادی حلفہ کا تھا"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو یہ بات طے ہو گئی کہ یہ معبد واقعی وادی حلفہ میں ہے"...... بلیک زیرو نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" ہزار بار سمجھایا ہے تمہیں کہ اس قدر بغیر سوچے سمجھے نتیجے پر چھلانگ نہ لگا دیا کرو لیکن دانش منزل میں رہ کر بھی تم پر دانش کا اثر نہیں ہوتا"...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" آئی ایم سوری عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

" تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہو۔ سیکرٹ سروس کے ایک عام ممبر کو نتیجے تک پہنچنے سے پہلے دس بار سوچنا پڑتا ہے تو چیف کو تو سو بار سوچنا چاہئے۔ بہرحال آئندہ محتاط رہا کرو"...... عمران نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

" میں آئندہ خیال رکھوں گا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے سعادت مند شاگرد کی طرح جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے جو نتیجہ نکالا ہے ہو سکتا ہے کہ یہی نتیجہ وہ سامنے لانا چاہتے ہوں اور وہ یہی چاہتے ہو کہ جو کوئی بھی راہول معبد کی تلاش کے لئے نکلے وہ وادی حلفہ ہی پہنچے جبکہ ہو سکتا ہے کہ جسے ڈاکٹر ناصر اور اساطیری نے وادی حلفہ سمجھا ہے وہ وادی حلفہ نہ ہو"...... عمران نے

کہا تو اس بار بلیک زیرو کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

" اب مجھے واقعی احساس ہو رہا ہے کہ مجھے اس انداز میں نتیجے تک نہیں پہنچنا چاہئے بلکہ ہر اینگل پر غور کرنا ضروری ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ضروری نہیں کہ دوسرا اینگل بھی درست ہو۔ پہلا بھی درست ہو سکتا ہے لیکن بہرحال سوچنا ضرور چاہئے۔ اب اصل بات پر آؤ کہ انہوں نے صالحہ کو اغوا کیوں کیا ہے اور پھر اسے وادی حلفہ پہنچا کر آزاد کیوں کر دیا"...... عمران نے کہا۔

" دو باتیں ہو سکتی ہیں عمران صاحب۔ ایک تو یہ کہ وہ واقعی صالحہ کے ذریعے آپ کو مصر بلا کر ختم کرانا چاہتے ہوں اور دوسری بات یہ کہ انہوں نے صالحہ پر کوئی شیطانی عمل کر دیا ہو اور اب صالحہ آپ کے لئے یہاں پہنچ کر کوئی مسئلہ کھڑا کر دے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ارے ارے۔ میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم سوچتے ہوئے رپٹ دوڑنا شروع کر دو۔ تم تو مجھ سے بھی آگے نکل گئے ہو۔ یہ دوسرا اینگل تو میرے ذہن میں بھی نہیں آیا تھا جبکہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے حقیقتاً تحسین آمیز لہجے میں کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" عمران صاحب۔ اگر ان کا یہی مقصد ہے تو پھر وہ صالحہ کو صحرا

میں چھوڑنے کی بجائے ہوٹل یا کسی آباد جگہ پر چھوڑ دیتے "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں لیکن میرا خیال ہے کہ انہوں نے اپنی شیطانی قوتوں سے صالحہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور پھر اس کے ذہن میں ایسی باتیں ڈال دی ہوں گی کہ اگر وہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریس نہ کر سکیں تو صالحہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ساتھ لے کر وادی حلفہ پہنچ جائے۔ بہرحال یہ سب قیاسات ہی ہیں۔ صالحہ سے بات ہو گی یا ملاقات ہو گی تو تب ہی پتہ چلے گا۔ میں جولیا کو فون کر کے اس پر رعب ڈال لوں کہ میں نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا گیا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ نے واقعی بڑے حتمی انداز میں وعدہ کر لیا تھا کہ آپ صالحہ کو برآمد کرا لیں گے "...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس وقت میرا خیال یہی تھا کہ اسے تاوان کے لئے اغوا کیا گیا ہو گا اور تاوان کی ادائیگی کے بعد وہ برآمد ہو جائے گی۔ یہ تو بعد میں ڈاکٹر ناصر اور راہول کی وجہ سے ہمارا ذہن تبدیل ہو گیا۔ ویسے اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی ہے کہ میرے وعدے کی لاج رکھ لی ہے "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔

" جولیا بول رہی ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز

سنائی دی۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس باس "...... جولیا کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" صالحہ کو برآمد کرا لیا گیا ہے اور وہ ہر طرح سے ٹھیک ہے "۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اتنی جلدی۔ حیرت ہے "...... جولیا نے کہا۔

" مجھے اس گروپ کے بارے میں معلومات مل گئی تھیں اس لئے میں نے قاہرہ کے اعلیٰ حکام سے بات کی جس کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر کام شروع ہو گیا اور صالحہ کو وہاں کے ایک صحرا جسے وادی حلفہ کہا جاتا ہے میں چیک کر لیا گیا اور مجھے اطلاع بھجوا دی گئی ہے "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بغیر مزید کچھ کہے یا سنے رسیور رکھ دیا۔

سیاہ رنگ کی نئے ماڈل کی لیموزین کار مصر کے دارالحکومت قاہرہ
کی کشادہ اور فراخ سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار
کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا جبکہ عقبی سیٹ
پر تارم بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔
اس کے ساتھ ہی ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان مصری لڑکی
موجود تھی جس کے اخروٹی رنگ کے بال اس کے شانوں پر پڑ رہے
تھے۔ کانوں میں اس نے ہیروں کے ٹاپس پہنے ہوئے تھے۔ اس نے
پینٹ اور گہرے سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ کار انتہائی سبک
رفتاری سے مختلف سڑکوں سے گزر کر ایک نو آباد رہائشی کالونی میں
داخل ہوئی جہاں محل نما کوٹھیاں موجود تھیں اس کالونی میں موجود
کوٹھیوں کو دیکھ کر صاف اندازہ ہوتا تھا کہ یہ مصر کے طبقہ امراء کی
رہائش گاہوں پر مشتمل ہے۔ ہر کوٹھی نئے اور انتہائی جدید طرز تعمیر

کی حامل تھی۔ کالونی کی سڑکیں فراخ اور خاصی کشادہ تھیں۔ البتہ ان
پر ٹریفک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ کار مختلف موڑ مڑ کر ایک محل
نما کوٹھی کے جہازی سائز گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ ڈرائیور
نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک میکانکی انداز میں
کھل گیا اور ڈرائیور نے کار اندر بڑھاتے ہوئے وسیع و عریض پورچ میں
لے جا کر روک دی۔ ڈرائیور تیزی سے نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
بڑے مؤدبانہ انداز میں پہلے تارم والی سائیڈ پر آیا اور اس نے دروازہ
کھولا تو تارم نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اندرونی طرف کو بڑھ گیا۔
اس نے لڑکی کے لئے رکنے کا تکلف بھی نہ کیا تھا۔ ڈرائیور نے دروازہ
بند کیا اور پھر گھوم کر وہ کار کی دوسری سائیڈ پر آیا اور اس نے لڑکی کی
سائیڈ کا دروازہ کھولا تو لڑکی باہر آ گئی اور پھر وہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتی
اندرونی طرف کو بڑھتی چلی گئی۔ دونوں کے کار سے اتر کر اندر جانے کا
انداز ایسا تھا جیسے چابی بھرا کھلونا چابی بھرنے کے بعد اچانک حرکت
میں آ جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے
ہوئے ایک خاصے بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں پہلے سے چار انتہائی
خوبصورت اور نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جنہوں نے پینٹ اور
شرٹیں پہنی ہوئی تھیں وہ چاروں تارم کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کر
کھڑی ہو گئیں۔

"بیٹھو"...... تارم نے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور ایک اونچی
نشست کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی وہاں پہلے سے موجود

چاروں لڑکیاں بھی دوبارہ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئیں جبکہ تارم کے ساتھ کار میں آنے والی لڑکی تارم کے ساتھ پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔

" یہ خصوصی میٹنگ ایک مقدس مشن کے لئے بلائی گئی ہے "۔ تارم نے گھمبیر سے لہجے میں کہا۔

" ہم مقدس مشن کے لئے اپنی جانیں دینے کے لئے تیار ہیں آقا"...... پہلے سے موجود چاروں لڑکیوں نے بیک وقت بولتے ہوئے کہا۔

" ماریا۔ تم پہلے تفصیل بتاؤ کہ کیا ہوا ہے اور کیا ہونا چاہئے "۔ تارم نے اپنے ساتھ آنے والی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" آقا نے اسرائیل میں مقدس معبد اور مقدس گروپ کے قیام کے لئے اسرائیلی حکومت سے معاہدہ کیا کہ آقا اسرائیل کے دشمن ملک پاکیشیا میں دہشت گردی کی خوفناک وارداتیں کرائے گا اور اس طرح پاکیشیا کو اس قدر کمزور کر دیا جائے گا کہ اسرائیل کا دوست ملک اور پاکیشیا کا ہمسایہ کافرستان آسانی سے اس پر قبضہ کر لے گا۔ آقا نے اس مقدس مشن کی اجازت حاصل کرنے کے لئے جب بڑے آقا کی خدمت میں حاضری دی تو بڑے آقا نے اس مقدس مشن سے اس لئے منع کر دیا کہ بڑے آقا کے مطابق پاکیشیا میں ایک نوجوان علی عمران رہتا ہے جو نیکی کی طاقتوں کا نمائندہ ہے اور اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ بڑے آقا نے کہا کہ اگر اس علی عمران نے

راہول مذہب کے خلاف کام شروع کر دیا تو وہ راہول مذہب کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اس لئے بڑا آقا نہیں چاہتا کہ عمران راہول مذہب کے خلاف کام کرے "...... ماریا نے بیٹھے بیٹھے پہلے سر جھکایا اور پھر تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو وہاں موجود چاروں لڑکیوں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ سب خاموش رہیں۔

" بڑے آقا کا حکم تسلیم کرنا لازمی ہے اس لئے آقا تارم نے پاکیشیا میں دہشت گردانہ کارروائیوں کا سلسلہ شروع ہی نہ کیا اور حکومت اسرائیل کو کہہ دیا کہ وہ اس وقت تک ایسا نہیں کر سکتے جب تک یہ شخص علی عمران ہلاک نہیں ہو جاتا۔ اس وقت آقا تارم کو بے حد حیرت ہوئی جب بڑے آقا کی طرح اسرائیلی حکام نے بھی آقا تارم کو بتایا کہ عمران دنیا کا خوفناک ترین انسان ہے اور اس نے اسرائیل کو کئی بار بے پناہ نقصان پہنچایا ہے اور حکومت اسرائیل نے آقا تارم سے کہا کہ اگر وہ صرف اس عمران کو ہی ہلاک کر دے تو پھر انہیں پاکیشیا میں دہشت گردانہ کارروائیاں کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی اور اگر وہ ایسا کر لیں تو پورے اسرائیل میں راہول مذہب کو پھلنے پھولنے کی پوری اجازت دے دی جائے گی۔ ادھر بڑے آقا نے بھی آقا تارم کو اس عمران کی زندگی تک روکا تھا اس لئے آقا تارم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس عمران کا خاتمہ کریں گے۔ چنانچہ آقا تارم نے اس سلسلے میں اپنی تمام طاقتوں کو حکم دے دیا کہ وہ اس عمران کے

بارے میں بتائیں کہ اسے کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ آقا تارم کی ایک بڑی طاقت جس کا نام ساکاری ہے، نے آقا تارم کو اطلاع دی کہ اس عمران کی ساتھی ایک لڑکی جس کا نام صالحہ ہے، قاہرہ میں موجود ہے۔ چنانچہ آقا تارم نے اس لڑکی کو ہوٹل سے اغوا کرا لیا اور اسے یہاں لا کر اس سے آقا نے عمران کے بارے میں معلومات حاصل کیں آقا چاہتے تھے کہ اس لڑکی کے ذریعے اس عمران کو ہلاک کرایا جائے یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس لڑکی کے ذریعے اس عمران کو یہاں بلایا جائے اور پھر اسے یہاں گھیر کر ہلاک کر دیا جائے لیکن جب آقا تارم نے اس لڑکی کو چیک کیا تو آقا کو معلوم ہوا کہ اس لڑکی کے اندر نیکی کی طاقت کافی بھرپور حد تک موجود ہے اس لئے وہ آقا کی ماتحت نہیں بنے گی جس پر آقا تارم نے اسے یہاں سے نکال کر وادی حلفہ پہنچایا اور پھر اس وقت اسے چھوڑ دیا جب اسے تلاش کرنے کے لئے پولیس کا ہیلی کاپٹر وہاں اڑ رہا تھا۔ اس طرح یہ لڑکی صالحہ پولیس نے وادی حلفہ سے برآمد کی۔ آقا تارم کا مقصد تھا کہ عمران اس لڑکی کا انتقام لینے کے لئے وادی حلفہ آئے اور اسے وہاں گھیر کر ہلاک کر دیا جائے لیکن آقا تارم کو اب معلوم ہوا ہے کہ عمران بغیر کسی مقصد کے وادی حلفہ نہیں آئے گا اور وہ صرف اس صورت میں وادی حلفہ پہنچے گا جب پاکیشیا کو کوئی نقصان پہنچنے کا کوئی اندیشہ ہو جس پر آقا تارم نے یہاں آپ کی میٹنگ کال کی ہے“...... ماریا نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے تفصیل بتائی۔

”آقا۔ یہ شخص عمران ہمیں کس طرح نقصان پہنچا سکتا ہے“۔ ایک لڑکی نے کھڑے ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”راہول کے مقدس معبد کو تلاش کر کے وہ راہول پجاری کے سحر کا خاتمہ کر سکتا ہے اور اگر ایک بار راہول پجاری کے سحر کا خاتمہ ہو گیا تو پھر ہم سب کی پراسرار طاقتیں فنا ہو جائیں گی۔ راہول مذہب ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا“...... تارم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آقا۔ کیا یہ شخص ماہر آثار قدیمہ ہے“...... ایک اور لڑکی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ سیکرٹ ایجنٹ ہے لیکن بڑے آقا کا خیال ہے کہ اگر یہ مقدس معبد کو تلاش کرنا شروع کر دے تو یہ تلاش کر سکتا ہے اس لئے بڑے آقا اس کے ساتھ کوئی تنازعہ پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ اس سے پہلے ڈاکٹر جمال نے مقدس معبد کی تلاش کا کام شروع کیا تھا۔ اس نے اپنی بیٹی اساطیری کو اس عمران کے پاس بھیجا تھا لیکن بڑے آقا نے ڈاکٹر جمال کو دھمکی دی کہ کسی بھی بدمعاش کے ذریعے اس کی بیٹی کو ہلاک کرا دیا جائے گا جس پر ڈاکٹر جمال خوفزدہ ہو گیا اور اس نے اساطیری کو واپس بلا لیا لیکن وہ دونوں اپنے طور پر مقدس معبد کی تلاش کا کام کرتے رہے اور پھر بڑے آقا کو معلوم ہو گیا کہ ان کے ہاتھ ایک قدیم نقشہ لگ گیا ہے۔ گو یہ نقشہ مقدس معبد کا نہ تھا بلکہ وادی حلفہ کا تھا لیکن اس نقشے کی مدد سے بہرحال وہ آگے بڑھ سکتے تھے

اس لئے بڑے آقا کے حکم پر میں نے ڈاکٹر جمال کو ہلاک کرا دیا اور اساطیری کو اغوا کر کے وادی حلقہ لے جایا گیا۔ وہاں اس پر اپنی مخصوص طاقتیں استعمال کر کے میں نے اس کے ذہن سے نقشہ اور اس کے بارے میں تمام باتیں نکال دیں اور اس کے ذہن میں راسخ کر دیا کہ وہ آئندہ اس مقدس معبد کے خلاف کام نہیں کرے گی اور پھر اسے وادی حلقہ سے برآمد کرا دیا گیا"...... تارم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... تیسری لڑکی نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم سب پاکیشیا جاؤ اور اس عمران کو نیکی کے حصار سے نکال کر برائی کے گڑھے میں ڈال دو۔ پھر وہ ویسے ہی ختم ہو جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ تم اس کام میں کامیاب رہو گی۔ ماریا بھی تمہارے ساتھ جائے گی۔ تمہارا خیال ماریا رکھے گی لیکن ماریا خود بھی کوشش کرے گی اور یہ سن لو کہ ماریا سمیت تم میں سے جو بھی کامیاب رہی اسے میری خاص کنیز ہونے کا شرف حاصل ہو جائے گی اور اسے بے پناہ طاقتیں انعام میں دی جائیں گی"...... تارم نے کہا۔

"آقا۔ میری ایک تجویز ہے"...... اچانک ماریا نے کہا۔

"کیا"...... تارم نے کہا۔

"ہم عمران کو پاکیشیا سے یہاں مصر لے آئیں اور یہاں اسے خراب کر کے ختم کر دیا جائے کیونکہ پاکیشیا کے لوگ مصر کی نسبت انتہائی پسماندہ ذہن کے مالک ہیں۔ وہاں ہم لوگوں کو شاید آزادی

سے گھومنے پھرنے ہی نہ دیا جائے"...... ماریا نے کہا۔

"جو تمہارا جی چاہے کرو۔ مجھے عمران کا خاتمہ کرنا ہے اور بس"...... تارم نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو تمام لڑکیاں اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا۔ سلیمان مارکیٹ گیا ہوا تھا اس لئے عمران فلیٹ میں اکیلا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا لیکن اس کی نظریں بدستور کتاب پر جمی ہوئی تھیں۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ماریا بول رہی ہوں عمران صاحب۔ مجھے اساطیری نے بھیجا ہے"...... دوسری طرف سے ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"بھیجا ہے سے آپ کا کیا مطلب ہوا۔ کیا آپ مصر سے بذریعہ ڈاک یہاں پہنچی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے کتاب کو بند کر کے میز پر رکھ دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ میں آپ کے فلیٹ پر آ رہی ہوں"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یا اللہ اس کے باپ کو عقل سلیم دینا کہ وہ فوراً فون کر کے اسے واپس نہ بلالے"...... عمران نے رسیور رکھ کر دعا کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر کتاب اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ ابھی اس نے چار پانچ صفحات ہی پڑھے ہوں گے کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران نے کتاب ایک بار پھر بند کر کے میز پر رکھی اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

"ماریا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے ماریا کی آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حقیقی حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ سامنے ایک کی بجائے پانچ انتہائی خوبصورت اور نوجوان مصری لڑکیاں کھڑی تھیں۔

"پپ۔ پپ۔ پانچ۔ کیا مصر میں کلوننگ کا آغاز ہو گیا ہے"۔ عمران نے ایک سائیڈ پر ہٹتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ میری فرینڈز ہیں۔ ہم پاکیشیا کی سیر کرنے اکٹھی آ گئی ہیں"...... سامنے موجود خوبصورت لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آئیے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو لڑکیاں اندر داخل ہوئیں۔ جب پانچویں لڑکی اندر داخل ہو گئی تو

عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر انہیں ساتھ لے کر وہ ڈرائینگ روم میں آگیا۔

" میرا باورچی آغا سلیمان پاشا تو مجھے گولی مار دے گا۔ کاش آپ کا گروپ پانچ کی بجائے آٹھ پر مشتمل ہوتا تو میری زندگی تو بچ جاتی۔ بیٹھیں "...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں آپ کی بات "...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مطلب ہے مس ماریا کہ اس کے حصے میں ایک آئے گی جبکہ میرے حصے میں چار۔ اب آپ خود ہی بتائیں کہ اس کا کیا ردعمل ہو گا۔ ویسے اللہ تعالیٰ جب بھی دیتا ہے چھپڑ پھاڑ کر دیتا ہے۔ یہاں ایک نہ مل رہی تھی جبکہ چار اکٹھی آگئیں "...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں "...... ماریا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے اور یہی حالت اس کی ساتھی لڑکیوں کی بھی تھی لیکن وہ خاموش رہی تھیں۔

" اسلام میں چار شادیوں کی اجازت ہے "...... عمران نے کہا تو اس بار ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

" کیا آپ واقعی ہم سے شادی کرنے کے لئے تیار ہیں "...... ماریا نے انتہائی بے باک سے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر ایک لمحے

کے لئے ناگواری کے تاثرات ابھرے لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

" کہا تو ہے کہ چار سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے۔ پھر تم سب سے کیسے ہو سکتی ہے "...... عمران نے کہا۔

" چھوڑیں عمران صاحب۔ یہ سب پرانی باتیں ہیں۔ اگر چار سے ہو سکتی ہے تو چار ہزار سے بھی ہو سکتی ہے اور ویسے بھی اب شادی کا تصور پرانا ہو گیا ہے۔ خواہ مخواہ کی رسمیات۔ ان سے کیا ہوتا ہے "۔ ماریا نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا چہرہ یکلخت سرخ پڑ گیا تھا۔

" آپ فرمائیں۔ آپ کی تشریف آوری کیسے ہوئی ہے "۔ عمران کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

" مجھے اساطیری نے بھیجا ہے "...... ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ عمران کا لہجہ بدلتے ہی اس کے چہرے پر ایک بار پھر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیوں "...... عمران نے مختصر لفظ استعمال کرتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے سے صاف عیاں تھا کہ اس کا موڈ آف ہو چکا ہے۔

" تاکہ آپ کو مصر آنے کی دعوت دی جائے۔ ہم آپ کے ساتھ جائیں گی اور وہاں آپ کے لئے خصوصی انتظام کیا جائے گا۔ ایسا انتظام کہ آپ خوش ہو جائیں گے "...... ماریا نے کہا۔

" کیسا انتظام "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ نوجوان ہیں۔ آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ نوجوانوں کے لئے کیا انتظام ہو سکتا ہے۔ یہاں تو ہم پانچ ہیں وہاں پانچ ہزار بھی ہو سکتی ہیں"...... ماریا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ عمران کو بہت بڑی خوشخبری سنا رہی ہو۔

"میں نے وہاں جا کر کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہی کچھ جو نوجوان کرتے ہیں"...... ماریا نے کہا اور وہ تیزی سے اٹھ کر عمران کے ساتھ صوفے پر اس طرح آ بیٹھی جیسی اس سے چپک کر بیٹھنا چاہتی ہو۔

"اٹھو"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

"ارے چھوڑو رسمیات"...... ماریا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ عمران کی طرف جھکی ہی تھی کہ عمران یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھا اور دوسرے لمحے ماریا چیختی ہوئی ہوا میں قلابازی کھا کر سامنے والے خالی صوفے پر ایک دھماکے سے جا گری۔ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر اچھال دیا تھا۔

"تم۔ تم"...... باقی چار لڑکیوں نے پہلی بار چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھیں۔ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل ایک لمحے کے لئے نظر آئے لیکن عمران نے یکلخت ہائی جمپ لگایا اور وہ چاروں چیختی ہوئی مڑ کر صوفے پر گریں اور پھر گھوم کر اور ایک دوسرے سے الجھ کر نیچے قالین پر جا گریں جبکہ ماریا پہلے ہی صوفے پر گر کر الٹ کر واپس فرش پر جا گری تھی اور ساکت ہو گئی

تھی۔ ان چاروں کے ہاتھوں سے مشین پسٹل نکل کر ایک طرف گرے ہی تھے کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر ان میں سے تیزی سے اٹھتی ہوئی دو لڑکیوں کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اچھالا اور پھر ان کی چیخوں کے ساتھ ہی کمرہ دھماکوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے ان دونوں کو گردنوں سے پکڑ کر ہوا میں گھما کر باقی دو اٹھتی ہوئی لڑکیوں پر پھینک دیا تھا جس کے نتیجے میں کمرہ انسانی چیخوں سے گونج اٹھا تھا۔ ان چاروں میں سے ایک لڑکی نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی تو عمران نے اس کی کنپٹی پر آہستہ سے لات مار دی اور وہ ایک بار پھر چیختی ہوئی نیچے گری اور ساکت ہو گئی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ سلیمان مارکیٹ سے واپس آیا ہے اور واقعی چند لمحوں بعد سلیمان دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گیا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ لڑکیاں اس حالت میں"...... سلیمان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ہاتھ میں شاپرز پکڑے ہوئے تھے۔

"یہ مجھے ہلاک کرنے آئی تھیں۔ بہرحال تم رسی تلاش کر کے لاؤ۔ انہیں باندھنا ہو گا"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا تو سلیمان سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کے دو بنڈل تھے۔ پھر عمران نے سلیمان سے مل کر ان پانچوں لڑکیوں کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے باندھ دیئے اور پھر عمران

کے کہنے پر سلیمان نے انہیں اٹھا کر صوفے پر ڈال دیا۔ ماریا کو علیحدہ باندھا گیا تھا اور علیحدہ صوفے پر ڈالا گیا تھا۔ عمران نے اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ماریا کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھر آئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ مشین پسٹل اکٹھے کر کے ایک طرف رکھ دو"...... عمران نے سلیمان سے کہا

"یہ کیوں آپ کو ہلاک کرنا چاہتی تھیں"...... سلیمان نے کہا۔

"یہ چاہتی تھیں کہ میں ان میں سے چار سے شادی کر لوں اور تمہارے حصے میں ایک آئے۔ اس امتیاز پر مجھے غصہ آ گیا"۔ عمران نے کہا۔

"غصے کی بجائے آپ اس آفر کو الٹا دیتے۔ چار سے میں شادی کر لیتا اور ایک سے آپ"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور مشین پسٹل ایک طرف رکھ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اسی لمحے ماریا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر اب انتہائی تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اپنی ساتھی لڑکیوں کو اس حالت میں دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہوئی لیکن پھر توازن درست نہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ صوفے پر گر گئی۔

"اب تم بتاؤ گی کہ تم کون ہو۔ کہاں سے آئی ہو اور کس نے تمہیں اور تمہاری ساتھیوں کو بھیجا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ میری ساتھی لڑکیاں زندہ تو ہیں"...... ماریا نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ابھی تو زندہ ہیں لیکن اگر تم نے سچ نہ بولا تو پہلے تم زندہ نہ رہو گی اور پھر باری باری یہی حشر ان کا بھی ہو گا۔ بہرحال سچ بولو گی تو زندہ رہو گی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم مرد نہیں ہو۔ تم مرد ہی نہیں ہو ورنہ میرے ساتھ بیٹھنے پر تمہارا یہ رد عمل نہ ہوتا"...... ماریا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تم مرد کہہ رہی ہو۔ میں سرے سے انسان ہی نہیں ہوں۔ جو کچھ میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو ماریا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم انسان نہیں ہو۔ کیا ہو۔ کیا مطلب۔ مم۔ مگر آقا تارم نے تو کہا تھا کہ تم انسان ہو اس لئے اس نے ہم پانچوں کو بھیجا تھا کہ تم ہمارے گھیرے سے نہ نکل سکو گے۔ تم واقعی انسان نہیں ہو۔ پھر کون ہو۔ کیا تم نیکی کی کوئی طاقت ہو"...... ماریا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھا۔ تمہارا تعلق راہول سے ہے"۔ عمران

نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ہمارا تعلق راہول مذہب سے ہے۔ ہمارے آقا تارم نے یہاں پاکیشیا میں دہشت گردی کی کارروائیاں کرنی تھیں تاکہ اسرائیل میں راہول مذہب کو پھلنے پھولنے کے لئے فری ہینڈ مل جائے لیکن بڑے آقا راہول نے اسے منع کر دیا۔ بڑے آقا نے آقا تارم کو بتایا کہ اگر تم نے ہمارے خلاف کام شروع کر دیا تو تم راہول کا مقدس معبد تلاش کر لو گے اور اس طرح راہول مذہب ختم ہو جائے گا جس پر آقا تارم نے فیصلہ کیا کہ تمہیں پاکیشیا میں ہلاک کر دیا جائے لیکن تمہاری پشت پر نیکی کی طاقتیں ہیں اس لئے آقا تارم اپنی طاقتیں استعمال میں نہ لانا چاہتا تھا۔ ہم آقا تارم کی کنیزیں ہیں اور آقا تارم کے حکم پر ہم مصر کے نوجوانوں کو اپنے حسن کا شکار کر کے راہول مذہب میں شامل کراتی رہتی ہیں۔ اس لئے آقا تارم نے ہم پانچوں کو یہاں بھیجا ہے کہ ہم تمہیں اپنے حسن کا شکار کر کے ختم کر دیں لیکن تم تو انسان ہی نہیں ہو اس لئے تم پر ہمارے حسن کا جادو نہ چل سکا اور ہم نے تم پر فائر کھولنا چاہا لیکن تم نجانے کیا ہو"...... ماریا نے اس بار خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"راہول مذہب کے کیا اصول و قوانین ہیں"...... عمران نے کہا تو ماریا نے جواب میں جو کچھ بتایا عمران اس کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔

"مصر میں کتنے افراد تمہارے اس شیطانی مذہب سے منسلک ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ تعداد لاکھوں میں پہنچ چکی ہے۔ ہمارے خفیہ اجتماعات ہوتے ہیں اور ہم جلد ہی اسے پھیلا کر مصر پر قبضہ کر لیں گے اور پھر مصر پر راہول مذہب کی حکومت ہو گی اور پھر اسرائیل پر بھی ہمارا قبضہ ہو جائے گا اور پھر ہم آہستہ آہستہ مقدس پجاری کی طاقتوں کی مدد سے پوری دنیا پر قبضہ کر لیں گے"...... ماریا نے بڑے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مصر کی حکومت تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کرتی"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں ہر ایک کو آزادی ہے اور ویسے بھی ہم اجتماعات ابھی خفیہ طور پر کرتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ آقا تارم کی طاقتیں مصری حکام کو بے بس کئے رکھتی ہیں"...... ماریا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا اچانک ماریا ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"آقا۔ آقا"...... اس کے منہ سے عجیب سی خرخراہٹ زدہ آوازیں نکلیں اور دوسرے لمحے عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کمرے میں انتہائی تیز اور ناگوار بو اور سیاہ رنگ کا دھواں پھیلتا چلا گیا۔ عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے یہ دھواں اس کے ذہن کے گرد پھیلتا چلا جا رہا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہو جاتا ہے لیکن یہ وقفہ انتہائی مختصر تھا۔ اس کے ذہن میں ایک بار پھر

روشنی پھیلی تو وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کمرے کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کیونکہ کمرہ خالی تھا۔ ماریا اور اس کی چاروں سہیلیاں کمرے میں موجود ہی نہ تھیں۔ البتہ رسیاں وہاں جگہ جگہ پڑی ہوئی تھیں اور کمرے کے کونے میں مشین پسٹلز بھی پڑے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں دروازہ بجائے جانے کی آوازیں پڑیں تو وہ چونک کر کمرے سے نکلا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"دروازہ کھولو بابا۔ دروازہ کھولو"...... باہر سے ایک پھٹی پھٹی سی مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ اجنبی تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ باہر ایک ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر اچھا قیمتی لباس تھا لیکن اس نے سر پر سرخ رنگ کی ایک مخروطی سی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جس نے اس کی ہیئت کو عجیب سا بنا دیا تھا۔

"بچ گئے ہو بابا۔ بچ گئے ہو۔ وضو میں رہا کرو۔ وضو میں رہا کرو"...... اس آدمی نے اسی طرح پھٹی پھٹی سی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اندر داخل ہوا اور پھر سیدھا ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران حیرت سے اسے ڈرائینگ روم میں جاتا دیکھ رہا تھا۔ اس کو واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ آدمی کون ہے۔ شکل سے وہ عام سا آدمی دکھائی دے رہا تھا لیکن اس کی پھٹی پھٹی آواز اور اس کے سر پر

مخروطی ٹوپی۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ آدمی ڈرائینگ روم سے باہر آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کی طرف بڑھنے لگا۔

"آئندہ محتاط رہنا بابا۔ وضو میں رہا کرو۔ وضو میں"...... اس آدمی نے عمران کے قریب آ کر ایک لمحے کے لئے رکتے ہوئے اسی طرح پھٹے پھٹے لہجے میں کہا۔

"آپ کون ہیں اور کیوں آئے ہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں قلندر کا غلام ہوں بابا۔ قلندر کا غلام ہوں"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر تیزی سے باہر چلا گیا اور پھر سیڑھیاں اتر کر عمران کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"قلندر کا غلام۔ عجیب تماشہ ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کچن میں گیا تو وہاں سلیمان بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر اذیت کے تاثرات موجود تھے۔ عمران نے جھک کر اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا تو چند لمحوں بعد سلیمان کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھر آئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"اٹھو سلیمان"...... عمران نے کہا۔

"صاحب آپ یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ مکروہ بو اور سیاہ دھواں کیا تھا"...... سلیمان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ

کھڑا ہوا۔

"شیطانی طاقتوں نے حملہ کیا تھا"....... عمران نے جواب دیا اور مڑ کر کچن سے باہر آگیا۔

"شیطانی طاقتوں نے۔ کیا مطلب"....... سلیمان نے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"قلندر کا غلام۔ اوہ۔ اوہ۔ تو وہ قلندر بابا یہاں آیا تھا۔ اوہ"۔ سلیمان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"قلندر بابا۔ وہ کون ہے"....... عمران نے سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ایک اچھا اور بظاہر ٹھیک ٹھاک آدمی ہے۔ سر پر سرخ رنگ کی مخروطی ٹوپی پہنتا ہے اور اپنے آپ کو قلندر کا غلام کہتا ہے۔ وہ شہر میں گھومتا رہتا ہے۔ لوگ اسے قلندر بابا کہتے ہیں اور اسے دعا کے لئے کہتے ہیں لیکن وہ صرف اتنا کہہ کر آگے بڑھ جاتا ہے کہ وہ تو قلندر کا غلام ہے۔ البتہ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ دعا مانگ لے تو ضرور پوری ہو جاتی ہے اس لئے لوگ اس کے پیچھے لگے رہتے ہیں"....... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں اس دنیا میں کیا کیا ہوتا رہتا ہے۔ کوئی قلندر ہے تو کوئی قلندر کا غلام۔ عجیب دنیا ہے یہ"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ سلیمان ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ اس کا انداز ایسے تھا

جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو لیکن کہہ نہ پا رہا ہو۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا شاہ صاحب تشریف رکھتے ہیں"۔ عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو سلیمان چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا کہ عمران سید چراغ شاہ صاحب سے بات کر رہا ہے۔

"اوہ اچھا۔ شکریہ"....... عمران نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں نے سوچا کہ شاہ صاحب سے اس معاملے میں بات کروں لیکن وہ تبلیغی دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ ان کا صاحبزادہ بتا رہا تھا کہ ان کی واپسی کا کوئی پتہ نہیں"....... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن یہ شیطانی طاقتیں تھیں کون۔ کہاں سے آئی تھیں"۔ سلیمان نے کہا تو عمران نے اسے مصر میں راہول مذہب کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

"آپ کو قلندر بابا نے کوئی حکم نہیں دیا"....... سلیمان نے کہا۔

"نہیں۔ انہوں نے صرف اتنا کہا ہے کہ وضو میں رہا کرو"۔ عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی آپ پر مزید شیطانی طاقتوں کے حملے ہوں گے۔ اب تو مجھے بھی وضو میں رہنا ہو گا"....... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"عجیب گورکھ دھندہ ہے۔ یہ بے باک اور بے شرم لڑکیاں اس

طرح غائب ہو گئی ہیں جیسے روحیں ہوں۔ عجیب سلسلے ہیں۔ سمجھ میں نہ آنے والے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"قاضی ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ ملازم ہے۔

"قاضی شرف الدین صاحب سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جی بہتر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"السلام علیکم۔ میں قاضی شرف الدین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے میں وقار تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں قاضی صاحب۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ایک بار سید چراغ شاہ صاحب کے مکان پر آپ سے میری ملاقات ہوئی تھی اور میں نے آپ سے فون نمبر لیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ شاہ صاحب نے آپ کی بڑی تعریف کی تھی۔ فرمائیے۔ میرے لئے کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ نے وہاں ذکر کیا تھا کہ آپ طویل عرصہ مصر میں رہے ہیں اور وہاں کے قدیم مذاہب کے بارے میں آپ نے خاصی تحقیقات کی ہیں۔ کیا آپ راہول مذہب کے بارے میں بھی کچھ جانتے ہیں"۔

عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بہت کچھ جانتا ہوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔ قاضی شرف الدین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں خود حاضر ہو جاؤں۔ تفصیلی بات کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تشریف لے آئیں۔ مجھے خوشی ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"سلیمان۔ فلیٹ کا خیال رکھنا میں جا رہا ہوں"...... عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے قاضی ہاؤس کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی جو ایک رہائشی کالونی میں واقع تھی۔ عمران سید چراغ شاہ صاحب کے پاس ایک بار موجود تھا کہ ایک ادھیڑ عمر آدمی قاضی شرف الدین وہاں آئے اور تب عمران سے اس کی ملاقات ہوئی تھی۔ قاضی شرف الدین پیشے کے لحاظ سے زمیندار تھے لیکن انہیں قدیم اور متروک مذاہب پر ریسرچ کرنے کا شوق تھا اور اس شوق کے سلسلے میں انہوں نے نہ صرف دنیا گھوم لی تھی بلکہ وہ دنیا کے ایسے ایسے علاقوں میں بھی گئے تھے کہ جہاں شاید ہی کوئی جانے کی ہمت رکھتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انتہائی نیک آدمی بھی تھے اور ان کی تعریف سید چراغ شاہ صاحب نے بھی کی تھی۔ قاضی شرف الدین

افریقہ کے مذاہب کے سلسلے میں سید چراغ شاہ صاحب سے گفتگو کرنے آئے تھے اور عمران اس وقت یہ دیکھ کر حیرت سے دنگ رہ گیا تھا کہ گاؤں میں رہنے والے دیہاتی سے سید چراغ شاہ صاحب نے اس مذہب کے بارے میں ایسی تفصیلی بحث کی کہ جیسے انہوں نے ساری زندگی اسی پر ریسرچ کرتے ہوئے گزار دی ہو۔ یہی وجہ تھی کہ سید چراغ شاہ صاحب کی عدم موجودگی کا پتہ چلنے کے بعد عمران کے ذہن میں فوراً قاضی شرف الدین کا خیال آیا تھا اور اس نے انہیں فون کر دیا تھا۔ قاضی شرف الدین نے نہ صرف اسے اپنا فون نمبر دیا تھا بلکہ اپنی رہائش گاہ کا پتہ بھی بتا دیا تھا۔ پھر عمران نے وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ فرصت ملتے ہی ان کی خدمت میں حاضر ہوگا کیونکہ عمران کو بھی ایسی علمی باتوں سے بے حد دلچسپی تھی لیکن آج سے پہلے اسے فرصت ہی نہ ملی تھی اور یہ بھی بات ہے کہ قاضی شرف الدین کا خیال بھی اس کے ذہن سے اتر گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار قاضی ہاؤس کے پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ کوٹھی خاصی پرانی تھی لیکن اسے بہرحال اچھی حالت میں رکھا گیا تھا کال بیل بجتے ہی ملازم باہر آیا اور جب عمران نے اسے اپنا نام بتایا تو اس نے پھاٹک کھول دیا اور عمران کار اندر پورچ میں لے گیا جہاں پہلے بھی ایک پرانے ماڈل کی کار موجود تھی۔

"آئیے جناب قاضی صاحب آپ کے منتظر ہیں"...... ملازم نے پھاٹک بند کر کے واپس پورچ کی طرف آتے ہوئے کہا اور عمران کے

سر ہلانے پر وہ آگے بڑھ گیا۔ ملازم نے عمران کو ایک بڑے سے ڈرائینگ روم میں لے جا کر بٹھا دیا۔ جہاں خاصے پرانے ماڈل کے بڑے بڑے صوفے رکھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور قاضی شرف الدین اندر داخل ہوئے تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کو راہول مذہب سے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے عمران صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہوئی ہے"...... سلام دعا اور رسمی فقروں کے بعد قاضی شرف الدین نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ عمران فون پر ان سے پہلے ہی پوچھ چکا تھا کہ کیا وہ راہول مذہب کے بارے میں جانتے ہیں جس پر قاضی شرف الدین نے جواب دیا تھا کہ انہوں نے اس پر کافی ریسرچ کی ہوئی ہے۔

"راہول مذہب والوں نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرایا ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو قاضی شرف الدین بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"قاتلانہ حملہ اور آپ پر۔ کیا مطلب۔ یہاں تو راہول مذہب کا [illegible] بھی کوئی پیروکار نہیں ہے اور پھر یہ قاتلانہ حملہ کیوں"۔ قاضی شرف الدین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ دراصل نہیں چاہتے کہ میں راہول کے مقدس پجاری کا مقدس معبد تلاش کروں۔ انہیں خطرہ ہے کہ اگر میں نے ایسا کیا تو میں اسے تلاش کر لوں گا جبکہ ان کا مقصد یہی ہے کہ راہول مذہب اس قدر پھیلایا جائے کہ وہ پوری دنیا پر چھا جائے اس لئے وہ مجھے

راستے سے ہٹانا چاہتے تھے حالانکہ میں نے ابھی تک اس معبد کو تلاش کرنے کا سوچا بھی نہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن کیا آپ قدیم مصریات کے ماہر ہیں۔ ویسے جہاں تک مجھے علم ہے بڑے بڑے ماہرین اسے تلاش کرنے کی کوشش کر چکے ہیں لیکن سب ناکام رہے ہیں"...... قاضی شرف الدین نے کہا۔

"میں نے بھی تو دعویٰ نہیں کیا کہ میں اسے تلاش کر سکتا ہوں اور نہ ہی ابھی میں نے اس کا فیصلہ کیا ہے لیکن انہیں نجانے کیوں اس بات کا پہلے سے خدشہ ہے اس لئے وہ مجھے راستے سے ہٹانے پر تل گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ پلیز مجھے تفصیل سے بتائیں"...... قاضی شرف الدین نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ملازم مشروب کے دو گلاس ٹرے میں رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے ایک گلاس اس عمران کے سامنے اور دوسرا قاضی شرف الدین کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔

"لیجئے"...... قاضی شرف الدین نے مشروب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اس نے اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھا لیا۔

"شکریہ"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے اساطیری کی آمد سے لے کر راہول تنظیم کی طرف سے دہشت گردانہ کارروائیوں کی اطلاع اور پھر ماریا اور اس کے ساتھ چار دوسری لڑکیوں کی فلیٹ

میں آمد اور پھر ان کے غائب ہو جانے کی ساری تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ۔ یہ واقعی انتہائی عجیب معاملہ ہے۔ اگر آپ مجھے چند لمحوں کی اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کر لوں"...... قاضی شرف الدین نے کہا۔

"کس سے حاصل کریں گے"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مراقبے کا ایک خاص طریقہ ہے۔ اس طریقے سے"...... قاضی شرف الدین نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا تو قاضی شرف الدین اٹھے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

"یہ تو اچھا طریقہ ہے۔ میں خواہ مخواہ معلومات فروخت کرنے والی ایجنسیوں کو لاکھوں روپے ادا کرتا رہتا ہوں۔ مراقبہ کیا اور سب کچھ مفت میں معلوم ہو گیا"...... عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر مشروب گھونٹ لے لے کر پینے لگا تقریباً پندرہ منٹ بعد قاضی شرف الدین واپس آ گئے۔

"میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو انتظار کی زحمت اٹھانا پڑی"۔ قاضی شرف الدین نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں قاضی صاحب۔ کیا کچھ معلوم ہوا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بہت کچھ معلوم ہوا ہے۔ راہول مذہب کے بارے میں تو مجھے بہت کچھ معلوم تھا لیکن میں تمہارے بارے میں معلوم کرنا چاہتا

تھا کیونکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ راہول کی شیطانی طاقتیں شیطان کی ذریات میں سے سب سے زیادہ طاقتور ہیں کیونکہ ان طاقتوں کے پیچھے راہول پجاری کی روح کی طاقت ہے جو اپنے دور کا خود مجسم شیطان تھا اور اس نے اپنے دور میں پورے مصر میں اپنی ان خوفناک طاقتوں کی وجہ سے قبضہ کر رکھا تھا۔ اس دور میں بادشاہوں کا صرف نام چلتا تھا۔ اصل حاکم بھی راہول پجاری تھا۔ پورے مصر کی خوبصورت عورتیں اور شہزادیاں اس کی کنیزیں تھیں اور وہ کسی اخلاقی یا مذہبی پابندیوں کا قائل ہی نہ تھا۔ اس کا قول تھا کہ جس کے پاس طاقت ہے وہی انسان ہے اور جس کے پاس طاقت نہیں ہے وہ انسان نہیں ہے اور انسان پر کوئی پابندی لاگو نہیں ہوتی۔ آج بھی راہول پجاری کے ماننے والے جنہیں عام لوگ راہول مذہب کے پیروکار کہتے ہیں حالانکہ راہول سرے سے مذہب کے قائل ہی نہیں ہیں۔ راہول پجاری قدیم یونانی فلاسفر ارسطیفوس کے سرنائی فلسفے جیسا فلسفہ رکھتا تھا جسے عام طور پر لذت پسندی کا نام دیا جاتا ہے یعنی انسان کا نصب العین لذت و مسرت کا حصول ہے جس طرح بھی ہو اور چونکہ موجودہ دور کا انسان بھی لذت پسندی کا بہت زیادہ دلدادہ ہوتا جا رہا ہے اور پابندیوں سے بھاگتا ہے اس لئے راہولیوں کی تعداد مسلسل بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ بہرحال اصل بات یہ ہے کہ مجھے اس بات پر حیرت تھی کہ راہولی اس قدر طاقتور ہونے کے باوجود تم سے کیوں خوفزدہ ہیں اور انہوں نے تمہارے خلاف اپنی طاقتیں استعمال

کرنے کی بجائے خوبصورت عورتوں کو کیوں بھیجا جو تمہیں پہلے اپنے حسن کا شکار کر کے اور اس میں ناکامی کی صورت میں اسلحے کے استعمال پر اتر آئیں اور پھر جب راہول آقا نے انہیں بچانے کے لئے اپنی طاقتوں کے ذریعے تمہارے فلیٹ سے اٹھوا لیا تو ان طاقتوں نے تمہیں اور تمہارے باورچی کے خلاف کیوں کارروائی نہ کی۔ حالانکہ ان کے لئے یہ بات انتہائی آسان تھی کہ وہ تم دونوں کو ایک لمحے میں ہلاک کر دیتے"...... قاضی شرف الدین نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھ سے پوچھ لیتے۔ آپ نے خواہ مخواہ اتنی تکلیف اٹھائی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو قاضی شرف الدین بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ کیا تم اپنے بارے میں سب کچھ بتا دیتے"...... قاضی شرف الدین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے کچھ چھپانے کی کیا ضرورت ہے اور وہ بھی آپ جیسے بزرگ کے سامنے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے۔ بہرحال بتاؤ"...... قاضی شرف الدین نے کہا۔

"بتانے کے لئے ہے بھی کیا۔ میں اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز اور حقیر سا گنہگار بندہ ہوں اور ہر وقت اس کی رحمت کا طلب گار رہتا ہوں۔ بس"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو قاضی شرف الدین نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے تمہارے بارے میں مختصر طور پر بتایا تھا لیکن سچ پوچھو تو میں یہی سمجھا تھا کہ شاہ صاحب اپنے مخصوص حسن ظن کی وجہ سے بات کر رہے ہیں لیکن اب میں نے خود دیکھا ہے تو مجھے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے تمہارے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔ تم پر اللہ تعالیٰ کا بے پناہ کرم ہے۔ تمہاری نیک ماں کی دعائیں تمہارے گرد حصار کی صورت میں ہر وقت موجود رہتی ہیں اور تمہارا کھلا ہاتھ اور تمہارا بے پناہ وسیع ظرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر بہت بڑی رحمت ہے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ شاہ صاحب تمہیں اس قدر عزیز کیوں رکھتے ہیں۔ بہرحال اب یہ بات سمجھ میں آ گئی ہے کہ شیطانی طاقتیں تمہارے اور تمہارے ملازم کے خلاف کیوں کام نہیں کر سکیں اور موجودہ راہولی کیوں تم سے خوفزدہ ہیں اور یہ بھی میں نے چیک کر لیا ہے کہ تمہارے اندر وسیع صلاحیتیں موجود ہیں اور ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ تم اس راہول پجاری کا خفیہ معبد تلاش کر کے اس شیطانی کارخانے کا اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر سکتے ہو۔ لیکن یہ بات میں بتا دوں کہ یہ کام انتہائی کٹھن ہے۔ اس کا ہر لمحہ تمہاری موت میں بدل سکتا ہے۔ اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ تم اس آگ میں ہاتھ مت ڈالو"۔ قاضی شرف الدین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قاضی صاحب یہ کس قسم کی طاقتوں کے مالک ہیں۔ میرا مطلب ہے سفلی بدروحوں کی طاقتیں یا ان کے قبضے میں جن بھوت ہیں یا

قبرستانی شیطانی طاقتوں جیسی طاقتیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"شیطانی ذریات کی اس قدر قسمیں ہیں عمران صاحب کہ ان کی گنتی ہی نہیں کی جا سکتی۔ آپ نے جن طاقتوں کا نام لیا ہے یہ عام سی طاقتیں ہیں۔ راہول پجاری قدیم مصری جادو کا بہت بڑا عامل تھا اور قدیم مصری جادو کو قدیم مصری زبان میں تاروت کہا جاتا تھا۔ راہول پجاری بھی تاروت کا عامل تھا۔ تاروت کو عیش و عشرت اور لذت کے حصول کا جادو بھی کہا جاتا تھا۔ تاروتی طاقتیں شیطان کے تحت ہوتی ہیں اور یہ گندگی، سیاہ دھوئیں، خون، خاص طور پر انسانی خون اور انتہائی مکروہ بو سے مل کر پیدا ہوتی ہیں"...... قاضی شرف الدین نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر تو پاکیزگی، خوشبو اور روشنی ان کا خاتمہ کر دے گی"۔ عمران نے کہا۔

"خاتمہ تو نہیں البتہ ان سے محفوظ ضرور کر لیتی ہیں۔ ان کا خاتمہ تو مجھے معلوم نہیں ہے کہ کس طرح ہوتا ہے یا ہوتا بھی ہے یا نہیں۔ البتہ ان سے تحفظ ضرور ان چیزوں سے ہو جاتا ہے"۔ قاضی شرف الدین نے کہا۔

"کیا یہ بات درست ہے کہ اگر اس راہول پجاری کے معبد کو تلاش کر لیا جائے تو یہ سب طاقتیں اور یہ راہولی شیطنیت ختم ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"صدیوں سے یہ بات مشہور چلی آ رہی ہے کہ راہول پجاری اس

تاروتی جادو کا عامل تھا اور یہ بات بھی محققین کو معلوم ہے کہ تاروتی جادو کا اس راہول پجاری کے سوا اور کوئی عامل نہیں بن سکا اور راہول پجاری نے اپنی موت کے بعد اپنی روح کو اس جادو کے زیر اثر کسی اور بدن میں منتقل کر لیا۔ اس طرح اس نے اپنے آپ کو اور اپنے جادو کو زندہ رکھا اور آج تک وہ کسی نہ کسی بدن میں موجود ہے اور اس آدمی کا نام راہول ہی ہوگا۔ اس کے پاس تاروتی جادو ہوگا اور تمام شیطانی تاروتی طاقتوں کا وہ مالک ہوگا۔ جہاں تک میری ریسرچ کا تعلق ہے اس وقت راہول مصر میں موجود ہے اور وہ خود تو گوشہ نشین رہتا ہے البتہ اس کا نائب ایک آدمی تارم ہے تارم کے پاس بھی تاروتی طاقتیں ہیں اور وہ تاروتی جادو میں راہول کا شاگرد ہے اور اس وقت جتنے بھی راہولی ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہوگی اسی تارم کے تحت ہیں۔ ان کے خفیہ اجتماعات ہوتے ہیں۔ بظاہر یہ عام سے لوگ ہیں لیکن ان اجتماعات میں مجسم شیطان بن جاتے ہیں۔ البتہ یہ بات بتا دوں کہ طاقتیں صرف دو آدمیوں کے پاس ہیں۔ راہول اور تارم کے پاس۔ باقی لوگ صرف لذت پرست ہیں اور سب سے اہم یہ بات ہے کہ شیطان کی مدد کی وجہ سے راہول گروپ یا مذہب میں شامل ہونے والا ہر مرد اور عورت خود بخود انتہائی امیر بن جاتا ہے۔ اس کے پاس دولت کی کوئی کمی نہیں رہتی۔ وہ جو کاروبار بھی کرتے ہیں اس میں بے پناہ کماتے ہیں اور انتہائی عیش و عشرت کی زندگی گزارتے ہیں شیطانی برائیوں سے پر زندگی۔ لیکن پاکیزگی

اخلاق، مذہبی اصول ان کے پاس سے بھی نہیں گزرتے۔ ہر وہ شیطانی کام یہ لوگ کرتے ہیں جو انسان کر سکتا ہے چونکہ عام نارمل لائف میں یہ عام نارمل لوگ ہوتے ہیں اس لئے عام لوگوں کو ان کی کرتوتوں کا علم نہیں ہوتا اور اگر کچھ ہوتا بھی ہے تو وہ اسے ان کی امارت کی خوش فعلیاں سمجھ کر نظرانداز کر دیتے ہیں"۔ قاضی شرف الدین نے جواب دیا۔

"آپ نے یہ نہیں بتایا کہ اس معبد کو اوپن کرنے سے کیا یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور اگر ہوگا تو کیسے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ میں دوسری باتوں کی طرف نکل گیا تھا۔ صدیوں سے کہا جاتا ہے کہ جس دن راہول پجاری کا معبد ٹریس ہوا اور راہول پجاری کے وہاں موجود محفوظ جسم کو کسی آدمی نے ہاتھ لگایا تو اس کا تاروتی جادو ختم ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی اس کی تمام تاروتی طاقتیں بھی فنا ہو جائیں گی اور پھر وہ کبھی کسی اور کے بدن میں داخل نہ ہو سکے گا۔ یہ بات صدیوں سے مشہور ہے۔ بس میں اتنا ہی جانتا ہوں"...... قاضی شرف الدین نے کہا۔

"اوکے۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ آپ سے مجھے انتہائی قیمتی معلومات ملی ہیں۔ اب مجھے اجازت دیں۔ میں نے آپ کا بہت وقت لیا ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے تم سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ تم جیسے جوان اس دور کا سرمایہ ہیں۔ ویسے میرا مخلصانہ مشورہ اب بھی یہی

ہے کہ تم اس راہول کے چکر میں مت پڑو اور خود کو پاکیزہ رکھو۔ یہ لوگ خود ہی تمہارا پیچھا چھوڑ دیں گے"...... قاضی شرف الدین نے کہا۔

"شکریہ جناب۔ میں اس پر غور کروں گا۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور پھر قاضی شرف الدین اسے خود پورچ تک چھوڑنے آئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ قاضی شرف الدین نے تارودت کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا وہ اس کے ذہن میں مسلسل گھوم رہا تھا لیکن ظاہر ہے وہ اس قدر جلد کوئی فیصلہ کرنے کا عادی نہ تھا اس لئے کار ڈرائیونگ کے ساتھ ساتھ وہ صرف سوچے چلا جا رہا تھا۔

رومانی قصبے کی قدیم اور خستہ حال عمارت کے ایک کمرے میں بوڑھا راہول کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کی عینک تھی لیکن اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں بعد دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"آجاؤ تارم"...... بوڑھے راہول نے کرخت لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور تارم اندر داخل ہوا اور اندر داخل ہوتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے بوڑھے راہول کے سامنے سجدے میں گر گیا۔ حالانکہ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا لیکن وہ گرد آلود فرش پر اس طرح پڑا ہوا تھا جیسے اسے مٹی کی پرواہ تک نہ ہو۔

"مقدس پجاری کا واسطہ مجھے معاف کر دیں"...... تارم نے انتہائی گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اٹھو اور کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ میں نے تمہیں موت کی سزا دینے کا

فیصلہ کیا تھا لیکن مقدس پجاری کا واسطہ دے کر تم نے اپنی زندگی بچا
لی ہے"...... بوڑھے راہول نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا تو
تارم اٹھا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے
تاثرات نمایاں تھے۔

"تمہیں معلوم تھا کہ میں نے تمہیں کیوں اس عمران کے مقابل
آنے سے منع کیا تھا۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ جہاں ہماری طاقتیں اس کا
کچھ نہیں بگاڑ سکتیں وہاں وہ پانچ لڑکیاں اس کا خاتمہ کر دیں گی اگر وہ
اس طرح لڑکیوں کے حسن کا شکار ہونے کا عادی ہوتا تو میں ایک
اشارے سے اسے دس بار زندہ زمین میں دفن کر سکتا تھا۔ بہرحال
چھوڑو۔ تم نے جو حرکت کی ہے اس کا نتیجہ یہی ہو گا کہ اب اس سے
ہماری کھلی جنگ شروع ہو جائے گی۔ اب وہ لامحالہ ہمارے بارے
میں معلومات حاصل کرے گا اور وہ مصر کے تاروتی جادو کا خاتمہ کرنے
کے لئے مقدس معبد کو تلاش کرنے کا کام شروع کر دے گا اور ہمیں
اب اس کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ یہ بات نہیں ہے کہ ہم اس کے سامنے بے
بس ہیں۔ ہمارے پاس دنیا کی خوفناک ترین طاقتیں ہیں۔ میں نے
بڑے شیطان سے وعدہ کر لیا ہے لیکن ایسا صرف اس وقت ہو سکتا ہے
کہ جب ہم اس کی کسی کمزوری سے فائدہ اٹھائیں۔ سب سے اچھی بات
یہ ہے کہ اس بار اس کی پشت پر نیکی کی بڑی طاقتیں نہیں ہوں گی
کیونکہ انہوں نے اس کے ذمے یہ کام نہیں لگایا۔ وہ اکیلا ہو گا یا اس
کے ساتھی ہوں گے اور ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے"...... بوڑھے

راہول نے تیز لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"آقا آپ اجازت دے دیں تو میں اس کو اور اس کے ساتھیوں کو
عبرتناک موت مار سکتا ہوں۔ میں تاروت کی سب سے خطرناک
طاقت راکیلی کو اس کے سامنے لاؤں گا اور آپ جانتے ہیں کہ وہ چاہے
لاکھ پاکباز ہو راکیلی سے دامن کسی صورت نہیں بچا سکتا۔ راکیلی اس
کا خاتمہ کر دے گی"...... تارم نے انتہائی جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے اس راکیلی کو سامنے لاؤ۔ پھر اگر راکیلی
کامیاب نہ ہو سکی تو پھر میں عمران کا بندوبست کروں گا۔ تمہیں راکیلی
کو استعمال کرنے کی اجازت ہے"...... بوڑھے راہول نے کہا۔

"شکریہ آقا"...... تارم نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ تاکہ میں راکیلی کو بلا کر اسے مکمل طور پر تمہارا
غلام بنا دوں تب ہی تم اس سے اپنی مرضی سے کام لے سکتے ہو۔
آؤ"...... بوڑھے راہول نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ عقبی دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔ تارم بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔

دروازے کی دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی سامنے
والی دیوار پر ایک سیاہ رنگ کا انسانی خاکہ بنا ہوا تھا، جس کی آنکھیں
سرخ تھیں۔ بوڑھا راہول اس خانے کی طرف منہ کر کے فرش پر بیٹھ
گیا جبکہ تارم اس کے تھوڑا سا پیچھے کی طرف فرش پر بیٹھ گیا۔ بوڑھے
راہول نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو کمرے میں
موجود ہلکی سی روشنی بھی غائب ہو گئی اور کمرہ مکمل طور پر تاریک ہو

گیا۔ پھر آہستہ آہستہ تیز روشنی پھیلتی چلی گئی۔اس کے ساتھ ہی کمرے
کے ایک کونے میں ایک انتہائی خوبصورت مصری لڑکی کھڑی نظر
آنے لگی۔ اس کے جسم پر قدیم مصری شہزادیوں جیسا لباس تھا۔ وہ
واقعی اس قدر خوبصورت تھی کہ شاید کسی مصری کے خواب میں بھی
اس قدر خوبصورتی نہ آسکتی ہو۔

"راکیلی حاضر ہے آقا"...... اس لڑکی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
اس کے لہجے میں بے پناہ ترنم اور مٹھاس تھی۔وہ اس بوڑھے راہول
کے سامنے آکر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔ البتہ اس کی سائیڈ اس
دیوار کی طرف تھی جس پر سیاہ انسانی خاکہ بنا ہوا تھا۔

"راکیلی۔ پاکیشیا کا ایک آدمی عمران، راہول پجاری کے مقدس
معبد کو تلاش کرنے اور اسے کھولنے کے لئے مصر آرہا ہے اور ہم نہیں
چاہتے کہ وہ کامیاب ہو ہم اس کا خاتمہ چاہتے ہیں اور نارم کے خیال
کے مطابق تم ایسی طاقت ہو کہ تم اس کا خاتمہ آسانی سے کر سکتی
ہو"......بوڑھے راہول نے کہا۔

"میں اسے دیکھ لوں آقا۔ پھر بتا سکتی ہوں"...... راکیلی نے کہا۔

"ہاں۔ دیکھ لو"......بوڑھے راہول نے کہا تو راکیلی نے آنکھیں
بند کر لیں لیکن چند لمحوں بعد ہی اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول
دیں۔اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی اور گھبراہٹ کے تاثرات تھے

"وہ بہت روشن آدمی ہے آقا۔ میں بطور طاقت اس کے قریب بھی

نہیں جا سکتی"...... راکیلی نے جواب دیا تو بوڑھے راہول کے پیچھے
بیٹھے ہوئے نارم کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم راہول پجاری کا دماغ سمجھی جاتی ہو راکیلی اور راہول پجاری
نے تمہیں اپنی خاص کنیز کا درجہ دے رکھا تھا۔ کیا تم اس آدمی کے
خاتمے کی کوئی تجویز سوچ سکتی ہو"...... بوڑھے راہول نے کہا

"ہاں آقا۔ ضروری نہیں کہ اس آدمی کا مقابلہ ناروتی جادو سے کیا
جائے۔وہ ایک عام انسان ہے۔اس کا مقابلہ انسانی سطح پر بھی کیا جا
سکتا ہے اور اسے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔آپ کا مقصد اسے ہلاک کرنا
ہے اور بس"...... راکیلی نے کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ"......بوڑھے راہول نے کہا

"آقا۔ یہ عمران جاسوس ہے۔اس نے جاسوسوں کے انداز میں کام
کرنا ہے اس لئے اس کے مقابل کوئی ایسی تنظیم لائی جا سکتی ہے جس
کا تعلق راہول سے نہ ہو۔وہ پیشہ ور لوگ ہوں۔وہ اسے اور اس کے
ساتھیوں کے خاتمے کا مشن مکمل کریں اور ہر جگہ ان کا پیچھا کریں اور
جہاں بھی داؤ لگے انہیں ہلاک کر دیں۔اس طرح وہ آسانی سے ہلاک
ہو سکتا ہے"...... راکیلی نے کہا۔

"لیکن اگر وہ پھر بھی ہلاک نہ ہوا تو پھر"...... بوڑھے راہول نے
کہا۔

"آقا۔اس کی میں آپ کو ضمانت دیتی ہوں۔ میں خود انسانی جسم
میں کام کروں گی اور اس کے لئے میں آگ کا غسل کر لوں گی تاکہ

مکمل طور پر میرا راہول سے تعلق ختم ہو جائے۔ جب میں اسے ہلاک
کر دوں گی تو پھر راکھ کا غسل کر کے میں دوبارہ طاقت میں تبدیل ہو
جاؤں گی اور آپ کا مقصد حل ہو جائے گا"...... راکیلی نے کہا۔

"مطلب ہے کہ تمام ذمہ داری تم خود اٹھانا چاہتی ہو"۔ بوڑھے
راہول نے کہا۔

"ہاں آقا۔ تمام تر ذمہ داری میری ہو گی۔ سب کچھ میں خود کروں
گی۔ آپ کا، آقا تارم کا یا کسی اور راہولی کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو گا
اور نہ کوئی اس سلسلے میں سامنے آئے گا۔ آپ کو اس کی لاش چاہئے وہ
آپ کو مل جائے گی"...... راکیلی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"سوچ لو۔ وہ انتہائی منجھا ہوا تربیت یافتہ آدمی ہے جبکہ تم نے یہ
کھیل کبھی نہیں کھیلا"...... بوڑھے راہول نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر غور کر لوں"...... راکیلی نے
کہا۔

"ہاں۔ اجازت ہے"...... بوڑھے راہول نے کہا تو راکیلی نے
آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں

"آقا۔ بات بن گئی ہے۔ یہاں مصر میں ایک لڑکی جس کا نام
کاشانہ ہے، رہتی ہے۔ کاشانہ پہلے مصری انٹیلی جنس میں کام کرتی رہی
ہے لیکن پھر اس نے انٹیلی جنس چھوڑ کر اپنا ایک علیحدہ گروپ بنا لیا
ہے۔ کاشانہ ہوٹل اس کی ملکیت ہے۔ وہ انتہائی ظالم، خرانٹ اور تجربہ
کار لڑکی ہے آدمی کو مکھی سے زیادہ اہمیت نہیں دیتی۔ ویسے انتہائی

خوبصورت لڑکی ہے۔ میں اس کی جگہ لے لوں گی تب تک اسے
دانا کی میں بڑے غار میں بے ہوش رکھوں گی یا دوسری صورت میں
اسے ہلاک کر کے اس کی جگہ لے لوں گی اور پھر میں اس عمران کا خاتمہ
کر دوں گی"...... راکیلی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جس طرح چاہو کرو مجھے اس عمران کی لاش چاہئے
اور اسے کسی صورت بھی مقدس معبد کی تلاش میں نہیں آنا چاہئے"۔
بوڑھے راہول نے کہا۔

"مجھے مقدس راہول کی قسم۔ میں آپ سے مقدس عہد کرتی ہوں
کہ میں اس عمران کا خاتمہ کر دوں گی"...... راکیلی نے کہا تو بوڑھے
راہول اور اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے تارم کے چہرے پر یکلخت مسرت
کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ اس مخصوص فقرے سے وہ سمجھ گئے
تھے کہ اب راکیلی کو مقدس پجاری کی روح کی مکمل حمایت اور مدد
حاصل ہو گئی ہے اور اب اس کے لئے کسی انسان کا خاتمہ کرنا چاہے
وہ عمران ہی کیوں نہ ہو، کوئی مسئلہ نہیں رہے گا

"ٹھیک ہے۔ تو اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔ تم جا سکتی
ہو"...... بوڑھے راہول نے کہا تو کمرے میں یکلخت ایک بار پھر گہری
تاریکی طاری ہو گئی۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی روشنی ہوئی تو راکیلی غائب
ہو چکی تھی۔ اس کے ساتھ ہی بوڑھا راہول اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے
اٹھتے ہی تارم بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں دوبارہ پہلے کمرے
میں آ گئے۔

"بیٹھو"...... بوڑھے راہول نے کہا تو اس کے بیٹھتے ہی تارم بھی بیٹھ گیا۔

"اب تم نے سامنے نہیں آنا اور نہ ہی اس سلسلے میں راکیلی سے رابطہ کرنا ہے ورنہ عمران کو معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو راکیلی کام نہ کر سکے گی اور راکیلی کو تم بھی جانتے ہو اور اب جبکہ مقدس پجاری کی روح بھی اپنا معبد بچانے کے لئے اس کی مکمل حمایت پر آ گئی ہے تو اب ہمیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ اب موت عمران کا مقدر ہو چکی ہے"...... بوڑھے راہول نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ اب مجھے مکمل اطمینان ہو گیا ہے کہ یہ خطرہ دور ہو گیا ہے"...... تارم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ"...... بوڑھے راہول نے کہا تو تارم اٹھا۔ اس نے سر جھکا کر سلام کیا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ بہت سنجیدہ نظر آ رہے ہیں۔ خیریت"...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرے فلیٹ میں مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور پھر ایسے ایسے انکشافات ہوئے کہ اس نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا ہوا ہے۔ آپ کے فلیٹ میں آپ پر قاتلانہ حملہ کس نے کیا اور کیوں"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے ماریا کے فون آنے سے لے کر فلیٹ میں ہونے والی ساری کارروائی

"اور پھر قاضی شرف الدین سے ملاقات اور وہاں ہونے والی تمام بات چیت کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔اس کا مطلب ہے کہ اس راہول مذہب کے بڑوں نے آپ کے خلاف جبراً محاذ کھول لیا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔حالانکہ میرا قطعاً اس سلسلے میں کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اب لگتا ہے کہ مجھے اس پر کام کرنا ہی پڑے گا ورنہ یہ لوگ آسانی سے پیچھا نہ چھوڑیں گے۔انہیں شاید وہم ہو گیا ہے کہ میں کوئی توپ قسم کی چیز ہوں جو اس معبد کو بھی تلاش کر لوں گا جسے آج تک کوئی نہیں تلاش کر سکا اور ان راہولیوں کا بھی خاتمہ کر دوں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان کا خدشہ غلط نہیں ہے عمران صاحب۔ویسے بھی ان کے بارے میں جو کچھ تفصیل آپ نے بتائی ہے اس کا خاتمہ ضروری ہے۔یہ لوگ انسانیت کے نام پر دھبہ ہیں۔اگر آپ اب بھی کام نہیں کرنا چاہتے تو پھر مجھے اجازت دیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہیں تو اکیلی ماریا ہی کافی ہو جائے گی۔میرے لئے تو انہوں نے پھر بھی پانچ بھیجی تھیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں آپ کا شاگرد ہوں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ایک شاگرد ہی بھگتایا نہیں جاتا تم دوسرے شاگرد بن رہے ہو۔نہیں۔بس ایک ہی کافی ہے۔تم تو ویسے بھی چیف ہو اگر شاگرد بن گئے تو وہ ایک چھوٹے سے چیک سے بھی مجھے ہاتھ دھونے پڑیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف۔جوانا سے بھی کہو اور تم بھی تیار ہو جاؤ۔تم دونوں نے میرے ساتھ مصر جانا ہے۔وہاں ہم نے ایک قدیم معبد کو تلاش کرنا ہے۔مجھے یقین ہے کہ تمہارے کسی نہ کسی وچ ڈاکٹر کی روح اس زمانے میں زندہ وہاں موجود ہو گی اور اسے معلوم ہو گا کہ یہ معبد کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"کس کا معبد باس"...... جوزف نے چونک کر کہا۔

"کسی راہول پجاری کا معبد ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"سوری باس۔یہ پجاریوں جیسے حقیر لوگوں کو وچ ڈاکٹر کی روح اہمیت نہیں دیا کرتی۔ہاں کسی دیوتا کا معبد ہوتا تو بتا دیتی"۔جوزف نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو راہول دیوتا کا سمجھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ میں یہاں بیٹھے بیٹھے بتا سکتا ہوں"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"ارے کمال ہے۔ کیا واقعی۔ اچھا بتاؤ"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ چونکہ اس نام کا کوئی دیوتا ہے ہی نہیں اس لئے اس کا معبد ہو ہی نہیں سکتا اور تلاش تو اسے کیا جاتا ہے جس کا کوئی وجود ہو"...... جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ اچھا جواب ہے۔ بہرحال تیار رہنا۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں موجود ہو تم اس وقت۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"رابن کلب میں ہوں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا۔

"تم نے میرے ساتھ مصر جانا ہے اس لئے تیار رہنا۔ میں کسی بھی وقت تمہیں کال کر سکتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ کیا کوئی کیس ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیس نہیں سوٹ کیس ہے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب یہ بھی پوچھنے کے قابل ہو گیا ہے نانسنس۔ کسی روز کوڑے کے ڈھیر پر پڑا نظر آ رہا ہو گا"...... عمران نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے ظاہر ہے ٹائیگر کا سوال ناگوار گزرا تھا۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا۔

"اگر آپ ٹائیگر کی طرح مجھ سے بھی ناراض نہ ہو جائیں تو میں پوچھ سکتا ہوں کہ کیا آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی ساتھ لے جائیں گے یا نہیں"...... بلیک زیرو نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹائیگر میرا شاگرد ہے اور تم چیف ہو اس لئے نہ تم ٹائیگر ہو سکتے ہو اور نہ وہ چیف۔ بہرحال یہ بتا دوں کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیس نہیں ہے اور نہ ہی پاکیشیا کو اس بات سے کوئی دلچسپی ہو سکتی ہے کہ راہول پجاری کا معبد خفیہ رہتا ہے یا نہیں اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں نہیں لایا جا سکتا اور ویسے بھی میں نے وہاں تحقیقی کام کرنا ہے اس لئے سیکرٹ سروس والے وہاں کیا کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"وہ راہولی تو لازماً آپ کے مقابل آئیں گے" .... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے لیکن وہ نہ ہی مجرم ہیں اور نہ سیکرٹ ایجنٹ۔ بے چارے شیطانی طاقتوں کے بل پر اکڑ رہے ہیں۔ اکڑتے رہیں۔ پاکیزگی، وضو اور مقدس کلام کے مقابل ان کی کوئی اکڑ سرے سے کام نہ آئے گی" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" .... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں۔ باس ہیں یہاں" .... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں فون کیا ہے" .... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"صاحب۔ آپ فلیٹ پر آجائیں۔ میں فون پر تفصیل نہیں بتا سکتا۔ آپ پلیز جلد از جلد آجائیں" .... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے۔ کچھ بتاؤ گے بھی سہی" .... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ قاضی شرف الدین صاحب سے ملنے گئے تھے۔ انہوں نے ایک صاحب کو بھیجا ہے اور ان کا اصرار ہے کہ آپ سے فوری ملاقات

ضروری ہے ورنہ آپ کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور صاحب میں نے جب انہیں ٹالنے کے لئے کہا کہ آپ نجانے کس وقت آئیں تو ان صاحب نے خود ہی مجھے کہا کہ میں آپ کو دانش منزل فون کروں۔ آپ وہاں موجود ہیں" .... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ بلیک زیرو کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اچھا میں آرہا ہوں" .... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ صاحب کون ہو سکتے ہیں جنہیں یہاں کے بارے میں علم ہے" .... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں یقین نہ آنے والی کیفیت تھی۔

"وہی سید چراغ شاہ صاحب والا سلسلہ ہے شاید۔ بہرحال اب ان صاحب سے ملنا ہی پڑے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پوری ٹیم کو ساتھ لے کر یہاں پہنچ جائیں" .... عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر کال بیل کا بٹن دبا کر ابھی عمران پیچھے ہٹا ہی تھا کہ دروازہ کھل گیا۔

"آئیے صاحب آئیے۔ میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا"۔ سلیمان نے تیز لہجے میں کہا۔ وہ شاید دروازے کے پاس ہی کھڑا ہوا تھا۔ عمران نے اثبات میں سرہلایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا جس کی لائٹ جل رہی تھی اور ظاہر ہے جو صاحب بھی آئے تھے انہیں

وہیں بٹھایا گیا ہو گا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہی انتہائی خشوع و خضوع بھرے لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے ایک باریش ادھیڑ عمر آدمی نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ ان صاحب کے جسم پر عام سا لباس تھا جو قیمتی تو نہ تھا البتہ صاف ستھرا ضرور تھا۔ ان صاحب نے سر پر سرخ اور سفید خانوں والا ایک بڑا سا رومال لپیٹ رکھا تھا۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے آپ کا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے ویسے میرا نام رحمت علی اخوند ہے اور میں قادر آباد کی ایک چھوٹی سی مسجد کا پیش امام ہوں۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ میں نے جلدی کی اور آپ کے اہم کاموں میں مداخلت کی لیکن میں مجبور تھا کیونکہ مجھے واپس جا کر عصر کی نماز پڑھانی ہے۔ وہاں نمازی میرے منتظر ہوں گے۔ میں نے آپ کو صرف ایک پیغام دینا ہے کہ آپ نے مصر جا کر شیطان پجاری کے مدفن کو تلاش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور وہاں ایک بھیانک خطرہ آپ کا پہلے سے منتظر ہے۔ ایک انتہائی خوفناک شیطانی طاقت ہے راکیلی۔ اس نے آپ کے خاتمے کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور وہ وہاں کی کسی مقامی عورت کے روپ میں آپ سے ٹکرائے گی۔ آپ نے بہرحال اس سے محتاط رہنا ہے۔ وہ

روپ بدلنے کی ماہر ہے لیکن بہرحال وہ رہے گی عورت ہی۔ ویسے زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ وہ براہ راست آپ سے ٹکرانے کی بجائے کسی مجرم گروپ کو آپ کے مقابل لے آئے اور اگر پھر بھی وہ ناکام ہو جائے تو براہ راست ٹکرا جائے۔ بہرحال آپ نے اس سے محتاط رہنا ہے۔ آپ کی معمولی سی کمزوری آپ کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اب مجھے اجازت دیں اللہ حافظ"۔ ان صاحب نے بولتے بولتے یکلخت کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر دروازے کی طرف اس طرح بڑھنے لگے جیسے اب ان کا عمران سے کوئی تعلق ہی نہ رہا ہو۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا دروازے پر پہنچا۔ وہ چائے بنا کر لے آیا تھا۔

"ارے ارے۔ ایک منٹ۔ ایسی بھی کیا جلدی ہے۔ بیٹھیں۔ ذرا تفصیل سے بات ہوتی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ بس جو کچھ میں نے کہنا تھا وہ کہہ دیا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ مجھے قاضی شرف الدین صاحب نے بتایا تھا آپ کے بارے میں اس لئے میں حاضر ہو گیا تھا اور پھر وقت بے حد کم رہ گیا ہے۔ نماز کا وقت ہونے والا ہے۔ اس چائے کا شکریہ یہ میری طرف سے یہ آپ کا باورچی سلیمان پی لے گا۔ اللہ حافظ"...... رحمت علی اخوند صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے باہر نکلے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے اور بند ہونے

کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آؤ سلیمان۔اب ہم دونوں مل کر چائے پی لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ پیئیں۔میں تو نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔اگر یہ صاحب چائے چھوڑ کر نماز کے لئے جا سکتے ہیں تو میں بھی مسلمان ہوں"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا تو وہ بھی تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے۔ارے۔ایک منٹ۔میں بھی ساتھ چلتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"آ جائیں پھر"...... سلیمان نے مڑے بغیر کہا اور وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"واقعی نیک بندوں کی چند لمحوں کی صحبت بھی اپنا اثر ڈالتی ہے"...... عمران نے مسجد سے واپس آ کر سٹنگ روم میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ سلیمان بھی جو اس کے ساتھ واپس آیا تھا وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس کچن میں لے گیا کیونکہ چائے اس دوران ظاہر ہے یخ ہو چکی تھی۔اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"نمازی علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔میں نے پہلے فون کیا تھا لیکن

کسی نے رسیور ہی نہیں اٹھایا اور اب آپ نے نمازی کا لقب بھی ساتھ شامل کر لیا ہے۔اس کا کیا مطلب ہوا"...... بلیک زیرو کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جب تم نے فون کیا ہو گا اس وقت ہم یعنی میں اور سلیمان دونوں مسجد گئے ہوئے تھے نماز پڑھنے کے لئے اور جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے تو جس طرح حج فرض ہے اسی طرح نماز بھی فرض ہے۔اگر ایک بار حج کا فریضہ ادا کرنے والا باقی ساری عمر حاجی کہلا سکتا ہے تو دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنے والا نمازی کیوں نہیں کہلا سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"بات تو آپ کی ٹھیک ہے۔پھر زکواتی بھی لقب ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ضرور ہو سکتا ہے بشرطیکہ تم زکواۃ دیا کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"زکواۃ دینے کے لئے مال ہونا شرط ہے عمران صاحب اور میں تو اپنے اخراجات کے علاوہ باقی تمام تنخواہ کسی نہ کسی فلاحی ادارے کو بھجوا دیتا ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو فلاحی لقب رکھ لو تم۔فلاحی ایکسٹو"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ وہ کون صاحب

تھے جن کی وجہ سے سلیمان نے کال کیا تھا اور وہ کیا کہنا چاہتے
تھے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے ساری تفصیل بتا دی۔

"حیرت ہے عمران صاحب۔ یہ کس دنیا کے لوگ ہیں جنہیں اس
طرح سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"اب مجھے اس پر حیرت نہیں ہوتی"...... عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"آپ نے ان سے مزید تفصیل پوچھنا تھی۔ خالی نام سے کیا پتہ
چلے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پوچھنے کا کوئی فائدہ نہ تھا کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ جتنا انہیں
بتانے کا حکم دیا جاتا ہے یا اجازت دی جاتی ہے اتنا ہی بتایا جاتا ہے اور
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رحمت علی اخوند صاحب کو خود بھی اس سے زیادہ
معلوم نہ ہو۔ بہرحال اتنا ہی کافی ہے کہ انہوں نے مجھے ایک خطرے
سے پیشگی آگاہ کر دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ کب جا رہے ہیں۔ ویسے عمران صاحب میرا دل چاہ رہا
ہے کہ اس مشن میں، میں بھی آپ کے ساتھ کام کروں"...... بلیک
زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس راہول تنظیم نے مجھے وہاں
بلانے کے لئے یہ چکر چلایا ہو اور جیسے ہی میں وہاں پہنچوں وہ لوگ
دہشت گردانہ کارروائیوں کے لئے یہاں پہنچ جائیں اس لئے تم نے

یہاں ہر لحاظ سے محتاط اور ہوشیار رہنا ہے۔ ویسے میں وہاں رہ کر تم
سے رابطہ رکھوں گا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو
عمران نے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر وہ کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا پھر
اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع
کر دیئے۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی مصر کے
ڈاکٹر ناصر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ پاکیشیا سے"۔ عمران
نے کہا۔

"اوہ تم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے"...... ڈاکٹر ناصر کے لہجے
میں حیرت تھی۔

"اوہ۔ میں تو اب تک آپ کو علامہ قسم کا ڈاکٹر سمجھتا رہا ہوں۔ کیا
آپ طب کے ڈاکٹر ہیں"...... عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے
ہوئے کہا۔

"طب کے ڈاکٹر۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"۔
ڈاکٹر ناصر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"طب کے ڈاکٹر یعنی جسمانی یا ذہنی امراض کے ڈاکٹر کو اس وقت
فون کیا جاتا ہے جب خیریت خطرے میں ہوتی ہے اور آپ نے مجھ

سے پوچھا ہے کہ میں نے آپ کو فون کیا ہے۔ خیریت ہے"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر ناصر بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا مقصد تھا کہ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ خاص بات یہ ہے کہ میں اساطیری سے ملنے مصر آرہا ہوں۔ اگر ملاقات کرا دیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میری طرف سے پیشگی مبارک باد قبول کرو۔ تم سے اچھا شوہر اساطیری کو نہیں مل سکتا"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ناصر نے عمران کی بات کا مطلب دوسری طرف لے جاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

"ارے۔ ارے۔ اتنی دور میں بارات لے کر کیسے آسکتا ہوں۔ میری تو معاشی حالت ایسی ہے کہ ساتھ والے فلیٹ پر بارات لے جانے کے لئے مجھے دس بارہ فیاض لوگوں سے ادھار مانگنا پڑے گا اور آپ پاکیشیا سے مصر بارات لے جانے کی بات کر رہے ہیں۔ میرا مقصد اس ملاقات سے اس شیطان کے پجاری راہول کے خفیہ معبد کی تلاش کے بارے میں ڈسکس کرنا تھا اور چونکہ ہم شیطان اور اس کی ذریات کے خلاف کام کرنے کے لئے یہ ملاقات کر رہے ہوں گے اس لئے میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے گا"۔ عمران نے

جان بوجھ کر بات کو گھما پھرا کر دوسری طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ تو کیا تم نے اس پر کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ پہلے تو تم نے اپنا ارادہ ظاہر نہیں کیا تھا حالانکہ میری خواہش تھی کہ تم اس پر کام کرو۔ اس طرح مصر کی قدیم علمی تاریخ میں ایک زریں باب کا اضافہ ہو جائے گا"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیا۔

"یہ علمی تاریخ میں زریں باب کے اضافے والا مسئلہ آپ کے ساتھ ہے کیونکہ آپ علامہ قسم کے ڈاکٹر ہیں۔ میں تو سائنس کا ڈاکٹر ہوں اور سائنسی ترقی میں آگے بڑھنے اور مسلسل آگے بڑھتے جانے کا ہی قائل ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ راہولیوں نے خود مجھے مجبور کیا ہے کہ میں آکر ان کی جان ان کے مقدس پجاری کے معبد سے چھڑا دوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ ڈاکٹر ناصر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ اگر میں اس شیطان کے پجاری کا معبد تلاش کر لوں اور اسے اوپن کر دیا جائے تو اس شیطان کے پجاری کی روح کی تمام طاقتیں فنا ہو جائیں گی اور اس طرح اس کا جو رعب راہولیوں کے سر پر ہر وقت سوار رہتا ہے وہ ختم ہو جائے گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اس طرح راہولیوں کی ساری شیطانی طاقتیں بھی ساتھ ہی فنا ہو جائیں گی اور بغیر شیطانی طاقتوں کے یہ

لوگ اس قابل نہیں رہیں گے کہ مزید کچھ کر سکیں اس لئے یہ بات تو
ان کے خلاف جاتی ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"اسی لئے تو میں کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے گا
کیونکہ شر کا خاتمہ کسی بھی شکل میں ہو بہرحال جزائے خیر کا ہی موجب
بنتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو
ڈاکٹر ناصر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم سے باتوں میں مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اگر تم اساطیری
سے اس لئے ملنا چاہتے ہو کہ وہ تمہیں اس معبد کے بارے میں کوئی
معلومات مہیا کرے گی تو اب ایسا ممکن نہیں ہے۔ جب سے ڈاکٹر
جمال فوت ہوئے ہیں اور اساطیری کو اغوا کیا گیا ہے اس کے بعد سے
اساطیری کے شب و روز ہی بدل گئے ہیں۔ وہ اپنی رہائش گاہ تک ہی
محدود ہو کر رہ گئی ہے اور کسی سے نہیں ملتی۔ حتیٰ کہ اس نے میرے
ساتھ فون پر بات کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے اس لئے اب یہ
ملاقات ممکن نہیں ہے البتہ اگر تم آجاؤ تو جس حد تک میں جانتا ہوں
تمہاری مدد کروں گا"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ میں مصر پہنچ کر آپ سے خود ہی رابطہ کر لوں گا۔
اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں راکیلی ایک
خوبصورت لڑکی کے روپ میں موجود تھی۔ اس کے چہرے کے نقوش
یونانی طرز کے تھے۔ اس نے تیز سرخ رنگ کا لیکن انتہائی قیمتی کپڑے
کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا۔ یہ وہی راکیلی تھی جو تاروت جادو کی خاص
طاقت تھی۔ اس کی نظریں سامنے دیوار پر اس طرح جمی ہوئی تھیں
جیسے وہ دیوار کی دوسری طرف کا منظر دیکھ رہی ہو۔ اچانک دیوار پر
سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا دکھائی دیا اور پھر چند لمحوں بعد جب
دھواں غائب ہوا تو اس دیوار پر بوڑھے راہول کا چہرہ ابھر آیا۔

"کیا بات ہے راکیلی۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو"...... بوڑھے راہول
کے لب ہلے تو اس کی مخصوص آواز کمرے میں سنائی دینے لگی۔

"آقا۔ میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ میں نے اپنا پہلے والا منصوبہ
ختم کر دیا ہے۔ آپ کو میں نے بتایا تھا کہ میں کاشانہ کی جگہ لے لوں

گی اور پھر اس عمران کا مقابلہ کر کے اس کا خاتمہ کر دوں گی لیکن جب میں نے کاشانہ کے ذہن کو اچھی طرح کھنگالا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ کاشانہ کے ذہن میں کسی حد تک مذہب پرستی موجود ہے اور وہ عمران کی ہم مذہب ہے اس لئے وہ عمران کے خلاف میری مرضی کے مطابق کام نہیں کر سکتی اس لئے میں نے اپنا منصوبہ بدل دیا ہے۔ اب میں علیحدہ انسانی وجود میں ہوں اور میں جب چاہوں اور جس طرح چاہوں، کسی بھی گروپ کو یا کسی بھی آدمی کو اس عمران کے مقابلے پر لا سکتی ہوں۔ میں نے اس لئے یہ سب کچھ آپ کو بتایا ہے کہ آپ آقا ہیں۔ آپ کو اطلاع دینی ضروری تھی"...... راکیلی نے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے رابطہ کر لیا۔ میں تم سے غافل نہیں ہوں اور مجھے میری طاقتیں تمہارے بارے میں بھی اطلاعات دیتی رہتی ہیں اور اس عمران کے بارے میں بھی کیونکہ اس عمران کی وجہ سے مقدس معبد خطرے میں ہے۔ میں نے بڑے شیطان سے درخواست کی ہے کہ وہ مجھے اس عمران کے خلاف کھل کر اپنی طاقتیں استعمال کرنے کی اجازت دے دے لیکن بڑے شیطان نے مجھے بتایا ہے کہ عمران نے اگر ایک بار تاروتی طاقتوں کے خلاف کام کرنا شروع کر دیا تو پھر اسے روکنا ہمارے بس میں نہیں رہے گا۔ البتہ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس معبد کو خفیہ رکھنے کے لئے اس کے گرد مزید تاروتی جادو کے حصار قائم کر دوں اور اس وقت اس کے

مقابل آؤں جب تک اس بات کا یقینی خطرہ سامنے نہ آ جائے کہ عمران اس خفیہ معبد تک پہنچ جائے گا۔ اس وقت میں یکلخت اور پوری طاقت سے اس پر ٹوٹ پڑوں چاہے اپنی طاقتوں کے ذریعے چاہے مصر کے بدمعاشوں اور غنڈوں کے ذریعے۔ اس سے پہلے نہیں۔ میں نے بڑے شیطان کی خدمت میں تمہارے متعلق بات بھی کی تو بڑے شیطان نے مجھے بتایا کہ تمہارے بارے میں اطلاع عمران تک پہنچ چکی ہے اور اسے خبردار کیا گیا ہے کہ وہ تم سے محتاط اور ہوشیار رہے اس لئے تم نے اب اس وقت تک کسی صورت بھی سامنے نہیں آنا جب تک عمران مقدس معبد تک پہنچ نہ جائے اور اس صورت میں تم چاہے پورے مصر کے غنڈوں اور بدمعاشوں کو اس کے مقابل لے آنا اور تمام تاروتی طاقتوں کو بھی اس پر چھوڑ دینا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا"...... بوڑھے راہول نے کہا۔

"اوہ آقا۔ پھر تو مجھے اس کی مسلسل نگرانی کرنی ہو گی کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کیا نہیں"...... راکیلی نے کہا۔

"تاروتی طاقت کے لحاظ سے تم نے نگرانی نہیں کرنی کیونکہ اسے فوراً اطلاع مل جائے گی اور پھر معاملہ خراب ہو جائے گا اس لئے انسانی روپ میں اس کی نگرانی کراؤ اور یہ بھی سن لو کہ یہ شخص بے حد شاطر دماغ ہے۔ عام غنڈوں اور بدمعاشوں نے اگر اس کی نگرانی کی تب بھی اسے علم ہو جائے گا اس لئے اب تم نے کیا کرنا ہے یہ تم نے خود سوچنا ہے کیونکہ تم مقدس پجاری کا دماغ کہلاتی ہو"۔ بوڑھے راہول

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ دیوار سے غائب ہو گیا۔ وہاں چند لمحوں کے لئے سیاہ دھواں سا پھیلتا سمٹتا نظر آیا اور پھر وہ دھواں بھی غائب ہو گیا۔

"ہونہہ۔ آقا اس سے خوفزدہ بھی ہیں اور اس کو ختم بھی کرنا چاہتے ہیں۔ بہر حال وہ آقا ہیں اس لئے ان کی بات تو ماننا ہی پڑے گی۔ پھر ایسا ہے کہ مجھے خود اس کے ساتھ دوستی کرنا پڑے گی"۔ راکیلی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ کافی دیر تک آنکھیں بند رکھنے کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر مسکراتے ہوئے اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کاشانہ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" مادام کاشانہ سے بات کراؤ میں ان کی فرینڈ فیری بول رہی ہوں"۔ راکیلی نے بڑے مترنم سے لہجے میں کہا۔

" یس میڈم۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔ راکیلی کو معلوم تھا کہ اب کاشانہ اسے اس انداز میں ٹریٹ کرے گی جیسے وہ اس کی انتہائی گہری فرینڈ ہو کیونکہ اس نے آنکھیں بند کر کے اپنی مخصوص طاقت کے ذریعے اس کے ذہن میں یہ بات نقش کر دی تھی۔

"کاشانہ بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز

سنائی دی۔

"فیری بول رہی ہوں کاشانہ"...... راکیلی نے کہا۔

" اوہ فیری تم۔ کہاں سے بول رہی ہو"...... دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

" اپنی رہائش گاہ سے۔ میں نے سوچا کہ تم نے اپنے آفس آنے کی دعوت دی تھی۔ سوچا آج تمہارا آفس بھی دیکھ لوں"...... راکیلی نے کہا۔

" اوہ۔ موسٹ ویلکم۔ موسٹ ویلکم۔ تمہاری رہائش گاہ کہاں ہے۔ پتہ بتا دو میرا ڈرائیور کار پر تمہیں لے آئے گا"...... کاشانہ نے کہا۔

" میں خود پہنچ جاؤں گی۔ بے فکر رہو"...... راکیلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آ جاؤ۔ میری ایک دوست پاکیشیا سے آئی ہوئی ہے۔ بڑا دلچسپ کردار ہے۔ آؤ اس سے بھی تمہیں ملوا دوں گی"۔ کاشانہ نے کہا۔

" اچھا۔ کیا نام ہے اس کا"...... فیری نے چونک کر کہا۔ وہ پاکیشیا کا نام سن کر چونک پڑی تھی۔

" نام تو اس کا روزی ہے لیکن وہ اپنے آپ کو روزی راسکل کہلواتی ہے۔ میں ایک ذاتی کام کے سلسلے میں پاکیشیا گئی تھی تو میری اس سے ملاقات ہو گئی اور پھر میں نے اسے مصر آنے کی دعوت دی تو اب

وہ آ گئی ہے۔ بڑی دلچسپ شخصیت ہے۔ جلدی آجاؤ وہ بھی آنے ہی والی ہے۔ خوب گپ شپ رہے گی" ...... کاشانہ نے کہا۔

" اوکے۔ میں آ رہی ہوں" ...... راکیلی نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ کافی دیر تک اس نے آنکھیں بند رکھیں اور پھر کھول دیں۔ اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔ اس نے اپنی خصوصی طاقت سے اس روزی راسکل کے ذہن کو پڑھ لیا تھا اور اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس روزی راسکل کا تعلق عمران کے شاگرد سے ہے جسے وہ ٹائیگر کہتی ہے اور عمران بھی اس کی قدر کرتا ہے۔ اس نے سوچا کہ یہ آقا کی اس پر مہربانی ہے کہ اسے خود بخود عمران سے رابطہ کرنے کا ذریعہ مل گیا ہے۔ اس نے فیصلہ یہی کیا تھا کہ وہ عمران سے دوستانہ انداز میں ملے گی۔ اسے بتائے گی کہ وہ قدیم ماہر مصریات ہے۔ اس طرح عمران اسے اپنے ساتھ رکھنے پر مجبور ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ اٹھی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار کاشانہ ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ پھر اس نے ہوٹل کے کاؤنٹر پر جیسے ہی اپنا نام بتایا اور کاشانہ سے ملنے کی خواہش کی تو اسے فوراً ہوٹل کے تہہ خانوں میں بنے ہوئے کاشانہ کے خصوصی آفس تک پہنچا دیا گیا۔ راکیلی کاشانہ کے شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل ہوئی تو بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی کاشانہ جو سمارٹ اور خوبصورت لڑکی تھی لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی سختی کے تاثرات جیسے منجمد ہوئے نظر آتے تھے

اٹھ کر کھڑی ہو گئی حالانکہ راکیلی جانتی تھی کہ وہ کاشانہ سے پہلی بار مل رہی ہے لیکن اس نے اپنی طاقت کے ذریعے کاشانہ کے ذہن پر اس طرح اپنے بارے میں معاملات کو راسخ کر دیا تھا جیسے وہ صدیوں سے ایک دوسرے کو نہ صرف جانتی ہوں بلکہ ان کے درمیان انتہائی گہرے اور بے تکلفانہ تعلقات چلے آ رہے ہوں۔

" آؤ۔ آؤ فیری۔ تم تو روز بروز خوبصورت سے خوبصورت تر بلکہ خوبصورت ترین ہوتی چلی جا رہی ہو۔ پتہ نہیں نوجوان کیسے تمہیں دیکھنے کے باوجود زندہ رہ جاتے ہیں" ...... کاشانہ نے میز کی سائیڈ سے نکل کر راکیلی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" میں انہیں کہہ دیتی ہوں کہ اگر انہوں نے خوبصورتی دیکھنی ہے تو جا کر کاشانہ کو دیکھ لو" ...... راکیلی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں مصافحہ کیا۔ کاشانہ خود بھی خاصی سمارٹ اور خوبصورت لڑکی تھی لیکن ظاہر ہے راکیلی نے اپنی طاقت سے جو انسانی روپ دھارا تھا وہ واقعی قدیم مصری شہزادیوں جیسا تھا جن کا حسن ضرب المثل تھا، اس لئے واقعی راکیلی اس قدر خوبصورت تھی کہ نوجوان تو نوجوان بوڑھے بھی اسے دیکھ کر بے اختیار حسرت بھرے سانس لینے لگ جاتے تھے لیکن راکیلی کے حسن میں ایسا جلال بھی موجود تھا کہ کسی کو اس کے قریب آنے کی تو ایک طرف اس سے بات کرنے کی بھی ہمت نہ ہوتی تھی۔

" آؤ بیٹھو اور سناؤ کہ آج کل کیا پی رہی ہو" ...... کاشانہ نے اسے

کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

" کوئی خاص پسند نہیں ہے۔ جو تم پلاؤ گی میں وہی پی لوں گی"...... راکیلی نے مسکراتے ہوئے کہا تو کاشانہ سر ہلاتی ہوئی مڑی اور اس نے ایک سائیڈ پر موجود الماری کھول کر اس میں سے دو جام اور ایک شراب کی بوتل نکالی اور اسے میز پر رکھ کر اس نے بوتل کھولی اور دونوں جام آدھے آدھے بھر کر اس نے بوتل بند کر دی۔

" لو پیو۔ سو سال پرانی شراب ہے۔ اس کا ایک قطرہ بھی لوگوں کے لئے خواب ہے"...... کاشانہ نے واپس میز کے پیچھے جا کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" تم میرے پاس آؤ گی تو میں تمہیں ایک ہزار سال پرانی شراب پلاؤں گی"...... راکیلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک ہزار سال پرانی۔ ارے اس قدر پرانی شراب ابھی تک موجود ہے"...... کاشانہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اس سے بھی پرانی شراب مل جاتی ہے۔ بہرحال چھوڑو اسے۔ یہ بتاؤ کہ تمہارا گروپ کیا کر رہا ہے آج کل"...... راکیلی نے بڑے نفاست بھرے انداز میں شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

" وہی کام جو ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔ دولت کمانے کا کام جس طرح بھی ہو"...... کاشانہ نے بھی شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ راکیلی کچھ کہتی آفس کا دروازہ کھلا اور ایک پاکیشیائی نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے جینز کی پتلون پر

براؤن چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

" آؤ۔ آؤ۔ روزی راسکل آؤ میں تمہارا تعارف اپنی سب سے گہری دوست اور دنیا کی انتہائی خوبصورت لڑکی فیری سے کراؤں"۔ کاشانہ نے اٹھتے ہوئے کہا تو راکیلی سمجھ گئی کہ یہی پاکیشیائی لڑکی روزی راسکل ہے۔ وہ بھی مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

" اوہ۔ واقعی اس قدر خوبصورتی تو قدیم دور کی شہزادیوں کی تصویروں میں ہی نظر آتی ہے"...... روزی راسکل نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نظروں میں بھی راکیلی کے لئے تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔

" تم بھی کسی سے کم نہیں ہو روزی"...... راکیلی نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں روزی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

" تم تو شراب نہیں پیتی تمہارے لئے لائم جوس منگواؤں"۔ کاشانہ نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو راکیلی بے اختیار چونک پڑی۔

" تم شراب نہیں پیتی۔ کیوں"...... راکیلی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ شراب ہمارے دین اسلام میں حرام ہے"۔ روزی راسکل نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور دوسری خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔

" لیکن مسلمان تو کاشانہ بھی ہے"...... راکیلی نے کہا۔

" میں اپنی بات کر رہی ہوں۔ کاشانہ نے اپنا حساب خود دینا

ہے"...... روزی نے جواب دیا۔

"حساب۔ کیسا حساب"...... راکیلی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو فیری۔ کوئی اور بات کرو"...... کاشانہ نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔ وہ اس دوران کسی کو لائم جوس لانے کا آرڈر دینے میں مصروف تھی۔

"میں کبھی پاکیشیا نہیں گئی۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ بہت خوبصورت ملک ہے"...... راکیلی نے کہا۔

"ہاں۔ میری طرف سے دعوت ہے۔ جب جی چاہے آجاؤ۔ کاشانہ تم لے آنا"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس دعوت کا بے حد شکریہ۔ میں ضرور آؤں گی۔ وہاں تم کیا کرتی ہو۔ کیا کہیں ملازم ہو"...... راکیلی نے کہا حالانکہ اس نے آنکھیں بند کر کے اپنی طاقت کے ذریعے روزی راسکل کے بارے میں سب کچھ معلوم کر لیا تھا لیکن وہ اسے یہ احساس نہ دلانا چاہتی تھی کہ وہ اس کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے۔

"وہی دھندہ جو یہاں کاشانہ کرتی ہے۔ بس فرق اتنا ہے کہ کاشانہ صرف آفس میں بیٹھ کر حکم چلاتی ہے جبکہ وہاں یہ کام میرے ملازم کرتے ہیں اور میں فیلڈ میں کام کرتی ہوں"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا کام"...... راکیلی نے چونک کر پوچھا۔

"یہی لڑائی بھڑائی۔ مار کٹائی۔ غنڈوں اور بدمعاشوں کے ہاتھ پیر توڑنا وغیرہ وغیرہ"...... روزی راسکل نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو راکیلی اور کاشانہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"تمہیں شاید یقین نہ آئے فیری لیکن میں نے اسے وہاں اپنی آنکھوں سے لڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ میں خود مارشل آرٹ میں ماہر ہوں لیکن روزی جس دلیری اور جرأت سے لڑتی ہے وہ واقعی قابل داد ہے"...... کاشانہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ویٹرس ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ ٹرے میں لائم جوس سے بھرا ایک بڑا گلاس رکھا ہوا تھا۔ کاشانہ کے اشارے پر اس نے گلاس روزی راسکل کے سامنے رکھا اور پھر خالی ٹرے اٹھائے واپس چلی گئی تو روزی راسکل نے گلاس اٹھایا اور لائم جوس کا گھونٹ لے کر اس نے گلاس واپس میز پر رکھ دیا

"تم کیا کرتی ہو"...... روزی راسکل نے راکیلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں قدیم مصریات کی ماہر ہوں اور قدیم معبدوں پر ریسرچ کرتی ہوں۔ ویسے میرے والد مصر کے بہت بڑے جاگیردار تھے اس لئے مجھے کمانے یا کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہوں اور والدین کی وفات کے بعد اب خودمختار ہوں"...... راکیلی نے اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تم عالمہ فاضلہ ہوئیں"...... روزی راسکل نے کہا۔

"عالمہ فاضلہ۔ کیا مطلب"...... راکیلی نے چونک کر کہا۔

" یہ ہماری زبان کے الفاظ ہیں۔ اس کا مطلب ہے بہت پڑھی لکھی۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ"...... روزی راسکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات اس حد تک درست ہے۔ میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے قدیم تاریخ پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی تھی۔ اس کے بعد میں نے مصری آثار قدیمہ پر کام شروع کر دیا اور اب اس وقت میرا دعویٰ ہے کہ میں اس مضمون کے بڑے بڑے ماہرین سے بھی زیادہ جانتی ہوں لیکن چونکہ مجھے پبلسٹی پسند نہیں ہے اس لئے میں ان ماہروں سے ملنے کی کوشش ہی نہیں کرتی اس لئے بہت کم لوگ مجھے جانتے ہیں۔ اس طرح مجھے سہولت رہتی ہے ورنہ مجھے روز لیکچر دینے پڑتے اور سیمیناروں میں جا کر تقریریں کرنی پڑتیں جبکہ میں اپنی مرضی کی مالک ہوں"...... راکیلی نے کہا تو روزی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ویسے تم عمران سے بالکل مختلف ہو حالانکہ وہ بھی آکسفورڈ یونیورسٹی کا پڑھا ہوا ہے لیکن جس سٹائل کا وہ آدمی ہے میں سمجھتی تھی کہ شاید آکسفورڈ میں پڑھنے والے سارے ایسے ہی ہوتے ہیں لیکن اب تم سے مل کر معلوم ہوا ہے کہ یہ اس کی فطرت ہے۔ اس میں یونیورسٹی کا کوئی دخل نہیں ہے"...... روزی راسکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عمران۔ وہ کون ہے"...... راکیلی نے چونک کر پوچھا۔

" پاکیشیا میں ایک نوجوان ہے ٹائیگر جسے میں پسند کرتی ہوں۔ وہ بھی زیر زمین دنیا میں کام کرتا ہے لیکن بڑا کام۔ یہ عمران اس کا استاد ہے اور ویسے کہا جاتا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ انتہائی مسخرہ اور باتونی آدمی ہے لیکن جب اس کا لہجہ بدلتا ہے تو اچھے اچھے حوصلہ چھوڑ جاتے ہیں۔ انتہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے"...... روزی راسکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ارے وہ ٹائیگر اگر تمہارا پسندیدہ مرد ہے تو تم اسے بھی ساتھ لے آتیں۔ اسے کیوں وہاں چھوڑ کر آ گئی"...... کاشانہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس لئے وہ مجھے پسند ہے کہ وہ اپنی مرضی کا مالک ہے۔ میری بات سرے سے مانتا تو ایک طرف وہ مجھے شاید پسند بھی نہیں کرتا اور اس کی یہی ادا مجھے پسند آئی ہے۔ میں ان مردوں کو مرد ہی نہیں سمجھتی جو عورتوں کو دیکھتے ہی لومڑیاں بن جاتے ہیں"...... روزی راسکل نے کہا۔

" تم نے اس عمران کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس سے میرا تجسس بے حد بڑھ گیا ہے لیکن تم تو کہہ رہی تھی کہ وہ آکسفورڈ کا پڑھا ہوا ہے۔ پھر وہ جاسوسی وغیرہ کا کام کیوں کرتا ہے"...... راکیلی نے کہا۔

" وہ بھی شاید ٹائیگر کی طرح آزاد منش آدمی ہے۔ اس کا والد پاکیشیا کا بہت بڑا جاگیردار ہے اور سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا ڈائریکٹر

جنرل ہے اور عمران اس کا اکلوتا بیٹا ہے لیکن عمران ایک عام سے فلیٹ میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے اور اپنی مرضی سے کام کرتا ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

" تم اس ٹائیگر کا فون نمبر بتاؤ۔ میں اسے فون کر کے یہاں آنے کی دعوت دیتی ہوں۔ میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں کہ وہ کیسا مرد ہے جو میری فرینڈ روزی کو پسند نہیں کرتا"...... کاشانہ نے کہا۔ یہ کام راکیلی نے اپنی طاقت کی مدد سے کیا تھا۔ اس نے کاشانہ کو یہ بات کہنے پر مجبور کر کیا تھا۔

" وہ آوارہ گرد آدمی ہے۔ وہ فون پر کہاں ملے گا۔ البتہ ٹرانسمیٹر پر اس سے بات ہو سکتی ہے۔ اس کی فریکونسی مجھے معلوم ہے"۔ روزی نے جواب دیا۔

"ٹرانسمیٹر۔ لیکن موجودہ دور تو موبائل اور فون کا ہے۔ ٹرانسمیٹر تو پرانے دور کی بات تھی۔ اب تو شاید کم ہی ٹرانسمیٹر استعمال ہوتا ہو گا"...... کاشانہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے ٹائیگر سے اس بارے میں پوچھا تھا۔ اس نے بتایا کہ ٹرانسمیٹر کالیں آسانی سے چیک نہیں ہوتیں جبکہ موبائل کالوں کا باقاعدہ کمپنیاں ریکارڈ رکھتی ہیں جہاں سے ان کی چیکنگ ہو سکتی ہے اس لئے ٹرانسمیٹر موبائل سے زیادہ سیف ہے"...... روزی نے جواب دیا۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی وہ پراسرار آدمی ہے۔ میں منگواتی ہوں

ٹرانسمیٹر"...... کاشانہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر چند بٹن پریس کر کے کسی کو لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آنے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

" ابھی آجاتا ہے ٹرانسمیٹر"...... کاشانہ نے کہا اور راکیلی اور روزی نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" کیا تمہارے کہنے سے وہ آ جائے گا یہاں"...... راکیلی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ وہ ایک نمبر ضدی آدمی ہے"...... روزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو پھر ایسا کرو کہ تم اسے خاص طور پر یہاں آنے سے منع کر دو۔ پھر وہ بھاگا چلا آئے گا"...... کاشانہ نے کہا تو روزی اور راکیلی دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

" ہاں۔ تمہاری بات ٹھیک ہے"...... روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے سلام کر کے ٹرانسمیٹر میز پر رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔ روزی نے ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا اور پھر اسے آن کر کے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" تم مت کال کرو۔ مجھے دو میں کروں گی۔ پھر دیکھنا کیسے بھاگا چلا آئے گا"...... راکیلی نے کہا۔

"ارے نہیں۔ وہ تم سے بات کرنے کا روادار بھی نہیں ہو گا۔ میری بات سن تو لے گا"....... روزی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آن کر کے اس نے اپنے نام کی کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ایک غصیلی مردانہ آواز سنائی دی تو راکیلی اور کاشانہ بے اختیار مسکرا دیں۔

"میں مصر کے دارالحکومت قاہرہ سے تمہیں کال کر رہی ہوں۔ اوور"....... روزی نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"قاہرہ سے ارے تم وہاں کیسے پہنچ گئی۔ کیا مطلب۔ کیا تم پاکیشیا سے قاہرہ شفٹ ہو گئی ہو۔ اوور"....... اس بار ٹائیگر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اگر میں جواب میں ہاں کہوں تو پھر۔ اوور"....... روزی نے اٹھلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر میں دو نفل شکرانے کے ادا کروں گا کہ میری تم سے جان چھوٹ گئی۔ اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو روزی کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سے بھڑک اٹھا جبکہ راکیلی اور کاشانہ دونوں ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھ کر مسکرا دیں۔

"کیا کہا۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔ تم۔ میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ میں ابھی آ رہی ہوں پاکیشیا۔ میں دیکھتی ہوں کہ تم دوسرا سانس کیسے لیتے ہو۔ اوور"....... روزی نے غصے کی شدت سے حلق کے بل

چیختے ہوئے کہا۔

"آجاؤ۔ کیونکہ میں خود عمران صاحب کے ساتھ قاہرہ آ رہا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ جب میں وہاں پہنچوں تو تم سے میرا ٹکراؤ ہو جائے۔ اچھا ہے کہ اس دوران تم قاہرہ کی بجائے پاکیشیا میں ہو گی۔ اوور"....... ٹائیگر نے جواب دیا تو روزی راسکل بے اختیار اچھل پڑی جبکہ راکیلی بیٹھی مسکرا رہی تھی۔ البتہ کاشانہ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم واقعی آ رہے ہو قاہرہ۔ کب۔ اوور"....... روزی راسکل نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔ وہ اپنا غصہ بھول گئی تھی۔

"ایک دو روز میں۔ لیکن تم وہاں کیوں گئی ہو۔ کیا تمہیں الہام ہو جاتا ہے کہ تم مجھ سے پہلے قاہرہ پہنچ گئی ہو۔ اوور"۔ ٹائیگر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں تو یہاں اپنی فرینڈ کاشانہ سے ملنے آئی ہوں اور اس کے کہنے پر تمہیں کال کر رہی تھی۔ اس کا کہنا ہے کہ تمہیں یہاں بلا لوں۔ وہ تم سے ملنا چاہتی ہے لیکن اب تم خود آ رہے ہو۔ ٹھیک ہے جب یہاں پہنچو تو کاشانہ ہوٹل اطلاع کر دینا۔ ہم تمہارا استقبال ایئر پورٹ پر کریں گے۔ اوور"....... روزی راسکل نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم تو مجھے گولی مارنے پاکیشیا آ رہی تھی اوور"....... ٹائیگر

نے کہا۔

"یہ کام میں یہاں بھی کر سکتی ہوں مجھے اور تمہارا استاد بھی تمہیں میرے ہاتھ سے نہیں بچا سکتا اور میں واقعی یہ کام کر گزروں گی۔ اگر تم نے یہاں پہنچ کر مجھے اطلاع نہ دی تو۔ اوور اینڈ آل"۔ روزی راسکل نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"واقعی اکھڑ مزاج آدمی ہے۔ بہرحال تم اس کا حلیہ مجھے بتا دو اور بے فکر رہو۔ جیسے ہی وہ یہاں پہنچے گا مجھے اطلاع مل جائے گی"۔ کاشانہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو روزی راسکل نے پہلے ٹائیگر کا اور پھر عمران دونوں کا حلیہ بتا دیا اور پھر وہ تینوں دوسری باتوں میں مصروف ہو گئیں۔

عمران اور ٹائیگر دونوں ہوائی جہاز میں ساتھ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ جہاز اب قاہرہ ایئرپورٹ پر پہنچنے ہی والا تھا۔ عمران سارے راستے سیٹ سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کئے ہلکے ہلکے خراٹے لیتا رہا تھا لیکن اب جب پائلٹ کی طرف سے اعلان ہوا کہ جہاز دس منٹ بعد قاہرہ ایئر پورٹ پر لینڈ کرنے والا ہے تو عمران نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا لیکن اس کی آنکھوں اور چہرے سے ہرگز یہ محسوس نہ ہو رہا تھا کہ وہ طویل سفر میں سوتا رہا ہے۔

"کیا بات ہے جو تم باوجود کوشش کے کہہ نہیں پا رہے"۔ اچانک عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ تو سو رہے تھے۔ آپ نے اپنی آنکھیں مسلسل بند رکھی ہیں پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا تھا"۔ ٹائیگر

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو مرشد کسی کو مرید اور استاد کسی کو شاگرد نہیں بناتے کیونکہ مرشد اور استاد دونوں کو سوتے میں بھی مریدوں اور شاگردوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ بہرحال تم وہ بات بتاؤ"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس۔ اصل بات یہ ہے کہ روزی راسکل قاہرہ میں موجود ہے"...... ٹائیگر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" واہ۔ پھر تو تم مجھ سے زیادہ خوش قسمت ثابت ہو رہے ہو کہ معاملہ ایڈوانس چل رہا ہے لیکن تم یہ بات کرتے ہوئے ہچکچا کیوں رہے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے اس کے سر سے منوں بوجھ اتر گیا ہو۔

" باس۔ میں سوچ رہا تھا کہ کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ وہ تمہاری وجہ سے وہاں نہیں گئی بلکہ اپنی کسی سہیلی سے ملنے گئی ہے اور تمہیں اس نے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی تو تم نے اسے بتایا کہ تم میرے ساتھ قاہرہ جا رہے ہو اس لئے میں ناراض کیوں ہوں گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹ کر کانوں تک پہنچ گئیں۔

" بب۔ بب۔ باس۔ آپ۔ آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا۔ یہ بات تو رائل کلب میں ہوئی تھی اور آپ تو وہاں موجود ہی نہ تھے پھر۔

کیا مطلب"...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کا انداز واقعی چھوٹے بچے جیسا تھا جو شعبدہ باز کے کسی حیران کن شعبدے پر تبصرہ کر رہا ہو تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" جس طرح استاد شاگرد کی طرف سے ہوشیار رہتا ہے اسی طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف پورے پاکیشیا کی طرف سے ہوشیار رہتا ہے۔ پاکیشیا میں اس نے فارن ٹرانسمیٹر کالیں چیک کرنے کا باقاعدہ شعبہ بنایا ہوا ہے جس میں پاکیشیا سے فارن اور فارن سے پاکیشیا ہونے والی ہر ٹرانسمیٹر کال کو چیک کیا جاتا ہے اور مشکوک یا مخصوص کال کے بارے میں اسے اطلاع مل جاتی ہے اور قاہرہ سے روزی راسکل نے جو کال تمہیں کی تھی اس میں میرا نام بھی لیا گیا تھا اور میرے بارے میں سب جانتے ہیں کہ میں چیف کا نمائندہ خصوصی ہوں اس لئے اس کال کے بارے میں چیف کو اطلاع مل گئی اور چیف نے فون کر کے مجھے اطلاع دے دی۔ بس اتنی سی بات ہے جس پر تم بچوں کی طرح آنکھیں پھاڑ رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے ایک بار پھر ایک طویل سانس لیا۔

" آج مجھے احساس ہو رہا ہے کہ چیف کیوں اس قدر باخبر رہتا ہے۔ بہرحال اب میں آپ کو بتا دوں کہ ہو سکتا ہے کہ روزی راسکل ایئرپورٹ پر پہنچ چکی ہو حالانکہ میں نے اسے نہیں بتایا کہ میں کب آ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

" میں نے تم دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کی پوری ٹیپ

سنی ہے اس لئے مجھے معلوم ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ روزی راسکل ایئرپورٹ پر موجود ہو یا نہ ہو بہرحال کاشانہ کے آدمی وہاں ضرور موجود ہوں گے اس لئے ہمارے بارے میں اطلاع اسے ضرور مل جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"کاشانہ کے آدمی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے کاشانہ ہوٹل کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں تو مجھے پتہ چلا کہ کاشانہ پہلے مصری انٹیلی جنس میں کام کرتی رہی ہے۔ پھر وہاں سے چھوڑ کر اس نے غنڈوں اور بدمعاشوں کا ایک گروپ بنا لیا ہے اور کاشانہ ہوٹل اس کا خاص اڈا ہے اور وہ اس کی مالک ہے۔ روزی راسکل نے تمہیں بتایا تھا کہ کاشانہ کے کہنے پر وہ تمہیں کال کر رہی ہے اس لئے لامحالہ کاشانہ کے آدمی ایئرپورٹ پر موجود ہوں گے اور روزی راسکل نے ہمارے حلیئے اسے بتا دیئے ہوں گے۔ بہرحال تم گھبراؤ نہیں۔ ہم نے وہاں جا کر کسی سے لڑنا بھڑنا نہیں ہے۔ خالصتاً علمی کام کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ پھر آپ جوزف اور جوانا کو ساتھ کیوں لے آئے ہیں۔ ہم تینوں میں سے کوئی بھی کسی قسم کا کوئی علمی کام نہیں کر سکتا"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ جوزف اور جوانا دونوں عقب میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیوں نہیں کر سکتے۔ تم ٹائیگر ہو اس لئے مصر کے قدیم درندوں

علمی کام کر سکتے ہو۔ جوزف مصر کے قدیم دیوی دیوتاؤں اور جادوگروں پر کام کر سکتا ہے اور جوانا مصر کے قدیم پیشہ ور قاتلوں اور جلادوں کے بارے میں کام کر سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ درست کہہ رہے ہیں"...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بیلٹ باندھنے کا اعلان ہونے لگا تو عمران اور ٹائیگر نے بیلٹ باندھنا شروع کر دیئے۔ ایئرپورٹ پر ضروری چیکنگ سے فارغ ہو کر وہ چاروں جب پبلک لاؤنج میں پہنچے تو ایک طرف کھڑا ہوا مصری نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"معاف کیجئے جناب"...... نوجوان نے عمران اور ٹائیگر کے قریب آ کر کہا۔

"معاف کیا"...... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"مم۔ میرا مطلب ہے کہ آپ لوگوں کے نام علی عمران اور ٹائیگر ہیں"...... نوجوان نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام تو علی عمران ہے اور اگر یہ تمہیں کسی بھی رخ سے ٹائیگر نظر آ رہا ہے تو اس سے پوچھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مادام کاشانہ آپ کی منتظر ہیں جناب۔ میں ویگن لے آیا ہوں جناب۔ آئیے تشریف لائیے"...... نوجون نے کہا اور اس طرح تیزی سے ایک طرف کو بڑھنے لگا جیسے اسے مکمل یقین ہو کہ مادام کاشانہ کا

نام سننے کے بعد وہ دونوں سوائے اس کے پیچھے آنے کے اور کہیں جا ہی نہیں سکتے۔

" یہ تو زبردستی گلے پڑنے والی بات ہے"...... ٹائیگر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے بغیر خرچ کے پردیس میں رہائش اور کھانا میسر آ رہا ہے اور تم غصہ دکھا رہے ہو۔ آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس طرف کو آگے بڑھ گیا جدھر وہ نوجوان جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سٹیشن ویگن میں سوار قاہرہ کی کشادہ سڑکوں پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جوزف اور جوانا خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کاشانہ ہوٹل فائیو سٹار تھا اور انتہائی شاندار اور جدید طرز تعمیر کا ہوٹل تھا اور اس میں آنے جانے والوں کا تعلق بھی طبقہ امراء سے ہی تھا۔ نوجوان انہیں نیچے تہہ خانوں میں بنے ہوئے کاشانہ کے مخصوص آفس میں لے گیا۔

" تشریف لے جائیں۔ مادام آپ کی منتظر ہیں"...... نوجوان نے دروازے پر رکتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ آفس خاصا وسیع و عریض اور انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ سامنے ہی بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک خوبصورت نوجوان اور سمارٹ مصری لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر البتہ ہلکی سی سختی کے تاثرات جیسے منجمد سے نظر آ رہے تھے۔ وہ ان کے اندر داخل ہوتے ہی بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس

کے چہرے پر حیرت اور تجسس کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" میرا نام کاشانہ ہے جناب۔ میں آپ کو اپنے ہوٹل میں خوش آمدید کہتی ہوں"...... لڑکی نے میز کی سائیڈ سے نکل کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

" سوری۔ ہم خواتین سے مصافحہ نہیں کیا کرتے۔ ویسے میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور یہ میرا شاگرد رشید ٹائیگر اور یہ میرے باڈی گارڈز جوزف اور جوانا ہیں اور دوسری بات یہ کہ یہ تو آفس ہے جبکہ آپ کہہ رہی تھیں کہ آپ ہوٹل میں ہمیں خوش آمدید کہہ رہی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

" مم۔ میرا مطلب تھا کہ ہوٹل کے آفس میں تشریف رکھیں"۔ کاشانہ نے مصافحے کے لئے بڑھایا ہوا ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھرے تھے لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

" بے حد شکریہ۔ پردیس میں اگر آپ جیسا میزبان مل جائے تو دل بڑا خوش ہوتا ہے۔ ایسا میزبان جو خوبصورت بھی ہو اور امیر بھی۔ ویسے کیا آپ بتائیں گی کہ آپ آخر ہم پر مہربان کیوں ہوئی ہیں حالانکہ ہماری آپ سے پہلی بار ملاقات ہو رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" میری فرینڈ روزی راسکل ہے اور"...... کاشانہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ بس کافی ہے۔ اب بات سمجھ میں آ گئی ہے"۔ عمران

نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی آفس کا دروازہ کھلا اور روزی راسکل اندر داخل ہوئی۔

" تم لوگ آ گئے۔ ویسے اگر کاشانہ مجھے پہلے بتا دیتی تو میں تمہارا استقبال ایئرپورٹ پر کرتی"...... روزی راسکل نے اندر آنے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

" کون سے ایئرپورٹ پر۔ پاکیشیا کے یا مصر کے"...... عمران نے کہا تو اس بار روزی راسکل کے ساتھ ساتھ کاشانہ بھی ہنس پڑی۔ کاشانہ نے اپنے لئے اور ان سب کے لئے لائم جوس منگوا لئے اور انہیں آفر کی کہ وہ اس کے ہوٹل میں رہائش رکھیں جسے عمران نے فوری طور پر قبول کر لیا جیسے عمران کا مقصد بھی یہی ہو۔

" آپ لوگ یہاں کسی مجرم کے پیچھے آئے ہوں گے"...... روزی راسکل نے کہا۔

" نہیں ہم علمی کام کے لئے مصر آئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" علمی کام۔ کیا مطلب، کیسا علمی کام"...... روزی راسکل نے حیران ہو کر کہا۔

" اب کیا کریں آج کل کے تہذیب یافتہ دور میں سچ بولنے کی بجائے اسے خوبصورت الفاظ میں لپیٹ کر پیش کیا جاتا ہے۔ اب جسے ہم علمی کام کہہ رہے ہیں اصل میں یہ گورکن کا کام ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو روزی راسکل اور کاشانہ دونوں بے اختیار

چونک پڑیں۔

" گورکن۔ کیا مطلب"...... روزی راسکل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" گورکن نہ صرف نئی قبریں کھودتا ہے بلکہ پرانی قبروں کو بھی ساتھ ساتھ برآمد کرتا رہتا ہے اور اگر کوئی صاحب ثروت آ جائے تو گورکن صاحب زمین کے اندر دبی ہوئی اس کے آباؤ اجداد کی قبریں بھی نکال کر دکھا دیتا ہے۔ اب یہ بات دوسری ہے کہ وہ قبریں گورکن کے اپنے آباؤ اجداد کی ہوں اور ہم نے بھی یہاں ایک گمشدہ بلکہ دوسرے لفظوں میں کسی صحرا میں مدفون مقبرہ جسے معبد کہا جاتا ہے کو تلاش کرنا ہے اس لئے اصل کام ہوا گورکن کا لیکن گورکن کا لفظ غیر مہذب سمجھا جاتا ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ ہم گورکن کی بجائے ماہر آثار قدیمہ ہیں اور قبروں کی تلاش کا علمی کام ہے"۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو کاشانہ اور روزی راسکل دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

" عمران صاحب۔ آج آپ نے واقعی سچ بول دیا ہے۔ اب میں فیری کو جب بتاؤں گی کہ وہ ماہر آثار قدیمہ نہیں بلکہ گورکن ہے تو یقیناً وہ اس مذاق کا لطف لے گی"...... کاشانہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ماہر آثار قدیمہ۔ فیری۔ یہ کون صاحبہ ہیں۔ آج تک ان کا نام تو نہیں سنا۔ ویسے بھی شاید پہلی بار سنا ہے کہ کوئی خاتون ماہر آثار قدیمہ

ہے"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کاشانہ نے فیری کے بارے میں وہ سب کچھ بتا دیا جو اس نے خود یہاں آفس میں بیٹھ کر اپنے بارے میں روزی راسکل کو بتایا تھا۔

" اوہ۔ پھر تو ان سے ملاقات کرنی پڑے گی لیکن کتنی بلندی پر وہ مل سکیں گی"....... عمران نے کہا۔

" بلندی پر۔ کیا مطلب"....... کاشانہ نے حیران ہو کر کہا۔

" فیری۔ میرا مطلب ہے پری تو ہوا میں اڑتی رہتی ہے اور طاقتور فیری تو ظاہر ہے زیادہ بلندی پر پرواز کرتی ہو گی جبکہ کمزور فیری نیچی پرواز کرتی ہو گی"....... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کاشانہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم میرے ساتھ آؤ۔ میں نے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے"....... اچانک روزی راسکل نے ٹائیگر سے کہا۔

" یہیں کر لو جو بات کرنی ہے۔ میں نامحرم عورتوں کے ساتھ علیحدگی میں بات نہیں کیا کرتا"....... ٹائیگر نے خشک لہجے میں کہا۔

" ارے ارے۔ یہ روزی راسکل ہے۔ تم اسے نامحرم کہہ رہے ہو کیا اتنی جلدی اس کا نام بھول گئے ہو۔ جاؤ بچے ویسے بھی بڑوں میں بیٹھے بور ہوتے رہتے ہیں۔ جاؤ کھیلو کودو"....... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

" باس۔ آپ"....... ٹائیگر نے شاید احتجاجاً کچھ کہنا چاہا۔

" جب میں کہہ رہا ہوں کہ جاؤ تو بچوں کو بات ماننی چاہئے۔ کیوں

مس کاشانہ"....... عمران نے کہا۔

" تو آپ اپنے آپ کو اور مجھے بزرگ سمجھ رہے ہیں اور یہ بچے ہیں"....... کاشانہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یہ تفریق عمر کے لحاظ سے نہیں عقل کے لحاظ سے ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا تو کاشانہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی جبکہ ٹائیگر ہونٹ بھینچے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران کے کہنے پر بادل نخواستہ روزی راسکل کے ساتھ جا رہا ہے جبکہ روزی راسکل مسکراتی ہوئی اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑی تھی۔ اس نے شاید عمران کا آخری فقرہ نہیں سنا تھا ورنہ وہ لازماً ادھم مچا دیتی۔

" عمران صاحب۔ فیری واقعی پری ہے بلکہ پریوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔ بالکل قدیم مصری شہزادیوں جیسی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو میں اسے فون کر کے اس سے ملاقات کا وقت لے لوں"۔ کاشانہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کہاں ہو گی یہ ملاقات"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس کی رہائش گاہ پر۔ وہ بہت کم باہر نکلتی ہے۔ اس کی رہائش گاہ یہاں کی انتہائی خوبصورت رہائش گاہ ہے"....... کاشانہ نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے کر لو فون۔ مجھے بھی بچپن سے ہی پریوں سے ملنے کا بے حد اشتیاق تھا۔ آج تک کہانیوں میں ان کی تصویریں دیکھی ہیں

چلو آج ملاقات بھی ہو جائے گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
تو کاشانہ نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے
اسی لمحے دروازہ کھلا تو روزی راسکل اور ٹائیگر دونوں اندر داخل
ہوئے۔ ان دونوں کے ہی منہ سوجے ہوئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا
جیسے دونوں میں زبردست تکرار ہو گئی ہو۔

"کیا ہوا۔ کیا ٹافیاں کم پڑ گئی ہیں"....... عمران نے مسکراتے
ہوئے روزی راسکل سے کہا۔

"یہ۔ یہ انسان ہی نہیں ہے۔ یہ حیوان ہے اور میں کسی روز اسے
گولی مار دوں گی۔ نانسنس۔ میں نے سوچا تھا کہ ایک طرف لے جا کر
اسے کہوں گی کہ یہ میرے ساتھ مصر کی سیر کرے لیکن پتہ ہے اس
نے کیا جواب دیا"...... روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے واقعی پتہ ہے"....... عمران نے جواب دیا تو روزی راسکل
بے اختیار چونک پڑی۔

"پھر بتاؤ کیا جواب دیا ہے اس نانسنس نے"...... روزی راسکل
نے کہا۔

"اس نے کہا ہو گا کہ اسے بچیوں کے ساتھ سیر کرنے سے الرجی
ہے اور خاص طور پر شرارتی بچیوں کے ساتھ"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس نے کہا کہ وہ یہاں سیر کرنے نہیں آیا بلکہ کام کرنے
آیا ہے"...... روزی راسکل نے کہا۔

"تو پھر اس میں پریشانی کی کیا بات ہے"....... عمران نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے مجھے انکار کیا۔ کیوں۔ جبکہ سینکڑوں نوجوان مجھے سیر
کرانے کی آفر کرتے رہتے ہیں لیکن میں نے ہمیشہ ان کے جبڑے
توڑے ہیں اور اب جب میں نے اسے خود کہا ہے تو اس نے انکار کر دیا
ہے۔ مجھے۔ اب بتاؤ کہ یہ انسان ہے۔ کیا انسان ایسے ہوتے
ہیں"....... روزی راسکل نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے
اختیار ہنس پڑا۔

"تم اس کے ساتھ کہاں کی سیر کرنا چاہتی ہو"....... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں خودکشی کر سکتا ہوں لیکن اس کے ساتھ میں اکیلا
کہیں نہیں جا سکتا"...... اب تک خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا تمہیں ڈر لگتا ہے"....... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں
کہا۔

"وہ۔ وہ۔ باس۔ میں۔ میرا مطلب ہے کہ"....... عمران کا لہجہ سرد
ہوتے ہی ٹائیگر نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب مجھے اس کے ساتھ سیر پر نہیں جانا"... اچانک روزی
راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں ابھی تو تم پریشان ہو رہی تھی"....... عمران نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری ایک گھرکی سے جس طرح یہ ڈر گیا ہے ایسے آدمی کے ساتھ میں کیسے سیر کر سکتی ہوں۔ یہ تو ٹائیگر کی بجائے بھیڑ کا بچہ ہے اور روزی راسکل، ٹائیگر کے ساتھ تو سیر کر سکتی ہے بھیڑ کے بچے کے ساتھ نہیں"...... روزی راسکل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کاش یہ الفاظ تم باس کے سامنے کہنے کی بجائے باہر کہہ دیتی تو اب تک تمہاری یہ گردن ٹوٹ چکی ہوتی"...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم میری گردن توڑو گے۔ میری۔ روزی راسکل کی۔ میں تمہاری ایک ایک ہڈی اپنے ہاتھوں سے توڑ سکتی ہوں۔ سمجھے"۔ روزی راسکل نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ"...... اچانک عمران نے انتہائی سرد لہجے میں روزی راسکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر۔ وہ۔ وہ۔ اسے دیکھو۔ یہ۔ یہ کیا کہہ رہا ہے"۔ عمران کے انتہائی سرد لہجے سے روزی راسکل نے بے اختیار گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح بیٹھ گئی جیسے اس کے جسم سے روح اچانک نکل گئی ہو۔

"ہاں تو مس کاشانہ۔ کیا ہوا۔ وہ پریوں کی شہزادی نے کیا جواب دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کاشانہ سے مخاطب ہو کر کہا جو رسیور رکھ کر انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

"اس نے آج رات ڈنر کی دعوت دی ہے۔ ہم سب کو"۔ کاشانہ نے کہا۔

"اوکے۔ ڈنر تک تو ہم فارغ ہیں۔ ذرا آرام ہی کر لیں"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آئیے۔ میں آپ کو آپ کے ریزرو شدہ کمروں تک لے چلوں"...... کاشانہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ان کے کمرے میرے کمرے کے ساتھ ہیں۔ میں لے جاتی ہوں۔ آؤ"...... روزی راسکل نے کہا۔

"اوکے مس کاشانہ۔ اب ڈنر پر ہی ملاقات ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کاشانہ دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

بوڑھا راہول اپنے مخصوص کمرے میں فرش پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے دیوار پر سیاہ انسانی خاکہ جس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں، موجود تھا ساتھ ہی مخصوص قسم کا چراغ جل رہا تھا۔ کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی تھی۔ بوڑھے راہول کی آنکھیں بند تھیں۔ اس کے چہرے کے عضلات پتھر کی طرح سخت ہو رہے تھے۔ اچانک کمرے میں سیٹی کی آواز گونجی اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں سیاہ دھواں کسی بگولے کی طرح چکرانے لگا پھر یہ دھواں سمٹ کر انسانی ہیولے کی شکل اختیار کر گیا۔ اب وہاں ایک خوبصورت لڑکی موجود تھی جس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا لیکن اس کا چہرہ لمبوترا سا تھا اور آنکھوں میں سفیدی کی جگہ سیاہ رنگت تھی جبکہ انسانی آنکھ میں جہاں سیاہ پتلی ہوتی ہے وہاں اس کی آنکھوں میں سیاہ پتلی کی جگہ سفید نقطہ موجود تھا۔ اس کے علاوہ وہ مکمل انسان ہی تھی۔ وہ لہراتی ہوئی

بوڑھے راہول کے سامنے بیٹھ گئی تو بوڑھے راہول نے آنکھیں کھول دیں۔

"مارجری حاضر ہے آقا۔ حکم کریں"...... اس لڑکی کے منہ سے عجیب سی کھرکھراتی ہوئی آواز نکلی۔

"مارجری۔ مجھے ستاگو نے کہا ہے کہ مقدس روح بے حد بے چین ہے اور نہ صرف بے چین ہے بلکہ وہ مجھ سے ناراض بھی ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ میں یہ ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا۔ ستاگو کو تو ظاہر ہے اصل بات کا علم نہیں ہو سکتا اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ تم مجھے بتاؤ کہ مقدس روح مجھ سے کیوں ناراض ہے اور کیوں بے چین ہے اور میں اس کی بے چینی اور ناراضگی کیسے دور کر سکتا ہوں"...... بوڑھے راہول نے کہا۔

"آقا۔ مقدس روح اس لئے بے چین ہے کہ مقدس روح کو اپنی تمام طاقتیں ہاتھ سے نکلتی نظر آ رہی ہیں۔ مقدس روح کی بڑی آنکھ دیکھ رہی ہے کہ ایک پاکیشیائی آدمی ان کے معبد کی تلاش کے لئے مصر پہنچ چکا ہے اور مقدس روح کو بڑے شیطان نے بتایا ہے کہ اگر اسے نہ روکا گیا تو وہ مقدس معبد تلاش کرنے میں کامیاب بھی ہو سکتا ہے اور آقا ایسا اس لئے ہوا ہے کہ آپ نے تارم کو اجازت دے دی ہے کہ وہ اس پاکیشیائی نوجوان کے خلاف لڑکیاں پاکیشیا بھیج دے حالانکہ آپ کو بھی معلوم تھا کہ ایسا آدمی ایسی لڑکیوں کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہو سکتا بلکہ اس سے کام الٹا ہو گیا ہے۔ پہلے تو یہ پاکیشیائی

آدمی مقدس معبد کی تلاش کا کام نہ کرنا چاہتا تھا لیکن اب وہ مقدس معبد کی تلاش کے لئے مصر پہنچ چکا ہے اس لئے مقدس روح آپ سے ناراض ہے"...... مارجری نے اسی طرح کھرکھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن میں نے تو اب مقدس روح کی طاقت راکیلی کو اس آدمی کے خلاف کام کرنے کا حکم دے دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ راکیلی اتنی عقل مند ہے کہ وہ اس نوجوان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔ تم تو جانتی ہو کہ راکیلی کو بڑے آقا کا دماغ کہا جاتا ہے"...... بوڑھے راہول نے جواب دیا۔

"مقدس روح کو سب معلوم ہے آقا لیکن مقدس روح کو خدشہ ہے کہ اگر راکیلی ناکام ہو گئی تو پھر کیا ہو گا"...... مارجری نے کہا۔

"اول تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ راکیلی نے جو منصوبہ بندی کی ہے وہ تمہیں بھی معلوم ہے اور مجھے بھی اور یقیناً مقدس روح کو بھی معلوم ہے۔ اس کے باوجود اگر مقدس روح کو کوئی خدشہ ہے تو پھر تم بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ میں ہر قیمت پر مقدس روح کی بے چینی دور کرنا چاہتا ہوں اور اس کی ناراضگی ختم کرنا چاہتا ہوں"۔ بوڑھے راہول نے کہا۔

"آقا۔ راکیلی کے ساتھ ساتھ آپ اس کے خلاف تاروتی جادو ٹاشیا کو بھی آزمائیں۔ ٹاشیا کا کوئی توڑ اس کے پاس نہیں ہو سکتا"۔ مارجری نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو اسے کسی گہرے اور اندھے کنوئیں میں قید کرنا پڑے گا کیونکہ تاروتی جادو تو زمین کے اندر گہرائی میں ہی کام کرتا ہے اوپر تو کام ہی نہیں کرتا"...... بوڑھے راہول نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے آقا راکیلی اس وقت جس حالت میں ہے وہ یہ کام کر سکتی ہے بشرطیکہ راکیلی ذہانت سے کام لے"۔ مارجری نے کہا۔

"کیسے۔ مجھے بتاؤ۔ اگر راکیلی یہ کام کر سکتی ہے تو پھر اس آدمی کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا۔ ٹاشیا سے تو اسے نیکی کی طاقت بھی نہ بچا سکے گی اور نہ اس کی پاکیزگی۔ جلدی بتاؤ"...... بوڑھے راہول نے بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ راکیلی نے جو منصوبہ بنایا ہے اس کا علم تو آپ کو ہے"...... مارجری نے کہا۔

"ہاں۔ وہ خود ماہر آثار قدیمہ بن گئی ہے اور اس آدمی عمران سے اس کا رابطہ بھی ہو گیا ہے۔ آج رات وہ اس کے پاس پہنچ رہا ہے۔ راکیلی کا منصوبہ یہی ہے کہ وہ اس کے ساتھ رہے گی اور جب وہ دیکھے گی کہ وہ کامیابی کی طرف بڑھ رہا ہے تو وہ اسے بہکا دے گی۔ اس طرح تنگ آکر وہ واپس چلا جائے گا اور یہ خطرہ ختم ہو جائے گا اور راکیلی واقعی ایسا کر سکتی ہے اور وہ جس طرح مکمل انسانی روپ میں ہے اسے یہ آدمی پہچان بھی نہیں سکتا"...... بوڑھے راہول نے کہا۔

"راکیلی اسے قائل کرے کہ وہ مقدس معبد کو تلاش کر سکتی ہے اور پھر اسے زاراگ صحرا کے وسط میں واقع اس گہرے اور اندھے کنوئیں پر لے جائے اور اسے بتائے کہ اس کنوئیں سے راستہ جاتا ہے یا ایسا ہی کوئی بہانہ کرے جس سے یہ آدمی اس کنوئیں میں داخل ہو جائے تو ٹاشیا اپنا کام کر گزرے گا اور پھر یہ آدمی بغیر کسی رکاوٹ کے ختم ہو جائے گا"...... مارجری نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گیا۔ تم واپس جا کر مقدس روح کو میرا سلام دو اور اسے کہو کہ وہ بے چین نہ ہو۔ ہم اس آدمی کا خاتمہ یقینی طور پر کر دیں گے"...... بوڑھے راہول نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... مارجری نے کہا تو بوڑھے راہول نے آنکھیں بند کر لیں تو وہ لڑکی تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم کے گرد سیاہ دھواں پھیلتا چلا گیا اور پھر تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دھواں غائب ہو گیا لیکن بوڑھے راہول نے آنکھیں ویسے ہی بند رکھیں۔ تھوڑی دیر بعد دور سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے ہزاروں مرد اور عورتیں مل کر رو رہے ہوں۔ چیخ رہے ہوں۔ چند لمحوں بعد یہ آوازیں مدھم ہوتے ہوتے ختم ہو گئیں اور ایک بار پھر کمرے میں سیاہ دھواں سا لہرانے لگا۔ چند لمحوں بعد جب دھواں مجسم ہوا تو وہاں راکیلی موجود تھی۔ اس وقت وہ فیری کی بجائے اسی شکل میں تھی جس شکل میں وہ پہلے یہاں بوڑھے راہول اور تارم کے سامنے آئی تھی۔

"راکیلی حاضر ہے آقا"...... راکیلی نے انتہائی مترنم لہجے میں کہا اور بوڑھے راہول نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے مقدس روح کی بے چینی اور ناراضگی کے ساتھ ساتھ مارجری کی طلبی اور اس سے ہونے والی ساری باتیں دوہرا دیں۔

"میں سمجھ گئی آقا۔ مارجری نے واقعی درست کہا ہے۔ اب تک تو میرا منصوبہ یہی تھا کہ میں اسے اس وقت بھکا دوں گی جب وہ مقدس معبد کو تلاش کرنے کے قریب پہنچ جائے گا لیکن اب یہ منصوبہ ٹھیک ہے کہ اب میں اس سے مکمل تعاون کروں گی اور میں اسے زاراگ صحرا کے مقدس کنوئیں پر لے جاؤں گی اور اسے کنوئیں میں اتار دوں گی اور یہ بات درست ہے کہ ٹاشیا کا شکار ہونے کے بعد وہ ختم ہو جائے گا۔ ذہنی طور پر بھی، جسمانی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی۔ پھر اس کی لاش وہیں پڑی سڑتی رہے گی"...... راکیلی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہوشیار ہو جائے"...... بوڑھے راہول نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں آقا۔ ایسا ہی ہو گا جیسے آپ نے حکم دیا ہے"...... راکیلی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ اب تم جا سکتی ہو"...... بوڑھے راہول نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں تو راکیلی کے جسم کے گرد دھواں سا نمودار ہوا اور ایک بار

پھر دور سے ہزاروں مردوں اور عورتوں کی روتی چیختی آوازیں سنائی دیں جو آہستہ آہستہ مدھم پڑ گئیں اور اس کے ساتھ ہی بوڑھے راہول نے آنکھیں کھول دیں اور پھر چراغ اٹھا کر اسے پھونک مار کر بجھایا اور کھڑے ہو کر اس نے اسے جیب میں ڈالا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

فیری کی رہائش گاہ واقعی عظیم الشان محل کی طرح تھی لیکن اس کی طرز تعمیر انتہائی جدید تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک کار میں یہاں پہنچا تھا جبکہ دوسری کار میں روزی راسکل اور کاشانہ تھیں عمران والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا اور وہ کاشانہ کی کار کی پیروی کرتے ہوئے یہاں پہنچے تھے۔ کاریں پورچ میں پہنچ کر رکیں تو عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔

"بب۔ باس۔ یہ آپ کہاں آ گئے ہیں"...... اچانک جوزف نے ناک سکیڑتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ تمہیں کیا محسوس ہو رہا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آیئے عمران صاحب"...... کاشانہ نے عمران سے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ ابھی وہ برآمدے تک ہی پہنچے تھے کہ

سامنے کا دروازہ کھلا اور ایک لڑکی باہر آ گئی۔ عمران اسے دیکھ کر واقعی ٹھٹھک کر رہ گیا کیونکہ وہ لڑکی واقعی مثالی حسن کی مالک تھی۔ اس کے نقوش تو یونانی تھے لیکن اس کے چہرے پر جلال ایسا تھا جیسے وہ کسی قدیم دور کی شہزادی ہو۔ اس کے جسم پر لباس بھی قدیم شہزادیوں جیسا ہی تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کاشانہ اور روزی راسکل تم۔ خوش آمدید۔ خوش آمدید"...... لڑکی نے انتہائی مترنم لہجے میں کہا اور سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گئی جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ روزی راسکل اور کاشانہ بھی رک گئی تھیں۔

" یہ فیری ہے عمران صاحب۔ اور فیری یہ عمران صاحب ہیں اور یہ ان کے ساتھ ہیں روزی راسکل، ٹائیگر اور یہ عمران صاحب کے باڈی گارڈز ہیں"...... کاشانہ نے مسکراتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو آپ ہیں عمران۔ مجھے آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ آپ نے یہاں آ کر مجھے عزت بخشی ہے"...... فیری نے مصافحہ کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" آپ کا شکریہ۔ لیکن ہم خواتین سے مصافحہ نہیں کیا کرتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فیری نے ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ اس کے چہرے پر قطعاً کسی قسم کی ناگواریت کے آثار موجود نہ تھے۔

" اچھا اچھا سوری۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ آیئے پلیز۔ آیئے"...... فیری

نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس مڑ گئی۔

" تم اس طرح کیوں اسے گھور رہے ہو"...... اچانک روزی راسکل نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دبے دبے لہجے میں بات کر رہی تھی۔

" میں دیکھ رہا ہوں کہ نام تو فیری ہے اس کا لیکن ہے چڑیل۔ تو کیا اب چڑیلوں کو بھی فیری کہلانے کا شوق پیدا ہو گیا ہے"۔ ٹائیگر نے بھی آہستہ سے جواب دیا تو عمران ان کی باتیں سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سب اب فیری کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

" ہاں۔ وہ ہے ہی چڑیل۔ تم نے ٹھیک کہا ہے۔ اس کا نام بھی فیری کی بجائے چڑیل ہی ہونا چاہئے تھا"...... روزی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن شاید عورتوں کو ایسے نام رکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ اب دیکھو تمہارا نام روزی ہے یعنی گلاب جیسی جبکہ تم"...... ٹائیگر کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

" کہو۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب"...... روزی نے یکلخت اونچے اور غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ درست کہہ رہا ہے روزی۔ تم گلاب جیسی نہیں ہو بلکہ واقعی گلاب ہو۔ گلاب جیسی کا مطلب تو ہوا کہ گلاب نہیں ہے بلکہ اس کی نقل ہو"...... عمران نے مڑ کر آہستہ سے کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ پھر تو یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ شکریہ ٹائیگر۔ شکریہ"...... روزی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک وسیع و عریض سٹنگ روم میں پہنچ گئے جہاں انتہائی آرام دہ نفیس اور جدید صوفے موجود تھے اور پھر ان کے وہاں بیٹھتے ہی خوبصورت لڑکیوں نے انہیں مشروب پیش کرنے شروع کر دیئے۔

"باس"...... اچانک جوزف جو عمران کے پیچھے صوفے پر جوانا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، نے کہا۔

"ہاں۔ کیا بات ہے"...... عمران نے چونک کر واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"باس۔ کیا آپ غلام کو اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کی عزت بخشیں گے"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آجاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف اٹھا اور پھر آ کر وہ عمران کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ سب مشروب پینے میں مصروف تھے۔

"میں ابھی آ رہی ہوں"...... فیری نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا بات ہے۔ تم نے آج سے پہلے تو ایسی فرمائش کبھی نہیں کی تھی"...... عمران نے کہا۔ کاشانہ اور روزی راسکل علیحدہ صوفے پر

بیٹھی آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھیں جبکہ ٹائیگر علیحدہ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اور عقب میں جوانا بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"باس۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہاں آپ کو خطرہ ہے لیکن میں خطرے کی نوعیت نہیں سمجھ پا رہا۔ اس لئے میں یہاں آپ کے پاس آ بیٹھا ہوں تاکہ اگر کوئی خطرہ ہو تو غلام اپنے آقا پر جان نچھاور کر سکے"...... جوزف نے آہستہ سے جواب دیا۔

"کیسا خطرہ۔ تم نے باہر پورچ میں بھی کچھ کہنا چاہا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ چاگوری شیطان ہمارے قریب ہی کہیں موجود ہے۔ وہ چاگوری شیطان جو انسانوں سے زیادہ عقلمند ہوتا ہے اور انسانوں کو دھوکہ دینے میں پورے افریقہ میں مشہور ہے۔ چاگوری شیطان کھل کر سامنے نہیں آتا۔ وہ دھوکے اور عیاری کا شیطان ہے"...... جوزف نے کہا۔

"لیکن اگر یہ شیطان صرف دھوکے اور عیاری سے کام لیتا ہے تو یہاں کیا کر رہا ہے۔ ہم یہاں کوئی بزنس کرنے تو نہیں آئے۔ صرف ڈنر کرنے آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ بس میرا خیال تھا کہ یہ عورت چاگوری شیطان کی نمائندہ ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ عورت چاگوری شیطان کی نمائندہ نہیں ہو سکتی۔ بہرحال چاگوری شیطان یہاں موجود ضرور ہے"...... جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے

فیری واپس اندر داخل ہوئی اور دوبارہ سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

" عمران صاحب۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ آپ ماہر آثار قدیمہ ہیں"...... فیری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ۔ وہ میرے والد صاحب ہیں۔ بے چارے بوڑھے ہو گئے ہیں اس لئے میں تو ماہر آثار جدیدہ ہوں"...... عمران نے کہا تو فیری بے اختیار چونک پڑی۔

" ماہر آثار جدیدہ۔ کیا مطلب"...... فیری نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ جیسی خوبصورت خاتون کو میں اس کا مطلب نہیں سمجھا سکتا کیونکہ میں نے سنا ہے کہ خوبصورت خواتین کو غصہ بھی جلدی آ جاتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اس تعریف کا شکریہ۔ آپ میرے معزز مہمان ہیں میں آپ کی بات پر غصہ کیسے کر سکتی ہوں"...... فیری نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا۔

" جدید دور میں قدیم حسن کی تلاش کا میں ماہر ہوں اور آپ دیکھ لیں کہ میری یہ تلاش کامیاب ہو گئی ہے"...... عمران نے کہا تو فیری چند لمحے خاموش بیٹھی رہی۔ اس کی فراخ اور روشن پیشانی پر شکنیں سی پڑیں لیکن پھر اس کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ آپ کا مطلب مجھ سے تھا۔ بہت خوب۔ آپ نے جس

انداز میں تعریف کی ہے میں اس کے لئے آپ کی مشکور ہوں۔ آپ جیسے خوبرو اور وجیہہ مرد کے منہ سے اپنی تعریف سن کر مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے"...... فیری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے ایک لمحے کے لئے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔ ظاہر ہے فیری نے جس بے باکی سے بات کی تھی عمران کو ایسی بے باکی پسند نہیں تھی۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو اس لئے نارمل کر لیا کہ فیری بہرحال مصری لڑکی تھی۔ پاکیشیائی نہیں تھی۔

"چلیں حساب برابر ہو گیا۔ آپ اور میں دونوں ہی ماہر آثار جدیدہ ہوئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیری بے اختیار ہنس پڑی۔ پھر ڈنر تک ان کے درمیان ہلکی پھلکی باتیں ہوتی رہیں۔ اس کے بعد انہیں ڈائننگ ہال میں لے جایا گیا۔

" میں آپ کے ساتھ بیٹھوں گا باس"...... جوزف نے کہا۔

" ارے تم تو واقعی اب باڈی گارڈ بننے پر تل گئے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن جوزف واقعی خود ہی آگے بڑھ کر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ ڈنر بہت شاندار تھا اس لئے سب نے خوب لطف لے کر ڈنر کیا۔ آخر میں مصری چائے پیش کی گئی جو بے حد لذیذ تھی اور اس کا بھی لطف واقعی سب نے لیا۔ ڈنر کے بعد سب ایک بار پھر سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گئے۔

" مس فیری۔ کیا آپ نے قدیم اور خفیہ معبدوں پر بھی ریسرچ

کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں"...... فیری نے چونک کر پوچھا۔

"میرا یہی سبجیکٹ ہے۔ پاکیشیا میں بھی قدیم دور کی عبادت گاہوں پر میں ریسرچ کرتا رہا ہوں اور یہاں میرے آنے کا بھی ایک مقصد ہے۔ مجھے راہول پجاری کے مقدس معبد کی تلاش ہے"۔ عمران نے کہا تو فیری بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ بھی اس چکر میں ہیں۔ یہاں ڈاکٹر جمال تھے جو فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی ایک بیٹی اساطیری اور ڈاکٹر ناصر بھی اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں"...... فیری نے کہا۔

"تو کیا آپ کا ان سے رابطہ ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ میں اپنے طور پر کام کرتی ہوں۔ میں کسی سے رابطہ نہیں رکھتی لیکن مجھے بہرحال اطلاعات ملتی رہتی ہیں اور عمران صاحب اگر آپ اسے فخر یا غرور نہ سمجھیں تو میں بتا دوں کہ میرے مقابل یہ لوگ کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ میں نے مقدس معبد کو تقریباً تلاش کر لیا ہے"...... فیری نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا آپ درست کہہ رہی ہیں"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں۔ آیئے میں آپ کو ایک قدیم نقشہ دکھاؤں۔ پھر آپ کو میری بات کی پرکھ ہو گی"...... فیری نے جواب دیا۔

"صاحبان ہم ایک علمی معاملے پر کچھ دیر علیحدگی میں بات کر لیں۔

امید ہے آپ برا نہیں منائیں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ بہت خوب"۔ روزی نے ہنستے ہوئے کہا

"اپنی گندی زبان بند رکھو روزی ورنہ گردن توڑ دوں گا۔ باس کے بارے میں اس انداز کی بات سوچنا بھی جرم ہے"...... جوزف نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جوزف۔ ہم کسی کے مہمان ہیں"...... عمران نے کہا تو جوزف ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"آؤ عمران"...... فیری نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جوزف اس کے پیچھے چل پڑا عمران نے ایک نظر اسے دیکھا لیکن اس نے کوئی بات نہ کی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک چھوٹے سے کمرے میں آ کر بیٹھ گئے۔ جوزف دروازے پر ہی رک گیا تھا۔

"یہ تمہارا حبشی ساتھی کیوں ساتھ آیا ہے"...... فیری نے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ یہ اس کی فطرت ہے"...... عمران نے کہا تو فیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر فیری نے ایک الماری کھولی۔ اس میں سے ایک باکس اٹھایا اور اسے لا کر اس نے میز پر رکھا اور پھر باکس کھول دیا۔ اس کے اندر ایک لفافہ موجود تھا اس نے لفافہ نکال کر باکس بند کر کے ایک طرف کر دیا اور پھر لفافے میں سے اس نے کسی جانور کی کھال پر بنا ہوا ایک چھوٹا سا نقشہ نکالا جو جگہ جگہ سے کٹا پھٹا سا تھا اس پر بنا ہوا نقشہ بھی انتہائی مدھم تھا۔ فیری نے وہ نقشہ عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ نقشہ زاراگ صحرا کے ایک چھوٹے سے معبد سے ملا ہے اور یہ چھوٹا معبد بھی اس دور کا ہے جس دور میں راہول مقدس پجاری زندہ تھا۔ اس نقشے میں مقدس معبد کی نشاندہی موجود ہے"۔ فیری نے کہا تو عمران اس نقشے پر جھک گیا اور پھر فیری نے اس عالمانہ انداز میں نقشے کو پڑھنا شروع کیا تو عمران اس سے بے حد متاثر ہوا۔ فیری واقعی بڑے بڑے عالموں سے بھی زیادہ جانتی تھی۔ عمران بھی اپنے طور پر اس سے اس موضوع پر بات کرتا رہا لیکن جلد ہی عمران نے محسوس کر لیا کہ وہ فیری کے سامنے اس مضمون میں واقعی طفل مکتب ہے۔

"یہ چوکور نشان بتا رہا ہے عمران صاحب کہ یہ اس مقدس معبد کا راستہ ہے اور یقیناً یہ کوئی گہرا کنواں ہو گا کیونکہ اس دور میں مقدس معبدوں کو عام لوگوں کی نظروں سے بچانے کے لئے زیر زمین بنایا جاتا تھا اور ان کے راستے انتہائی گہرے کنوؤں میں رکھے جاتے تھے"...... فیری نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن کیا آپ اس کنوئیں تک گئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں عملی طور پر بے حد کم کام کرتی ہوں۔ میرا زیادہ تر کام بس پڑھنے اور سمجھنے کی حد تک ہے۔ البتہ میرے آدمی پورے مصر میں پھیلے ہوئے ہیں جو ایسے نقشے اور ایسی چیزیں مجھے پہنچاتے ہیں اور میں انہیں انتہائی بھاری رقومات دیتی ہوں۔ میں بس اپنی علمی پیاس بجھانے تک ہی محدود ہوں۔ ویسے بھی مجھے نہ اس مقدس پجاری سے

کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی اس معبد سے کیونکہ ایسے معبدوں میں ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی جس سے کوئی نیا کام ہو سکے"۔ فیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ یہ نقشہ مجھے دے دیں۔ میں خود وہاں جا کر چیک کروں گا۔ کیا آپ ایسا کر سکتی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ میرے معزز مہمان ہیں۔ میں آپ کو انکار کیسے کر سکتی ہوں۔ یہ نقشہ آپ ضرور لے لیں اور بے شک کسی دوسرے ماہر سے بھی اسے ڈسکس کر لیں لیکن ایک شرط ہے کہ جب بھی آپ وہاں جائیں تو میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔ آپ کے ساتھ عملی کام کر کے مجھے دلی سکون ہو گا"...... فیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے آپ کی شرط منظور ہے"...... عمران نے کہا تو فیری نے مسکراتے ہوئے نقشہ تہہ کر کے واپس لفافے میں ڈالا اور لفافہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لیجئے۔ یہ میری طرف سے آپ کی خدمت میں حقیر سا تحفہ ہے"...... فیری نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ آپ کا یہ تحفہ مجھے ہمیشہ یاد رہے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور لفافہ اٹھا کر اس نے جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ فیری بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ وہاں جوزف موجود تھا جو ان کے باہر آتے ہی ایک طرف ہٹا اور پھر عمران کے پیچھے سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کاشانہ ہوٹل میں اپنے کمرے میں بیٹھا اس نقشے پر غور کر رہا تھا جو نقشہ اس نے فیری سے حاصل کیا تھا۔ اس کے ساتھی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے کہ اچانک دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا تو عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا بات ہے جوزف۔ کیا نیند نہیں آ رہی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس لڑکی کو قتل کر دوں"۔ جوزف نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ارے ارے کیوں۔ کیا قصور کیا ہے اس نے"....... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ وہ شنکا کی جھیل کی جھاڑیوں میں رہنے والی ناگن ہے جس کے کاٹے کا کوئی منتر نہیں ہے۔ بڑے بڑے وچ ڈاکٹر اس کے کاٹے ہوئے کا علاج نہیں کر سکے"....... جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔ میرا خیال ہے کہ تمہارا ذہن کسی وجہ سے انتہائی الجھ گیا ہے۔ بیٹھ جاؤ"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ باس"....... جوزف نے کہا اور کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"اب بتاؤ۔ کیا فیری انسان نہیں ہے"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بظاہر تو سو فیصد انسان ہے"....... جوزف نے جواب دیا۔

"تو پھر وہ ناگن کیسے ہو سکتی ہے"....... عمران کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

"باس۔ جب وہ ناگن انسان بن جائے تو وہ سو فیصد انسان ہوتی ہے"....... جوزف نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ انسان ہے نہیں بلکہ بنی ہوئی ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اس لئے تو مجھے اسے پہچاننے میں اتنی دیر لگی ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"کیا ثبوت ہے تمہارے پاس"....... عمران نے کہا تو جوزف نے

جیب سے ایک سرخ رنگ کا رومال نکالا۔ اسے کھول کر اس نے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ سرخ رنگ کے ریشمی رومال پر سونے کی تاروں سے کشیدہ کاری سی کی ہوئی تھی۔

"کیا ہے اس رومال میں۔ کس کا رومال ہے یہ"...... عمران نے حیرت سے رومال اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس ناگن کا باس یہ اس کی جیب سے گرا تھا۔ جب وہ ہمیں واپس جاتے ہوئے چھوڑنے پورچ میں آئی تھی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اس رومال میں کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ اس رومال سے شنکاکی جھیل کی سیاہ مٹی کی مخصوص بو آ رہی ہے"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے رومال اٹھا کر اسے ناک سے لگایا اور سونگھنے لگا۔

"اس پر تو براکن اوپرا فرانسیسی خوشبو لگائی گئی ہے۔ تم کہہ رہے ہو کہ شنکاکی جھیل کی سیاہ مٹی کی بو آ رہی ہے۔ کہیں یہ شنکاکی جھیل فرانس میں تو نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ مخصوص خوشبو ہے۔ اسے آپ ایک طرف کر دیں۔ پھر سونگھیں"...... جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خوشبو کو کیسے ایک طرف کروں۔ وہ تو ناک میں گھس جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف نے رومال اس

کے ہاتھ سے لیا اور اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے معلوم تھا کہ جوزف بغیر کسی وجہ کے ایسی بات نہیں کرتا۔ فیری کے علاوہ کاشانہ کے بارے میں بھی وہ یہ بات کر سکتا تھا لیکن اس نے فیری کے بارے میں یہ بات کی ہے اور پھر اس کی رہائش گاہ کے پورچ میں بھی وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا تھا۔ اس کے بعد اس کا اٹھ کر اس کے ساتھ صوفے پر آ کر بیٹھنا اور دوسرے کمرے کے دروازے پر کھڑا ہونا یہ سب باتیں بتا رہی تھیں کہ جوزف کے ذہن میں اس فیری کے سلسلے میں کچھ نہ کچھ موجود ہے لیکن وہ اس کا ثبوت نہیں دے پا رہا۔ لیکن ظاہر ہے بغیر کسی ثبوت کے عمران کیسے ایک اچھی بھلی لڑکی کو غیر مرئی مخلوق مان لیتا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف باتھ روم سے باہر آیا تو گیلا رومال اس کے ہاتھ میں تھا۔

"یہ لو باس۔ اب سونگھو۔ میں نے پانی سے اس خوشبو کو ایک طرف کر دیا ہے"...... جوزف نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا اور گیلا رومال عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے رومال لیا اور اسے ناک سے لگایا تو اسے واقعی مٹی کی ہلکی ہلکی سی لیکن انتہائی مکروہ سی بو محسوس ہوئی۔ اس نے رومال کو ہٹایا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن جوزف خاموش کھڑا تھا۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا تو جوزف دوبارہ کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"یہ مصر ہے افریقہ نہیں ہے اس لئے یہاں شنکا کی جھیل نہیں ہو سکتی۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ یہاں ہمارا مقابلہ تاروتی جادو سے ہو سکتا ہے اس لئے اگر یہ لڑکی فیری غلط ہے تو پھر یہ تاروتی جادو کی کوئی طاقت ہو سکتی ہے لیکن کیا ایسا ممکن ہے کہ جادو کی کوئی طاقت مکمل انسان کے روپ میں آسکے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ وچ ڈاکٹر جالبی نے مجھے خود بتایا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے اور ہوتا رہتا ہے"...... جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کے امتحان کا بھی کوئی طریقہ بتایا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن آپ وہ طریقہ استعمال نہیں کریں گے۔ البتہ اگر مجھے اجازت دیں تو میں یہ طریقہ استعمال کر سکتا ہوں"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"کیا طریقہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"باس۔ جس پر شک ہو اس کے جسم کے خون کا ایک قطرہ اگر پانی میں ڈالا جائے تو تیزی سے بلبلے بننے شروع ہو جاتے ہیں حالانکہ انسانی جسم کے خون کو پانی میں ڈالا جائے تو وہ حل ہو جاتا ہے۔ بلبلے نہیں بنتے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"کیا تم نے کبھی ایسا ہوتے دیکھا ہے"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ایک عورت پر وچ ڈاکٹر جالبی نے یہ عمل کیا تھا لیکن وہ اصل انسان ثابت ہوئی۔ بلبلے نہیں بنے تھے"...... جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے تم اب جا کر سو جاؤ۔ ہم موقع ملنے پر یہ ثبوت بھی چیک کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ رومال بھی لے جاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف مڑا اور بغیر کچھ کہے اس نے میز پر رکھا ہوا رومال اٹھایا اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ بند ہونے کے بعد عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اگر یہ لڑکی جادو کی طاقت ہے تو پھر یہ نقشہ بھی یقیناً غلط ہو گا اور اس نقشے کو سامنے لانے کی وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ کسی طرح مجھے زاراگ صحرا کے اس کنوئیں تک لے جائے جبکہ اساطیری کو وادی حلفہ کے صحرا میں لے جایا گیا تھا اور اس کے نقشے کے مطابق جو اس نے ڈاکٹر ناصر کو دکھایا تھا، اس میں بھی وادی حلفہ کا صحرا ہی سامنے آیا تھا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود اپنے بیگ میں سے عمران نے مصر کا تفصیلی نقشہ نکالا اور اسے کھول کر سامنے

رکھ کر عمران نے اس پر زاراگ صحرا اور وادی حلقہ کے صحرا کو مارک کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان صحراؤں کو مارک کر چکا تھا لیکن یہ دونوں صحرا ایک دوسرے سے کافی فاصلے پر اور علیحدہ علیحدہ علاقوں میں واقع تھے۔ عمران نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ڈاکٹر ناصر کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ میں تو فون کرتے ہوئے ہچکچا رہا تھا کہ کہیں آپ سو نہ گئے ہوں لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ بڑے لوگ دیر سے سوتے ہیں اس لئے میں نے فون کرنے کی جرأت کر ہی لی"...... عمران نے سلام کرنے کے بعد کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ کہاں سے فون کر رہے ہو۔ کیا پاکیشیا سے"...... ڈاکٹر ناصر نے سلام کا جواب دینے کے بعد کہا۔

"جی نہیں مصر سے۔ آج ہی میں یہاں پہنچا ہوں۔ انشاء اللہ جلد ہی آپ سے ملاقات ہو گی۔ آپ یہ بتائیں کہ زاراگ نامی صحرا سے راہول پجاری کے خفیہ معبد کا سراغ مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" زاراگ صحرا سے۔ اوہ نہیں عمران بیٹے۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ جس زمانے میں راہول پجاری تھا اس زمانے میں زاراگ دریا کا ڈیلٹا تھا۔ بعد میں یہ دریا ختم ہو گیا تو اس کی جگہ یہ صحرا نمودار ہو

گیا۔ اس لئے وہاں کسی بھی صورت راہول پجاری کا معبد ہو ہی نہیں سکتا"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا یہ بتائیں کہ تاروت جادو کے بارے میں کوئی آدمی ایسا ہے جو اس کے اسرار و رموز کو جانتا ہو۔ خاص طور پر اس کی کسی طاقت کو پہچان سکتا ہو لیکن اس کا تعلق تاروت یا راہول سے نہ ہو"۔ عمران نے کہا۔

" ہاں۔ ایک صاحب ہیں تو سہی۔ لیکن تم چاہتے کیا ہو۔ مجھے تفصیل بتاؤ کیونکہ یہ صاحب گوشہ نشین ہیں اور کسی سے ملاقات نہیں کرتے۔ البتہ مجھ پر ان کی خاص مہربانی رہتی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ میری وجہ سے وہ تم سے ملاقات پر آمادہ ہو جائیں"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"یہاں ایک خاتون سے ملاقات ہوئی ہے۔ اس کا نام فیری ہے۔ وہ مصر کی قدیم تاریخ اور آثار قدیمہ کی ماہر ہے۔ میری اس سے تفصیلی گفتگو ہوئی ہے۔ اس نے بھی راہول پجاری کے معبد پر بڑی تحقیق کی ہے۔ اس نے مجھے ایک نقشہ بھی دیا ہے جو زاراگ صحرا کا ہے اور اس کے مطابق مقدس پجاری کا معبد اس صحرا میں ہے لیکن میرے ایک افریقی ساتھی نے اس پر شک کا اظہار کیا ہے کہ یہ خاتون ہے تو انسان لیکن اصل میں شیطانی طاقت ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کسی ایسی شخصیت سے ملاقات ہو جائے جو اس شک کو دور کر سکے"۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس نام کی کسی ماہرہ کے بارے میں کبھی سنا تو نہیں لیکن تمہارا وہ افریقی ساتھی کون ہے اور اس نے کس بنا پر اس عجیب و غریب شک کا اظہار کیا ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ افریقہ کا رہنے والا ہے اور وچ ڈاکٹروں کا بہترین معمول رہا ہے۔ اس میں ایسی حسیات موجود ہیں کہ وہ ماورائی طاقتوں کے بارے میں کانشس ہو جاتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ اس کا درست طور پر احاطہ کر سکے یا نہیں لیکن اس کے خدشات بہرحال زیادہ تر درست نکلتے ہیں۔ اب آپ نے زاراگ صحرا کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس سے تو اس شک کو مزید تقویت ملتی ہے کیونکہ یہ خاتون مجھے اس صحرا میں لے جانا چاہتی ہے۔ اب یہ نہیں معلوم کہ اس کا اصل مقصد کیا ہے۔ اس لئے میں نے اس شخصیت کے بارے میں پوچھا تھا کہ جو تاروتی طاقتوں کے بارے میں واقف ہو"۔ عمران نے کہا۔

" یہ شخصیت ایک بزرگ ہیں۔ ان بزرگ کا نام ڈاکٹر احمد شاپوری ہے۔ عام طور پر انہیں ڈاکٹر شاپوری کہا جاتا ہے۔ شاپور مصر کے ایک علاقے کا نام ہے اور یہ بزرگ وہاں کے رہنے والے ہیں۔ بے حد پڑھے لکھے ہیں۔ انہوں نے کیمرج یونیورسٹی سے عمرانیات میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ طویل عرصے تک مصر کی نیشنل یونیورسٹی کے شعبہ عمرانیات سے منسلک رہے ہیں۔ اب ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے تاروتی مذہب پر بے حد ریسرچ کی ہے اور اس سلسلے میں ایک کتاب بھی انہوں نے لکھی ہے جو نجانے کیوں شائع نہیں کرائی گئی۔ انتہائی

گوشہ نشین قسم کے بزرگ ہیں۔ انہوں نے شادی بھی نہیں کی اس لئے وہ اکیلے اپنے ایک بوڑھے ملازم کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہ ملازم بھی طویل عرصے سے ان کے ساتھ رہ رہا ہے اور ملازم بھی غیر شادی شدہ ہے۔ ڈاکٹر شاپوری اس ملازم کو اپنا چھوٹا بھائی سمجھتے ہیں اور کہتے بھی ہیں۔ اس ملازم کا نام کمال احمد ہے اور ان کی رہائش گاہ قاہرہ کے قدیم علاقے رباش میں ہے۔ میں انہیں ٹیلی فون کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اس وقت وہ جاگ رہے ہوں گے کیونکہ وہ اکثر ساری ساری رات ریسرچ ورک میں مصروف رہتے ہیں۔ تم کس نمبر پر موجود ہو۔ میں ان سے بات کر کے تمہیں کال کرتا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران نے ہوٹل کا نام اور کمرہ نمبر بتا دیا۔

" اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر سامنے موجود نقشے پر جھک گیا۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ فیری نے آخر یہ نقشہ اسے کیوں دیا ہے۔ وہ کیا چاہتی ہے۔ ویسے فیری سے اس کی جو گفتگو ہوئی تھی اس سے عمران اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ فیری کو اگر ڈاکٹر ناصر یا کوئی اور ماہر نہیں جانتا تب بھی فیری اس علم کی بہرحال بہت بڑی ماہر ہے اور وہ اس موضوع پر اتنا کچھ جانتی ہے جتنا شاید اچھے اچھے ماہر بھی نہ جانتے ہوں۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا نقشے کو دیکھتا رہا اور پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا فون ہے جناب۔ ڈاکٹر ناصر صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کراؤ بات"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر ناصر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے۔ تم اپنے افریقی ملازم سمیت رباش میں ڈاکٹر شاپوری کی رہائش گاہ پر پہنچ جاؤ۔ میری ان سے فون پر بات ہوئی ہے تو انہوں نے اس معاملے میں بے حد دلچسپی لی ہے اور خلاف توقع فوراً ہی تم سے ملنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ میں تمہیں تفصیل سے پتہ سمجھا دیتا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے پتہ تفصیل سے بتا دیا۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے اس بارے میں میری رہنمائی کی ہے۔ میں ابھی جوزف کو ساتھ لے کر پہنچ جاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے انہیں کہا تھا کہ میں خود بھی آنا چاہتا ہوں لیکن انہوں نے منع کر دیا۔ اس لئے تم نے بعد میں مجھے بتانا ہے کہ کیا باتیں ہوئی ورنہ میرے ذہن میں تجسس رہ جائے گا"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب۔ ضرور بتا دوں گا"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور اس نے جیسے ہی کریڈل سے ہاتھ اٹھایا تو دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی تو عمران نے اسے جوزف کا کمرہ نمبر بتا کر اس سے بات کرانے کے لئے کہا۔

"ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس"...... چند لمحوں بعد ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف میرے کمرے میں آ جاؤ۔ ہم نے ایک آدمی کے پاس جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر سامنے پڑا ہوا نقشہ اٹھایا اور اسے لپیٹ کر جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔

"آؤ میرے ساتھ"...... عمران نے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو جوزف ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔ عمران جب باہر آیا تو جوزف بھی اس کے پیچھے ہی باہر آ گیا اور اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر کے چابی نکال لی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کی طرف سے مہیا کی گئی کار میں سوار رباش کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈاکٹر شاپوری کی رہائش گاہ خاصی قدیم طرز تعمیر کی حامل تھی۔ لکڑی کا

بڑا سا پھاٹک تھا جس کے باہر ڈاکٹر شاپوری کی نیم پلیٹ موجود تھی۔
کار رکتے ہی عمران اور جوزف نیچے اتر آئے۔

"تم یہیں رکو گے۔ ہمیں کچھ دیر لگ جائے گی"....... عمران نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا مصری نوٹ نکال کر ڈرائیور کو دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ تھینک یو سر"....... ڈرائیور نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو تھوڑی دیر بعد پھاٹک میں موجود ایک کھڑکی کھلی اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا۔ اس کے جسم پر صاف ستھرا لباس تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ ڈاکٹر شاپوری کا ملازم کمال احمد ہے۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرا ساتھی جوزف۔ ڈاکٹر صاحب نے ہمیں ملاقات کا وقت دیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"جی صاحب۔ آیئے۔ ڈاکٹر صاحب آپ کے منتظر ہیں"....... ملازم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اندر چلا گیا تو اس کے پیچھے عمران اور عمران کے پیچھے جوزف بھی اندر داخل ہوا تو ملازم نے کھڑکی بند کی اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر اندرونی حصے میں واقع ایک کمرے کے دروازے پر لے آیا۔

"تشریف لے جائیں۔ ڈاکٹر صاحب اندر موجود ہیں"....... ملازم نے کہا تو عمران نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ سامنے ایک آرام کرسی پر ایک بوڑھا آدمی نیم دراز تھا۔ اس کی داڑھی، سر کے

بال حتیٰ کہ ابرو اور پلکیں تک سفید تھیں لیکن چہرہ دیکھ کر ایسے لگتا تھا جیسے کسی نوجوان نے بوڑھے کا میک اپ کیا ہوا ہو۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"....... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو بوڑھا آدمی مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے فخر ہے کہ میری ملاقات تم جیسے صالح نوجوان سے ہو رہی ہے"....... ڈاکٹر شاپوری نے جو لمبے قد اور قدرے ورزشی جسم کے مالک تھے، مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"یہ آپ کی ذرہ نوازی ہے ڈاکٹر صاحب ورنہ من آنم کہ من دانم"....... عمران نے انکسارانہ لہجے میں کہا۔ ڈاکٹر شاپوری نے جوزف سے بھی بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھر وہ سب وہاں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"مسٹر جوزف۔ آپ نے عمران صاحب سے جو کچھ کہا ہے وہ دوبارہ دوہرا دیں"....... ڈاکٹر شاپوری نے کہا تو جوزف حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"ڈاکٹر صاحب اس خاتون فیری کے بارے میں تمہاری رائے معلوم کر رہے ہیں"....... عمران نے کہا تو جوزف نے وہ سب کچھ کہہ دیا جو اس نے پہلے عمران سے کہا تھا۔ اس کے بعد عمران نے انہیں رومال کے بارے میں بھی سب کچھ بتا دیا۔

"وہ رومال کہاں ہے"....... ڈاکٹر شاپوری نے کہا تو جوزف نے

اپنی جیب سے وہ رومال نکال کر ڈاکٹر شاپوری کی طرف بڑھا دیا۔ ڈاکٹر شاپوری نے رومال جوزف سے لیا اور اسے ناک سے لگایا اور آنکھیں بند کر لیں چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور رومال سامنے میز پر رکھ دیا۔

"مجھے حیرت ہے عمران صاحب کہ آپ کے ساتھی جوزف نے وہ بو سونگھ لی ہے جو شاید اچھے اچھے روحانیت کے ماہر بھی نہیں سونگھ سکتے۔ جوزف کی بات درست ہے۔ فیری اصل انسان نہیں ہے۔ وہ تاروتی جادو کی ایک بہت بڑی طاقت ہے جس کا نام راکیلی ہے۔ اسے مقدس پجاری کا دماغ بھی کہا جاتا ہے اور آپ کے خاتمے کے لئے اس کو یہ مشن سونپا گیا ہے اور اس مشن کے تحت وہ آپ کو زاراگ صحرا میں لے جائے اور وہاں موجود ایک گہرے اور اندھے کنوئیں میں معبد کی تلاش کے کام پر لگا دے۔ وہاں ایک ایسی تاروتی طاقت موجود ہے جو آپ کا آسانی سے خاتمہ کر سکتی ہے اور وہاں نہ ہی آپ کی روحانی طاقت کام دے گی اور نہ کوئی اور نیکی کی طاقت"...... ڈاکٹر شاپوری نے بڑے پراعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے اتنے اہتمام کی کیا ضرورت تھی۔ میں ایک انسان ہوں۔ مجھ پر وہ کسی بھی وقت وار کر سکتے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ آپ سے خوفزدہ ہیں کیونکہ پہلے بھی آپ نے بے شمار شیطانی طاقتوں کا خاتمہ کیا ہے"...... ڈاکٹر شاپوری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر مجھے کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے حق میں بہتر یہی ہے کہ آپ خاموشی سے واپس پاکیشیا چلے جائیں۔ آپ جس کام کے لئے یہاں آئے ہیں اس کام کا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے اور نہ ہی اس سے آپ کی ذات کو کوئی فرق پڑتا ہے۔ خیر و شر کی یہ آویزش تو ازل سے چلی آ رہی ہے اور نجانے کن کن شکلوں میں ابد تک چلتی رہے گی۔ آپ کیوں اس آگ میں کودتے ہیں"...... ڈاکٹر شاپوری نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"میں یہ کام سرکاری طور پر سرانجام نہیں دے رہا۔ میں یہ کام مسلمانوں کے وسیع تر مفاد کے سلسلے میں ذاتی طور پر کر رہا ہوں۔ مجھے اس نام نہاد اور جھوٹے مذہب کے بارے میں جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں اور جس طرح یہ لوگ مسلمانوں کے خلاف کام کرنے کی پلاننگ رکھتے ہیں میں اس کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے آپ کے خیالات سے مکمل اتفاق ہے عمران صاحب لیکن یہ بتا دوں کہ یہ شیطانی دنیا کا سب سے خوفناک جادو ہے۔ ابھی تو یہ آپ سے خوفزدہ ہیں لیکن اگر ان کا خوف ختم ہو گیا تو پھر آپ ان کے جادو کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور چونکہ آپ کو نیکی کی کسی بڑی طاقت نے یہ کام نہیں سونپا اس لئے آپ کی پشت پر بھی کوئی طاقت نہیں ہو گی اور آپ چاہے جتنے بھی صالح اور نیک ہوں بہرحال آپ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ابھی آپ دیکھیں کہ اگر جوزف شک کا اظہار نہ کرتا اور

آپ ڈاکٹر ناصر سے بات نہ کرتے تو آپ کا زاراگ صحرا میں جانا اور
اس کنوئیں میں اتر کر شیطانی طاقت کے ہاتھوں ختم ہو جانا۔ اسی طرح
یقینی تھا جس طرح سورج کی روشنی یقینی ہوتی ہے اور اگر یہ لوگ
کھل کر سامنے آگئے تو آپ اور آپ کے ساتھی ان کا مقابلہ نہیں کر
سکیں گے۔ یہ نہ صرف جادوئی طاقتیں آپ کے خلاف استعمال کریں
گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ پورے مصر کی بدمعاش قوتوں کو بھی آپ کے
پیچھے لگا دیں۔ جس ہوٹل میں آپ رہ رہے ہیں اس کی مالکہ کاشانہ بہت
بڑے گینگ کی سربراہ ہے۔ پہلے ان کا یہ منصوبہ تھا کہ فیری، کاشانہ
کی جگہ لے کر پورے گینگ کو آپ کے خلاف استعمال کرے گی لیکن
پھر انہوں نے اپنا پلان بدل دیا۔ اس لئے میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے
کہ آپ خاموشی سے واپس چلے جائیں اور اپنی اور اپنے ساتھیوں کی
جانیں بچا لیں۔ آپ کی ابھی پاکیشیا کو بہت ضرورت ہے"...... ڈاکٹر
شاپوری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ نے تاروتی جادو پر ریسرچ کی ہے۔ کیا آپ اس سلسلے میں
میری رہنمائی کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر
شاپوری بے اختیار مسکرا دیئے۔

"میں سمجھ گیا کہ آپ پر میری نصیحتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا اور مجھے
پہلے سے یقین تھا لیکن میں اپنا فرض پورا کرنا چاہتا تھا۔ بہرحال جہاں
تک تاروتی جادو یا اس کی شیطانی طاقتوں کا تعلق ہے تو میں نے واقعی
اس پر ریسرچ کی ہے۔ میں نے اس پر ایک کتاب لکھی تھی لیکن پھر مجھ

سے زندگی کے عوض حلف لیا گیا کہ میں یہ کتاب کبھی شائع نہیں
کروں گا اور اس سلسلے میں کسی کو آگاہ بھی نہیں کروں گا۔ ڈاکٹر ناصر
صاحب نے جب جوزف کے بارے میں بتایا تو مجھے تجسس پیدا ہوا
اس لئے میں نے آپ سے ملاقات کی اور آپ کو بتا بھی دیا کہ جوزف کی
بات درست ہے لیکن میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر
سکتا"...... ڈاکٹر شاپوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ حلف آپ نے ان شیطانی طاقتوں کو دیا تھا"...... عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں یہاں کی ایک بدمعاش تنظیم کے سرغنہ کو۔ وہ مجھے
تاروتی طاقتوں کے زیر اثر ہلاک کرنا چاہتا تھا اور میں نہ اس کا مقابلہ کر
سکتا تھا اور نہ اس کے غنڈوں اور بدمعاشوں کا، اس لئے مجبوراً مجھے
حلف دینا پڑا اور میں آج تک اس حلف پر قائم ہوں"...... ڈاکٹر
شاپوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے اس کا اور کہاں رہتا ہے وہ"...... عمران نے کہا۔

"اس کا نام ڈاکٹر وکٹر ہے اور وہ وکٹر کلب کا مالک ہے لیکن اس کا
کوئی براہ راست تعلق ان تاروتی طاقتوں سے نہیں ہے۔ وہ تو ان کے
زیر اثر میرے خلاف ہوا تھا۔ اگر تم سوچ رہے ہو کہ اس کے ذریعے
ان تاروتی طاقتوں کے بارے میں معلومات حاصل کر لو گے تو یہ غلط
ہے"...... ڈاکٹر شاپوری نے جواب دیا۔

"چلیں آپ خود نہیں بتانا چاہتے تو کسی ایسی شخصیت کے بارے

میں بتادیں جو میری رہنمائی کر سکے "...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ سوری۔ ایسا کوئی آدمی نہیں ہے"...... ڈاکٹر شاپوری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا یہ بتادیں کہ آپ کو معلوم ہے کہ انسان نے بہرحال مرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... ڈاکٹر شاپوری نے چونک کر کہا۔

"اور یہ بات بھی آپ کو معلوم ہے کہ موت کا جو وقت مقرر کیا گیا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی مجھے معلوم ہے لیکن آپ کہنا کیا چاہتے ہیں"۔ ڈاکٹر شاپوری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر آپ موت سے کیوں خوفزدہ ہیں۔ جب وقت آئے گا تو کوئی روک نہیں سکے گا اور جب تک وقت نہیں آتا تب تک آپ کو کوئی مار نہیں سکتا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر شاپوری بے اختیار ہنس پڑے۔

" یہ سب کتابی باتیں ہیں عمران صاحب۔ موت سے بہرحال ہر کوئی خوفزدہ رہتا ہے اور میں بھی نہیں چاہتا کہ اس طرح غنڈوں اور بدمعاشوں کے ہاتھوں مارا جاؤں"...... ڈاکٹر شاپوری نے کہا۔

" تو آپ چاہتے ہیں کہ کسی معزز آدمی کے ہاتھوں آپ کی موت آئے تو آپ کی یہ خواہش میں پوری کر دیتا ہوں۔ جوزف انتہائی معزز آدمی ہے۔ اس کے ہاتھوں آپ کو مرنے پر یقیناً فخر ہو گا"۔ عمران نے

کہا تو ڈاکٹر شاپوری کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔ چلیں اٹھیں اور جائیں ورنہ"۔ ڈاکٹر شاپوری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ یکلخت تبدیل ہو گیا تھا۔

" جوزف"...... عمران نے ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" تمہاری جیب میں مشین پسٹل تو ہو گا"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" یس باس"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

" یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو تم۔ میں پولیس کو فون کرتا ہوں"...... ڈاکٹر شاپوری یکلخت آپ سے تم پر آ گیا تھا۔

" ڈاکٹر شاپوری اگر آپ نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس سے پہلے کہ آپ کا ہاتھ رسیور تک پہنچے جوزف کے پسٹل کی گولی آپ کے دل تک پہنچ جائے گی۔ اس لئے اطمینان سے بیٹھیں۔ آپ نے خود ہی کہا ہے کہ غنڈوں اور بدمعاشوں کی بجائے معزز آدمی کے ہاتھوں مرنا چاہتے ہیں ورنہ مجھے آپ کو مارنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ میں تو آپ کی خواہش پوری کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

" تم۔ تم۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں ڈاکٹر ناصر سے کہتا ہوں"۔
ڈاکٹر شاپوری کی حالت مزید خراب ہو گئی تھی۔

" ڈاکٹر ناصر کیا پسٹل سے نکلنے والی گولی روک سکیں گے۔ بولیں"...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ۔ مم۔ مگر۔ تم کیوں مجھے مارنا چاہتے ہو"...... ڈاکٹر شاپوری کی حالت یکلخت بے حد خراب ہو گئی تھی۔

" پھر وہی بات۔ میں کب آپ کو مارنا چاہتا ہوں۔ آپ صاحب علم ہیں اور میں تو صاحب علم لوگوں کی دل سے قدر کرتا ہوں لیکن آپ ایک غنڈے اور بدمعاش کے سامنے حلف دے کر علم کو انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کرنے سے انکاری ہیں اور مجھے بھی روک رہے ہیں کہ میں بھی انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کام نہ کروں اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جس موت سے آپ ڈر رہے ہیں وہ موت خود کسی بھی لمحے اور کسی بھی صورت میں آ سکتی ہے۔ ابھی جب جوزف ٹریگر دبائے گا تو نہ ہی آپ کو وہ حلف بچا سکے گا اور نہ شیطانی طاقتیں"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ مم۔ مم۔ مم۔ مگر۔ مگر۔ تم کیسے ان خوفناک طاقتوں کا مقابلہ کرو گے۔ وہ میرے بھی خلاف ہو جائیں گے اور مجھے عبرتناک موت مار دیں گے"...... ڈاکٹر شاپوری نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ خود تو بتا رہے ہیں کہ وہ خوفناک طاقتیں مجھ سے خوفزدہ ہیں اس لئے کہ وہ شیطانی طاقتیں ہیں اور جس طرح اندھیرا روشنی سے خوفزدہ رہتا ہے کیونکہ روشنی کے ساتھ ہی اندھیرے کا وجود ختم ہو جاتا ہے، اسی طرح ان شیطانی طاقتوں کی بھی کوئی بنیاد نہیں ہوتی۔ یہ بظاہر بہت خوفناک نظر آتی ہیں لیکن اس کی کوئی اصل نہیں ہوتی"...... عمران نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن تم مجھے معاف کر دو۔ پلیز۔ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تم بے شک جو چاہو کرو"۔ ڈاکٹر شاپوری نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ ایک شرط پر آپ کی جان بخشی ہو سکتی ہے کہ آپ تاروتی جادو پر لکھی ہوئی کتاب مجھے دے دیں ورنہ ہم آپ کو ہلاک کر کے اور آپ کے ملازم کو گولی مار کر خود ہی اس کتاب کو تلاش کر کے حاصل کر لیں گے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ میں نے حلف دیا ہے کہ میں یہ کتاب کسی کو نہیں دوں گا اور اگر میں نے حلف توڑا تو ان شیطانی طاقتوں کو فوراً علم ہو جائے گا اور میں عبرتناک موت مارا جاؤں گا۔ خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو۔ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں"...... ڈاکٹر شاپوری نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" آپ نے یہی حلف دیا ہے کہ آپ یہ کتاب کسی کو نہیں دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... ڈاکٹر شاپوری نے کہا۔

"تو آپ مجھے کتاب نہ دیں میں خود اٹھا لوں گا اور یہیں بیٹھ کر اسے پڑھ کر واپس رکھ دوں گا۔ اس طرح آپ کا حلف قائم رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتا"...... ڈاکٹر شاپوری نے کہا۔

"جوزف۔ میں پانچ تک گنتا ہوں اگر ڈاکٹر صاحب پانچ تک حامی نہ بھریں تو پانچ سنتے ہی گولی مار دینا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رک رک کر گننا شروع کر دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم دونوں کے چہرے بتا رہے ہیں کہ تم واقعی گولی مار دو گے۔ میں تیار ہوں تمہیں کتاب دکھانے کے لئے"۔ ڈاکٹر شاپوری نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"جاؤ جوزف اور ڈاکٹر صاحب کے ملازم کو بلاؤ تاکہ ڈاکٹر صاحب خود ہاتھ لگانے کی بجائے کتاب اپنے ملازم سے منگوا لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف نے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم آگ میں کودنے جا رہے ہو عمران۔ میں تو کمزور آدمی ہوں لیکن"...... ڈاکٹر شاپوری نے بولنا شروع کیا۔

"خاموش ہو جائیں آپ۔ مجھے بزدل لوگوں سے شدید نفرت ہے اور آپ کے صاحب علم ہونے کی وجہ سے میں آپ کو برداشت کر رہا ہوں ورنہ نجانے اب تک آپ کتنی بار قبر میں اتر چکے ہوتے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر شاپوری نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جوزف بھی اندر آ گیا تھا۔

"احمد۔ سیف سے مسودہ اٹھا لاؤ اور عمران صاحب کو دے دو"...... ڈاکٹر شاپوری نے کہا۔

"جی اچھا صاحب"۔ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا

"جوزف تم بھی ساتھ جاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا ملازم کے پیچھے باہر چلا گیا۔

"مجھے آپ کے اخلاق پر بھی حیرت ہو رہی ہے۔ آپ نے ہمارے لئے کوئی مشروب ہی نہیں منگوایا اور مشروب تو ایک طرف آپ نے اس کے لئے ہم سے پوچھا تک نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں"...... ڈاکٹر شاپوری نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد ملازم واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک مسودہ تھا جس پر باقاعدہ کور چڑھا ہوا تھا۔ اس نے وہ مسودہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ۔ اب جاؤ اور ہمارے لئے کافی بنا کر لاؤ"...... عمران نے کہا تو ملازم نے ڈاکٹر شاپوری کی طرف دیکھا۔

"جاؤ جب میں کہہ رہا ہوں تو جا کر بنا لاؤ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جاؤ لے آؤ"...... ڈاکٹر شاپوری نے مرے مرے سے لہجے میں کہا تو ملازم سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"جوزف تم نے خیال رکھنا ہے۔ میں ذرا اس کتاب کا مطالعہ دوسرے کمرے میں جا کر کر لوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کہاں جا رہے ہو"...... ڈاکٹر شاپوری نے چونک کر کہا۔

"فکر مت کرو۔ میں یہ کتاب ساتھ نہیں لے جاؤں گا۔ میں ذرا اطمینان سے اس کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آ گیا۔ ساتھ ہی دوسرا کمرہ تھا جس میں لائٹ جل رہی تھی۔ عمران اس کمرے میں داخل ہوا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا لیکن ابھی وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک لائٹ چلی گئی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ باہر برآمدے میں لائٹ جل رہی تھی۔ صرف اس کمرے کی لائٹ گئی تھی۔ عمران نے مسودہ میز پر رکھا اور دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا لیکن ابھی وہ سوئچ بورڈ تک پہنچا بھی نہ تھا کہ لائٹ خود بخود دوبارہ آ گئی۔ عمران تیزی سے مڑا لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ میز پر موجود مسودہ غائب ہو چکا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ شیطانی قوتوں کی کارروائی ہے۔ وہ واپس مڑا اور دوبارہ اس کمرے میں داخل ہوا جہاں ڈاکٹر

شاپوری اور جوزف موجود تھے۔

"شیطانی قوتیں تمہارا مسودہ لے گئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسے۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا"۔ ڈاکٹر شاپوری نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم اپنے علم سے چیک کر لو۔ میں جھوٹ نہیں بولا کرتا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ملازم اندر داخل ہوا تو اس کے دونوں ہاتھوں میں کافی کی دو پیالیاں موجود تھیں۔

"اس طرح مہمانوں کو کافی پیش کی جاتی ہے۔ نانسنس۔ لے جاؤ انہیں"...... عمران کو واقعی غصہ آ گیا تھا اور ملازم فوراً ہی اس طرح مڑ گیا جیسے کافی کی دو پیالیاں پیئے جانے سے بچ جانے پر عمران کا طور پر مشکور ہو۔

"ہاں۔ سوگانی لے گئی ہے۔ اوہ۔ اوہ ہاں۔ لے گئی ہے اور اب موت سے کوئی نہیں بچا سکتا"...... ڈاکٹر شاپوری نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔

"اب تم اپنی زبان سے سب کچھ بتاؤ گے۔ ابھی اور اسی وقت"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے ڈاکٹر شاپوری کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کا جسم اس طرح جھٹکے کھانے لگا جیسے اسے طاقتور الیکٹرک کرنٹ لگ رہا ہو اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ اس کے چہرے پر بے پناہ تکلیف کے تاثرات موجود تھے۔

"ویری بیڈ"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"باس۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... جوزف نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شیطانی طاقتیں کھل کر سامنے آگئی ہیں۔ بہر حال آؤ اب چلیں یہاں سے"...... عمران نے کہا اور واپس مڑا لیکن باہر آکر وہ ایک بار پھر اچھل پڑا کیونکہ سامنے برآمدے میں ہی ڈاکٹر کا ملازم فرش پر چت پڑا ہوا تھا۔ کافی کی دونوں پیالیاں ٹوٹی ہوئی فرش پر پڑی تھیں اور کافی فرش پر بہہ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بھی بے نور ہو چکی تھیں۔

"چلو اچھا ہوا ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ ہمارے جاتے ہی اس نے پولیس کو فون کر دینا ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور کوٹھی کے پھاٹک سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل کی کار میں بیٹھے واپس ہوٹل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی طاری تھی۔ جو کچھ ڈاکٹر شاپوری اور اس کے ملازم کے ساتھ ہوا تھا اور جس طرح عمران کی موجودگی میں مسودہ غائب ہوا تھا اس نے عمران کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"تم اب اپنے کمرے میں جاؤ جوزف"...... عمران نے اپنے کمرے کے سامنے رکتے ہوئے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"ارے ایک منٹ۔ میرے کمرے کی چابی تو تمہارے پاس ہے۔ اسے تو کھول دو ورنہ مجھے باقی ساری رات دروازے پر ہی کھڑے کھڑے گزارنا پڑے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف تیزی سے مڑا۔ اس نے اپنی جیب سے چابی نکالی اور کمرہ کھول دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب جاؤ اور اطمینان سے سو جاؤ۔ عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور اسے ڈائریکٹ کر کے اس نے ڈاکٹر ناصر کے نمبر پریس کر دیئے۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر ناصر کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ مجھے یقین تھا کہ آپ ابھی تک جاگ رہے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری کال کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"آپ نے انتظار کیا ہے تو آپ کو انتہائی دلچسپ سٹوری بھی سننے کو مل جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سٹوری۔ کیا مطلب"...... ڈاکٹر ناصر نے چونک کر کہا تو عمران نے اسے ڈاکٹر شاپوری کی رہائش گاہ میں جانے سے لے کر واپس ہوٹل آنے تک کی ساری روئیداد سنا دی۔

"لیکن میں نے ابھی ڈاکٹر شاپوری کو فون کیا تو اس کے ملازم نے فون اٹنڈ کیا اور مجھے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب آرام کرنے چلے گئے ہیں اور اس نے تم دونوں کے بارے میں بتایا کہ تم دونوں واپس چلے گئے ہو"...... ڈاکٹر ناصر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ دونوں تو مر چکے تھے"...... عمران

نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔
"میں تمہیں ان کا فون نمبر بتاتا ہوں۔ تم خود بات کر لو"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے فون نمبر بتا دیا۔
"مجھے فون کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے آپ پر اعتماد ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کی موت مصنوعی تھی۔ شاید ان شیطانی طاقتوں نے یہ ڈرامہ کھیلا ہے۔ بہرحال یہ ڈاکٹر شاپوری میرے کام کا آدمی نہیں ہے۔ وہ خود ان شیطانی طاقتوں کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ اس بات سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن اب تم کیا کرو گے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔
"اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ کوئی نہ کوئی سبب خود ہی بنا دے گا"...... عمران نے کہا۔
"اوکے۔ بہرحال میں بھی اس بارے میں سوچوں گا کہ کس طرح تمہاری مدد کر سکتا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔
"شکریہ۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ کل وہ فیری سے مل کر اس زاراگ سے مل جائے گا تاکہ حتمی طور پر پتہ چل سکے کہ کیا واقعی وہ کوئی شیطانی طاقت ہے کیونکہ اب اسے ڈاکٹر شاپوری کی کسی بات پر یقین نہ رہا تھا۔ ہو سکتا ہے اس نے صرف عمران کو خوفزدہ کرنے کے لئے یہ بات کی ہو کہ عمران ڈر کر واپس چلا جائے۔

ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر بوڑھا راہول، تارم اور راکیلی سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے۔ سب سے آگے بوڑھا راہول تھا۔ اس کے پیچھے تارم اور تارم کے پیچھے راکیلی تھی جو فیری کے روپ میں موجود تھی۔ بوڑھے راہول کے سامنے ایک بڑا سا باکس موجود تھا جو مستطیل شکل کا تھا اور شکل سے ہی انتہائی قدیم نظر آ رہا تھا۔ اس پر عجیب سے نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ وہ تینوں سر جھکائے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کمرہ بھی کسی قدیم عمارت کا حصہ دکھائی دیتا تھا۔ کمرے میں عجیب سی بو تھی۔ ایسی بو جیسے اس کمرے میں گلے سڑے پیاز طویل عرصے تک پڑے رہے ہوں۔ کمرے میں پراسرار سا سکوت طاری تھا کہ اچانک سائیں سائیں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور ان تینوں کی نظریں مزید جھک گئیں اور ان کے چہروں پر انتہائی عقیدت کے تاثرات ابھر آئے۔ چند لمحوں بعد سائیں سائیں کی آوازیں

ختم ہوئیں تو ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے پانی کا جھرنا بہہ رہا ہو۔ پھر یہ آوازیں بھی ختم ہو گئیں اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بوڑھا راہول، تارم اور راکیلی تینوں بے اختیار سجدے میں گر گئے۔ ان کے منہ سے عجیب سی زبان کے الفاظ تیزی سے نکل رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں گہری تاریکی سی چھا گئی اور ان تینوں نے سر اٹھائے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ ان کے سامنے ایک لمبا اور دبلا پتلا انسان موجود تھا جس نے سر سے لے کر پاؤں تک سیاہ رنگ کا لبادہ پہنا ہوا تھا۔ صرف اس کی تیز سرخ رنگ کی آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔ ان آنکھوں میں اس قدر تیز چمک تھی جیسے وہ آتش فشاں کا دہانہ ہو جس کے اندر لاوا دہک رہا ہو۔ ویسے آنکھیں یکسر انسانی تھیں۔

"تم سب ایک حقیر سے آدمی سے خوفزدہ ہو گئے ہو۔ ایک ایسے انسان سے جو میرے مقابل کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میرے دور میں نیکی کی قوتیں موجود نہیں تھیں۔ کیا وہ میرے مقابل نہ تھیں۔ بولو۔ جواب دو"...... ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"مقدس روح۔ ہم تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتے"..... بوڑھے راہول نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم بزدل ہو۔ تم میری دی ہوئی بے پناہ طاقتیں رکھنے کے باوجود بزدل ہو اور اگر تمہاری بزدلی کا یہی حال رہا تو پھر راہول مذہب

اس دنیا سے ناپید ہو جائے گا اور تمہاری بزدلی کی وجہ سے میں بھی فنا ہو سکتا ہوں۔ میں اپنی روح تم سے واپس لے رہا ہوں"۔ وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی بوڑھے راہول کے حلق سے ہلکی سی کراہ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح پٹ سے نیچے گرا جیسے اچانک اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو اور چند لمحوں بعد اس کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے جہاں چند لمحے پہلے بوڑھا راہول موجود تھا وہاں اب راکھ کی چھوٹی سی ڈھیری کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ تارم اور راکیلی دونوں کے جسم کانپ رہے تھے۔ ان کے چہرے زرد پڑے ہوئے تھے۔

"تم تارم۔ تم بھی بزدل ہو اس لئے تم بھی ختم ہو جاؤ"۔ وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ تارم کچھ کہتا اچانک اس کے جسم میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی اور اس کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ چیخیں مدھم پڑتی چلی گئیں اور جب آگ بجھی تو وہاں بھی راکھ کی ایک چھوٹی سی ڈھیری پڑی نظر آ رہی تھی۔

"راکیلی تم میری اور شیطان کی ایک بہت بڑی طاقت ہو لیکن تم بھی اس حقیر آدمی سے خوفزدہ ہو گئی ہو اس لئے تمہیں ایک ہزار سال تک زمین کی تہہ میں قید کئے جانے کی سزا دیتا ہوں"...... اسی چیختی ہوئی آواز نے دوبارہ کہا اور اس کے ساتھ ہی راکیلی کا جسم یکلخت غائب ہو گیا۔ اب کمرہ خالی تھا اور وہاں صرف راکھ کی دو ڈھیریاں پڑی

ہوئی تھیں۔اس کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور قوی الجثہ جسم کا مالک نوجوان دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔اس کے جسم پر انتہائی قیمتی لباس تھا۔وہ آگے بڑھا اور یکلخت زمین پر بیٹھ کر سجدے میں گر گیا۔

" گارم۔ کیا تم اپنی روح میرے حوالے کرنے کے لئے تیار ہو"...... وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بصد شوق مقدس روح"...... اس قوی الجثہ نوجوان نے سجدے میں پڑے پڑے جواب دیا۔

" لیکن اب جب تک اس پاکیشیائی آدمی کا خاتمہ نہیں ہو جاتا میں اپنی روح تمہارے جسم میں داخل نہیں کروں گا لیکن تمہاری روح آج سے میرے قبضے میں رہے گی۔اٹھ اور بیٹھ جا"...... وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ نوجوان اٹھ کر بیٹھ گیا۔

" سنو۔اب تارم اور بوڑھے راہول کی جگہ میں تمہیں دے رہا ہوں۔آج سے تم گارم راہولی کہلاؤ گے اور راہولی کی تمام طاقتیں آج سے تمہارے تحت کام کریں گی اور تاروتی جادو کے سب سے بڑے تاروتی آج سے تم ہو گے اور تم اب اس محل میں رہو گے جو اس بزدل بوڑھے نے فیری کو دیا تھا۔اپنی تمام طاقتوں کو اس عمران کے خلاف جھونک دو اس کا عبرتناک انداز میں خاتمہ کر دو اور اگر چاہو تو پوری دنیا کے غنڈوں اور بدمعاشوں کو اسے ہلاک کرنے پر مامور کر دو لیکن اس کا خاتمہ انتہائی ضروری ہے"...... وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" حکم کی تعمیل ہو گی مقدس روح۔لیکن ہماری طاقتیں ا
خلاف کام ہی نہیں کرتیں۔پہلے بھی ہم نے اپنی طاقتوں ک
لیکن ان سب نے صاف جواب دے دیا۔ان کا کہنا ہے کہ جواب دیتے جائیں گی"...... گارم نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے کیوں انکار کیا ہے"...... اسی آواز
بوڑھے راہول نے راکیلی کی مدد حاصل کی تھی اور راکیلی نے انسانی روپ میں اس کے قریب ہونے کا فیصلہ کیا۔راکیلی کا خیال تھا کہ وہ اس قدر خوبصورت لڑکی کا روپ دھارے گی کہ یہ شخص اس کے حسن کے جال میں پھنس کر انتہائی پستیوں میں گر جائے گا اور ایک بار وہ گناہ سے آلودہ ہو گیا تو پھر اس کا خاتمہ انتہائی معمولی بات ہو گی لیکن راکیلی نے دیکھ لیا کہ عمران کے ذہن کے کسی گوشے میں راکیلی کے لئے پسندیدگی یا گناہ کی کوئی رمق تک موجود نہ تھی اس لئے اس کا منصوبہ ناکام ہو گیا ورنہ اگر عمران کی جگہ کوئی اور نوجوان ہوتا تو راکیلی کو اس لڑکی کے روپ میں دیکھ کر پاگل ہو جاتا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس آدمی کو عورت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔یہ اس معاملے میں بنجر ہے۔اب رہ جاتی ہے یہ بات کہ اسے کس طرح کمزور کیا جائے تو اس کے بے شمار طریقے ہو سکتے ہیں لیکن سب سے کامیاب، پر اثر اور فوری طریقہ یہی ہے کہ اسے کوئی حرام چیز کھلائی یا پلائی جائے اور مجھے معلوم ہے کہ یہ شخص اس معاملے میں بے حد محتاط رہتا ہے اس لئے اگر اسے ایسے آدمی سے ملا دیا جائے جو اس کا ہم مذہب

ہوئی ہو اور جس سے یہ آدمی متاثر بھی ہو جائے تو اس کے ذریعے اور ایک لیے کھلایا یا پلایا جا سکتا ہے۔اس کے بعد یہ ہمارے قابو میں آ ہوا۔اس کے یہ بات بھی مجھے معلوم ہے کہ چونکہ اس نے دانستہ یہ چیز پر بیٹھ کر پینی نہ ہو گی اس لئے اسے ہلاک نہیں کیا جا سکتا لیکن ہم اسے زرخ میں قید کر سکتے ہیں جہاں یہ بھوک و پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے گا اور اس کی مدد کے لئے وہاں کوئی طاقت نہ پہنچ سکے گی۔ نہ اس کا کوئی ساتھی انسان اور نہ ہی نیکی کی کوئی طاقت۔اس کے علاوہ ایک اور صورت بھی ہے کہ اس پر غنڈوں اور بدمعاشوں سے تابڑ توڑ حملے کرائے جائیں لیکن جس طرح کا یہ آدمی ہے یہ اس طرح قابو میں نہ آسکے گا اس لئے یہی سب سے بہتر ہے کہ اسے حرام کھلایا جائے اور اس کا بندوبست تم نے کرنا ہے"۔وہی چیختی ہوئی آواز نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مقدس روح لیکن اگر آپ حکم دیں تو زرخ میں اس کی ہڈیاں توڑ کر اسے ہلاک کر دوں تاکہ اس کی ہلاکت یقینی ہو جائے"...... گارم نے جواب دیا۔

"نہیں۔ تم نے وہاں نہیں جانا کیونکہ اگر تم وہاں گئے تو پھر یہ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ تم نے اپنی طاقتوں کے ذریعے اسے وہاں پہنچانا ہے۔ پھر یہ وہاں سے کسی صورت نہ نکل سکے گا اور یہ بھی سن لو کہ جب اس کا خاتمہ ہو جائے تو پھر اس کے ساتھیوں کو تم آسانی سے ہلاک کر سکتے ہو لیکن اس کی موت سے پہلے اس کے ساتھیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنا ورنہ وہ فوراً سب کچھ سمجھ

جائے گا"...... اسی چیختی ہوئی آواز نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مقدس روح"...... گارم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاؤ اور جیسے تمہیں حکم دیا گیا ہے ویسے کرو"...... چیختی ہوئی آواز نے کہا تو گارم ایک بار پھر سجدے میں گرا اور پھر اٹھا اور تیزی سے مڑ کر تقریباً دوڑتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر مکھیوں کی بھنبھناہٹ ابھری۔ پھر جھرنے کی آواز اور آخر میں سائیں سائیں کی آواز کے ساتھ ہی وہ سیاہ پوش غائب ہو گیا اور کمرے میں بوڑھے راہول اور تارم کی راکھ پڑی رہ گئی۔

ہوٹل کے کمرے میں عمران کے ساتھ ٹائیگر، جوزف اور جوانا موجود تھے۔وہ سب ابھی ناشتے سے فارغ ہوئے تھے۔

"باس۔اب آپ زاراگ صحرا جائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔میں چاہتا ہوں کہ اس فیری کے ساتھ اس صحرا میں جاؤں تاکہ یہ دیکھ سکوں کہ وہ اصل میں کیا چاہتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر اس کے لئے وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔مجھے حکم دیں۔ایک لمحے میں اس لڑکی سے سب کچھ اگلوا لوں گا"...... جوانا نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ جوزف کا اس لڑکی کے بارے میں کیا خیال ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر اس نے بتایا ہے کہ یہ لڑکی کوئی شیطانی طاقت ہے

لیکن شیطانی طاقت جوانا کا کیا بگاڑ سکتی ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گارم ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"گارم ہاؤس۔کیا مطلب۔کیا یہ فون نمبر فیری ہاؤس کا نہیں ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی اسی کا ہے لیکن مادام فیری اس رہائش گاہ میں بطور مہمان رہ رہی تھیں جبکہ اس رہائش گاہ کے اصل مالک گارم ایکریمیا گئے ہوئے تھے۔اب وہ واپس گئے ہیں اور مادام فیری ایکریمیا چلی گئی ہیں اس لئے اب یہ گارم ہاؤس ہے"...... دوسری طرف سے وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا۔

"اچھا تو باقاعدہ تبادلہ ہو رہا ہے کہ ایک ایکریمیا سے آ رہا ہے اور دوسرا ایکریمیا جا رہا ہے۔یہ گارم صاحب کیا کرتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی بزنس کرتے ہیں۔قدیم نوادرات کا بزنس۔آپ کون صاحب بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔میں پاکیشیا سے نوادرات جدیدہ کی تلاش میں آیا ہوا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نوادرات جدیدہ۔ کیا مطلب۔ جدید چیزیں کیسے نوادرات ہو سکتی ہیں۔ نوادرات تو ہوتے ہی وہی ہیں جو قدیم ہوں"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ہاں نوادر انتہائی قیمتی چیز کو کہتے ہیں اس لئے نوادرات جدیدہ کا مطلب ہوا جدید قیمتی چیزیں۔ جیسے آپ ہیں۔ آپ کی خوبصورت اور شہد میں ڈوبی ہوئی انتہائی میٹھی آواز بتا رہی ہے کہ آپ بھی نوادرات جدیدہ میں شامل ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ عمران صاحب۔ لیکن میں اجنبیوں سے راہ و رسم بڑھانے کی قائل نہیں ہوں کیونکہ وہ صرف بھنورے ہوتے ہیں"...... دوسری طرف سے بڑی بے باکی سے جواب دیا گیا۔

"بھنورہ بے چارہ کیا کر سکتا ہے جب پھول جناب گارم کی نگرانی میں پہلے سے موجود ہو۔ بہرحال گارم صاحب سے بات کرا دیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ گارم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والے کے لہجے سے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ نوجوان آدمی ہے۔

"میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ کل رات میری ملاقات مادام فیری سے

ہوئی۔ انہوں نے مجھے ایک نقشہ دیا تھا ایک قدیم معبد کی تلاش کے سلسلے میں۔ میں وہ نقشہ انہیں واپس کرنا چاہتا ہوں لیکن اب آپ کی فون آپریٹر نے بتایا ہے کہ مادام فیری ایکریمیا چلی گئی ہیں۔ آپ وہاں کا پتہ بتا دیں تاکہ میں نقشہ انہیں بھجوا دوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا مادام فیری سے کوئی ذاتی تعلق نہیں رہا۔ یہ رہائش گاہ میری ذاتی ہے لیکن میں بزنس کے سلسلے میں زیادہ وقت ایکریمیا میں گزارتا ہوں۔ مادام فیری سے ملاقات ایکریمیا میں ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ آثار قدیمہ کی ماہر ہیں اور مصر میں کسی قدیم پجاری کے خفیہ معبد کی تلاش میں کام کرنا چاہتی ہیں لیکن انہیں ہوٹلوں میں رہنے سے نفرت ہے تو میں نے انہیں اپنی اس رہائش گاہ کی آفر کر دی جو انہوں نے قبول کر لی۔ میں رات کی فلائٹ سے ایکریمیا سے واپس آیا ہوں۔ مادام فیری سے میں نے کہا ہے کہ وہ بے شک یہاں رہیں۔ اتنی بڑی رہائش گاہ میں وہ آسانی سے رہ سکتی ہیں لیکن انہوں نے بتایا کہ ان کی آج صبح کی فلائٹ سے سیٹ بک ہے۔ وہ کچھ ماہ بعد واپس آئیں گی اور پھر وہ چلی گئیں۔ مجھے ان کے ایڈریس کا علم نہیں ہے"...... گارم نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ کل رات تک تو ان کے جانے کا کوئی ارادہ نہ تھا"...... عمران نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں عمران صاحب۔ جو کچھ مجھے معلوم ہے

وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے"...... گارم نے جواب دیا۔

"اوکے۔بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔آپ پاکیشیا سے آئے ہوئے ہیں اور پاکیشیا ہمارا برادر اسلامی ملک ہے۔آپ ہمارے معزز مہمان ہیں۔اگر آپ آج رات کا کھانا میرے پاس کھائیں تو یہ میرے لئے اعزاز ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ میں آپ کی کوئی مدد بھی کر سکوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کا بے حد شکریہ۔لیکن آپ کا تعلق تو بزنس سے ہے۔آپ کیسے کسی معبد کی تلاش میں مدد دے سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"معبد کی تلاش۔اوہ۔تو آپ بھی مادام فیری کی طرح کسی معبد کی تلاش میں ہیں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس نے جان بوجھ کر معبد کی تلاش کا نام لیا تھا تاکہ گارم اس کے جواب میں اگر فوراً اپنی خدمات کا ریفرنس دے گا تو وہ سمجھ جائے گا کہ گارم بھی فیری کی طرح کوئی طاقت ہے لیکن گارم نے جس انداز میں جواب دیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ایسا نہیں ہے اور فیری شاید کسی پراسرار وجہ کی بناپر غائب ہو گئی ہو۔

"ہاں۔کیا آپ اس سلسلے میں کوئی مدد کر سکتے ہیں۔بہرحال آپ بھی نوادرات کا ہی بزنس کرتے ہیں اور نوادرات کا تعلق معبدوں سے

بھی ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تو ایجنسیوں کے ذریعے نوادرات خریدتا ہوں اور میری کمپنی کے ماہرین اسے پرکھتے ہیں۔ذاتی طور پر تو مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے البتہ آپ اس علم کے ماہر ڈاکٹر جمال، ڈاکٹر ناصر وغیرہ سے مل لیں۔ان کے نام میں نے سنے ہوئے ہیں۔شاید وہ آپ کے کام آ سکیں"...... گارم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ڈاکٹر جمال صاحب تو فوت ہو چکے ہیں اور ڈاکٹر ناصر صاحب سے میں کل مل چکا ہوں اور ایک صاحب اور ہیں ڈاکٹر پوری۔ان سے بھی مل چکا ہوں لیکن ابھی تک تو ناکامی ہوئی ہے۔ کیا آپ راہول مذہب کے بارے میں یا تاروتی جادو کے بارے میں جانتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"صرف سنا ہوا ہے۔ کبھی اس کے ماننے والوں میں سے کسی سے ملاقات نہیں ہوئی"...... گارم نے جواب دیا۔

"اسی راہول پجاری کے معبد کی تلاش ہے مجھے تاکہ شیطان کے گروپ کا خاتمہ کیا جاسکے اور اصل مسئلہ یہی ہے کہ ماہرین شیطانی وں کے خوف کی وجہ سے میری مدد نہیں کرتے"۔عمران نے اس کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔اگر یہ بات ہے عمران صاحب تو پھر آپ نوجہان میں والے بزرگ ابو ربیع سے مل لیں۔وہ عربی النسل بزرگ ہیں اور بڑی روحانی شخصیت ہیں۔وہ کسی نہ کسی انداز میں آپ کی ضرور

مدد کریں گے"...... گارم نے جواب دیا۔

"کیا وہ ماہر آثار قدیمہ بھی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ روحانی شخصیت ہیں اور ایسی شخصیت کہ انہیں سب کچھ معلوم ہوتا ہے خاص طور پر شیطان کی طاقتوں اور اڈوں کے بارے میں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ معبد شیطان پجاری کا ہے تو پھر وہ ضرور جانتے ہوں گے۔ ویسے یہ میرا ذاتی خیال ہے۔ آپ چاہیں تو ان سے مل لیں چاہیں تو نہ ملیں۔ میرے ذہن میں تو ان کا نام آگیا ہے اور میں نے آپ کو بتا دیا ہے"...... گارم نے کہا۔

"اوکے۔ اس رہنمائی پر بے حد مشکور ہوں۔ انشاء اللہ جلد ہی ملاقات ہو گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا باس"...... ٹائیگر نے عمران کے چہرے کے بدلے ہوئے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ فون میں لاؤڈر موجود نہ تھا اس لئے دوسری طرف سے ہونے والی بات وہ نہ سن سکے تھے۔

"فیری غائب ہو گئی ہے یا کر دی گئی ہے اور اس کی جگہ گارم نے لے لی ہے لیکن گارم اپنے انداز اور لہجے سے غیر متعلق آدمی لگتا ہے۔ اس نے کسی روحانی شخصیت کا نام اور پتہ بتایا ہے لیکن نجانے یہ آدمی کیسا ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں اب کوئی ٹھوس لائحہ عمل طے کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور اسے ڈائریکٹ کر کے

اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر جمال کی صاحبزادی اساطیری کا فون نمبر چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"یونیورسٹی کا یا رہائش کا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو کیا وہ کسی یونیورسٹی میں بھی پڑھاتی ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"وہ یونیورسٹی لائبریری کی انچارج ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ دونوں نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے پہلے یونیورسٹی کے نمبر پریس کئے لیکن وہاں سے اسے بتایا گیا کہ اساطیری ایک ماہ کی رخصت پر ہیں تو اس نے اس کی رہائش گاہ کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مس اساطیری سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو۔ اساطیری بول رہی ہوں"...... تھوڑی دیر بعد اساطیری کی

انتہائی مترنم آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کے والد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مجھے ذاتی طور پر بے حد دکھ ہوا ہے۔ میں اس لئے پاکیشیا سے یہاں مصر آیا ہوں تاکہ آپ کے پاس پہنچ کر تعزیت کر سکوں لیکن مجھے آپ کی رہائش گاہ کا علم نہیں ہے"۔ عمران نے سنجیدہ اور قدرے افسردہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ عمران صاحب کہ آپ پاکیشیا سے صرف میرے والد کی تعزیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ یہ آپ کی انتہائی اعلیٰ ظرفی ہے۔ میں ایک بزرگ شخصیت کے پاس جا رہی تھی اور پورچ میں موجود کار میں بیٹھ چکی تھی کہ آپ کے فون کی اطلاع ملی۔ بہرحال آپ آ جائیں۔ میں شام کو چلی جاؤں گی۔ میں پتہ بتا دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی پتہ بتا دیا گیا۔

"کس بزرگ شخصیت کی بات کر رہی ہیں آپ"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک علاقہ ہے نوجہان۔ وہاں ایک بہت بڑی روحانی شخصیت موجود ہیں ابو ربیع۔ میرے والد صاحب بھی ان کے عقیدت مند تھے اور میں بھی اور جب سے والد صاحب کی وفات ہوئی ہے میں ان کے پاس اکثر جاتی رہتی ہوں۔ ان کی وجہ سے مجھے حوصلہ ملا ہے"...... اساطیری نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر میرے لئے بھی ان سے ملاقات اعزاز کا باعث ہو گی۔ میں آپ کے پاس آ رہا ہوں پھر اکٹھے ان کے پاس چلیں گے"...... عمران نے کہا۔

"جی ضرور۔ تشریف لے آئیں۔ میں آپ کی منتظر ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تم لوگ یہیں رہو۔ میں اس بزرگ سے مل آؤں۔ وہیں اساطیری سے تفصیل سے بات ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ کوئی خاص بات سامنے آ جائے۔ پھر آئندہ کا لائحہ عمل بنائیں گے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں آپ کے ساتھ چلوں"...... ٹائیگر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم یہیں رکو۔ ایک نیک بزرگ سے ملاقات ہی کرنی ہے۔ زیادہ بھیڑ بھاڑ کو یہ لوگ پسند نہیں کرتے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ میں آپ کے ساتھ جاؤں گا"...... جوزف نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اب اساطیری کی وجہ سے یہ بزرگ متنازع نہیں رہے۔ اس لئے تم بھی یہیں رکو گے"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ وہ جوزف کو اس لئے ساتھ نہ لے جانا چاہتا تھا کہ اساطیری سے اس بارے میں مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کرنا چاہتا

تھا اور اسے معلوم تھا کہ جوزف اس کے اس انداز پر غصہ کھا جاتا ہے۔ وہ یہی سمجھتا ہے کہ عمران واقعی ریشہ خطمی ہو رہا ہے حالانکہ عمران کا مقصد صرف اس لڑکی کو اپنے مخصوص انداز میں ڈیل کرنا ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں سوار ہو کر اساطیری کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا اساطیری نے اس کا بڑے گرمجوشانہ انداز میں استقبال کیا۔ پھر کمرے میں بیٹھ کر عمران نے باقاعدہ ڈاکٹر جمال کے لئے فاتحہ خوانی کی اور پھر افسوس کے رسمی جملے بھی ادا کئے۔

"آپ کا بے حد شکریہ عمران صاحب آپ کی پاکیشیا سے یہاں آمد سے میرا حوصلہ بے حد بڑھ گیا ہے۔ آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ آپ یہاں میرے پاس ٹھہریں"...... اساطیری نے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ میرے ساتھ میرے تین ساتھی بھی ہیں اس لئے ہم ہوٹل کاشانہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ آپ ابو ربیع کے پاس جانے کی بات کر رہی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آئیے"...... اساطیری نے اٹھتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے قاہرہ کی سڑکوں پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ کار ڈرائیور چلا رہا تھا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر اور اساطیری عقبی سیٹ پر موجود تھی۔ راستے میں عمران کے پوچھنے پر اساطیری نے ابو ربیع کی روحانیت اور نیکی کی شان میں ایک طویل قصیدہ پڑھ دیا۔

"یہ بتائیں کہ کیا اب بھی آپ کو اس راہول پجاری کے گمشدہ معبد کی تلاش ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میں نے اس خیال کو ہی ترک کر دیا ہے"...... اساطیری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ شاید یہاں اس معبد کو تلاش کرنے کے لئے کام کرنا چاہتے ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اساطیری نے کہا۔

"میں یہاں آیا تو تھا آپ کے والد کی وفات پر تعزیت کرنے لیکن یہاں پہنچتے ہی ایسے واقعات پیش آنے شروع ہو گئے کہ میں سمجھ گیا کہ شیطانی طاقتیں میری یہاں آمد کے بارے میں یہی سمجھی ہیں کہ میں اس معبد کو تلاش کرنے آیا ہوں اس لئے اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اب اس معبد کو تلاش کر کے ان شیطانی طاقتوں کا خاتمہ کر کے ہی چھوڑوں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیسے واقعات"...... اساطیری نے چونک کر پوچھا تو عمران نے فیری سے ملاقات، اس سے ملنے والے نقشے اور ڈاکٹر ناصر اور ڈاکٹر شاپوری سے ہونے والی بات چیت کے بعد فیری کے اچانک غائب ہو جانے تک کی ساری بات دوہرا دی۔

"چھوڑیں عمران صاحب۔ اس مسئلے کو رہنے دیں۔ یہ شیطانی طاقتیں کسی کا اس وقت تک کچھ نہیں بگاڑ سکتیں جب تک اس کے اندر کوئی کمزوری نہ ہو اور ویسے بھی اگر آپ راہولی طاقتوں کا خاتمہ کر دیں گے تو اس سے شیطان تو ختم نہیں ہو جائے گا"...... اساطیری نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن بہرحال جس جس برائی کا خاتمہ ہو سکتا ہے وہ تو کرنا ہی چاہئے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ ابو ربیع صاحب سے اس سلسلے میں بات کروں۔ شاید وہ اس معاملے میں کچھ رہنمائی کر سکیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ضرور کیجئے۔ وہ بہت بڑی روحانی شخصیت ہیں۔ وہ ضرور آپ کی مدد کریں گے"۔ اساطیری نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر نوجہان پہنچ کر وہ ایک بڑے سے احاطے میں پہنچ گئے جہاں کافی مرد اور عورتیں موجود تھیں اساطیری اور عمران کو ایک علیحدہ کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ابو ربیع صاحب کے پاس پہنچا دیا گیا۔ عمران نے دیکھا کہ ابو ربیع صاحب بوڑھے آدمی تھے۔ ان کے چہرے پر جلال موجود تھا لیکن ان کے جسم پر سادہ سا لباس تھا۔ وہ باقاعدہ اٹھ کر عمران سے ملے اور انہوں نے باقاعدہ عمران کو گلے لگا کر اسے تھپکی دی۔ اساطیری کا بھی انہوں نے بیٹی کے طور پر استقبال کیا۔

"مجھے معلوم ہے بیٹے کہ تم اس شیطان پجاری کے خفیہ معبد کو تلاش کرنا چاہتے ہو اور اس سلسلے میں تمہاری درست رہنمائی نہیں ہو رہی۔ وہ فیری بھی شیطانی طاقت تھی اور اس نے تمہیں جو نقشہ دیا تھا وہ بھی غلط تھا"۔ ابو ربیع نے خود ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن فیری غائب ہو گئی۔ کیوں"...... عمران نے کہا تو ابو ربیع صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اصل میں اس پجاری کی روح ان سے بگڑ گئی ہے۔ راہولیوں کا

سربراہ ایک بوڑھا آدمی تھا۔ اسے بھی جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ تارم کا بھی یہی حشر ہوا۔ فیری کو بھی سزا دی گئی ہے۔ اس کے بعد اس روح نے تارم کے ایک نائب کے ذمے لگایا ہے کہ وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ کر دے۔ اس طرح فیری غائب ہو گئی ویسے تم فکر مت کرو تم میرے پاس آ گئے ہو تو میں تمہاری حفاظت بھی کروں گا اور تمہاری رہنمائی بھی کروں گا"...... ابو ربیع نے کہا۔

"آپ کس طرح رہنمائی کریں گے۔ کیا آپ کو اس معبد کے بارے میں کچھ علم ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا تو ابو ربیع بے اختیار مسکرا دیئے۔

"میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک حقیر اور عاجز بندہ ہوں عمران بیٹے۔ میں کیا اور میری معلومات اور علم کیا لیکن تم خود بتا رہے ہو کہ یہ معبد شیطان کا اڈا ہے تو ایسے اڈوں کے بارے میں مجھے بہرحال آگاہ کر دیا جاتا ہے۔ کس طرح آگاہ کیا جاتا ہے اور کون آگاہ کرتا ہے یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔ میں تمہیں اتنا بتا سکتا ہوں کہ یہ معبد صحرائے انحالی کے تقریباً وسط میں ہے۔ کہاں ہے اور کس طرح اسے باہر نکالا جا سکتا ہے یہ سوچنا تمہارا کام ہے۔ باقی رہیں یہ شیطانی طاقتیں تو انشاء اللہ اب یہ شیطانی طاقتیں تم پر اس وقت تک آسانی سے حملہ نہ کر سکیں گی جب تک تمہارے اندر کوئی بڑی کمزوری پیدا نہ ہو۔ ویسے میرا مشورہ ہے کہ تم ہر وقت باوضو رہو"۔ ابو ربیع نے انتہائی مخلصانہ لہجے میں کہا تو عمران ان کی بات سے بے حد متاثر ہوا۔

"صحرائے انجانی ۔اوہ ۔اوہ ۔ڈیڈی کا بھی یہی خیال تھا ۔لیکن وہ کنفرم نہ تھے "...... اساطیری نے کہا۔اسی لمحے ایک آدمی اندر داخل ہوا۔اس نے ٹرے میں گہرے عنابی رنگ کے شربت کے تین گلاس رکھے ہوئے تھے ۔اس نے ایک گلاس ابو ربیع صاحب کے سامنے رکھا، دوسرا اساطیری اور تیسرا عمران کے سامنے رکھ کر وہ مڑا اور باہر چلا گیا۔

"درویشی شربت سے ہی تمہاری تواضع ہو سکتی ہے"...... ابو ربیع نے اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے گلاس منہ سے لگا لیا۔ عمران اور اساطیری نے بھی شربت پینا شروع کر دیا۔ شربت خاصا لذیذ تھا۔ تھوڑی دیر بعد تینوں گلاس خالی ہو گئے تو وہی آدمی واپس آیا اور اس نے تینوں گلاس اٹھائے اور واپس چلا گیا۔

"اب تم واقعی ان شیطانی طاقتوں کو شکست دے دو گے عمران۔ یہ شربت پینے کے بعد شیطانی طاقتیں تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی"۔ اچانک ابو ربیع نے عجیب سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ابو ربیع کا نہ صرف لہجہ بدلا ہوا تھا بلکہ اس کے لہجے میں شدید طنز بھی تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی انتہائی گہرے کنوئیں میں گرتا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ذہن پر یکلخت گہری تاریکی سی چھا گئی اور اس کے تمام حواس اس تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

گارم کے چہرے پر انتہائی تجسس کے تاثرات نمایاں تھے ۔وہ اپنے محل کے ایک کمرے میں فرش پر بچھی ہوئی سیاہ رنگ کی چادر جس پر سرخ رنگ کے دائرے سے بنے ہوئے تھے آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔اس کے سامنے دیوار روشن تھی جس پر ایک بڑے کمرے کا منظر اس طرح واضح طور پر نظر آ رہا تھا جیسے وہ دیوار کی بجائے اس کمرے میں موجود ہو۔ کمرے میں ایک بوڑھا بیٹھا ہوا تھا جس کے سامنے ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان لڑکی موجود تھی۔ وہ تینوں آپس میں باتیں کر رہے تھے ۔ان کے درمیان ہونے والی باتوں کی آواز بھی گارم کو سنائی دے رہی تھی لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا گارم کے چہرے کے تاثرات گہرے ہوتے جا رہے تھے۔

"اب پلا دو انہیں ڈاکوشا"...... گارم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی ہاتھ میں ٹرے

اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں تین عنابی رنگ کے شربت کے
گلاس رکھے ہوئے تھے اور گارم چونک کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس
آدمی نے ایک ایک گلاس تینوں کے سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا
تو سب سے پہلے اس بوڑھے نے گلاس اٹھا کر منہ سے لگایا تو اس کے
بعد اس لڑکی نے اور آخر میں اس نوجوان نے اور اس کے ساتھ ہی
گارم کی آنکھیں پھیلنے لگیں لیکن پھر جیسے ہی اس نوجوان نے شربت کا
گھونٹ لیا گارم بے اختیار اچھل پڑا۔

"اب مارا گیا راہول کا دشمن۔ مقدس روح۔ آخر کار فتح تمہاری
ہوئی"...... گارم نے یکلخت انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس
کے ساتھ ہی وہ بے اختیار سجدے میں گر گیا۔ اس کا پورا جسم شدت
جذبات سے اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے لرزے کا بخار چڑھا ہوا
ہو۔ وہ سجدے میں پڑا مسلسل چیخ رہا تھا۔ پھر یکلخت ایک جھٹکے سے وہ
اٹھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اس نے کمرے کا منظر دیکھا تو
بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کمرے میں وہ نوجوان اور لڑکی دونوں
فرش پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے جبکہ وہ بوڑھا آدمی ان
دونوں کو ہلا جلا کر اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ یقین کرنا چاہتا ہو کہ
کیا وہ واقعی بے حس و حرکت ہو چکے ہیں یا نہیں۔

"ابو ربیع۔ اس نوجوان آدمی کو اٹھا کر نیچے تہہ خانے میں پہنچا دو۔
وہاں سے میری طاقتیں اسے زخ میں لے جائیں گی۔ یہاں تمہارے
کمرے میں میری طاقتیں داخل نہیں ہو سکتیں"...... گارم نے اونچی

آواز میں کہا تو وہ بوڑھا تیزی سے پلٹا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
اس نے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا تو گارم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہوا
میں لہرائے تو دیوار پر موجود منظر غائب ہو گیا۔

اس کے ساتھ ہی گارم اٹھا اور تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا اس کمرے
سے نکل کر ایک اور کمرے میں داخل ہوا۔ پھر کمرے کے کونے میں
موجود سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ یہاں
ایک عجیب ساخت کی کرسی پڑی ہوئی تھی جس کے سامنے میز پر سیاہ
رنگ کی ٹوپی پڑی ہوئی تھی۔ میز بھی کسی قدیم دور کی بنی ہوئی لگتی
تھی۔ گارم نے ٹوپی اٹھا کر اپنے سر پر رکھی تو ٹوپی اس کی آنکھوں اور
کانوں سے بھی نیچے آ گئی۔ اب صرف اس کی ناک اور منہ نظر آ رہا تھا۔
پھر وہ اس عجیب سی ساخت کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس
نے اپنے دونوں ہاتھ سامنے میز پر ایک دوسرے کے اوپر رکھے اور اس
کا منہ تیزی سے ہلنے لگا۔

چند لمحوں بعد کمرے میں کسی عورت کی تیز چیخ سنائی دی۔ ایسی چیخ
جیسے کسی عورت کو کند چھریوں سے ذبح کیا جا رہا ہو۔ چند لمحوں بعد
دوسری چیخ سنائی دی اور پھر کمرے میں سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا
گیا۔ یہ دھواں کچھ دیر تک اس کرسی کے گرد چکر لگاتا رہا پھر کرسی کے
سامنے پڑی ہوئی میز پر اکٹھا ہو گیا۔ دوسرے لمحے یہ دھواں ایک سیاہ
رنگ کی بلی کی شکل میں مجسم ہو گیا جس کی آنکھیں تیز سرخ تھیں بلی
اب گارم کے ایک دوسرے پر رکھے ہوئے ہاتھوں کے اوپر بیٹھ ہوئی

تھی۔اس کا رخ گارم کی طرف تھا۔

"کارکی حاضر ہے آقا"...... بلی کے منہ سے عورت جیسی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ابو ربیع کے مخصوص تہہ خانے میں راہول کا دشمن بے ہوش پڑا ہوا ہے۔اسے اٹھا کر چاہ زخ میں پہنچادو کارکی۔یہ مقدس روح کا حکم ہے کہ اس کو وہاں سے کسی صورت بھی نہیں نکلنا چاہیئے"۔گارم نے تیز لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا۔چاہ زخ سے تو کارکی کی اجازت کے بغیر اس کی روح بھی نہیں نکل سکتی اور کارکی تو آقا کی غلام ہے"۔اس بلی کے منہ سے آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور چند لمحوں بعد ایک بار پھر عورت کی دردناک سی چیخ سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔لیکن گارم اسی طرح بے حس و حرکت اور خاموش بیٹھا رہا۔

پھر کچھ دیر بعد ایک بار پھر عورت کی دردناک چیخ سنائی دی۔پھر دوسری اور اس کے ساتھ ہی دھواں کمرے میں نظر آنے لگا جو تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر بلی کی شکل میں مجسم ہو کر دوبارہ گارم کے ہاتھوں پر بیٹھ گئی تھی۔

"کارکی حاضر ہے آقا"...... اس بلی کے منہ سے عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا"...... گارم نے سخت لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے آقا۔وہ آدمی چاہ زخ میں پہنچا دیا گیا ہے"...... بلی نے جواب دیا۔

"اسے وہاں مرنے میں کتنا وقت لگے گا"...... گارم نے پوچھا۔

"آقا۔وہ بے حد سخت جان آدمی ہے اس لئے تین دن اور تین راتیں وہ نکال سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں"...... گارم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔جب وہ ہلاک ہو جائے تو تم نے آ کر مجھے اطلاع دینی ہے"...... گارم نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... کارکی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ دھوئیں میں تبدیل ہوئی اور ایک بار پھر چیخ سنائی دی اور پھر کمرے میں خاموشی چھا گئی تو گارم نے ہاتھ اٹھائے۔ٹوپی اتار کر اس نے دوبارہ میز پر رکھی اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد وہ دوبارہ اسی کمرے میں فرش پر بچھی ہوئی سیاہ رنگ اور سرخ دائروں والی چادر پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر ہوا میں لہرائے تو سامنے والی دیوار ایک بار پھر روشن ہو گئی۔دیوار میں ایک بار پھر اسی کمرے کا منظر نظر آیا جس میں وہی بوڑھا موجود تھا جبکہ لڑکی فرش پر ویسے ہی بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی۔

"ابو ربیع"...... گارم نے تیز لہجے میں کہا تو خاموش بیٹھے ہوئے بوڑھے کے جسم نے جھٹکا کھایا اور وہ تن کر بیٹھ گیا۔

"حکم آقا"...... بوڑھے نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"تم نے راہول کے لئے کارنامہ سرانجام دیا ہے اس لئے میں تمہیں انعام دینا چاہتا ہوں۔ مانگو کیا مانگتے ہو"...... گارم نے شاہانہ انداز میں کہا تو بوڑھے کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آقا۔ یہ لڑکی مجھے بخش دیں"...... بوڑھے نے بڑے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"بخش دی لیکن تم اسے اس وقت تک ہاتھ نہیں لگاؤ گے جب تک وہ آدمی ہلاک نہیں ہو جاتا کیونکہ یہ اس آدمی کے ساتھ تمہارے پاس آئی تھی اگر تم نے اس آدمی کے مرنے سے پہلے اسے ہاتھ لگایا تو ہماری طاقت کمزور پڑ جائے گی اور یہ آدمی زیادہ سے زیادہ تین روز تک مر جائے گا۔ اس کے بعد یہ لڑکی تمہاری کنیز ہو گی۔ میں تمہیں اطلاع کر دوں گا لیکن اس وقت تک تمہیں اس لڑکی کی انتہائی سخت حفاظت کرنا ہو گی"...... گارم نے کہا۔

"لیکن آقا۔ اس کمزور سی لڑکی سے مجھے کیا خطرہ ہو سکتا ہے"۔ بوڑھے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس آدمی کے ساتھی ابھی موجود ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس لڑکی کو تمہاری تحویل سے نکلنے کے لئے تمہارے پاس آئیں اس لئے تم نے اسے ایسی جگہ چھپانا ہے کہ انہیں کسی صورت بھی اس لڑکی کی تمہارے پاس موجودگی کا علم نہ ہو سکے"...... گارم نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"لیکن آقا۔ اگر انہوں نے زبردستی کی تو پھر"...... بوڑھے نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم بھی اس وقت تک غائب ہو جاؤ جب تک کہ یہ آدمی ہلاک نہ ہو جائے۔ جب یہ ہلاک ہو جائے گا تو پھر اس کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر دیا جائے گا اور معاملہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا"...... گارم نے کہا۔

"لیکن آقا۔ اس کے ساتھیوں کا اگر پہلے خاتمہ کر دیا جائے۔ یہ تو میرے لئے معمولی بات ہے"...... بوڑھے نے کہا۔

"نہیں۔ مقدس روح کا حکم ہے کہ جب تک یہ آدمی ہلاک نہ ہو جائے اس وقت تک اس کے ساتھیوں کو نہ چھیڑا جائے۔ اصل طاقت اس آدمی عمران کی ہے۔ جب تک یہ زندہ ہے اس کی طاقت اس کے ساتھیوں کو بھی فائدہ دے سکے گی لیکن اس کے ہلاک ہو جانے کے بعد یہ لوگ بے بس ہو جائیں گے اور پھر یہ کیڑے مکوڑوں کی طرح مارے جائیں گے"...... گارم نے کہا۔

"جو حکم آقا۔ پھر میں اپنے آدمیوں کو کہہ دیتا ہوں کہ میں مذہبی دورے پر غیر ملک جا رہا ہوں"...... بوڑھے نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم چاہو کہہ دو۔ لیکن تم نے عمران کے ہلاک ہونے تک نہ کسی کے سامنے آنا ہے اور نہ ہی اس لڑکی کو سامنے آنے دینا ہے اور نہ ہی اسے ہاتھ لگانا ہے"...... گارم نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... بوڑھے نے جواب دیا تو گارم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فضا میں ہرائے اور اس کے ساتھ ہی دیوار اصل حالت میں آ گئی تو گارم نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی کی کرن ابھری اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر یاد تھا کہ وہ بزرگ ابو ربیع کے پاس اساطیری کے ہمراہ موجود تھا کہ ان تینوں نے شربت پیا اور پھر اس کے ذہن پر تاریکی چھا گئی تھی لیکن اب جب اسے ہوش آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک گول کنوئیں نما کمرے کی تہہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کنواں اوپر سے بند تھا لیکن اس کے باوجود اس میں ہلکی ہلکی روشنی بھی موجود تھی اور اس کے ساتھ ہی کہیں سے تازہ ہوا بھی مسلسل آ رہی تھی۔ کنوئیں کی دیواریں، فرش اور چھت بڑے بڑے تراشے ہوئے ٹھوس پتھروں سے بنی ہوئی تھیں اور یہ کنواں اپنی حالت کے لحاظ سے قدیم تاریخ کا کوئی حصہ

دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ کون سی جگہ ہے اور میں کہاں پہنچ گیا ہوں"....... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہ یہاں اکیلا تھا اس لئے اس کی بات کا جواب کس نے دینا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ اٹھائے تو اس کے ہاتھ چھت تک پہنچ گئے۔ چھت ٹھوس تھی۔ عمران نے کنوئیں کی دیوار پر ہاتھ مارے لیکن تمام ٹھوس چٹانیں تھیں۔

"آخر کسی راستے سے مجھے یہاں پہنچایا تو گیا ہو گا"۔ عمران نے دیواروں کو تھپتھپاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا لیکن تھوڑی دیر بعد جب اس نے دیواروں کو اچھی طرح ٹھونک بجا کر دیکھ لیا تو وہ سمجھ گیا کہ یہ راستہ بہرحال ان دیواروں میں نہیں ہو سکتا اس لئے اب یہی ایک صورت ہو سکتی تھی کہ اس چھت کو کسی میکنزم کے تحت ہٹایا جاتا ہو گا اور پھر بند کر دیا جاتا ہو گا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ بوڑھا ابو ربیع اس شیطانی طاقتوں کا نمائندہ تھا۔ اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بلند کر کے چھت کے کناروں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ وہ گولائی میں گھومتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اس میکنزم کو تلاش کر لے گا لیکن جب وہ اس جگہ واپس پہنچ گیا جہاں سے چلا تھا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ واپس مڑا ہی تھا کہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے جب اس نے کنوئیں کے فرش پر ایک کونے میں

ایک چھوٹی سی سیاہ رنگ کی بلی کو بڑے اطمینان سے بیٹھے ہوئے دیکھا جس کی تیز آنکھیں اس پر جمی ہوئی تھیں

"یہ بلی کہاں سے اور کیسے آ گئی"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے راہول کے دشمن"....... اچانک ایک عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران ایک بار پھر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ آواز بلی کے منہ سے نکل رہی تھی لیکن تھی وہ عورت کی آواز۔

"تم کون ہو۔ کیا تم کوئی شیطانی طاقت ہو"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں راہول آقا کی غلام ہوں اور میرا نام کارکی ہے۔ تم جس جگہ موجود ہو اسے چاہ زخ کہتے ہیں۔ یہاں سے تمہاری روح بھی نہیں نکل سکتی اور نہ تمہیں یہاں کچھ کھانے کو ملے گا اور نہ پینے کو۔ تم یہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے"....... کارکی نے کہا۔

"میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ کم از کم مرنے سے پہلے مجھے تفصیل تو بتا دو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آقا گارم نے تمہیں ابو ربیع کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ تمہیں ڈاکوشا پلا دے۔ اس طرح تمہاری نیکی کی طاقت ختم ہو جائے اور ویسے ہی ہوا۔ جیسے ہی تم نے ڈاکوشا پیا تو تمہاری نیکی کی تمام طاقتیں ختم ہو گئیں اور تم بے ہوش ہو گئے اور آقا گارم نے تمہیں یہاں پہنچا

دیا"...... کارکی نے جواب دیا۔

"کیا گارم وہی آدمی ہے جو فیری کی جگہ تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔وہ بوڑھے راہول اور تارم کی جگہ اب تاروت کا آقا ہے۔وہ فیری بھی میری طرح کی طاقت تھی لیکن اسے مقدس پجاری کی روح نے ایک ہزار سال تک قید کی سزا دے دی ہے کیونکہ وہ تمہارے مقابلے میں ناکام ہو گئی تھی۔اس کے حسن نے تم پر کوئی اثر نہ کیا تھا۔بوڑھے راہول اور تارم دونوں نے چونکہ تمہارے مقابلے پر بزدلی دکھائی تھی اس لئے انہیں بھی جلا کر راکھ کر دیا گیا ہے اور گارم کو آقا بنا دیا گیا ہے"...... کارکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو مجھے بے ہوشی کے دوران کیوں ہلاک نہیں کر دیا گیا۔یہاں قید کرنے کا کیا فائدہ"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں براہ راست ہلاک نہیں کیا جا سکتا تھا ورنہ نیکی کی بڑی بڑی طاقتیں تمہارے تحفظ کے لئے سامنے آجاتیں اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ تمہیں یہاں چاہ زخ میں قید کر دیا جائے۔یہاں تم بھوک پیاس سے طبعی طور پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے اور اس طرح نیکی کی طاقتیں تمہارا تحفظ نہ کر سکیں گی"...... کارکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہاں کس طرح لایا گیا ہے"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں یہاں لے آئی ہوں۔یہاں کی محافظ میں ہوں۔یہاں تمہاری نیکی کی کوئی طاقت تمہارے کام نہ آسکے گی۔ویسے بھی ڈاکوشا

تمہارے خون میں شامل ہو چکا ہے اس لئے تمہارا ذہن بھی بند ہو گیا ہے۔میں یہاں اس لئے آئی ہوں کہ تمہیں تفصیل بتا دوں اور اگر تم تاروتی مذہب میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لو تو تمہاری جان بخشی کی جا سکتی ہے"...... کارکی نے جواب دیا۔

"میں تاروت اور تمہارے اس مقدس پجاری پر ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں"۔عمران نے کہا تو بلی یکلخت غائب ہو گئی عمران فرش پر بیٹھ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر کے مقدس کلام پڑھنے کی کوشش کی تا کہ اس شیطانی جال کو توڑا جا سکے لیکن چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔اس کے ذہن میں روشن کلام کا ایک لفظ بھی نہ آ رہا تھا۔

"یہ کیا ہوا۔یہ میں نے کیسا شربت پی لیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر آنکھیں بند کر کے اس نے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنے کی کوشش شروع کر دیں تا کہ اس کے ذہن پر جو پردہ پڑ گیا ہے وہ اسے ختم کر سکے لیکن باوجود پوری کوشش کے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔اس نے بے اختیار ایک بار پھر آنکھیں کھول دیں۔اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔اسے ہر چیز بھول چکی تھی۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن اور قلب میں کوئی خلا پیدا ہو گیا ہے۔وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا کیونکہ ایسی کیفیات سے پہلے بھی وہ کئی بار گزر چکا تھا۔اسے معلوم تھا کہ شیطانوں نے اس پر بڑا کاری وار کیا ہے اور وہ اس گارم اور اساطیری

کے کہنے پر اس ابو ربیع کے جال میں پھنس گیا ہے۔اس کا مطلب تھا
کہ اساطیری بھی ان کی ساتھی ہے۔وہ اب سوچ رہا تھا کہ اسے اپنی
عقل سے اس جگہ سے نکلنا ہے ورنہ واقعی وہ بھوک پیاس سے مر بھی
سکتا ہے لیکن کس طرح۔یہی بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔کافی
دیر تک سوچنے کے بعد آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اسے اس چھت کو
ہٹانا یا توڑنا پڑے گا۔ پھر وہ اس کنوئیں سے باہر نکل سکتا ہے جسے وہ
شیطانی قوت چاہ زنخ کہہ رہی تھی۔لیکن ظاہر ہے وہ ہاتھوں سے تو اس
ٹھوس چٹان پر مبنی چھت کو نہ توڑ سکتا تھا۔اچانک اسے کلائی پر بندھی
ہوئی ٹرانسمیٹر واچ کا خیال آیا لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کے
منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کہ اس کی کلائی پر موجود
ٹرانسمیٹر واچ پہلے ہی اتار لی گئی تھی۔اس نے اپنی جیبوں کی تلاشی لینی
شروع کر دی لیکن اس کی جیبیں بھی خالی تھیں۔اس کا مطلب ہے کہ
اسے یہاں لے آنے سے پہلے اس کی باقاعدہ تلاشی لی گئی ہے۔

"اب کیا کیا جائے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن کافی
دیر تک سوچنے کے باوجود اس کے ذہن میں کوئی بھی ترکیب نہ آئی تو
اس نے یہ فیصلہ کیا کہ فی الحال اسے سو جانا چاہئے۔اس طرح اس
کے ذہن پر موجود دباؤ ختم ہو جائے گا اور پھر فریش ذہن سے سوچنے پر
شاید کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں آجائے اس لئے وہ وہیں فرش پر ہی
لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔تھوڑی دیر بعد اس کے ذہن پر
نیند کا غلبہ طاری ہونا شروع ہو گیا۔

کار تیزی سے نوجہان قصبے کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔
ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوزف اور عقبی
سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا۔کار انہوں نے ہوٹل کاشانہ سے حاصل کی
تھی اور دارالحکومت قاہرہ اور مصر کا تفصیلی نقشہ بھی انہیں ہوٹل سے
ہی مل گیا تھا اس لئے انہیں معلوم تھا کہ نوجہان قصبہ کہاں موجود
ہے۔عمران کو گئے ہوئے دو روز ہو گئے تھے اور اب تک نہ ہی وہ
واپس آیا تھا اور نہ اس کی طرف سے کوئی رابطہ کیا گیا تھا تو ٹائیگر،
جوزف اور جوانا تینوں کو انتہائی تشویش لاحق ہو گئی۔انہوں نے
اساطیری کی رہائش گاہ پر فون کے ذریعے رابطہ کیا تو وہاں سے انہیں
بتایا گیا کہ دو روز پہلے عمران اساطیری کے ہمراہ کار پر نوجہان گیا تھا۔
اس کے بعد نہ ہی اساطیری واپس آئی اور نہ ہی عمران اور اساطیری کے
ملازم نے بتایا کہ اساطیری نے بھی کوئی رابطہ نہیں کیا تو ان تینوں

نے نوجہان جانے کا فیصلہ کر لیا۔ انہیں معلوم تھا کہ نوجہان میں عمران نے ابو ربیع کے پاس جانا تھا اس لئے وہ ابو ربیع کے پاس جا رہے تھے تاکہ وہاں سے معلوم کر سکیں کہ عمران کہاں ہے۔

"میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ ماسٹر ہمیں کیوں ساتھ نہیں لے گیا۔ اس نے اکیلے جانے پر کیوں اصرار کیا تھا"...... جوانا نے کہا۔

"میرے خیال میں انہیں کسی قسم کا کوئی خدشہ نہ تھا۔ یہ ابو ربیع صاحب کوئی روحانی شخصیت ہیں اس لئے ان سے کیا خطرہ پیش آسکتا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ باس سرخ آنکھوں والے کالے شیطان کے چکر میں پھنس گیا ہے اور اب مجھے اس کالے شیطان کی سرخ آنکھیں اندھی کرنا ہی پڑیں گی"...... جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ اتنی اونچی تھی کہ ٹائیگر کے ساتھ ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا کو بھی اس بڑبڑاہٹ کی سمجھ آگئی تھی۔

"یہ کون شیطان ہے جوزف۔ کیا شیطان بھی علیحدہ علیحدہ رنگوں اور آنکھوں والے ہوتے ہیں"...... جوانا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑے شیطان کے بے شمار چیلے ہیں اور یہ سرخ آنکھوں والا کالا شیطان بھی قدیم دور میں بڑا شیطان سمجھا جاتا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ماننے والوں کا خاتمہ ہو گیا۔ اس کے ماننے والے افریقہ میں چار قبیلے تھے اور ان چاروں کو وچ ڈاکٹر ٹاکوش نے ختم کر دیا۔ وہ اس

سرخ آنکھوں والے کالے شیطان کا مخالف تھا کیونکہ وہ خود سفید آنکھوں والے شیطان کا پجاری تھا اور اس کا جادو اس سے زیادہ طاقتور تھا لیکن شیطان تو مر نہیں سکتا اس لئے وہ افریقہ سے بھاگ گیا"۔ جوزف نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا جوزف کہ باس اس شیطان کے قبضے میں ہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے آج وچ ڈاکٹر شاملی کی روح سے رابطہ کیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا ہے اور وچ ڈاکٹر شاملی کی روح مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتی کیونکہ اس نے میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا"...... جوزف نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن باس شیطان کے قبضے میں کیسے آگیا۔ باس تو مقدس کلام جانتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ مجھے نہیں معلوم۔ لیکن میں معلوم کر لوں گا"...... جوزف نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سڑک کی سائیڈ پر موجود ایک بورڈ دیکھ کر ٹائیگر نے کار سائیڈ روڈ پر موڑ دی اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک قصبے کے آثار نظر آنے لگ گئے۔ پھر وہ قصبے میں داخل ہوئے اور جلد ہی وہ اس حویلی نما مکان تک پہنچ گئے جو ابو ربیع کا تھا۔ حویلی کا بڑا سا پھاٹک بند تھا۔ ٹائیگر نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر وہ تینوں ہی نیچے اتر آئے۔ انہوں نے پھاٹک پر دستک دی تو پھاٹک کا ایک حصہ کسی کھڑکی کی طرح کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا۔ اس کا لباس

بتا رہا تھا کہ وہ ملازم ہے۔

"ابو ربیع صاحب سے ملنا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ تو جناب مذہبی دورے پر تار کی گئے ہوئے ہیں۔ ان کی واپسی دو ہفتے بعد ہو گی"...... اس ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب گئے ہیں"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"دو روز ہو گئے ہیں جناب"...... ملازم نے جواب دیا۔

"کیا تم مستقل طور پر یہیں رہتے ہو"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ مگر آپ کون ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں"...... ملازم نے کہا۔

"ہم پاکیشیا سے آئے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو ملازم بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن فوراً ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"اوہ۔ آپ تو بہت دور سے آئے ہیں لیکن آقا تو موجود نہیں ہیں"...... ملازم نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ایک منٹ"...... ٹائیگر نے کہا تو ملازم مڑ کر کھڑا ہو گیا۔

"دو روز پہلے پاکیشیا کے ایک صاحب علی عمران اور ایک خوبصورت مصری لڑکی اساطیری اکٹھے یہاں آئے تھے۔ کیا ان کی ملاقات ابو ربیع صاحب سے ہوئی تھی"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ مل کر چلے گئے تھے"...... ملازم نے فوراً ہی جواب دیا۔

"کب گئے تھے"...... ٹائیگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جی اسی وقت"...... ملازم نے جواب دیا۔

"اچھا۔ ہم چونکہ بہت دور سے آئے ہیں اس لئے ہم کچھ دیر اندر بیٹھیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں جناب۔ آقا کی عدم موجودگی میں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ جا سکتے ہیں"...... ملازم نے کہا اور ایک بار پھر واپس مڑنے لگا تھا کہ اچانک جوزف کا ہاتھ بڑھا اور دوسرے لمحے وہ ملازم ہوا میں ہاتھ پیر مارتا نظر آنے لگا۔ جوزف نے اسے گردن سے پکڑ کر ہوا میں اٹھا لیا تھا۔ اس کے منہ سے بھنچی بھنچی سی آوازیں نکل رہی تھیں۔ جوزف اسے اسی طرح اٹھائے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر اور جوانا بھی اندر داخل ہو گئے اور جوزف نے اسے دوبارہ زمین پر کھڑا کر دیا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ یہ۔ یہ کیا ہے"...... ملازم نے دونوں ہاتھوں سے گردن مسلتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ ہم تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہم صرف یہاں کچھ دیر بیٹھیں گے اور پھر چلے جائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔ اسی لمحے عمارت میں سے ایک اور آدمی نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ بھی ادھیڑ عمر آدمی تھا اور اس نے بھی ملازموں جیسا لباس پہن رکھا تھا۔

"یہ کون ہیں افضل"...... آنے والے نے پہلے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا نام کمال ہے۔آپ کون ہیں اور کیوں اندر آئے ہیں"۔آنے والے نے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ۔یہ زبردستی اندر گھس آئے ہیں"...... افضل نے کہا۔

"زبردستی کیوں"...... کمال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم صرف کچھ دیر یہاں بیٹھیں گے اور پھر چلے جائیں گے"۔ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں جناب۔آقا کی عدم موجودگی میں کوئی اندر داخل ہی نہیں ہو سکتا۔بیٹھنا تو ایک طرف۔آپ فوراً چلے جائیں"...... کمال نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم مسلمان ہو اور ایک روحانی بزرگ کے ملازم ہو۔کیا اسلام میں مہمانوں کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مم۔مم۔مگر آقا کا حکم ہے۔ہم مجبور ہیں"...... کمال نے اس بار قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ایک طرف بنے ہوئے بڑے سے شیڈ کے نیچے ایک نئے ماڈل کی نیلے رنگ کی کار کھڑی تھی۔

"یہ کار کس کی ہے"...... ٹائیگر نے کار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمیں نہیں معلوم۔اور اب آپ چلے جائیں ورنہ آپ نقصان اٹھائیں گے"...... ملازم افضل نے کہا۔اس دوران وہ سب چلتے ہوئے عمارت کے برآمدے تک پہنچ گئے تھے اور اس کے ساتھ ہی

جوزف نے بے اختیار ناک سکیڑنا شروع کر دی۔

"یہ۔یہ۔یہ اس کالے شیطان کا ڈیرا ہے۔ہاں میں اس کی بو سونگھ رہا ہوں"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پاس کھڑے ہوئے دونوں ملازموں کی گردنیں دونوں ہاتھوں سے پکڑیں اور وہ ان دونوں کو ہوا میں اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔

"کیا ہوا۔کیا ہوا ہے"...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"بتاؤ باس کہاں ہے۔بولو۔ورنہ"...... جوزف نے ان دونوں کو یکلخت اٹھا کر فرش پر پٹختے ہوئے کہا تو ان دونوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلیں اور وہ نیچے گر کر تڑپنے لگے۔پھر ایک ملازم ساکت ہو گیا جبکہ دوسرا لوٹ پوٹ ہو کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ جوزف کی لات گھومی اور افضل چیختا ہوا برآمدے کی دیوار سے ٹکرا کر گرا تو پھر نہ اٹھ سکا۔

"اس عمارت کی تلاشی لو ٹائیگر۔یہ شیطان کا ڈیرا ہے اور یہ اس شیطان کے چیلے ہیں"...... جوزف نے مڑ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔آؤ جوانا"...... ٹائیگر نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ جوزف وہیں کھڑا رہا۔پھاٹک بند تھا۔جوزف کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور وہ اس انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اسے خطرہ ہو کہ کسی بھی لمحے اس پر کسی بھی طرف سے کوئی خطرناک حملہ ہو سکتا ہے۔وہ بے حد چوکنا نظر آ رہا تھا۔تھوڑی دیر بعد

ٹائیگر اور جوانا دونوں اندر سے باہر آگئے۔

"بہت بڑا مکان ہے لیکن سوائے ان دو آدمیوں کے اور کوئی نہیں ہے۔ ہم نے تہہ خانہ بھی چیک کر لیا ہے۔ وہ خالی پڑا ہوا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوزف اس کی بات کا کوئی جواب دیتا ٹائیگر چونک کر تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اتر گیا اور شیڈ کے نیچے کھڑی ہوئی نیلے رنگ کی کار کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اور جوانا دونوں مڑ کر اسے دیکھنے لگے ۔ دونوں ملازم فرش پر اسی طرح بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ ٹائیگر نے ونڈ سکرین کے کونے میں موجود ایک تکونے اسٹیکر کو نزدیک سے جا کر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا۔

"یہ۔ یہ اساطیری کی کار ہے۔ عمران صاحب بھی اساطیری کے ساتھ آئے تھے اور کار کی یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ وہ واپس نہیں گئے اور یہاں بھی نہیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی لمبی گڑبڑ ہے"...... ٹائیگر نے واپس آتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے بھی احساس ہو رہا تھا کہ یہاں واقعی کچھ گڑبڑ ہے اور جوزف نے تو بہرحال اعلان کر دیا تھا کہ یہ شیطان کا ڈیرا ہے۔ اب یہ ملازم بتائیں گے"...... جوانا نے کہا اور پھر جوانا نے آگے بڑھ کر ان دونوں کو بازوؤں سے پکڑ کر اس طرح اٹھایا جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے کاغذ کے بنے ہوئے ہوں اور پھر وہ انہیں اسی طرح اٹھائے اندر داخل ہوا۔ جوزف اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ جوانا ان

دونوں کو اٹھائے اسی تہہ خانے میں پہنچ گیا۔

"میں رسی لے آتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"رسی کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ابھی سب کچھ بتا دیں گے"۔ جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انہیں وہاں موجود کرسیوں پر ڈال دیا۔ دوسرے لمحے اس کا بازو گھوما اور افضل کے چہرے پر زناٹے دار تھپڑ پڑا تو افضل کے منہ سے دانت اس طرح جھڑے جیسے پھلجھڑی سے چنگاریاں جھڑتی ہیں اور دوسرے لمحے افضل چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی۔ اس کے منہ سے خون بہنے لگا تھا لیکن جوزف نے ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر اسے اٹھنے سے روک دیا۔

"بیٹھے رہو ورنہ ٹانگیں اور بازو توڑ کر بٹھا دوں گا"...... جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ اساطیری اور عمران صاحب کہاں ہیں اور یہ تمہارا شیطان ابو ربیح کہاں ہے۔ بولو"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"م۔ م"...... اس نے رک رک کر کچھ کہنا چاہا تھا کہ جوانا کا بازو ایک بار پھر گھوما اور افضل زور دار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا کرسی سمیت اچھل کر فرش پر جا گرا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون فوارے کی طرح نکلنا شروع ہو گیا تھا اور وہ اس طرح تڑپ رہا تھا کہ جیسے نزع کے عالم میں ہو۔ جوانا نے آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر اس نے اسے دوسری کرسی پر پھینک دیا۔

"میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔ سمجھے۔ بتاؤ کہاں ہیں اساطیری اور عمران صاحب۔ سب کچھ بتا دو"...... جوانا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے مت مارو"۔ افضل نے رک رک کر کہا۔ وہ انتہائی خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"سب کچھ بتا دو۔ ورنہ"...... جوانا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ایک مرد اور ایک عورت آقا کے پاس آئے تھے۔ آقا نے ان کے بارے میں پہلے ہی ہمیں بتا دیا تھا اور انہوں نے مجھے ایک بوتل دی تھی جس میں سور کی چربی سے بنا ہوا مشروب تھا۔ جسے ڈاکوشا کہا جاتا ہے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ جب میں ان کے لئے شربت لاؤں تو اس میں اس محلول کے دس دس قطرے بھی ڈال دوں۔ وہ پہلے بھی ایسا کرتے رہتے تھے اور ساتھ ہی انہوں نے حکم دیا تھا کہ تینوں گلاسوں میں ڈاکوشا ڈالنا ہے تاکہ انہیں شک نہ پڑسکے۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ دونوں بے ہوش ہو گئے تو آقا نے اس مرد کو اٹھوا کر اسی تہہ خانے میں ڈلوا دیا اور پھر آقا کی طاقتیں اسے اٹھا کر لے گئیں۔ اس کے بعد آقا نے اس عورت کو اٹھوا کر اس تہہ خانے میں پہنچا دیا۔ اس کے بعد آقا نے مذہبی دورے پر جانے کا اعلان کر دیا اور آقا اس عورت کو بھی ساتھ لے گیا اور ہم یہاں رہ گئے"...... افضل نے رک رک کر ساری بات بتا دی۔

"سچ بتاؤ اس مرد کو کہاں بھجوایا گیا ہے۔ ہم کسی طاقت واقت کو

نہیں جانتے۔ بولو"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... افضل نے کہا لیکن دوسرے لمحے جوانا کا دوسرا بازو گھوما اور افضل چیختا ہوا اچھل کر ایک بار پھر کرسی سمیت نیچے جا گرا۔ وہ فرش پر پڑا اس طرح تڑپ رہا تھا جیسے اس کی روح نکلنے والی ہو۔

"بولو کہاں ہے ماسٹر۔ بولو"...... جوانا نے لات گھماتے ہوئے کہا اور افضل کا پھڑکتا ہوا جسم اڑ کر سائیڈ دیوار سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے جوانا نے انسان کو نہیں بلکہ کسی فٹ بال کو کک ماری ہو۔

"یہ مر جائے گا اس طرح"...... ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے افضل کی طرف بڑھا۔ لیکن اسی لمحے افضل نے ہچکی لی اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ وہ زوردار ضرب کھا کر ختم ہو چکا تھا۔

"یہ واقعی مر گیا ہے اور اگر یہ دوسرا بھی مر گیا تو ہم باس کو کیسے تلاش کریں گے"...... ٹائیگر نے مڑتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا واقعی۔ اتنی جلدی۔ میں نے تو انتہائی ہلکی سی ضرب لگائی تھی"...... جوانا نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے ٹائیگر کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"تمہاری ہلکی سی ضرب بھی اس کے لئے کافی ثابت ہوئی ہے۔ بہرحال اب تم دونوں رک جاؤ۔ میں رسی لے آتا ہوں۔ اس دوسرے ملازم کو کرسی سے باندھ کر میں اس سے پوچھ گچھ کروں گا ورنہ اگر یہ بھی مر گیا تو واقعی مسئلہ بن جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آؤ جوانا۔ ہم باہر چلیں۔ ٹائیگر درست کہہ رہا ہے"...... جوزف نے جوانا سے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں رسی لے آؤں۔ کہیں یہ پہلے ہی ہوش میں نہ آ جائے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹائیگر تیزی سے تہہ خانے کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل موجود تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس نے ایک لمبی سی چھری پکڑی ہوئی تھی۔ وہ چھری شاید باورچی خانے سے اٹھا لایا تھا۔ پھر جوزف اور جوانا کی مدد سے ٹائیگر نے دوسرے ملازم جس کا نام کمال تھا، کو بے ہوشی کے عالم میں ہی کرسی پر اچھی طرح باندھ دیا۔

"اس افضل کی لاش کو گھسیٹ کر اس کے سامنے کر دو"۔ ٹائیگر نے دونوں ہاتھ کمال کے منہ اور ناک پر رکھتے ہوئے کہا تو جوانا نے آگے بڑھ کر افضل کی لاش کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹا اور اسے کمال کی کرسی کے سامنے ڈال دیا اور پھر وہ دونوں باہر چلے گئے۔ اسی لمحے کمال کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور پھر فرش پر رکھی ہوئی چھری اٹھا لی۔ کمال نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی لاشعوری طور پر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"یہ تمہارے ساتھی کی لاش تمہارے سامنے پڑی ہے۔ اس کی

حالت دیکھ لو۔ اس نے ہمیں تفصیل بتانے سے انکار کر دیا تھا اس لئے دو ہی تھپڑوں نے اسے ہلاک کر دیا"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یہ۔ یہ افضل مر گیا ہے۔ یہ۔ یہ کیا کیا ہے تم نے۔ یہ کیا کیا ہے"...... کمال نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اس نے ہمیں بتایا ہے کہ اساطیری اور عمران صاحب کو کس طرح ڈاکو شا شربت پلا کر بے ہوش کیا اور پھر بقول اس کے عمران صاحب کو اس تہہ خانے میں ڈالا گیا جہاں سے بقول اس کے کالی طاقتیں انہیں اٹھا کر لے گئیں جبکہ تمہارا شیطان آقا اساطیری کو ساتھ لے کر کہیں چلا گیا ہے اور اب تم بتاؤ گے کہ عمران صاحب کو کہاں لے جایا گیا ہے اور تمہارا شیطان آقا کہاں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"م۔ م۔ مجھے نہیں معلوم۔ سب کچھ افضل کو معلوم تھا۔ مجھے کچھ بھی نہیں معلوم"...... کمال نے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹائیگر کا بازو حرکت میں آیا اور تہہ خانہ کمال کے حلق سے نکلنے والی انتہائی دلدوز چیخوں سے گونج اٹھا۔ چھری کی نوک نے کمال کی دائیں آنکھ کا ڈھیلا کاٹ کر باہر اچھال دیا تھا۔ کمال کے منہ سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں اور وہ دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔

"اب اگر تم نے سچ نہ بولا تو دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا۔ اس کے بعد ناک اور کان بھی کاٹ ڈالوں گا اور پھر تمہارے جسم کی ہڈیوں کی باری آئے گی اور تم نے دیکھ لیا ہے کہ تمہارا وہ شیطان آقا تمہیں نہ

اب بچانے آیا ہے اور نہ آئندہ آئے گا۔ اس لئے سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے اتنا معلوم ہے کہ آقا اس لڑکی کو ساتھ لے کر دارالحکومت میں اپنی رہائش گاہ پر چلا گیا ہے"...... کمال نے رک رک کر اور کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس پر لعنت بھیجو۔ جہاں بھی گیا ہے عمران صاحب کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کہاں ہیں"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ سارے کام افضل کرتا تھا۔ میں تو صرف چوکیدار ہوں۔ پہلے میں اس کوٹھی میں چوکیدار تھا جہاں آقا گیا ہے اور اب میں دو سال سے یہاں ہوں"...... کمال نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی کے بارے میں تفصیل بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا تو کمال نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"وہاں کا فون نمبر کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا تو کمال نے فون نمبر بھی بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں فون لے آتا ہوں۔ میرے سامنے اس شیطان سے بات کرو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ہمیں مار دے گا۔ اسے فوراً سب کچھ معلوم ہو جائے گا"...... کمال نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"وہ تو اسے اب بھی معلوم ہو گیا ہو گا پھر"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ جب تک یہاں سے اس کا رابطہ نہ ہو اسے معلوم نہ ہو

گا۔ البتہ جیسے ہی فون پر رابطہ ہوا اسے سب کچھ معلوم ہو جائے گا اور اس کی طاقتیں ایک لمحے میں مجھے ہلاک کر دیں گی"...... کمال نے کہا۔

"وہاں وہ کس نام سے رہتا ہے"...... ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اسی نام سے۔ لیکن اب چوکیدار اس کی وہاں موجودگی سے انکار کر دے گا اور تم اندر بھی داخل نہ ہو سکو گے کیونکہ وہاں اس کی طاقتیں موجود ہیں"...... کمال نے کہا تو ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور چھری دستے تک اس کے سینے میں گھستی چلی گئی۔ کمال کے منہ سے چیخ نکلی۔ اس کا جسم بندھا ہونے کے باوجود تڑپنے لگا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر تیزی سے مڑا اور باہر برآمدے میں آگیا جہاں جوزف اور جوانا موجود تھے۔

"کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا ماسٹر کا"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے کمال سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"تو پھر چلو وہاں اس شیطان کی گردن پکڑیں"...... جوانا نے کہا۔

"لیکن وہاں اس کی کالی طاقتیں موجود ہیں۔ ان کا کیا ہو گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"کچھ نہیں ہو گا۔ ہم راستے سے پاکڑی کے پتے توڑ کر اپنے پاس رکھ لیں گے۔ کالے شیطان کا جادو اور اس کی طاقتیں پاکڑی کے پتوں کی موجودگی میں کام ہی نہیں کرتیں"...... جوزف نے بڑے مطمئن لہجے

میں کہا۔

"پاکڑی۔ وہ کیا ہے"...... ٹائیگر نے حیران ہو کر کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ میں نے قصبے میں داخل ہونے سے پہلے اس کے درخت دیکھے ہیں۔ آؤ"...... جوزف نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ تینوں کار میں بیٹھے واپس دارالحکومت کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ قصبے کے باہر ایک جگہ جوزف نے کار روکنے کے لئے کہا تو ٹائیگر نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ جوزف نیچے اترا اور دوڑتا ہوا ایک طرف موجود ایک چھتری نما درخت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ درخت نیم کے درخت جیسا تھا لیکن بہرحال نیم سے مختلف تھا۔ چند لمحوں بعد جوزف واپس آیا تو اس نے ہاتھ میں کافی سارے پتے پکڑے ہوئے تھے۔

"یہ پاکڑی ہے۔ اس کے پتے جیب میں رکھ لو اور پھر بے فکر ہو جاؤ"...... جوزف نے کچھ پتے جوانا اور ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور باقی پتے اپنی جیب میں رکھ کر وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"حیرت ہے کہ یہ معمولی سے پتے جادو کو توڑ دیتے ہیں"۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بات جوزف ہی جانتا ہے۔ ہم نے تو بس اس کی بات ماننی ہے"۔ ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب اس شیطان سے میں نمٹوں گا۔ تم نے مداخلت نہیں کرنی"...... جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ہی نمٹ لینا لیکن خیال رکھنا کہ وہ بھی ہلاک نہ ہو جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ اس کی روح بھی سب کچھ بتا دے گی"۔ جوزف نے کہا۔

"لیکن اس کا بھی تو کوئی آقا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ اسے معلوم ہو جائے۔ یہ تو انتہائی پراسرار سلسلہ ہوتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ پاکڑی کے پتے میں اس شیطان کو پہلے کھلا دوں گا۔ پھر کالے شیطان اور اس کی ذریات سے اس کا تعلق ختم ہو جائے گا"۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار دارالحکومت میں داخل ہو کر اس کالونی کی طرف بڑھتی چلی گئی جس کالونی میں ابو ربیع کی رہائش گاہ تھی۔ چونکہ ٹائیگر نقشے کا تفصیلی مطالعہ کر چکا تھا اس لئے اسے کسی سے راستہ پوچھنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔ یہ کالونی قدیم دور کی تھی اور اس میں قدیم حویلی نما مکان تھے۔ ٹائیگر نے سیاہ پتھروں سے بنی ہوئی ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر کار روک دی۔

"یہ ہے اس شیطان کی رہائش گاہ"...... ٹائیگر نے کار کا انجن بند کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر آیا۔ ٹائیگر اور جوانا بھی کار سے نیچے اتر آئے۔ جوزف نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک آدمی باہر آیا ہی تھا کہ جوزف نے جھپٹ کر اسے گردن سے پکڑا اور تیزی سے اسے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اس آدمی کے منہ سے اوغ اوغ کی بھنچی ہوئی سی آوازیں نکل رہی تھیں۔ جوانا اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے تو جوزف نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اس آدمی کو ایک طرف اچھال دیا جبکہ جوانا نے پھاٹک بند کر دیا۔ وہ آدمی قلابازیاں کھا کر ایک دھماکے سے نیچے گرا اور پھر چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہاں کوئی آدمی نہیں تھا۔ البتہ پورچ میں سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی جدید ماڈل کی کار موجود تھی۔ وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جوزف نے منہ پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر درمیانی راہداری کے کھلے دروازے سے وہ بڑے محتاط اور دبے دبے انداز میں قدم اٹھاتا ہوا اندر داخل ہوا تو ٹائیگر اور جوانا بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔ ایک طرف کمرے میں روشنی جل رہی تھی۔

" کون تھا راگو "...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور جوزف اچھل کر کمرے میں داخل ہوا تو سامنے ہی آرام کرسی پر بیٹھا ہوا ایک بوڑھا آدمی بے اختیار چونک پڑا۔

" تم۔ تم "...... اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے ہی لگی تھیں کہ جوزف کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور اس کے دونوں ہاتھ

اس کی گردن پر جم گئے۔ اس بوڑھے نے بھڑک کر اٹھنے کی کوشش کی اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اس نے جوزف کے بازوؤں کو ہٹانے کی کوشش بھی کی لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کے بازو نیچے گر گئے تو جوزف نے ہاتھ ہٹا لئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

" باہر دیکھو جو نظر آئے اسے ختم کر دو اور ٹائیگر رسی کی یہاں بھی ضرورت پڑے گی "...... جوزف نے مڑتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور جوانا دونوں سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گئے۔ جوزف نے جیب سے پاکری کے پتے نکالے۔ انہیں دونوں ہاتھوں میں رکھ کر مسلا تو ان میں سے سفید رنگ کے دودھ جیسے قطرے نکلے تو جوزف نے یہ قطرے بے ہوش ابو ربیع کا منہ کھول کر اس میں ٹپکا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بنڈل تھا۔

" چار آدمی تھے۔ چاروں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے "...... ٹائیگر نے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ٹائیگر کی مدد سے ابو ربیع کو کرسی سے باندھ دیا۔ اسی لمحے جوانا اندر داخل ہوا۔

" یہاں ایک تہہ خانے میں ایک مصری لڑکی موجود ہے۔ وہ یا تو سو رہی ہے یا بے ہوش پڑی ہوئی ہے "...... جوانا نے کہا۔

" یہی اساطیری ہو گی۔ اس کا خیال رکھنا۔ پہلے اس شیطان سے نمٹ لیں "...... جوزف نے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا دوبارہ باہر چلا گیا۔ جوزف نے جھک کر اپنے بوٹ کا تسمہ کھول کر اسے بوٹ سے نکالا اور

پھر اس نے یہ تسمہ بے ہوش پڑے ہوئے ابو ربیع کے منہ پر باندھ دیا۔

" اب اس کا منہ اور ناک بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"۔ جوزف نے پیچھے ہٹتے ہوئے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے اس ابو ربیع کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔

" یہ کالے شیطان کا پجاری ہے۔ اس کے سامنے تم نے کھڑے نہیں ہونا۔ سائیڈ پر ہو جاؤ"...... جوزف نے ٹائیگر سے کہا۔

" لیکن کیا اس کا کالا جادو تم پر اثر نہیں کرے گا"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ کیونکہ میرے بوٹ کا تسمہ اس کے منہ پر بندھا ہوا ہے اور پھر وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر نے مجھے اپنا بیٹا کہا ہوا ہے"۔ جوزف نے کہا تو ٹائیگر اس کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس بوڑھے ابو ربیع نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

" تمہارا نام ابو ربیع ہے اور تم کالے شیطان کے پجاری ہو"۔ جوزف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کسی ملزم کو فرد جرم پڑھ کر سنائی جا رہی ہو۔

" تم۔ تم کون ہو۔ کک۔ کون ہو تم"...... ابو ربیع نے اٹک اٹک کر بولتے ہوئے کہا۔ منہ پر بندھے ہوئے تسمے کی وجہ سے اس سے بولا نہ جا رہا تھا۔ لیکن جوزف جانتا تھا کہ ابھی تسمہ خود بخود ایڈجسٹ ہو جائے گا اور پھر وہ آسانی سے بول سکے گا۔

" تمہارے پاس اساطیری اور باس عمران نوجوان پہنچے تھے۔ باس نے یہی سمجھا تھا کہ تم کوئی بڑی روحانی شخصیت ہو لیکن تم تو کالے شیطان کے پجاری ہو۔ کاش باس مجھے ساتھ لے جاتا تو یہاں تک نوبت ہی نہ پہنچتی۔ بہرحال تم نے کالے شیطان کے ساتھ سازش کر کے باس کو کوئی ایسی چیز پلا دی ہے جسے تمہارا ملازم ڈاکو شا کہہ رہا تھا جس سے باس اور اساطیری دونوں بے ہوش ہو گئے۔ پھر تم نے باس کو بے ہوشی کے عالم میں تہہ خانے میں پہنچا دیا جہاں سے تمہارے ملازم افضل کے مطابق کالے شیطان کی طاقتیں باس کو لے گئیں اور اساطیری کو تم بے ہوشی کے عالم میں یہاں لے آئے اور وہ یہاں نیچے تہہ خانے میں بے حس و حرکت یا بے ہوش پڑی ہوئی ہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام جوزف ہے۔ جوزف دی گریٹ اور وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر شاملی نے مجھے اپنا بیٹا کہا ہوا ہے۔ مجھ پر نہ کالے شیطان کی طاقتوں کا اثر ہو گا اور نہ ہی تمہاری کسی طاقت کا۔ اس کے باوجود میں نے پاکڑی کے پتوں کا رس تمہارے حلق میں ڈال دیا ہے اس لئے تمہارا رابطہ کالے شیطان اور اس کی طاقتوں سے کٹ گیا ہے۔ اب جو کچھ تمہارے ساتھ ہو گا اس کا علم نہ اس کالے شیطان کو ہو گا

اور نہ ہی اس کی طاقتوں کو اور جہاں تک تمہاری اپنی طاقتوں کا تعلق ہے تو میں نے اپنے بوٹ کا سیاہ تسمہ تمہارے منہ پر باندھ دیا ہے اس لئے اب تمہاری کوئی طاقت حرکت ہی نہیں کر سکتی۔ اب تم نے مجھے بتانا ہے کہ باس عمران کہاں ہے اور کس حال میں ہے اور کیسے اسے حاصل کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی سن لو کہ یہ لمبی تقریر میں نے اس لئے کی ہے کہ میں بار بار بولنے کا عادی نہیں ہوں اس لئے ایک بار میں نے سب کچھ کہہ دیا ہے۔ اب اگر تم نے جھوٹ بولا یا کوئی غلط بیانی کرنے کی کوشش کی تو میں تمہاری دونوں آنکھیں نکال دوں گا۔ تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی کاٹ کر کتوں کے سامنے ڈال دوں گا"...... جوزف کا لہجہ آخر میں انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرے ملازم کیسے تمہیں کچھ بتا سکتے ہیں اور تم یہاں کیسے آ گئے۔ میرے یہاں ملازموں کے پاس بھی طاقتیں تھیں۔ انہوں نے تمہیں کیسے اندر آنے دیا"...... ابو ربیع نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شروع شروع میں اسے بولنے میں خاصی تکلیف اٹھانا پڑی لیکن پھر وہ ایڈ جسٹ ہو گیا اور اب وہ سہولت سے درست انداز میں بول رہا تھا۔

"ہم پہلے نوجہان گئے تھے۔ وہاں تمہارے دونوں ملازم افضل اور کمال موجود تھے اور وہ کار بھی موجود تھی جس پر اساطیری اور باس تمہارے پاس گئے تھے۔ پھر افضل اور کمال نے سب کچھ بتا دیا ہے جو میں نے پہلے تمہیں بتایا ہے اور وہاں سے ہم یہاں آ گئے"۔ جوزف نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے تمہیں غلط بتایا ہے۔ عمران اور اساطیری میرے پاس آئے تھے۔ اساطیری کو ایک خاص بیماری تھی جس کا وہ علاج کرانا چاہتی تھی اس لئے میں نے اسے روک لیا اور عمران صاحب واپس چلے گئے۔ پھر میں اساطیری کو لے کر یہاں آ گیا اور یہاں اس کا علاج کر رہا ہوں۔ باقی جو کچھ تم نے کہا ہے وہ سب غلط ہے۔ میرا کوئی تعلق کسی کالے یا سفید شیطان سے نہیں ہے"...... ابو ربیع نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

"بس یا اور کچھ کہنا ہے تمہیں"...... جوزف نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"...... ابو ربیع نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، جوزف کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے ابو ربیع کے حلق سے نکلنے والی انتہائی خوفناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ جوزف نے اپنی انگلی نیزے کے سے انداز میں اس کی دائیں آنکھ میں گھونپ دی تھی۔ اس نے انگلی پر لگنے والے مواد اور خون کو بڑے اطمینان سے ابو ربیع کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دیا جبکہ کمرہ ابو ربیع کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ انتہائی تکلیف کے عالم میں دائیں بائیں سر پٹخ رہا تھا۔

"میں نے اپنی انگلی اس لئے گندی کی ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تمہارا کالا شیطان اور اس کی طاقتیں جوزف دی گریٹ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں ورنہ میری جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید اس کی انگلی بھی تمہاری

آنکھ کے اندر نہ جا سکتی اور اب تک وہ تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاتا۔ لیکن تم نے دیکھ لیا ہے کہ میں بھی صحیح سلامت کھڑا ہوا اور تم ایک آنکھ سے محروم بھی ہو چکے ہو۔ اب تمہاری دوسری آنکھ، پھر تمہاری ناک، کان اور پھر جسم پر موجود گوشت کی باری آئے گی اور میں دیکھوں گا کہ تمہارا آقا کالا شیطان اور اس کی طاقتیں تمہاری کیا مدد کرتی ہیں"...... جوزف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

"بتاؤ کہاں ہے باس۔ بتاؤ"...... جوزف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ ایک بار پھر چیخوں سے گونج اٹھا۔ ابو ربیع کا ایک کان کٹ کر نیچے جا گرا تھا۔

"بولو۔ کہاں ہے باس۔ بولو"...... جوزف نے بڑے وحشیانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ابو ربیع کا دوسرا کان بھی کاٹ دیا۔

"بولو۔ بولو۔ ورنہ"۔ جوزف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا

"چاہ۔ چاہ زخ۔ زخ۔ زخ میں۔ چاہ زخ میں۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو"...... ابو ربیع نے اس لہجے میں جواب دیا جیسے وہ جوزف کی آواز اور لہجے کے ساتھ ساتھ اس کی وحشت سے سخت خوفزدہ ہو گیا ہو۔

"کہاں ہے یہ چاہ۔ بولو۔ تفصیل بتاؤ۔ بولو۔ ورنہ"...... جوزف نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر والا ہاتھ گھوما تو ابو ربیع کا دایاں گال آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ ابو ربیع کی حالت بے حد خراب ہو رہی تھی۔

"بولو۔ ورنہ۔ اندھا کر دوں گا۔ بولو"...... جوزف کی وحشت ایک بار پھر عروج پر پہنچ گئی تھی۔

"صحرائے گاربی کے وسط میں ایک پہاڑی موجود ہے جسے زخ کہتے ہیں۔ اس کے اندر ایک قدیم معبد ہے۔ اس معبد کے بڑے کمرے کے فرش میں چاہ ہے جو اوپر سے بند ہے۔ وہاں۔ وہاں وہ قید ہے اور وہاں کی طاقت کارکی ہے۔ مقدس روح کی سب سے طاقتور طاقت۔ وہ سیاہ بلی کی شکل میں سامنے آتی ہے جس کی آنکھیں سرخ ہیں۔ اس لئے سوائے مقدس روح کے اور کوئی اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ حتیٰ کہ گارم بھی نہیں ٹھہر سکتا"...... ابو ربیع نے اس بار مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"باس وہاں کس حالت میں ہے"...... جوزف نے کہا۔

"اسے وہاں قید ہوئے دو روز ہو گئے ہیں۔ اب تک نہ اسے پینے کے لئے کچھ دیا گیا ہے اور نہ ہی کھانے کے لئے۔ اس لئے بھوک پیاس سے یا تو وہ مردہ ہو چکا ہو گا یا مرنے والا ہو گا اور تم وہاں داخل بھی نہیں ہو سکتے ورنہ جل کر راکھ ہو جاؤ گے اس لئے وہ مر جائے گا۔ لازماً مر جائے گا"...... ابو ربیع نے کہا۔

"یہ لڑکی اساطیری کیسے ہوش میں آسکتی ہے"...... اچانک کرسی

کے پیچھے کھڑے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں بتاؤ"...... جوزف نے کہا۔

"جب تک میں نہ چاہوں یہ ہوش میں نہیں آسکتی اور میں نے اسے اپنی کنیز بنانا ہے اس لئے میں اسے اس وقت ہوش میں لاؤں گا جب میں چاہوں گا۔ البتہ تم مجھے چھوڑ دو تو میرا وعدہ کہ میں اساطیری کو ہوش میں لا کر تمہارے ساتھ بھیج دوں گا"...... ابو ربیع نے کہا۔

"تم جیسے شیطان کو زندہ چھوڑنا اپنے ساتھ ظلم کرنا ہے"۔ جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر بجلی کی سی تیزی سے ابو ربیع کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا اور ابو ربیع چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"وہ لڑکی اب ہوش میں آ گئی ہو گی۔ آؤ"...... جوزف نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اسی لمحے جوانا اندر داخل ہوا۔

"وہ لڑکی ہوش میں آ کر چیخ رہی ہے۔ اس کا کیا کرنا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"اسے چھوڑ دو۔ وہ خود ہی اپنے گھر چلی جائے گی۔ ہم نے فوراً باس کو رہا کرانا ہے"...... جوزف نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"جوزف۔ اساطیری کو اگر ساتھ لے جایا جائے تو ہمیں آسانی ہو جائے گی۔ وہ بہرحال ہم سے زیادہ اس بارے میں جانتی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہ تو بتاؤ کہ ماسٹر ہے کہاں"...... جوانا نے بے چین سے لہجے

میں کہا اور جوزف نے اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو اس نے ابو ربیع سے معلوم کیا تھا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی اس لڑکی کو ساتھ لے جانا چاہئے۔ یہ بہرحال یہاں کی رہنے والی ہے اور پھر ہمیں اس صحرا میں جانے کا بھی انتظام کرنا ہو گا"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ آؤ اسے باہر نکال لائیں"...... جوزف نے کہا۔

"تم دونوں یہیں رکو۔ میں اسے لے کر آتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اساطیری موجود تھی۔

عمران چاہ زنخ کے فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ایک دیوار سے پشت لگائی ہوئی تھی۔ اس کے اندازے کے مطابق اسے یہاں آئے ہوئے دو روز گزر چکے تھے اور اسے انتہائی شدید پیاس بھی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کی آنتیں بھی بھوک کی شدت سے مسلسل بل کھا رہی تھیں۔ اس دوران اس نے اس کنوئیں سے نکلنے کی لاکھوں نہیں تو ہزاروں تجویزیں ضرور سوچی تھیں لیکن ان میں سے ایک تجویز بھی قابل عمل ثابت نہ ہوئی تھی۔ اسے پوری طرح احساس تھا کہ اگر اس نے جلد از جلد اس کنوئیں سے نجات حاصل نہ کی تو وہ واقعی یہاں بھوک اور پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرجائے گا لیکن ظاہر ہے صرف یہ بات سوچنے سے تو وہ یہاں سے نکل نہ سکتا تھا۔ اس کے ذہن میں نہ ہی کوئی مقدس کلام موجود تھا۔ بس ایک خلا تھا جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا جا رہا تھا

"مجھے عقل سے کام لینا چاہئے۔ عقل سے۔ ورنہ میں واقعی مر جاؤں گا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہاں اس کنوئیں میں اس کی عقل بھی اس کا ساتھ چھوڑ گئی ہو۔

"اگر یہ خیر و شر والا سلسلہ نہ ہوتا اور کسی مجرم نے مجھے یہاں اس کنوئیں میں قید کیا ہوتا تو کیا میں واقعی بے بس ہو جاتا"...... عمران نے اب باقاعدہ ایک نظریئے کے تحت سوچنا شروع کر دیا اور پھر وہ مسلسل اسی انداز میں سوچتا چلا گیا۔ اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں بجلی کے کوندے کی طرح لپکا اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ اب ذہن میں کچھ روشنی آنے لگی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک انداز میں چلنا شروع کر دیا جیسے شدید کمزوری کی وجہ سے آدمی لڑکھڑا کر گر جاتا ہے۔

"پانی۔ پانی۔ پانی دے دو۔ مجھے پانی دے دو۔ میں مر رہا ہوں۔ پانی دے دو"...... عمران نے انتہائی گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے لہجے میں شدید کمزوری عیاں ہو رہی تھی۔ وہ مسلسل پانی طلب کر رہا تھا اور پھر اس کا چہرہ بگڑنے لگ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں مکمل طور پر بند نہ تھیں بلکہ اس طرح نیم وا

تھیں جیسے شدید کمزوری کی وجہ سے آنکھیں کچھ کچھ کھلی رہتی ہیں۔ البتہ اس نے سانس روک لی تھی۔ وہ کچھ دیر تک سانس روکے پڑا رہا لیکن پھر اس نے تیزی سے سانس لیا اور ایک بار پھر سانس روک لیا۔ لیکن کچھ دیر بعد جب اسے سانس روکنا دوبھر ہو گیا تو اس نے قدرے لمبا سانس لیا۔

" اس طرح کی اداکاری سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ میں تمہیں دیکھ رہی ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ جب تم حقیقتاً ہلاک ہو جاؤ گے تو مجھے خود بخود معلوم ہو جائے گا۔ ویسے تم نے اپنے طور پر زبردست اداکاری کی ہے۔ ایک بار تو میں یہی سمجھی تھی کہ تم ہلاک ہو چکے ہو"...... اچانک کنوئیں میں کارکی کی طنزیہ آواز گونجی۔

" میں کوشش کر رہا ہوں کہ جلد از جلد مر جاؤں تاکہ اس عذاب سے تو نجات مل جائے۔ بھوک اور پیاس کا عذاب"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ بے حد کمزور تھی اور پھر اس کی آواز آخری الفاظ پر ڈوبتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ذہن بلیک کر لیا کیونکہ وہ فوراً سمجھ گیا تھا کہ یہ طاقت اس کے ذہن کو پڑھ رہی ہے۔ پھر کچھ دیر بعد اس کا ذہن خود بخود حرکت میں آ گیا تو اسے اپنے جسم پر سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار سانس روک لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ شیطانی طاقت اس کا جائزہ لینے کے لئے کنوئیں میں موجود ہے۔ اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کا جسم حرکت میں آیا

اور اس کے ساتھ ہی اس کے سینے پر بیٹھی ہوئی سیاہ رنگ کی بلی چیختی ہوئی کنوئیں کی دیوار سے ایک خوفناک دھماکے سے ٹکرائی اور پھر وہ جیسے ہی نیچے گری وہ یکلخت دھوئیں میں تبدیل ہو گئی۔ سیاہ رنگ کا دھواں۔ چند لمحوں بعد عمران اٹھ کر بیٹھ چکا تھا اور ہونٹ بھینچے اس دھوئیں کو دیکھتا رہ گیا کیونکہ ظاہر ہے وہ اس دھوئیں کو نہ پکڑ سکتا تھا اور نہ اسے کسی بات پر مجبور کر سکتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ بلی دیوار سے ٹکرا کر بے ہوش ہو جائے گی تو وہ اسے قابو میں کر کے اسے اس بات پر مجبور کر سکتا تھا کہ وہ اسے یہاں سے نکالے لیکن اس کے ذہن میں یہ نہ تھا کہ یہ بلی اس طرح دھواں بن جائے گی حالانکہ پہلی بار جب وہ کنوئیں میں نظر آئی تھی تو اچانک نظروں سے غائب ہو گئی تھی۔ دھواں چند لمحے کنوئیں میں چکراتا رہا پھر آہستہ آہستہ غائب ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب اس کے پاس سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ اس کی سوچی ہوئی یہ ترکیب بھی ناکام ہو چکی تھی۔ وہ بیٹھا رہا اور وقت گزرتا رہا۔ اس کی پیاس کی شدت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جا رہی تھی اور یہ بھی عمران کی ہمت تھی کہ وہ اسے بہرحال کسی نہ کسی انداز میں برداشت کر رہا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ برداشت کی بہرحال ایک حد ہوتی ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے سوائے پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے کے اور کوئی نتیجہ نہ نکلے گا۔ لیکن جب تک اس سے برداشت ہو سکتا تھا وہ برداشت کر رہا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں کسی انسان کے

بولنے کی ہلکی سی آواز پڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ آواز سے یوں لگتا
تھا جیسے انتہائی دور سے آ رہی ہو اور الفاظ بھی سمجھ میں نہ آ رہے تھے
لیکن بہرحال تھی وہ انسانی آواز اور وہ کوئی الفاظ بھی بول رہا تھا لیکن
پھر یہ آواز اسے دوبارہ سنائی نہ دی تو وہ یہی سمجھا کہ اس حالت کی وجہ
سے اس کے کان بجنے لگے ہیں۔ اس نے پیاس کی شدت سے نجات
حاصل کرنے کے لئے ایک بار پھر اپنے ذہن کو بلینک کرنے کی
کوشش کی لیکن پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی دھواں سا اس کے
گرد پھیل کر اسے اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ اس طرح اس کے ذہن
کے گرد بھی دھواں پھیلتا چلا جا رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے
احساسات اس دھوئیں میں لپٹ کر غائب ہوتے چلے گئے اور وہ فرش
پر گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔

صحرائے گاربی مصر کا انتہائی خوفناک صحرا سمجھا جاتا تھا کیونکہ اس
وسیع و عریض صحرا میں کسی جگہ بھی نہ کوئی نخلستان تھا اور نہ ہی پانی
کا چشمہ۔ وہاں صرف ریت ہی ریت تھی یا ریت کے ناچتے ہوئے
بگولے۔ یہی وجہ تھی کہ اس صحرا کو صرف جہاز یا ہیلی کاپٹر سے ہی پار
کیا جا سکتا تھا۔ کسی دوسری سواری سے اسے کراس کرنا یا اس کے
اندر سفر کرنا تقریباً ناممکن تھا اور چونکہ اس صحرا میں کوئی قدیم معبد یا
قدیم شہر کے آثار تک نہ تھے اس لئے اس صحرا سے کسی کو دلچسپی نہ تھی
اور نہ ہی آج تک حکومت نے اس صحرا کی طرف کوئی توجہ دی تھی۔
یہ صحرا مصر کے دارالحکومت سے تقریباً چھ سو کلو میٹر کے فاصلے پر تھا۔
البتہ اس صحرا کے پار ایک آباد علاقہ تھا جہاں بستی موجود تھی لیکن
قدیم دور سے اس صحرا کو موت کا صحرا کہا جاتا تھا۔ اس لئے لوگ اس
کے اندر داخل ہونے سے ہی کتراتے تھے۔ اس صحرا کے شمال مشرق

میں ایک چھوٹی سی آبادی تھی جس کا نام الہلاج تھا۔ الہلاج قصبہ نما آبادی تھی۔ اس کا سردار بھی الہلاج کہلاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ سردار الہلاج کے آباؤ اجداد نے اس بستی کو آباد کیا تھا اس لئے اس دور کا لقب الہلاج ہی قدیم دور سے چلا آرہا تھا۔ سردار کی حویلی عام مکانوں سے ہٹ کر علیحدہ جگہ پر تھی اور خاصی بڑی تھی۔ اس حویلی کے پاس ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا جبکہ حویلی کے اندر ایک بڑے کمرے میں فرش پر بچھے ہوئے کمبل پر ڈاکٹر ناصر، اساطیری، ٹائیگر، جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے سردار الہلاج ایک بڑے تکیے سے پشت لگائے موجود تھا۔ سب کے سامنے مصری قہوے کی پیالیاں موجود تھیں۔ ٹائیگر نے جب اساطیری کو اس کمرے سے رہائی دلائی جہاں پہلے وہ بے حس و حرکت پڑی تھی اور اسے عمران اور اپنے بارے میں بتایا تو اساطیری نے اس پر یقین نہ کیا لیکن جب اساطیری نے ابو ربیع کی لاش دیکھی اور پھر جوزف اور جوانا سے ملی تو اسے یقین آگیا کہ واقعی وہی کچھ ہوا ہے جس کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اس نے عمران کی مدد کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی اور پھر وہ ان تینوں کو لے کر سیدھی ڈاکٹر ناصر کے پاس پہنچی اور جب ڈاکٹر ناصر کو تمام حالات کا علم ہوا تو وہ بھی بے حد پریشان ہوئے۔ صحرائے گاربی کے بارے میں وہ بہت کچھ جانتے تھے لیکن عمران کی وجہ سے وہ بہرحال وہاں جانے کے لئے تیار ہو گئے اور پھر ڈاکٹر ناصر کی وجہ سے ایک بڑے ہیلی کاپٹر کا بندوبست ہو گیا اور ڈاکٹر ناصر ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر اساطیری اور

عمران کے ساتھیوں سمیت یہاں قصبہ الہلاج میں پہنچ گیا۔ سردار الہلاج سے اس کے دیرینہ تعلقات تھے کیونکہ سردار الہلاج اور اس کی بستی کے لوگ اونٹ پالنے کا صدیوں سے کاروبار کرتے تھے اور وہ ہر مہینے اونٹ فروخت کرنے کے لئے دارالحکومت آتے رہتے تھے اور وہاں ڈاکٹر ناصر ہی ان کی میزبانی کرتا تھا کیونکہ ڈاکٹر ناصر کو ان لوگوں سے صحرا کے بارے میں خاصی معلومات مل جاتی تھیں اور قدیم کہانیوں اور داستانوں کا بھی سراغ مل جاتا تھا اور ان معلومات کی بنا پر ڈاکٹر ناصر نے کئی کتب لکھی تھیں جن کی بے حد پذیرائی ہوئی تھی اس لئے وہ مزید آگے بڑھنے سے پہلے سردار الہلاج سے مشورہ کرنے یہاں پہنچا تھا۔ سردار الہلاج نے ان کا استقبال انتہائی خوش دلی سے کیا تھا اور انہیں مصری قہوہ پیش کیا تھا۔

"اب آپ حکم کریں ڈاکٹر ناصر کہ میں اور بستی والے آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں"...... سردار الہلاج نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں پہنچے تھے اور ابھی تک سردار الہلاج سے جو بوڑھا آدمی تھا ان کی یہاں آمد کے بارے میں کوئی بات نہ ہوئی تھی۔

"صحرائے گاربی کے وسط میں کوئی پہاڑی سلسلہ موجود ہے۔ ہم نے وہاں جانا ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو سردار الہلاج بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کا مطلب شیطان پہاڑیوں سے تو نہیں ہے۔

جہاں ہر وقت موت ناچتی ہے اور جو ان پہاڑیوں کے قریب سے بھی گزرے تو وہ بھی جل کر راکھ ہو جاتا ہے"...... سردار الہلاج نے کہا۔

"ہاں وہی"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا کیونکہ ٹائیگر نے اسے بتایا تھا کہ ابو ربیع نے اسے کہا تھا کہ جو وہاں جائے گا جل کر راکھ ہو جائے گا۔

"نہیں ڈاکٹر ناصر۔ وہاں کوئی انسان نہیں جا سکتا"...... سردار الہلاج نے حتمی لہجے میں کہا۔

"ہم نے وہاں جانا ہے سردار۔ ہمارے آقا کو وہاں شیطانی قوتوں نے کسی کنوئیں میں قید کر رکھا ہے۔ ہم نے انہیں چھڑوانا ہے۔ آپ ہمیں یہ بتا دیں کہ کیا آپ یا آپ کی بستی کا کوئی آدمی وہاں گیا ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے قبیلے کا انتہائی بوڑھا آدمی ابو فضل نوجوانی کے دور میں وہاں گیا تھا۔ اسے اس کے دشمن قبیلے والے پکڑ کر لے گئے تھے اور پھر خونی بھیڑیوں سے بچنے کے لئے ان لوگوں نے اس پہاڑی سلسلے میں پناہ لینے کی کوشش کی لیکن وہ سب جل کر راکھ ہو گئے۔ البتہ ابو فضل بچ گیا اور پھر اس کی قسمت تھی کہ وہ کسی نہ کسی طرح بچ کر آ گیا"...... سردار الہلاج نے کہا۔

"کیا آپ ہمیں ان سے ملوا سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ لیکن آپ کو جس نے بھی بتایا ہے کہ آپ کے آقا وہاں قید ہیں غلط بتایا ہے۔ وہاں تو انسان زندہ ہی نہیں رہ سکتا"...... سردار الہلاج نے کہا۔

"آپ ان سے ہماری ملاقات کرا دیں تاکہ ہم ان سے اس سلسلے میں معلومات حاصل کر لیں۔ اس کے بعد بہرحال ہم نے تو وہاں جانا ہے۔ چاہے ہم زندہ واپس آ سکیں یا نہیں"...... ٹائیگر نے حتمی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو سردار الہلاج نے آہستہ سے تالی بجائی تو ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور سردار کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"ابو فضل کو مہمان خانے میں لے آؤ۔ اسے کہو کہ سردار کے مہمان اس سے ملنا چاہتے ہیں"...... سردار الہلاج نے اس نوجوان سے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔ اس دوران قہوے کی خالی پیالیاں ان کے سامنے سے اٹھا لی گئی تھیں۔ بوڑھا ابو فضل واقعی بے حد بوڑھا تھا اور ایک بڑی سی لاٹھی کی مدد سے چلتا ہوا وہاں پہنچا تھا۔

"ابو فضل۔ یہ ڈاکٹر ناصر ہیں اور یہ ان کے ساتھی ہیں۔ یہ ہمارے مہمان ہیں اور یہ صحرائے گاربی کے شیطان پہاڑی سلسلے میں جانا چاہتے ہیں۔ ان کو کسی نے بتایا ہے کہ ان کے آقا کو شیطانی قوتوں نے وہاں قید کر رکھا ہے۔ اس سلسلے میں یہ تم سے ملنا چاہتے ہیں"...... سردار الہلاج نے اس کے بیٹھتے ہی خود ہی پس منظر بتاتے ہوئے کہا۔

"آقا کو قید۔ وہاں۔ نہیں جناب۔ وہاں تو کوئی جاندار داخل ہی

نہیں ہو سکتا۔ فوراً جل کر راکھ ہو جاتا ہے"...... ابو فضل نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

"جناب آپ ہمیں وہاں کے بارے میں تفصیل بتا دیں"۔ ٹائیگر نے کہا تو ابو فضل نے تفصیل بتا دی۔ ٹائیگر، ڈاکٹر ناصر اور اساطیری نے یکے بعد دیگرے کئی سوالات کر کے اس سے مزید تفصیلات حاصل کر لیں۔

"سردار۔ کیا آپ ناروت جادو کے بارے میں جانتے ہیں"۔ اچانک ڈاکٹر ناصر نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن صرف سنا ہوا ہے کہ کسی شیطان پجاری کی روح صدیوں سے یہاں بھٹک رہی ہے اور لوگ اس کی پوجا کرتے ہیں اور جادوگر ہیں لیکن آج تک ہمارا کسی سے واسطہ نہیں پڑا"۔ سردار الہلاج نے کہا۔

"آپ کا کیا پروگرام ہے جناب۔ کیا آپ ہمارے ساتھ جائیں گے یا یہیں رہیں گے"...... ٹائیگر نے ڈاکٹر ناصر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں وہاں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا اور بیماری کی وجہ سے کمزوری بھی بہت ہے لیکن عمران مجھے عزیز ہے اس لئے میں آپ کے ساتھ جاؤں گا ضرور۔ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"اور آپ مادام"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میں تو ضرور جاؤں گی۔ مجھے اس طرح یہ خوفناک صحرا دیکھنے کا

موقع مل رہا ہے۔ میں کیوں اس موقعے کو چھوڑوں"...... اساطیری نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ آپ دونوں یہیں رہیں۔ وہاں کالے شیطان کو قابو میں کرنا پڑے گا ہمیں آپ کی فکر رہے گی۔ ہم واپس یہاں آجائیں گے۔ چلو ٹائیگر اور جوانا اٹھو۔ باس انتہائی مشکل میں ہے اور ہم یہاں بیٹھے باتیں کرنے میں وقت ضائع کر رہے ہیں"...... جوزف نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن"...... ڈاکٹر ناصر نے کچھ کہنا چاہا۔

"جوزف ٹھیک کہہ رہا ہے جناب۔ وہاں ہمارے حالات خاصے مشکل ہوں گے اس لئے آپ پلیز یہیں ہماری واپسی کا انتظار کریں"...... ٹائیگر نے حتمی لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور اساطیری خاموش رہی تو وہ تینوں حویلی سے باہر آئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پہنچ کر صحرا میں داخل ہو گیا۔ نیچے واقعی خوفناک بگولے ناچ رہے تھے۔ ہر طرف ریت ہی ریت نظر آ رہی تھی۔ ٹائیگر پائلٹ سیٹ پر تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی نظریں نیچے صحرا پر جمی ہوئی تھیں۔

"جوزف۔ کیا تم نے کوئی توڑ کر لیا ہے اس شیطان کا یا نہیں"۔ اچانک جوانا نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ طاقت جوان پہاڑیوں پر قابض ہے۔ سیاہ بلی کی شکل میں ہے اور سیاہ بلی کی شکل میں جو طاقت ہوتی ہے وہ جوجو کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتی اور جوجو کے سب سے بڑے ماہر وچ ڈاکٹر راباشی کی میں نے ایک بار خدمت کی تھی اور اس نے مجھے کہا تھا کہ جوزف تم پر میں نے جوجو کے سب سے بڑے دیوتا کا سایہ کر دیا ہے اس لئے یہ شیطان بلی میرے مقابلے میں آ ہی نہیں سکتی"...... جوزف نے بڑے حتمی اور انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو ٹائیگر۔ میں ان پہاڑیوں کو ڈائنامیٹ سے اڑا دوں گا۔ میں دیکھوں گا کہ ڈائنامیٹ کا مقابلہ کون سی شیطانی طاقت کرتی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تم نے واقعی میگا پاور ڈائنامیٹ دارالحکومت سے خریدا تھا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر باس کو نقصان پہنچ گیا تب"۔ ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا۔ ٹھیک ہے۔ پہلے ماسٹر کو آوازیں دیں گے پھر اس کی طرف سے جواب ملنے پر ڈائنامیٹ نصب کریں گے"...... جوانا نے کہا اور ٹائیگر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ چونکہ ابو فضل سے وہ ان پہاڑیوں کے بارے میں ساری تفصیلات معلوم کر چکا تھا اس لئے ٹائیگر کو نہ صرف راستے کے بارے میں معلوم تھا بلکہ اسے معلوم تھا کہ یہ پہاڑیاں الہلاج قصبے سے کس سمت اور

کتنے فاصلے پر ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اطمینان سے ہیلی کاپٹر اڑاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار کم کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی بلندی بھی کم کرنا شروع کر دی اور پھر انہیں ایک چھوٹا سا پہاڑ نظر آنے لگ گیا۔ یہ قدرت کی طرف سے واقعی عجیب منظر تھا کہ اس وسیع و عریض اور لق و دق صحرا میں باقاعدہ پہاڑی سلسلہ موجود تھا۔ یہ سلسلہ چھوٹی بڑی چار پانچ پہاڑیوں پر مشتمل تھا جو زیادہ بلند نہ تھیں اور مکمل طور پر خشک اور بنجر تھیں۔ سیاہ رنگ کے پتھر دیکھنے میں ہی انتہائی ہیبت ناک نظر آتے تھے۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے یہ واقعی شیطانی اثرات رکھنے والی پہاڑیاں ہوں۔ ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر ایک طرف کچھ فاصلے پر اتارا اور پھر وہ تینوں نیچے اتر آئے۔ جوانا نے بھی ہیلی کاپٹر پر موجود سیاہ رنگ کا ایک بڑا سا تھیلا گھسیٹ کر اپنی پشت پر لاد لیا جبکہ جوزف اور ٹائیگر دونوں کے پاس ایسے تھیلے موجود نہ تھے۔ البتہ ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر کے دروازے بند کر دیئے تھے تاکہ ریت اندر جا کر اسے خراب نہ کر دے۔

"اب باس کو کیسے تلاش کیا جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"باس ان پہاڑیوں کے اندر موجود ہے۔ مجھے باس کی مخصوص خوشبو آ رہی ہے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جوزف نے کہا۔

"اگر تمہیں ماسٹر کی خوشبو آ رہی ہے تو اس خوشبو کو سونگھتے ہوئے ماسٹر تک پہنچا جا سکتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ خوشبو مجھے محسوس تو ہو رہی ہے لیکن اس کا منبع کہاں

ہو گا یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ ان پہاڑیوں پر پہنچنے کے بعد یہ بات معلوم ہو جائے۔ آؤ"...... جوزف نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ ٹائیگر اور جوانا بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے کہ اچانک جوزف رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر انہیں بھی روک دیا۔

" تم دونوں آگے مت آؤ۔ یہاں واقعی کالے شیطان کا جادو موجود ہے۔ تم دونوں جل جاؤ گے۔ میں خود تلاش کروں گا باس کو۔ مجھ پر سیاہ بلی کی طاقت اثر نہیں کر سکتی"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ گیا۔ لیکن پھر جیسے ہی اس نے ایک پتھر پر پیر رکھا یکلخت وہ ہوا میں اڑتا ہوا اس طرح ریت پر آگرا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر پھینک دیا ہو اور جوزف نیچے گرتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹائیگر اور جوانا دونوں اسے اس طرح اڑتے دیکھ کر حیران ہو گئے تھے اور کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔

" یہ۔ یہ کیا ہوا تمہیں"...... جوانا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کچھ نہیں۔ سیاہ بلی نے پنجہ مارا تھا لیکن مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ سیاہ بلی میں وہ طاقت نہیں ہے جو اس میں ہوتی ہے۔ وہ شدید زخمی ہے اور اب میں اسے کچل کر رکھ دوں گا"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اپنے ایک بوٹ کا تسمہ کھولا اور پھر اس نے اس تسمے کو اپنی بائیں کلائی کے گرد باندھ کر مخصوص انداز میں گرہ لگائی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اس بار پہاڑی پر چڑھنے کی

کوشش کرنے کی بجائے اس بائیں ہاتھ سے جس کی کلائی پر اس نے تسمہ باندھا تھا ایک چھوٹا سا پتھر ایک جھٹکے سے اکھاڑ لیا۔ پھر اس نے دوسرے بوٹ کا تسمہ کھولا اور اس کے ایک سرے پر اس نے پتھر کو باندھ کر اس نے اس تسمے کو اپنی دائیں کلائی کے گرد اس انداز میں باندھ لیا کہ چھوٹا سا پتھر کلائی سے لٹک رہا تھا۔

" اب یہ شیطان بھی میرا کچھ نہ بگاڑ سکے گا"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا جو حیرت بھرے انداز میں سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے اور پھر واقعی ان کے چہروں پر اس وقت اطمینان کی لہریں سی دوڑ گئیں جب اس بار جوزف پہاڑی پر چڑھ کر آگے جانے میں کامیاب ہو گیا اور اسے کوئی جھٹکا نہ لگا۔

" اس دنیا میں عجیب اسرار ہیں۔ جب تک میں ایکریمیا میں تھا سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جوزف اب پہاڑی کی دوسری طرف اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

" باس جوزف کو اس لئے خاص طور پر ایسے کیسز میں ساتھ لے آتا ہے اور یہ ہے بھی حقیقت کہ جوزف ہمارے ساتھ اگر نہ ہوتا تو شاید ہم یہاں تک بھی نہ پہنچتے اور اگر پہنچ بھی جاتے تو نجانے ہمارے ساتھ کیا ہوتا"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا اس کی بات کا جواب دیتا اچانک دور سے جوزف کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ عمران کا نام لے کر اسے پکار رہا تھا اور ساتھ ساتھ بتا رہا تھا کہ وہ

جوزف ہے۔ کافی دیر تک جوزف کی آوازیں گونجتی رہیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی اور پھر کچھ دیر بعد جوزف یکلخت پہاڑی پر نمودار ہوا تو اس کے ایک ہاتھ میں سفید رنگ کا پتھر تھا جس پر سیاہ رنگ کی ٹیڑھی میڑھی سی لکیریں تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑی سے نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا جوانا اور ٹائیگر کی طرف آ گیا۔

"جوانا۔ جلدی سے ڈائنامیٹ نکالو۔ جلدی کرو"...... جوزف نے تیز لہجے میں کہا تو جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی پشت پر لدے ہوئے سیاہ رنگ کے تھیلے میں سے ایک ڈائنامیٹ نکالا اور اس کی سیل آف کر دی۔

"میں اس پتھر کو ریت میں دباؤں گا۔ تم نے اس پر ڈائنامیٹ رکھ دینا ہے لیکن ڈائنامیٹ کے فیتے کو پہلے آگ لگا دینا۔ جب وہ ڈائنامیٹ کے قریب پہنچ جائے تو تم نے اسے ریت پر رکھنا ہے اور خود تم نے فوری چھلانگ لگا دینی ہے۔ تم نے سن لیا"۔ جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس سے کیا ہو گا"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ میں اس وقت اسے ریت میں دباؤں گا جب فیتے کو لگی ہوئی آگ ڈائنامیٹ کے قریب پہنچ جائے گی۔ سب کچھ پلک جھپکنے میں کرنا ہے۔ ایک لمحے کی دیر ہو گئی تو ہم تینوں ہلاک ہو جائیں گے۔ جلدی کرو"...... جوزف نے ایک ہاتھ میں وہ پتھر تھاما اور دوسرے ہاتھ سے اس نے ریت ہٹانا شروع کر دی جبکہ جوانا نے

جیب سے لائٹر نکالا اور پھر ڈائنامیٹ کے فیتے کو آگ لگا دی۔ فیتا تیزی سے جلنے لگا۔ جوزف نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پتھر ریت کے گڑھے میں رکھ دیا۔

"ڈائنامیٹ پھٹنے والا ہے"...... جوانا نے کہا تو جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے اس پتھر پر ریت ڈالی۔ اسی لمحے جوانا نے ریت میں ڈھکے ہوئے اس پتھر پر ڈائنامیٹ رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی جوزف اور جوانا دونوں نے کسی چیتے کی طرح چھلانگیں لگا دیں۔ ٹائیگر پہلے ہی کچھ فاصلے پر کھڑا تھا لیکن اس نے بھی چھلانگ لگا دی تھی۔ اسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ریت کا بادل اس طرح آسمان کی طرف اٹھا جیسے آتش فشاں پھٹنے سے لاوا آسمان کی طرف جاتا ہے۔ یہ ریت جوزف، جوانا اور ٹائیگر تینوں پر گرتی رہی کیونکہ بہرحال وہ زیادہ فاصلے پر نہ تھے لیکن چند لمحوں بعد جوانا اور ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ دھماکے کی گونج ختم ہوتے ہی ایسی آوازیں آنا شروع ہو گئی تھیں جیسے ہزاروں عورتیں مل کر بین کر رہی ہوں۔ کچھ دیر تک یہ آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی تو جوزف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیسی آوازیں تھیں۔ کیا یہ آوازیں اس پتھر سے نکل رہی تھیں"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے اس کالے شیطان کی ایک بہت بڑی طاقت جو سیاہ بلی کی

شکل میں تھی، کو فنا کر دیا ہے۔اب یہ پہاڑیاں صاف ہیں۔آؤ اب باس کو تلاش کریں۔میں نے ایک جگہ محسوس کیا ہے کہ وہاں سے باس کی خوشبو آرہی ہے۔آؤ۔اب کچھ نہیں ہوگا"...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے پہاڑیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

"لیکن یہ سب ہوا کیا ہے۔کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے پوچھنے کی۔ظاہر ہے جوزف نے کسی وچ ڈاکٹر کا نام لے کر بتا دینا ہے۔اس پتھر میں وہ سیاہ بلی بند تھی"۔جوانا نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جوزف نے کوئی جواب نہ دیا اور پھر وہ واقعی اطمینان سے پہاڑی پر چڑھنے اور آگے بڑھنے لگے۔تھوڑی دیر بعد وہ جوزف کی رہنمائی میں ایک تنگ سی وادی میں پہنچ گئے جہاں ایک طرف ایک قدیم دور کا کنواں نظر آرہا تھا لیکن یہ کنواں زیادہ گہرا نہ تھا۔عام کنوئیں سے بھی کم گہرا تھا۔

"اس کنوئیں سے مجھے باس کی خوشبو محسوس ہوئی ہے۔لیکن یہ کنواں خالی پڑا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔یہ تو خالی ہے۔پھر"...... جوانا نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔میں تو صرف خوشبو سونگھ سکتا ہوں۔وہ میں نے سونگھ لی ہے"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس کنوئیں کی سائیڈوں میں کوئی رخنہ ہو"۔جوانا نے کہا۔

"میں نے نیچے اتر کر بھی دیکھ لیا ہے۔کوئی رخنہ نہیں ہے اور نیچے ٹھوس چٹانیں ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"کیسے نیچے اترے تھے تم"...... جوانا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چھلانگ لگا کر"...... جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور پھر باہر کیسے آگئے"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھل کر"...... جوزف نے دوبارہ پہلے کی طرح جواب دیا تو جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ہمیں باس کو تلاش کرنا ہے۔جتنی دیر ہوتی جائے گی اتنا ہی باس کے لئے خطرہ بڑھتا جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں۔تمہاری بات ٹھیک ہے۔لیکن کہاں تلاش کریں"۔جوانا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جوزف نے درست خوشبو سونگھی ہے۔باس اس کنوئیں میں موجود ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔کنواں تو خالی نظر آرہا ہے اور جوزف نے اسے نیچے اتر کر بھی چیک کر لیا ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"غور سے دیکھو۔کنوئیں کی یہ تہہ مصنوعی ہے"...... ٹائیگر نے

کہا۔

"مصنوعی ہے۔ وہ کیسے"...... جوانا نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"یہ ریگستان ہے اور ریگستان میں کنوؤں کی تہہ انتہائی گہری ہوتی ہے اور پھر پہاڑیوں میں کوئی کنواں ہو تو اس کی گہرائی مزید زیادہ ہوتی ہے جبکہ اس کنوئیں کی گہرائی عام زمین پر موجود کنوئیں سے بھی بہت کم ہے اور پھر جوزف کو یہاں سے باس کی خوشبو بھی آئی ہے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ تہہ مصنوعی ہے۔ کنواں مزید نیچے گہرائی میں ہو گا اور باس یقیناً اس گہرائی میں موجود ہو گا"۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم نے واقعی وزنی اور قابل قبول دلیل دی ہے۔ لیکن یہ تہہ چٹانی ہے۔ اب وہ سیاہ بلی یا شیطان تو ایسی تہہ نہیں بنا سکتا"...... جوانا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ قدیم دور میں یہ کنواں کسی خاص مقصد کے لئے تیار کیا گیا ہو اور اس کی یہ مصنوعی تہہ کسی خاص تکنیک پر ہٹتی اور سامنے آتی ہو۔ بہرحال ہم نے اس چکر میں نہیں پڑنا۔ تم ایسا کرو کہ اس کنوئیں سے تھوڑا ہٹ کر ڈائنامیٹ نصب کرو۔ یقیناً اس دھماکے سے اس کنوئیں تک پہنچنے کا کوئی راستہ مل جائے گا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح باس کچلا بھی جا سکتا ہے۔ نجانے وہ کس حالت میں ہے اور کہاں ہے"...... جوزف نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے"...... جوانا نے کہا۔

"اس کنوئیں کی تہہ میں اگر باس ہے تو لازماً اسے کسی نہ کسی راستے سے وہاں پہنچایا گیا ہو گا۔ ہمیں اس راستے کو تلاش کرنا ہو گا"۔ ٹائیگر نے کہا اور اس بار جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا جبکہ جوزف خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کوئی انتہائی گہری بات سوچ رہا ہو۔ ٹائیگر اور جوانا اس کنوئیں کے ارد گرد موجود پتھروں کو چیک کرتے پھر رہے تھے جبکہ جوزف وہیں خاموش کھڑا تھا۔ پھر اچانک اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور وہ اس طرح زمین پر بیٹھتا چلا گیا جیسے ریت سے خالی ہوتا ہوا بورا نیچے گرتا ہے۔

"ارے ارے۔ جوزف کو کیا ہوا"...... ٹائیگر نے اچانک کہا تو جوانا بھی چونک پڑا۔ وہ دونوں دوڑ کر جوزف کے قریب پہنچے تو جوزف بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے۔

"کیا ہوا تھا تمہیں"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں نے عظیم وچ ڈاکٹر معانی زرتاشہ جو معبد کا سب سے بڑا پجاری ہے، کی روح سے رابطہ قائم کیا اور اس کی روح نے مجھ پر سایہ کر دیا۔ میں نے اس سے باس کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا ہے کہ باس اس کنوئیں میں موجود ہے اور کنوئیں کی تہہ کو بلی کی شکل کی چٹان پر دباؤ ڈالنے سے کھولا جا سکتا ہے۔ معمولی سا دباؤ"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ادھر موجود ہے وہ بلی کی شکل کی چٹان۔ میں نے دیکھی ہے۔ چھوٹی سی چٹان ہے"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جس طرف سے وہ مڑ کر جوزف کی طرف آیا تھا۔ جوزف اور ٹائیگر بھی اس کے پیچھے چل پڑے اور پھر واقعی وہ ایک چھوٹی سی چٹان کے سامنے پہنچ گئے جو بلی کی شکل کی تھی۔ جوانا نے اس پر ہاتھ رکھ کر اسے ذرا سا دبایا تو گڑگڑاہٹ کی آواز کنوئیں کی طرف سے سنائی دی تو جوزف اور ٹائیگر واپس کنوئیں کی طرف دوڑ پڑے۔

"باس۔ باس موجود ہیں۔ اوہ۔ باس بے ہوش ہیں۔ اوہ۔ اوہ"...... ٹائیگر اور جوزف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو جوانا بھی بھاگ کر کنوئیں کے پاس آ گیا۔ کنوئیں کی وہ مصنوعی تہہ غائب ہو چکی تھی۔ یہ شاید کسی خفیہ میکنزم کے تحت زمین کے اندر سائیڈ میں غائب ہو چکی تھی اور نیچے کنوئیں کے فرش پر عمران بے حس و حرکت پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"ہیلی کاپٹر میں رسی کا بنڈل موجود ہے۔ میں لے آتا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس طرف کو دوڑ پڑا جدھر ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"ماسٹر کی حالت ٹھیک نہیں ہے"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ باس صرف پیاس کی وجہ سے بے ہوش پڑا ہوا ہے لیکن اگر کچھ وقت اور گزر جاتا تو یقیناً باس کی جان کو

خطرہ لاحق ہو جاتا"...... جوزف نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا دکھائی دیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر ان کی طرف آیا اور ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر ایک سائیڈ پر کر کے اتار دیا۔ پھر وہ نیچے اترا تو رسی کا بنڈل اس کے پاس تھا۔ چند لمحوں بعد رسی کی مدد سے جوانا نیچے کنوئیں میں اتر گیا اور اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور پھر رسی کو اس نے کمر سے باندھ لیا اور پھر جوزف اور ٹائیگر نے مل کر رسی کو کھینچنا شروع کر دیا۔ جوانا بھی کنوئیں کی دیوار پر پیر رکھ کر خود کو اوپر اٹھا رہا تھا تاکہ جوزف اور ٹائیگر کو زیادہ طاقت استعمال نہ کرنی پڑے۔ نائیلون کی رسی بہرحال اتنی مضبوط ضرور تھی کہ عمران اور جوانا کا وزن سہار سکتی تھی۔ البتہ جوزف اور ٹائیگر دونوں کو جوانا اور عمران کا مشترکہ وزن کھینچنے میں بے پناہ طاقت سے کام لینا پڑ رہا تھا لیکن پھر تھوڑی دیر بعد جوانا، عمران سمیت باہر آ گیا تو وہ بے اختیار مسرت سے اچھل پڑے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے انہوں نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا ہو۔ ٹائیگر دوڑ کر ہیلی کاپٹر میں موجود پانی کی دو بوتلیں اٹھا لایا۔

"پانی تھوڑا دینا۔ جب باس ہوش میں آ جائیں پھر باقی پانی دینا"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جوزف نے عمران کا منہ دونوں ہاتھوں سے دبا کر کھولا تو ٹائیگر نے پانی اس کے حلق میں ڈالنا شروع کر دیا۔ تھوڑا سا پانی جب عمران کے حلق سے نیچے اترا تو ٹائیگر نے پانی کی بوتل ہٹا لی اور پھر تھوڑا سا پانی اس نے

عمران کے سر اور چہرے پر ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد عمران نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ لیکن یہ کنواں تو اتنا بڑا نہ تھا۔ اب کیسے بڑا ہو گیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس آپ کو کنوئیں سے نکال لیا گیا ہے۔ یہ پانی لیں"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل عمران کی طرف بڑھا دی۔

"اچھا تو اس کنوئیں میں پانی بھر گیا۔ حیرت ہے خواہ مخواہ پیاسا مرتا رہا"...... عمران نے بوتل ٹائیگر کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔ یہ وہ بوتل تھی جس میں سے کچھ پانی ٹائیگر نے عمران کے حلق، سر اور کچھ اس کے چہرے پر ڈالا تھا۔ ابھی آدھی بوتل بھری ہوئی تھی اور بوتل عمران نے منہ سے لگائی لیکن پوری بوتل ختم ہونے سے پہلے اس نے بوتل منہ سے ہٹا دی اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ۔ ہیلی کاپٹر۔ اس کا مطلب ہے کہ پورے انتظامات سے آئے ہو۔ لیکن وہ سیاہ بلی کار کی۔ اس کا کیا ہوا"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ میں نے اسے فنا کر دیا ہے"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"فنا کر دیا ہے۔ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ کالے شیطان کی یہ طاقت اگر کمزور ہو جائے تو وہ بھرپور طاقت حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ سفید پتھر میں گھس جاتی ہے اور جب تک وہ پوری طاقت حاصل نہ کر لے اس وقت تک اس پتھر سے باہر نہیں آتی اور اگر اس پتھر پر ریت ڈال دی جائے تو وہ فوراً باہر نکل آتی ہے لیکن اگر اسے باہر نکلتے ہی آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ فنا ہو جاتی ہے۔ مجھے یہ سب کچھ وچ ڈاکٹر شالی نے بتایا تھا۔ یہاں اس پہاڑی پر جب میں آپ کو آوازیں دے رہا تھا تو مجھے وہ سفید رنگ کا پتھر نظر آ گیا جس پر ایسی سیاہ لکیریں تھیں کہ میں اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ سیاہ بلی کی شکل والی طاقت کسی وجہ سے کمزور ہو گئی ہے اور اس پتھر میں اپنی طاقت بحال کر رہی ہے۔ میں اس پتھر کو اٹھا کر پہاڑیوں سے باہر آ گیا اور پھر میں نے اس پر ریت ڈال دی تو جوانا نے اس پر ڈائنامیٹ رکھ دیا جو فوراً ہی پھٹ گیا۔ اس طرح کالے شیطان کی یہ طاقت فنا ہو گئی"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر پر سوار واپس اس قصبے الہلاج کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے اور ٹائیگر، عمران کو نوجہان میں ابو ربیع کی حویلی جانے اور پھر یہاں سے ان پہاڑیوں پر پہنچنے کی تفصیل بھی ساتھ ساتھ بتاتا جا رہا تھا۔

گارم اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے شراب کی ایک بوتل پڑی ہوئی تھی اور وہ کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو بار بار دیکھ رہا تھا اور ساتھ ہی شراب پیتا جا رہا تھا کہ اچانک کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے شراب کا گلاس واپس میز پر رکھا اور اٹھ کر سائیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں فرش پر سیاہ رنگ کی دری بچھی ہوئی تھی جس پر سرخ رنگ کے دائرے بنے ہوئے تھے۔ جیسے ہی گارم اندر داخل ہوا کمرے میں سیاہ رنگ کا دھواں سا نمودار ہوا اور پھر وہ تیزی سے مجسم ہوتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ایک بوڑھا آدمی کھڑا نظر آ رہا تھا جس کی آنکھیں اس کے چہرے پر سرے سے موجود ہی نہ تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کی تخلیق کے وقت آنکھیں بنائی ہی نہ گئی ہوں اس لئے اس کا چہرہ انتہائی عجیب اور

بھیانک سا نظر آ رہا تھا۔

"تم۔ تم۔ گوشامو تم اور یہاں"...... گارم نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہیں معلوم ہے کہ جب مقدس روح کی کوئی بڑی طاقت فنا ہوتی ہے تو گوشامو کو ہی اس بارے میں اطلاع دینی پڑتی ہے"...... بوڑھے کے منہ سے خرخراتی ہوئی سی آواز نکلی۔

"اسی لئے تو میں بھی پریشان ہو گیا تھا"...... گارم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سن لو کہ مقدس پجاری کی سب سے بڑی طاقت اور صحرائے گاربی کی پہاڑیوں پر قابض طاقت کارکی فنا کر دی گئی ہے"۔ بوڑھے کے منہ سے ویسے ہی خرخراتی ہوئی آواز نکلی تو گارم بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تاروتی دشمن عمران کو ہلاک کرنے کے لئے چاہ زخ میں ڈالا گیا تھا اور کارکی یہ سب کچھ کر رہی تھی۔ اس کا کیا ہوا"۔ گارم نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اسے چاہ زخ سے آزاد کرا لیا گیا ہے"...... بوڑھے نے جواب دیا تو گارم کا چہرہ یکلخت لٹک سا گیا۔

"لیکن مجھے تو کسی بات کا علم ہی نہیں ہوا۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ گارم نے کہا۔

"تاروتی دشمن عمران کے ساتھی جوزف نے کوئی پراسرار کام کیا

جس سے کسی کو حتیٰ کہ مقدس روح کو بھی کسی بات کا علم نہ ہو سکا اور اس طرح ابو ربیع بھی مارا گیا۔ اساطیری بھی آزاد ہو گئی۔ کارکی فنا ہو گئی اور تاروتی دشمن عمران بھی آزاد ہو گیا ہے۔ اب میں جا رہا ہوں"...... بوڑھے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر دھوئیں میں تبدیل ہوا اور چند لمحوں بعد دھواں غائب ہو گیا تو گارم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اسی دری پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس نے زور سے زمین پر ہاتھ مارا تو ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور ایسی آواز سنائی دینے لگی جیسے کوئی زمین کی انتہائی گہرائی سے چیخ رہا ہو۔ آہستہ آہستہ یہ آوازیں نزدیک آتی سنائی دینے لگیں اور پھر جب یہ آوازیں اس کمرے میں سنائی دینے لگیں تو گارم نے آنکھیں کھول دیں۔ سامنے ایک بونی عورت بیٹھی ہوئی مسکرا رہی تھی۔ وہ عورت انتہائی خوبصورت تھی۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا۔ لباس کا انداز قدیم مصری تھا لیکن یوں لگتا تھا جیسے کسی عام عورت کو کسی جادو کی مدد سے چھوٹا کر دیا گیا ہو، کیونکہ وہ بچی کی بجائے بھرپور عورت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"مبارک ہو گارم۔ اب تم تاروت کے بڑے بن گئے ہو"۔ اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کسامی۔ لیکن تاروت کا بڑا بن کر میں بہت مشکل میں پھنس گیا ہوں اور مجھے خطرہ ہے کہ کسی بھی لمحے مقدس روح مجھ سے

ناراض ہو کر مجھے ہلاک کر سکتی ہے جیسے مجھ سے پہلے بوڑھے راہول اور تارم کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... گارم نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن تم نے مجھے کیوں بلایا ہے۔ میں اس سلسلے میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں"۔ کسامی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے مشورہ دو کسامی۔ پہلے بھی تمہارے مشورے مجھے کام دیتے رہے ہیں۔ میں اس عمران نامی دشمن کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں لیکن مقدس روح کا حکم ہے کہ اسے اس انداز میں ہلاک کیا جائے کہ نیکی کی طاقتیں اس کی پشت پر نہ ہوں اور اس کے لئے میں نے چال چلی لیکن"...... گارم نے کہا۔

"مجھے سب معلوم ہے۔ اسے دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے کارکی اپنے مقصد میں تقریباً کامیاب ہو گئی تھی لیکن اس عمران نے اپنی عیاری سے اسے اس وقت کنوئیں کی دیوار سے مار دیا جس وقت وہ بلی بنی ہوئی تھی۔ اس طرح وہ شدید زخمی ہو گئی اور اس کی طاقت کمزور ہو گئی اور اسے مجبوراً اپنی طاقت بحال کرنے کے لئے راکشی میں پناہ لینا پڑی لیکن عمران کا ساتھی جوزف جو افریقہ کا رہنے والا ہے وہ عمران سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اس نے اسے فنا کر دیا اور اس عمران کو چھڑا لیا"...... کسامی نے کہا۔

"تو مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ کیا غنڈوں اور قاتلوں کو اس کے پیچھے لگا دوں۔ کیا کروں۔ اپنی طاقتیں اس پر براہ راست استعمال

نہیں کی جا سکتیں۔ تم کوئی مشورہ دو۔ ایسا مشورہ کہ یہ لوگ واقعی ہلاک ہو جائیں"...... گارم نے کہا۔

"سب سے پہلی بات تو یہ سن لو کہ تم فوراً گارم کا روپ چھوڑ دو اور یہ رہائش گاہ بھی کیونکہ اس عمران نے فون پر تم سے بات کی تھی اور تم نے اسے ابو ربیع کے بارے میں بتایا تھا اس لئے اب وہ سب سے پہلے تم پر ہاتھ ڈالے گا"...... کسامی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا مشورہ درست ہے۔ یہ میں کر لوں گا لیکن اسے کیسے ہلاک کیا جائے"...... گارم نے کہا۔

"اسے مقدس پجاری کے معبد کی تلاش ہے۔ تم اسے سیاہ پروں والے معبد کا پتہ بتا دو اور اسے یہ یقین دلا دو کہ یہ مقدس پجاری کا خفیہ معبد ہے تو وہ اسے ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا اور تم جانتے ہو کہ جب وہ اس معبد کے اندر داخل ہو گا تو پھر کیا ہو گا۔ اس کی ہلاکت یقینی ہو جائے گی اور تمہیں کچھ کرنا بھی نہیں پڑے گا"۔ کسامی نے کہا۔

"تمہاری بات واقعی درست ہے۔ سیاہ پروں والے معبد سے تو کوئی بچ کر واپس نہیں آ سکتا۔ لیکن تمہیں یہ بھی تو معلوم ہے کہ مقدس پجاری کا معبد بھی تو اسی صحرا میں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ وہاں پہنچ جائے"...... گارم نے کہا۔

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ معبد صدیوں سے خفیہ ہے اور اس وقت تک خفیہ رہے گا جب تک مقدس پجاری کی روح اسے خود ظاہر نہ کرے۔ تب تک چاہے یہ لوگ صحرا کی ریت کا ایک ایک ذرہ کیوں نہ چھان لیں یہ معبد کو تلاش کر ہی نہیں سکتے"...... کسامی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن کس طرح اس تک یہ معلومات پہنچائی جائیں کہ وہ اس پر یقین بھی کر لے اور کسی طرح کا شک بھی نہ ہو"۔ گارم نے کہا۔

"بڑا آسان سا طریقہ ہے۔ سیاہ پروں والے معبد کا نقشہ بابا قنطاری کے پاس موجود ہے۔ تم نے صرف بابا قنطاری کے ذہن پر اپنی کسی بھی طاقت کے ذریعے یہ بات راسخ کر دینی ہے کہ سیاہ پروں والے معبد کو ہی مقدس پجاری کی روح کا معبد کہا جاتا ہے اور بابا قنطاری کا چونکہ کوئی تعلق راہول یا تاروت سے نہیں ہے اس لئے انہیں یقین کرنا پڑے گا اور پھر جب وہ لوگ معبد تلاش کر لیں گے تو بابا قنطاری کی بات کا یقین کر لیں گے۔ اس کے بعد جب وہ اسے کھول لیں گے تو خود ہی ہلاک ہو جائیں گے"۔ کسامی نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی ان حالات میں انتہائی درست مشورہ دیا ہے۔ میں تمہارا مشکور ہوں"...... گارم نے کہا۔

"تو پھر مجھے میری بھینٹ دو"...... کسامی نے کہا۔

"میں نے ابھی یہ رہائش گاہ خالی کرنی ہے اس لئے تم یہاں موجود تمام ملازموں کی بھینٹ لے سکتی ہو۔ جاؤ لے لو"...... گارم نے کہا تو کسامی خوشی سے اچھل پڑی اور اس کے ساتھ ہی گارم نے آنکھیں بند

کر لیں تو چیخنے کی آواز سنائی دی اور پھر یہ آواز اس کمرے سے غائب ہو
گئی تو گارم نے آنکھیں کھولیں اور ایک طویل سانس لے کر وہ اٹھ
کھڑا ہوا۔

پھر جب وہ کمرے سے باہر آیا تو اس کمرے میں پہنچ گیا جس میں وہ
پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ شراب کا آدھا بھرا ہوا گلاس ابھی تک میز پر موجود
تھی۔ اس نے گلاس اٹھا کر اسے حلق میں انڈیلا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر
اس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔
وہ اب بابا قنطاری کے ذہن پر کسامی کی بات راسخ کرنا چاہتا تھا۔ پھر
تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اس کے چہرے پر
اطمینان موجود تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کی اس رہائش گاہ میں
موجود تمام ملازم ہلاک ہو چکے ہوں گے اور کسامی ان کا خون چوس کر
اپنی بھینٹ لے چکی ہوگا اس لئے اب اس نے اپنے آپ کو بدلنے اور
دوسری رہائش گاہ میں جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پھر اٹھ کر وہ ایک اور
کمرے کی طرف بڑھ گیا تاکہ وہ اپنے ارادے پر عمل کر سکے۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ اس کمرے سے باہر آیا تو وہ جسمانی طور پر
پہلے سے زیادہ طاقتور اور طیم شیم ہو چکا تھا۔ البتہ اب اس کا چہرہ مقامی
خطرناک غنڈوں جیسا نظر آ رہا تھا۔ اس نے اپنی طاقتوں کی مدد سے یہ
روپ دھارا تھا اور یہ روپ مصر کے سب سے خطرناک غنڈے ماسٹر
شاگی کا تھا اور اس نے ماسٹر شاگی بننے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ اگر کسی
وقت ضرورت پڑے تو اس کے گروپ کے خطرناک غنڈوں،

بدمعاشوں اور پیشہ ور قاتلوں کو عمران کے خلاف استعمال بھی کر سکے
اور عمران کو کبھی تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ ماسٹر شاگی جیسا غنڈہ
راہول مذہب کا نمائندہ ہو سکتا ہے۔

عمران ڈاکٹر ناصر کی رہائش گاہ پر اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ اساطیری کو انہوں نے قصبے الہلاج سے واپسی پر اس کی رہائش گاہ پر چھوڑ دیا تھا۔ ہیلی کاپٹر جس کمپنی سے لیا گیا تھا اسے واپس کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد گو عمران نے اپنے ساتھیوں سمیت کاشانہ ہوٹل جانے کا ارادہ ظاہر کیا تھا لیکن ڈاکٹر ناصر اصرار کر کے اسے اپنے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر لے گیا تھا۔

" تم نے ابو ربیح کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے اور ناقابل یقین ہے عمران۔ اس کی شہرت تو انتہائی بڑے روحانی بزرگ کے طور پر تھی۔ بہرحال ایسے بزرگ تو ہر ملک میں موجود ہوتے ہیں البتہ میں تو تمہارے ساتھیوں پر حیران ہوں کہ انہوں نے نہ صرف اس ساری واردات کا درست سراغ لگا لیا بلکہ اس قدر پراسرار حالات میں تمہیں بھی زندہ سلامت نکال لائے ہیں"۔

مصری قہوہ پینے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ناصر نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

" یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ڈاکٹر ناصر۔ میرے ساتھیوں میں بہرحال یہ خوبی موجود ہے کہ یہ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالنے کے عادی ہیں اس لئے حالات انہیں خوفزدہ نہیں کرتے۔ ویسے جوزف افریقہ کا پرنس ہے اور افریقی وچ ڈاکٹروں کا سب سے پسندیدہ معمول رہا ہے۔ اس کی حسیات عام انسانوں سے زیادہ تیز ہیں اس لئے جو کچھ یہ سمجھ لیتا ہے یا کر لیتا ہے وہ عام آدمی نہیں کر سکتا۔ بہرحال اب جو گزر گیا وہ تو گزر گیا۔ اب مسئلہ ہے آئندہ کا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم ادھر ادھر کی الجھنوں میں پھنس کر رہ جاتے ہیں جبکہ ہمارا ٹارگٹ دراصل اس راہول پجاری کے معبد کی تلاش ہے اور اس کی طرف ابھی تک ہم ایک قدم بھی نہیں بڑھ سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم اب تک ناروت یا راہول مذہب کی کسی بڑی شخصیت پر بھی ہاتھ نہیں ڈال سکے تاکہ اس سے اس معبد کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" عمران کیا تم اب بھی اس سلسلے میں کام کرو گے"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کس سلسلے میں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" یہی اس خفیہ معبد کی تلاش کے سلسلے میں۔ اس ہولناک اور

جان لیوا تجربہ کے بعد بھی"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ اسے ہولناک تجربہ کہہ رہے ہیں۔ ہمیں تو اس سے بھی زیادہ ہولناک تجربوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایسے ایسے تجربوں اور مراحل سے کہ ہمیں صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی زندہ رکھتی ہے لیکن اس کے باوجود ہم اپنے مشن سے پیچھے نہیں ہٹتے اور ایسا ہونا بھی چاہئے۔ یا تو آدمی کسی منصوبے پر کام شروع نہ کرے اور اگر شروع کر دے تو پیچھے ہٹنا مردانگی کے خلاف ہے۔ اسے ہر صورت میں مکمل ہونا ہوگا اور اب جبکہ میں اس خفیہ معبد کی تلاش پر کام کا آغاز کر چکا ہوں تو اب مجھے اس کام سے صرف موت ہی روک سکتی ہے لیکن موت بھی صرف مجھے ہی روک سکتی ہے میرے ساتھیوں کو نہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ اسے کہتے ہیں ہمت اور حوصلہ۔ بہت خوب۔ ورنہ مجھے تو سو فیصد یقین تھا کہ اس ہولناک تجربے کے بعد تم خاموشی سے واپس چلے جاؤ گے۔ بہرحال تمہاری بات درست ہے کہ اصل معاملے میں تو ہم اسی جگہ کھڑے ہیں جہاں سے چلے تھے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر ناصر نے عمران سے معذرت کر کے رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"راسم بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ آپ کی عدم موجودگی میں بابا قنطاری صاحب کا پیغام آیا تھا کہ وہ ایک قدیم مصری نقشے کے سلسلے میں آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ آپ کہیں گئے ہوئے ہیں تو انہوں نے کہا کہ جب بھی آپ آئیں تو ان سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں۔ بابا قنطاری سے بات کرائیں"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران یہ عجیب سا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ تو جناب کسی فنکشن پر گئے ہوئے ہیں۔ جس وقت بھی وہ واپس آئیں گے میں انہیں اطلاع دے دوں گا اور وہ آپ کو فون کر لیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بڑا عجیب سا نام ہے۔ بابا قنطاری"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ہاں۔ یہ ہیں تو مصری لیکن چونکہ طویل عرصے تک کافرستان میں رہے ہیں اور پھر ان کا تعلق بھی زیادہ تر صوفیائے کرام سے رہا ہے اس لئے وہاں انہیں بابا قنطاری کہا جانے لگا۔ قنطار مصر کے ایک دور دراز علاقے کا نام ہے۔ ان کا اصل نام سلجوق قنطاری ہے لیکن چونکہ ان کی

وضع قطع بابا لوگوں جیسی ہے اس لئے کافرستان میں انہیں بابا
قنطاری کہا جانے لگا اور پھر یہ نام اس قدر معروف ہو گیا کہ اب یہ
طویل عرصے سے حالانکہ مصر میں رہتے ہیں لیکن انہیں بابا قنطاری ہی
کہا جاتا ہے۔ یہ رئیس آدمی ہیں اور طویل عرصے سے قدیم نقشوں کی
خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں۔ دنیا بھر سے انہیں قدیم نقشوں کے
بارے میں آفرز آتی رہتی ہیں۔ یہ انہیں خریدتے ہیں اور پھر انہیں
فروخت کر دیتے ہیں۔ اب ان کا یہ بزنس بے حد وسیع ہے اور اس قدر
فائدہ مند ہے کہ اب اس وقت یہ مصر کے رئیس اعظم ہیں۔ چونکہ
ایسے نقشے جعلی طور پر بھی تیار کئے جاتے ہیں تاکہ بھاری رقم کمائی جا
سکے اس لئے جب بھی یہ کوئی نقشہ خریدتے ہیں تو پہلے مجھ سے اس
بارے میں تصدیق کراتے ہیں کہ یہ اصل ہے یا جعلی۔ اس کے بعد
خریدتے ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے اس تصدیق کی وہ اپنی خوشی
سے بھاری رقمیں ادا کرتے ہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے تفصیل سے بابا
قنطاری کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ میں تو پہلی بار سن رہا ہوں کہ قدیم نقشوں کا بھی
کاروبار ہوتا ہے۔ قدیم نوادرات کا تو سنا تھا لیکن قدیم نقشوں کو
لوگ کیا کرتے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شوق عجیب چیز ہے عمران۔ چاہے وہ قدیم نقشے اکٹھے کرنے کا ہو
یا قدیم نقشوں سے مدفون خزانوں کی تلاش کا ہو۔ بہرحال شوق
ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بھی بے اختیار

مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آ گئی ہے کہ قدیم نقشوں کا لوگ
کیا کرتے ہیں لیکن ڈاکٹر صاحب بابا قنطاری صاحب کے پاس قدیم
نقشوں کی کلیکشن تو ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... ڈاکٹر ناصر نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس اس قدیم معبد کے بارے میں بھی
کوئی نقشہ ہو"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار ہنس پڑے۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک میری نظروں سے
وہ ضرور گزر چکا ہوتا کیونکہ ان کا ہر نقشہ میری نظروں سے ضرور گزرتا
ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر
ناصر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ میں بابا قنطاری بول رہا ہوں۔ میں ابھی واپس
آیا ہوں تو مجھے اطلاع ملی کہ آپ نے فون کیا تھا۔ میرے پاس ایک
نقشہ ہے جو فروخت کے لئے میرے پاس آیا ہے۔ انتہائی قدیم نقشہ
ہے اور نقشہ فروخت کرنے والے نے بتایا ہے کہ یہ نقشہ صدیوں پہلے
کسی مقدس پجاری کے معبد کا ہے جسے راہول پجاری کہا جاتا ہے اور
کہا جاتا ہے کہ اس کا معبد اس قدر خفیہ ہے کہ بڑے بڑے ماہرین آج
تک اس کا سراغ نہیں لگا سکے۔ میں یہ نقشہ آپ کو دکھانا چاہتا تھا کہ

آپ اس پر اپنی ماہرانہ رائے دے سکیں کیونکہ اس کی بہت بھاری قیمت مانگی جارہی ہے"۔۔۔۔۔۔ باباقنطاری نے کہا۔

"اوہ۔ کس نے یہ نقشہ آپ کو دیا ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ناصر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ اس سے پہلے تو آپ نے کبھی ایسی بات نہیں پوچھی"۔۔۔۔۔۔ باباقنطاری نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ راہول پجاری کے خفیہ معبد کی تلاش میں بڑے بڑے ماہرین سرپٹک پٹک کر مرگئے ہیں۔ اسے ٹریس کرنا تو ایک طرف اس کے محل وقوع کا سراغ نہیں لگا سکے اور نہ آج تک کبھی اس کا کوئی نقشہ سامنے آیا ہے جبکہ آپ کو حتمی طور پر بتایا جا رہا ہے کہ یہ نقشہ راہول پجاری کے خفیہ معبد کا ہے۔ آپ مجھے اس آدمی کے بارے میں بتائیں گے تو میں اندازہ لگا سکوں گا کہ وہ آپ کو ڈاج تو نہیں دے رہا"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران ان کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اور ڈاکٹر ناصر نے اسے ایسا کرتے دیکھ کر اس انداز میں سرہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ اس نے اچھا کیا ہے۔

"ڈاکٹر صاحب۔ یہ میرا بزنس سیکرٹ ہے۔ آپ اس مقدس معبد کی بات چھوڑیں۔ آپ صرف یہ چیک کر کے مجھے بتا دیں کہ یہ نقشہ اصل ہے یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ باباقنطاری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ نقشہ مجھے بھجوا دیں میں چیک کر کے آپ کو

تحریری رپورٹ بھجوادوں گا"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"میں خود نقشہ لے کر آرہا ہوں اور خود ہی رپورٹ لے کر جاؤں گا۔ یہ انتہائی قیمتی نقشہ ہے"۔۔۔۔۔۔ باباقنطاری نے کہا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں جناب"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"میں نے چونکہ آج ہی اسے فائنل کرنا ہے اس لئے اگر آپ فوری وقت دے دیں تو مشکور رہوں گا"۔۔۔۔۔۔ باباقنطاری نے کہا۔

"آپ تشریف لے آئیں جناب۔ میں آپ کا منتظر ہوں"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا تو دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ کہہ کر رسیور رکھ دیا گیا تو ڈاکٹر ناصر نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"عجیب بات ہے۔ جس نقشے کی تلاش میں ہم ہیں وہی سامنے آرہا ہے"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"باباقنطاری کی رہائش گاہ کہاں ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"قنطاری ہاؤس۔ قراسم روڈ پر مشہور محل نما کوٹھی ہے۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ناصر نے چونک کر کہا۔

"کیا آپ اس نقشے کی کاپی کر سکیں گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ باباقنطاری انتہائی وہمی آدمی ہے۔ اب دیکھو چونکہ میں نے اس سے روٹین سے ہٹ کر بات پوچھ لی، اس لئے وہ خود آرہا ہے۔ اس کے جانے کے بعد میں اس کی کاپی کاغذ پر کر لوں گا"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"نہیں۔ اگر یہ اصل ہے تو پھر ہمیں اصل چاہئے کیونکہ معمولی سا

ردو بدل بھی ہمیں صدیوں تک بھٹکا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا تو اب ممکن ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"کیا اسے خریدا نہیں جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس کی قیمت لاکھوں ڈالرز میں بھی ہو سکتی ہے"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں اجازت دیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم یہاں بیٹھو۔ میرا سٹڈی روم علیحدہ ہے اور مجھے صرف نصف گھنٹہ لگے گا۔ آپ رات کا کھانا کھا کر جائیں گے"۔ ڈاکٹر ناصر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ اس نقشے کو بہرحال ذہن میں رکھیں اور کوشش کریں کہ نقل بمطابق اصل ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ویسے میں کوشش کروں گا۔ اگر مجھے موقع مل گیا تو میں اس کی نقل اتار لوں گا"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر ڈرائینگ روم سے باہر چلا گیا۔

"باس۔ کہیں یہ بابا قنطاری بھی ابو ربیح کے قبیل کا نہ ہو"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ جوزف۔ تم نے اسے چیک کرنا ہے۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ میں تمہیں پورچ میں چھوڑ آتا ہوں۔ تم اسے چیک کرنا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران اسے ساتھ لے کر ڈرائینگ روم سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس آ کر بیٹھ گیا جبکہ جوزف باہر ہی رہ گیا تھا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد جوزف ڈرائینگ روم میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ وہ بوڑھا آدمی ہے۔ واپس چلا گیا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اس کے بارے میں تمہاری رپورٹ پوچھ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"وہ صاف ہے باس۔ کوئی شیطانی بو اس سے نہیں آئی مجھے"۔ جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر ناصر اندر داخل ہوئے تو عمران اور اس کے ساتھی ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ بیٹھو"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ اصل کی کاپی ہے۔ مجھے موقع مل گیا تھا اس لئے میں نے تیار کر لی"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"کیا نقشہ اصل تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد اصل تھا۔ صحرائی ہرن کی کھال پر بنا ہوا تھا اور تقریباً اسی دور کا تھا جس دور کے قریب راہول پجاری کا دور رہا ہے لیکن میں نے اس پر خود بھی غور کیا ہے۔ میرے پڑھنے کے مطابق جو معبد

اس نقشے میں ظاہر کیا گیا ہے وہ سیاہ پروں والا معبد ہی بنتا ہے اور اس [illegible] وں والے معبد کے دو اور نقشے پہلے بھی میری نظروں سے [illegible] ہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ عمران نے نقشہ کھولا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ نقشے کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ واقعی انتہائی قدیم دور کا نقشہ ہے۔ اس پر ویسے ہی نشانات موجود تھے جیسے اس قدیم دور میں نقشوں میں استعمال کئے جاتے تھے۔ عمران کا چونکہ پہلے کئی بار مصری آثار قدیمہ اور ان کے نقشوں سے واسطہ پڑا تھا اس لئے اسے اس بارے میں بنیادی باتوں کا علم تھا۔ پھر اس نے ڈاکٹر ناصر کی مدد سے اس کو پڑھنا شروع کر دیا۔

"کیا یہ سیاہ پروں والے معبد کا قدیم تاریخ میں بھی کوئی حوالہ ملتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بے شمار حوالے ہیں۔ سب سے مصدقہ حوالہ ایک کتاب میں ہے۔ میں وہ کتاب لے آتا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا اور اٹھ کر ڈرائینگ روم سے باہر چلا گیا۔

"باس۔ یہ سیاہ پروں والا معبد ہی اس کالے شیطان کا معبد ہو گا۔ افریقہ میں بھی اس کالے شیطان کے معبد کو سیاہ پروں والا معبد کہا جاتا تھا۔ وہاں بڑے بڑے پر بنے ہوئے تھے"...... ڈاکٹر ناصر کے باہر جاتے ہی جوزف نے کہا۔

"ہو سکتا ہے لیکن بہرحال تصدیق تو ہونی چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ سیاہ پر شیطان کی خصوصی نشانی ہو سکتی ہے کیونکہ شیطان سیاہی اور اندھیرے میں ہی رہنا چاہتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا۔ اب تم بھی افریقی ٹائیگر بننے کی کوشش کر رہے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر۔ یہ نقشہ خاص طور پر تو آپ کے سامنے نہیں لایا گیا"۔ جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"خصوصی طور پر یہ خیال تمہیں کیسے آگیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر۔ اب تک ان شیطانوں کو اس بات کا علم ہو چکا ہو گا کہ آپ ان شیطان پہاڑیوں سے زندہ سلامت بچ کر آگئے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے آپ کو گھیرنے کے لئے یہ نقشہ بابا قنطاری کے ذریعے سامنے لایا گیا ہو"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ بابا قنطاری کے بارے میں تو جوزف کی رپورٹ مثبت ہے اس لئے ظاہر ہے وہ تو ان شیطانی قوتوں میں سے نہیں ہو سکتا۔ مگر نادانستگی میں یا دانستہ طور پر ان کا آلہ کار تو بن سکتا ہے۔ بہرحال چیک تو کر لیں پھر دیکھیں گے کہ کیا ہونا چاہئے اور کیا نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر ناصر اندر داخل ہوئے تو ان کے ہاتھ میں دو ضخیم کتابیں موجود تھیں اور پھر عمران اور ڈاکٹر ناصر کے درمیان ان کتابوں میں موجود حوالوں کے

بارے میں بات چیت ہوتی رہی۔

" اس لحاظ سے تو ڈاکٹر صاحب یہ سیاہ پروں والا معبد راہول پجاری کے زمانے سے بھی قدیم معبد ظاہر ہوتا ہے۔ پھر تو یہ بہرحال کوئی دوسرا معبد ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میں نے ڈاکٹر صالح کا ایک تحقیقاتی مقالہ پڑھا تھا۔ اس میں اس راہول پجاری کے بارے میں درج تھا کہ اس راہول پجاری نے اپنا معبد سیاہ پروں والے معبد کے قریب بنایا تھا اور وہ اپنی طاقت بڑھانے کے لئے اس سیاہ پروں والے معبد میں قربانیاں بھی دیا کرتا تھا"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

" اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس نقشے سے ایک اور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کہ اس صحرا میں الیکسی ریز مشین کے ذریعے خفیہ معبدوں کا پتہ چلایا جائے۔ اگر وہاں معبد ہوں تو پھر ان دونوں کو اوپن کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

" الیکسی ریز ریت میں ایک خاص حد تک کام کرتی ہیں۔ زیادہ گہرائی میں کام نہیں کرتیں اور یہ معبد ہزاروں سال قدیم ہیں اس لئے الیکسی ریز کے ذریعے انہیں تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے یہ بتا دوں کہ مرحوم ڈاکٹر جمال نے ان ریز کی مدد سے پہلے ہی مصر کے تمام چھوٹے بڑے صحراؤں کو چیک کر لیا تھا"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیا۔

" اوہ۔ پھر تو اس پراجیکٹ پر کام کرنا فضول ہے"...... عمران نے

طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر اس معبد کو کھول دیا جائے تو اس کے اندر سے کوئی ایسی چیز مل جائے جس سے راہول پجاری کے معبد کی تلاش میں فائدہ ہو لیکن اس نقشے میں مکمل رہنمائی کے باوجود اس معبد کو تلاش کرنا اور اسے کھولنا خاصا جان جوکھوں کا کام ہے اور اس پر بے پناہ رقم بھی خرچ آ سکتی ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

" اگر درست جگہ کا تعین ہو جائے تو پھر حکومت کے پاس ایسا عملہ اور مشینری موجود ہو گی کہ وہ اسے اوپن کر لیں گے لیکن یہاں کے قانون میں یہ بات بھی درج ہے کہ اگر نقشہ غلط ثابت ہو تو تمام اخراجات بھی حکومت کو دینے پڑیں گے اور اتنا ہی جرمانہ بھی ادا کرنا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ حکومت خواہ مخواہ فضول نقشوں پر اخراجات نہ کرتی رہے۔ ویسے بھی اگر اس نقشے پر کام ہوتا ہے تو پہلے اس نقشے کو ماہرین کے سامنے پیش کرنا ہو گا۔ اگر وہ منظوری دیں گے تو اس پراجیکٹ پر کام ہو گا ورنہ نہیں۔ ویسے یہاں ایسی پرائیویٹ پارٹیاں موجود ہیں جو ایسے پراجیکٹ پر حکومت کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔ اس طرح معبد سے ملنے والے نوادرات اور دولت کا پچاس فیصد حکومت کو مل جاتا ہے اور پچاس فیصد پرائیوٹ پارٹیاں لے جاتی ہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ ایک اور راستہ بھی ہے۔یہاں ایسے لوگ موجود ہیں جو انتہائی خفیہ طور پر یہ سارا کام کرتے ہیں اور سب کچھ خود لے جاتے ہیں۔البتہ حکومت اور اس کے ماہرین کو صرف معبد کی تاریخ ہی منافع میں ملتی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار ہنس پڑا۔

"انہیں تو نوادرات کا چور کہا جاتا ہے۔وہ تو بہرحال مجرم ہوتے ہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"کیا آپ کسی ایسی پارٹی کو جانتے ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔کیا آپ ان مجرموں سے رابطہ کرنا چاہتے ہیں۔نہیں یہ غلط ہے۔غیر قانونی کارروائی میں آپ کی کوئی مدد نہیں کی جا سکتی"...... ڈاکٹر ناصر نے صاف اور دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے ان مجرموں سے کوئی مدد نہیں لینی ڈاکٹر ناصر اور میں نہ اس کا قائل ہوں۔میں نے یہ بات اس لئے پوچھی ہے کہ ایسے گروپ ایسے کام خفیہ طور پر کرتے رہتے ہیں۔ہو سکتا ہے کہ اسے وہ لوگ پہلے ہی خالی کر چکے ہوں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔اوہ۔یہ خیال تمہیں کیسے آیا۔اگر ایسا ہوتا تو کہیں نہ کہیں سے اطلاع مل جاتی"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"اطلاع تو بعض اوقات بہت دیر سے بھی مل سکتی ہے۔مجھے یہ خیال اس لئے آیا ہے کہ اچانک اس قدر قدیم اور درست نقشہ بابا قنطاری کے پاس برائے فروخت پہنچایا گیا ہے۔یہ مجرم گروپ ایسے کام کرتے رہتے ہیں۔معبد تلاش کر کے وہ ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ یہ نقشہ بھی فروخت کر کے رقم وصول کر لیتے ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔واقعی تم تو انتہائی خطرناک حد تک ذہین ہو۔میرے ذہن میں کبھی یہ خیال ہی نہیں آیا۔بہرحال مجھے ایسی پارٹیوں کا تو علم نہیں ہے۔البتہ یہاں کا ایک معروف غنڈہ ہے جسے ماسٹر شاگی کہا جاتا ہے۔شاگی کلب کا مالک ہے۔اس کے ہاتھ کافی لمبے ہیں اور حکومت میں موجود اعلیٰ ترین حکام تک بھی اس کی رسائی ہے اور میں نے سنا ہے کہ اس کی سرپرستی میں یہ کام ہوتا رہتا ہے لیکن میری اس سے کبھی بالمشافہ ملاقات تو نہیں ہوئی البتہ ایک بار اس نے فون پر مجھ سے بات کی تھی۔اس نے مجھ سے پوچھا تھا کہ قدیم نوادرات کو فروخت کرنے سے پہلے وہ ان کی مالیت چیک کرانا چاہتا ہے لیکن میں نے اسے بتا دیا کہ یہ کام میں نہیں کیا کرتا البتہ جو کرتے ہیں ان کا نام میں نے بتا دیا تھا"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیا۔

"کیا میں آپ کے فون پر اس سے بات کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ہاں۔کیوں نہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران نے

رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی اواز سنائی دی۔

"شاگی کلب کے مالک شاگی کا براہ راست فون نمبر دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

"ماسٹر شاگی بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری لیکن انتہائی درشت آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا۔ یہ کیا نام ہے۔ اتنا لمبا نام۔ کون ہو تم"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔ اس شاگی نے شاید ڈگریوں کو بھی عمران کے نام کا ہی ایک حصہ سمجھا تھا۔

"یہ نام نہیں ہے بلکہ ڈگریاں ہیں جو معبد کی کھدائی کے سلسلے میں ملتی ہیں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پاس کوئی ایسا گروپ ہے جس نے صحرائے زالی میں سیاہ پروں والے معبد کو تلاش کر کے خالی کر دیا ہے اور اب اس کا نقشہ فروخت کیا جا رہا ہے۔ میں وہ نقشہ خریدنا چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"یہ باتیں فون پر نہیں ہو سکتیں۔ تم میرے پاس آجاؤ پھر بات ہو

گی"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے دبا ہوا تھا اس لئے ماسٹر شاگی کی بات ڈاکٹر ناصر نے بھی سن لی تھی۔

"ماسٹر شاگی نے جو کچھ کہا ہے اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تمہارا آئیڈیا درست ہے"....... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"ہاں۔ اب بہرحال مجھے اس سے ملنا ہو گا تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ کیا وہاں سے کوئی ایسی چیز ملی ہے جس سے راہول پجاری کے خفیہ معبد کو تلاش کرنے میں مدد مل سکے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ کھانا کھا کر جاؤ۔ کھانے کا وقت ہونے والا ہے"....... ڈاکٹر ناصر نے انہیں اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"اوہ نہیں ڈاکٹر ناصر۔ ہم نے اس سلسلے میں فوری کام کرنا ہے اس لئے پھر ہی۔ اب اجازت دیں"....... عمران نے کہا۔

"بہرحال خیال رکھنا۔ یہ ماسٹر شاگی بہت مشہور غنڈہ ہے۔ کوئی گڑبڑ نہ کر دے"....... ڈاکٹر ناصر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ میں ہر طرح کے لوگوں سے دوستی کرنے کے گر جانتا ہوں۔ آپ جیسے دانشوروں سے بھی اور ماسٹر شاگی جیسے غنڈوں سے بھی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک یادگار اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

زیرو لاسٹری

سپیشل نمبر

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

زیرو لاسٹری ایک پراسرار لیبارٹری جس میں پاکیشیا کے خلاف ایک خوفناک ہتھیار فوناک ماسٹر تیار کیا جارہا تھا۔

زیرو لاسٹری جسے تلاش کرنے کی غرض سے عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمیا میں مختلف تنظیموں سے ٹکراتا پھرا۔ لیکن آخر کار اسے ناکامی ہوئی۔ کیوں؟

زیرو لاسٹری بین الاقوامی مجرم تنظیم "گن گرین" کے تحت قائم کی گئی تھی اور گن گرین کا سربراہ شیطانی ساحرانہ قوتوں کا مالک ڈاکٹر فرینکسٹائن تھا۔ ایک حیرت انگیز کردار۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن شیطانی ساحرانہ قوتوں کا مالک ماڈرن دور کا ڈاکٹر جس کی قوتوں سے عمران بھی واقف نہ تھا۔ پھر ——— ؟

ڈاکٹر فرینکسٹائن ایک ایسا کردار جس نے اپنی ساحرانہ قوتوں سے عمران کی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو یکسر سلب کر لیا۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن جس کے مقابلے میں آکر عمران، جوزف اور جوانا تینوں حقیر کیچوؤں سے بھی بدتر حالت میں پہنچ گئے۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن ایک ایسا کردار جس نے زیرو لاسٹری کے گرد اپنی شیطانی قوتوں کا ناقابل تسخیر جال پھیلا رکھا تھا۔

موٹیری، ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی مادام ڈنشا جسے موٹیری یعنی غضبناک شیرنی کہا جاتا تھا۔

موٹیری جس نے عمران، جوانا اور ٹائیگر کی نظروں کے سامنے جوزف جیسے شہ زور کی گردن اپنے خوفناک دانتوں سے بھنبوڑ کر رکھ دی۔ انتہائی حیرت انگیز چوئیشن

زیرو لاسٹری جس کی تباہی کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مکمل بے بسی کے بعد ٹائیگر نے بے مثال اور جان لیوا جدوجہد کی۔ کیا ٹائیگر کامیاب ہو گیا۔ یا؟

زیرو لاسٹری کیا عمران اور اس کے ساتھی اس پراسرار لیبارٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے۔ یا؟

ڈاکٹر فرینکسٹائن جس کی شیطانی قوتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے عمران کو بالآخر نورانی قوتوں کا سہارا لینا پڑا۔ کیا عمران نورانی قوتوں کی مدد سے ڈاکٹر فرینکسٹائن کو شکست دینے میں کامیاب ہو سکا ——— یا ——— ؟

جوزف افریقہ کا شہزادہ جس نے عمران کی جان بچانے کے لئے اپنے آپ کو شیطانی قوتوں کی بھینٹ چڑھا دیا۔ کیا جوزف ہمیشہ کے لئے عمران سے بچھڑ گیا۔ یا؟
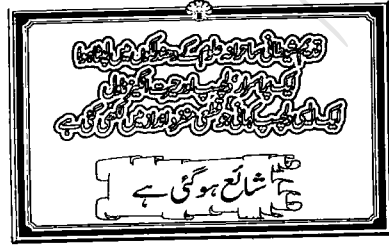
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناشران ---- اشرف قریشی
---- یوسف قریشی
تزئین ---- محمد بلال قریشی
طابع ---- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ---- -/75 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ خیروشر کی آویزش پر مبنی اس خصوصی ناول کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ منفرد اور انوکھی آویزش اب اپنے انجام کی طرف بڑھ رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی شر کی اس سطح کے خلاف بھرپور اور منفرد جدوجہد آپ کو پسند آئے گی اور آپ اس کے انجام سے آگاہی کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی اور انفرادیت کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

جیکب آباد (سندھ) سے نثار احمد بلوچ لکھتے ہیں۔ "میں آپ کے ناولوں کا عاشق ہوں۔ آپ اپنے ناولوں کے ذریعے نوجوان نسل کی واقعی بہتر کردار سازی میں معروف ہیں البتہ آپ کے ناولوں میں اب ایکشن کی کمی محسوس ہونے لگی ہے۔ میری درخواست ہے کہ آپ اس طرف ضرور توجہ دیں"۔

محترم نثار احمد بلوچ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ایکشن سے شاید آپ کی مراد مارشل آرٹ ہے تو پھر ایسا ممکن ہے کہ آپ کو شکایت پیدا ہوئی ہے کیونکہ ہر ناول میں یہ ممکن ہی نہیں ہو سکتا کہ چاہے کہانی میں اس کی ضرورت ہو یا نہ ہو مارشل

آرٹ کو سامنے لایا جائے اور اگر ایکشن سے آپ کی مراد ٹمپو کی تیز رفتاری، عمران کا تیزی سے اور جارحانہ انداز میں آگے بڑھنا ہے تو پھر یقیناً ایسی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی کیونکہ عمران تو پہلے سے کہیں زیادہ ایکشن میں نظر آتا ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ کی فرمائش بھی ساتھ ساتھ پوری ہوتی رہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گاؤں رانی والا سے محمد ابراہیم نادر لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کے طویل عرصے سے میں اور میرے دوست قاری ہیں۔ ہم نے آپ کے تمام مکمل ناول پڑھ لئے ہیں اور اب ہم حصوں پر مشتمل ناول پڑھنے میں مصروف ہیں۔ آپ کی تحریر میں جو جادو ہے وہ ہم نے کم ہی کسی اور تحریر میں دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ جو منظر کشی کرتے ہیں اسے پڑھتے ہوئے ہم اپنے آپ کو اسی ماحول میں موجود پاتے ہیں۔ آپ اپنے ناولوں پر نہ ہی تاریخ یا سن ڈالتے ہیں اور نہ ہی تعداد کا نمبر لکھتے ہیں۔ اس طرح ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ کونسا ناول آپ نے پہلے لکھا ہے اور کونسا بعد میں۔ امید ہے آپ اس طرف ضرور توجہ دیں گے"۔

محترم محمد ابراہیم نادر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک تاریخ یا سن اور تعداد کے نمبر کا تعلق ہے تو یہ کام پبلشرز صاحبان کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی کسی کاروباری مجبوری کی وجہ سے ایسا نہ کرتے ہوں بہرحال آپ کی فرمائش ان تک پہنچا دی جائے گی۔ مجھے امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈب نمبرا تحصیل و ضلع مانسہرہ سے سید فیاض حسین بخاری لکھتے ہیں۔ "طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ آپ واقعی جہاد بالقلم کر رہے ہیں۔ آپ کے ناول پڑھ کر انسان میں جو ہمت اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور جس طرح اسے مسلسل جدوجہد کا سبق ملتا ہے وہ واقعی قابل داد ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے لکھنے کی رفتار تیز کریں اور ہر ماہ زیادہ سے زیادہ ناول شائع کیا کریں تاکہ قارئین کی تشنگی دور ہو سکے۔ امید ہے آپ میری اس درخواست پر ضرور غور کریں گے"۔

محترم سید فیاض حسین بخاری صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں میرے لئے جن پرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے ذاتی طور پر آپ کا ممنون ہوں۔ جہاں تک زیادہ سے زیادہ لکھنے کی بات ہے تو محترم سینکڑوں صفحات پر مبنی ناول آپ تو چند گھنٹوں میں پڑھ لیتے ہیں لیکن مجھے اس کے لکھنے میں کتنا وقت لگتا ہے اس کا آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ اس کے ساتھ ساتھ ناول کی اشاعت اور ترسیل پر بھی بے حد وقت لگتا ہے۔ اس لئے اس بات کو غنیمت سمجھیں کہ آپ تک ہر ماہ ناول پہنچ جاتا ہے۔ البتہ میں کوشش کروں گا کہ ہر ماہ شائع ہونے والے ناولوں کی تعداد میں جس قدر ممکن ہو سکے اضافہ کیا جا سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

سلانوالی (سرگودھا) سے سید تصور حسین انجم لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "فارن سیکشن" بے حد دلچسپ ثابت ہوا ہے۔ اس کے تیز ٹمپو، تیز رفتار ایکشن اور بے پناہ سسپنس نے اسے واقعی شاہکار کا درجہ دے دیا ہے۔ فارن گروپ کا انچارج وکرم سنگھ انتہائی دلچسپ کردار تھا لیکن آپ نے اسے ختم کر دیا ہے۔ اس لئے اب واقعی آپ سے یہ شکایت مستقل طور پر کرنے کو جی چاہتا ہے کہ آپ انتہائی منفرد اور دلچسپ کرداروں کو انتہائی بے دردی سے ختم کر دیتے ہیں۔ حالانکہ بے شمار کردار ایسے ہیں جو مستقل طور پر آگے بڑھ سکتے ہیں اور دلچسپ اور منفرد ثابت ہو سکتے ہیں۔ امید ہے آپ اس شکایت پر ضرور غور کریں گے"۔

محترم سید تصور حسین انجم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ کرداروں کے سلسلے میں آپ کی شکایت بجا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہیں ختم کرنے یا آگے بڑھانے کے سلسلے میں میری طرف سے کوئی شعوری کوشش نہیں ہوتی۔ سچوئیشن کی ڈیمانڈ کے مطابق ہی کرداروں کا انجام سامنے آتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بعض کردار نہ چاہنے کے باوجود بھی بچ نکلتے ہیں اور بعض کردار چاہنے کے باوجود ختم ہو جاتے ہیں۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ کی شکایت دور ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

تونسہ موڑ سے محمد خالد حسین لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ کسی ناول میں اپنا تفصیلی انٹرویو بھی شائع کریں تاکہ ہمیں آپ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہو سکیں۔ امید ہے آپ ضرور اس پر توجہ دیں گے"۔

محترم محمد خالد حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ انٹرویو شائع کرنے کے سلسلے میں کافی طویل عرصے سے ارادہ تو ہے لیکن تفصیلی انٹرویو لکھنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ اب آپ نے فرمائش کی ہے تو میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد تفصیلی نہ ہی مختصر ہی سہی کسی نہ کسی انداز میں آپ کی اور دیگر قارئین کی فرمائش پوری کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

فیصل آباد سے صہیب حفیظ لکھتے ہیں۔ "میں گذشتہ کئی سالوں سے آپ کا مستقل قاری ہوں۔ آپ جس انداز میں لکھتے ہیں اس کے لئے میرے پاس تعریف کے الفاظ ہی موجود نہیں ہیں۔ البتہ آپ سے درخواست ہے کہ آپ موجودہ دور میں پورے ملک میں پھیل جانے والی فرقہ واریت پر ضرور لکھیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا زہر ہے جس نے پورے معاشرے کو زہر آلود کر رکھا ہے اور اگر یہ اسی طرح بڑھتی رہی تو آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کے نتائج کیا نکلیں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ میری اس درخواست پر ضرور غور کریں گے"۔

محترم صہیب حفیظ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ آپ نے اپنے طویل خط میں جس موضوع پر تفصیل سے قلم اٹھایا ہے وہ واقعی انتہائی قابل غور ہے۔ فرقہ واریت کا زہر صرف زہر ہی نہیں بلکہ اگر اسے زہر ہلاہل کہا جائے تو بہتر ہو گا۔ معاشرے میں

اس سے پیدا ہونے والی نفرت اور گھٹن واقعی روزبروز ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہے۔ فرقہ واریت کے داعی دین اور ملک و قوم کی کوئی خدمت نہیں کر رہے بلکہ وہ معاشرے میں نفرت کے بیج بو رہے ہیں جس کی فصل واقعی انتہائی زہرآلود ثابت ہو گی۔ اسلام ہمیں ہر قسم کی فرقہ واریت، علاقائی اور نسلی تعصب سے بالاتر رہ کر زندگی گزارنے کا درس دیتا ہے۔ ایک دوسرے سے محبت، ایک دوسرے کی بے لوث خدمت ہی ہمارا مقصد زندگی ہونا چاہئے۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد آپ کی فرمائش پوری کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

گارم نے رسیور رکھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت خود چل کر اس کے کلب آ رہا تھا اس لئے فوری طور پر اس کے ذہن میں یہی آیا تھا کہ وہ انہیں مخصوص گیس سے بے ہوش کرے گا اور پھر بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے اڑا دے گا۔ اس طرح ان کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا۔ اسے اپنی مخصوص طاقتوں کی وجہ سے اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ عمران نے اسے فون کیوں کیا ہے کیونکہ اس نے بابا قنطاری کے ذہن پر تو خود یہ خیال راسخ کر دیا تھا کہ سیاہ پروں والے معبد کا نقشہ ہی راہول پجاری کے خفیہ معبد کا نقشہ ہے لیکن اسے توقع نہ تھی کہ اس طرح یہ بات ڈاکٹر ناصر تک اور ڈاکٹر ناصر سے عمران تک پہنچ جائے گی۔ وہ چند لمحے آنکھیں بند کئے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد

دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"عاصم بول رہا ہوں ماسٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"عاصم۔ چار افراد کلب میں آرہے ہیں۔ ان کے لیڈر کا نام عمران ہے۔ اس عمران کے ساتھ ایک پاکیشیائی، ایک افریقہ نژاد اور ایک ایکریمی نژاد حبشی ہے۔ جیسے ہی یہ لوگ کاؤنٹر پر پہنچیں تو تم نے انہیں سپیشل آفس میں پہنچا دینا ہے"...... گارم نے جو اس وقت ماسٹر شاگی کے روپ میں تھا چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ انہیں انتہائی احترام سے لے جانا اور سنو۔ مجھے اطلاع دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے خود ہی معلوم ہو جائے گا"...... گارم نے اسی لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور ایک الماری کھول کر اس نے اس کے ایک خانے میں موجود ایک چھوٹی سی مستطیل شکل کی مشین نکال کر اپنے سامنے میز پر رکھی اور پھر اس پر موجود مختلف رنگوں کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ مشین سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو اس نے مشین کو اٹھایا اور میز کی دراز کھینچ کر اس میں مشین کو رکھ دیا۔ البتہ دراز کو اسی طرح کھلا چھوڑ دیا۔ اب اس نے اس مشین کا صرف ایک بٹن پریس کرنا تھا اور سپیشل آفس میں موجود بے ہوش کر دینے والی گیس فائر ہو جاتی تھی اور یہ لوگ بے ہوش ہو

جانے تھے اس لئے اب اسے ان کی آمد کا انتظار تھا۔ اس نے رسیور اٹھا کر اپنے خاص آدمی سے رابطہ کیا اور اسے کہا کہ وہ اب اسے ڈسٹرب نہ کرے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ اب اپنی خصوصی طاقتوں کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔ اسے یہ لوگ اس طرح نظر آرہے تھے جیسے وہ انہیں کسی سکرین پر دیکھ رہا ہو۔ یہ سب کار میں سوار شاگی کلب کی طرف بڑھے چلے آرہے تھے۔ کار ڈاکٹر ناصر کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد کار شاگی کلب کے سامنے پہنچ کر رکی اور پھر اس میں سے چار افراد نکلے اور کلب میں داخل ہو گئے۔ کلب ہال میں وہ کاؤنٹر کی طرف مڑ گئے۔ وہاں عاصم موجود تھا اور پھر اس نے ان چاروں کو سپیشل آفس کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ چاروں سپیشل آفس میں پہنچے تو گارم نے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ میز کی کھلی ہوئی دراز میں موجود مشین کی طرف بڑھا اور اس نے اس کا وہ مخصوص بٹن پریس کر دیا۔ مشین سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور پھر مشین آف ہو گئی تو گارم نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ اب اس سپیشل آفس کا اندرونی منظر نظر آرہا تھا اور وہ چاروں افراد وہاں پر موجود صوفوں پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ گارم نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

"راحت بول رہا ہوں"...... ایک کھردری سی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر بول رہا ہوں راحت"....... گارم نے ماسٹر شاگی کے انداز میں کہا۔

"یس ماسٹر"....... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

"میرے سپیشل آفس میں چار افراد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں وہاں سے اٹھوا کر گارم ہاؤس پہنچاؤ"....... گارم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"....... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارم نے رسیور رکھا اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر اس نے پھونک ماری۔

"سنو آرانی۔ ماسٹر شاگی کا آدمی راحت چار بے ہوش افراد کو لائے گا۔ تم ان چاروں کو اس سے وصول کر کے انہیں قربان گاہ میں پہنچا دینا۔ میں خود وہاں آ رہا ہوں۔ میں نے ان چاروں کو راہول پجاری کی مقدس روح کی بھینٹ چڑھانا ہے"....... گارم نے اس طرح بولتے ہوئے کہا جیسے وہ سامنے بیٹھے ہوئے کسی آدمی کو ہدایات دے رہا ہو اور پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری اور اطمینان بھرے انداز میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگا دی۔ اس کے چہرے پر کامیابی اور اطمینان کے گہرے تاثرات موجود تھے۔ پہلے اس نے یہی سوچا تھا کہ سپیشل آفس میں ہی انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر دے گا لیکن جب اس نے انہیں سپیشل آفس میں بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا تو اس نے ارادہ بدل دیا۔ اس نے انہیں مقدس پجاری

کی روح کو بھینٹ دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ بے ہوشی کے عالم میں یہ کچھ نہیں کر سکیں گے۔ ایک بار یہ قربان گاہ میں پہنچ گئے تو پھر نیکی کی کوئی طاقت وہاں داخل نہ ہو سکے گی اور بے ہوش افراد سے بہرحال اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ بھی نہ تھا اور اسے یقین تھا کہ ویسے ہی ان کو ہلاک کرنے کی بجائے ان کی باقاعدہ بھینٹ دینے سے مقدس روح زیادہ خوش ہو گی اور اس طرح ان کی طاقتوں میں بھی اضافہ کر دیا جائے گا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کمرے میں ایک ایسی پھڑپھڑاہٹ کی آواز سنائی دی جیسے کوئی پرندہ پھڑپھڑا رہا ہو تو گارم نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری۔

"آقا۔ چاروں بے ہوش افراد کو قربان گاہ میں پہنچا دیا گیا ہے اور بھینٹ دینے کا سامان بھی تیار کر لیا گیا ہے"....... ایک آواز سنائی دی۔

"میں آ رہا ہوں"....... گارم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کار میں بیٹھا گارم ہاؤس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ کار ڈرائیور چلا رہا تھا جبکہ گارم خود عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گارم ہاؤس پہنچ گیا تو اس نے ڈرائیور کو واپس بھیج دیا اور خود پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے چھوٹا پھاٹک خود بخود کھل گیا تو وہ اندر داخل ہوا۔ وہاں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی موجود تھا جو اس کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"آرانی۔ میں اس روپ کو چھوڑ کر آرہا ہوں۔ پھر اکٹھے قربان گاہ چلیں گے تاکہ مقدس روح کو اس کی پسندیدہ قربانی دی جا سکے"۔ گارم نے کہا جو ماسٹر شاگی کے روپ میں تھا۔

"بہتر آقا"...... اس آدمی نے جواب دیا تو گارم تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر ایک مخصوص کمرے میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اب وہ دوبارہ گارم کے روپ میں تھا۔ اس کمرے سے نکل کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے ایک الماری کھولی۔ اس میں سے ایک بریف کیس اٹھایا اور اس بریف کیس کو اس نے میز پر رکھ کر کھولا۔ بریف کیس میں ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا چوغہ موجود تھا جس پر سرخ رنگ کے بڑے بڑے دائرے بنے ہوئے تھے۔ اس نے وہ چوغہ پہن لیا اور پھر اس بریف کیس میں سے اس نے سیاہ رنگ کی ایک تکونی ٹوپی نکالی اور اسے سر پر اوڑھ لیا۔ اس ٹوپی کے سامنے والے حصے میں ایک چھوٹا سا انسانی خاکہ بنا ہوا تھا جس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں۔ آخر میں اس نے بریف کیس میں موجود ایک ٹیڑھا سا لکڑی کا ڈنڈا نکالا اور اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ یہ ڈنڈا تاروت جادو کا تھا اور یہ ڈنڈا جس کے ہاتھ میں ہوتا تھا اسے تاروت جادو کا آقا مانا جاتا تھا اور پجاری کی روح کے بعد اس کا حکم چلتا تھا اور اس ڈنڈے کی وجہ سے تاروت جادو کی تمام طاقتیں اس کی تابع ہوتی تھیں۔ اس نے بریف کیس بند کیا اور پھر وہ ڈنڈا ہاتھ میں پکڑے مسکراتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو چند لمحے تک وہ نیم شعوری کیفیت میں ہی رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا ذہن روشن ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ منظر ابھر آیا جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت شاگی کلب گیا تو وہاں انہیں انتہائی احترام کے ساتھ ایک آفس میں لے جا کر بٹھایا گیا اور ابھی وہ وہاں جا کر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک شاں شاں کی تیز آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن اس قدر تیزی سے تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھا۔ اس کے ساتھی ابھی تک ایک اونچے پلیٹ فارم پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ باقی کمرے کا فرش نیچا تھا جبکہ یہ پلیٹ فارم باقی فرش سے کافی اونچا تھا اور پھر اس پلیٹ فارم کے ایک طرف

ایک چبوترا سا بنا ہوا تھا جس پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے دھبے موجود تھے اور وہاں سے تیز اور مکروہ قسم کی بو بھی آ رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو کوئی قدیم دور کی قربان گاہ ہے"....... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔ اسے بہرحال یہ بات تو سمجھ میں آ گئی تھی کہ انہیں کسی گیس کی مدد سے بے ہوش کیا گیا ہے اور بہرحال اتنی دیر گزر چکی ہے کہ وہ اپنے مخصوص ذہنی رد عمل کی وجہ سے خود بخود ہوش میں آ گیا ہے اور جس تیزی سے اس کا ذہن تاریک ہوا تھا اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس گیس کے اثرات زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتے کیونکہ جو گیس جتنی تیزی سے اثر کرتی ہے اتنا ہی اس کا وقفہ کم ہوتا ہے اس لئے اسے معلوم تھا کہ وہ اب اپنے ساتھیوں کا سانس روک کر انہیں ہوش میں لا سکتا ہے اس لئے وہ پہلے ٹائیگر کی طرف بڑھا۔ عمران نے ٹائیگر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور جوزف کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف کے بعد اس نے یہی کارروائی جوانا کے ساتھ دوہرائی تو تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ہوش میں آ گئے۔

"یہ ہم کہاں ہیں باس"....... ٹائیگر نے سب سے پہلے ہوش میں آتے ہوئے کہا۔

"کسی قدیم دور کی قربان گاہ میں ہیں"....... عمران نے جواب دیا اور پھر جوزف اور جوانا بھی ہوش میں آ گئے۔

"باس۔ باس۔ یہ تو کالے شیطان کی قربان گاہ ہے"....... جوزف نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ اس میں اس قدر چیخنے کی کیا ضرورت ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ کالے شیطان کی طاقتوں کی خاص جگہ ہوتی ہے۔ ہمیں نقصان بھی پہنچ سکتا ہے"....... جوزف نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیسا نقصان"....... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"یہاں خوفناک طاقتیں ہمیں نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ ہمیں اس سے باہر جانا چاہئے"....... جوزف واقعی خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

"تم فکر مت کرو۔ کوئی شیطانی طاقت ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اس بڑے ہال نما کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی تھا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا چوغہ تھا جس پر بڑے بڑے سرخ رنگ کے دائرے بنے ہوئے تھے۔ سر پر ایک تکونی ٹوپی تھی جس پر انسانی خاکہ سا بنا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک ٹیڑھا میڑھا سا ڈنڈا تھا جبکہ اس کے پیچھے ایک لحیم شحیم آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کسی قدیم دور کی بھاری سی تلوار تھی جس پر خون کے خشک دھبے موجود تھے۔

"اوہ۔ تو تم ہوش میں آ گئے"....... اس ڈنڈا بردار نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں موجود ڈنڈے کو عجیب سے انداز میں گھمایا تو عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے تمام توانائی غائب ہو گئی ہو اور وہ اس طرح نیچے گر گیا جیسے ریت کا خالی ہوتا ہوا بورا نیچے گرتا ہے۔ نیچے گرتے ہوئے اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی اسی طرح نیچے گرتے ہوئے دیکھا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ یہاں تمہاری طاقتیں کام نہیں دے سکتیں۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب تمہیں مقدس پجاری کی روح کی بھینٹ چڑھایا جائے گا"۔ ایک چیختی ہوئی آواز عمران کے کانوں میں پڑی اور عمران نے بولنے کی کوشش کی تو اسے یہ محسوس کر کے حیرت سی ہوئی کہ اس کی زبان کی توانائی موجود تھی۔

"تم کون ہو"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"ہا۔ ہا۔ میرا نام گارم ہے اور میں تاروت جادو کا بڑا آقا ہوں"...... وہی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔

"مجھے پہلے دیوار سے پشت لگا کر بٹھا دو تاکہ ہم تم سے دو چار باتیں کر لیں پھر تمہارا جو جی چاہے کر لینا"...... عمران نے کہا۔

"کیسی باتیں۔ اب کوئی بات نہیں ہو گی۔ اب تو تمہاری بھینٹ دی جائے گی۔ جاؤ آرانی پہلے جا کر اس آدمی کو قربان گاہ پر لٹاؤ اور اس کی بھینٹ دو"...... وہی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔

"سنو۔ سیاہ رنگ والے شیطان کیڑے۔ میرا نام جوزف ہے۔ جوزف دی گریٹ"...... اچانک جوزف کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ کون ہے جس نے گارم کو کیڑا کہا ہے۔ کون ہے یہ۔ مجھے تلوار دو۔ میں اس کی بھینٹ اپنے ہاتھوں سے دوں گا"...... اچانک وہی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ انتہائی درشت تھا اور پھر عمران کو کسی کے کود کر پلیٹ فارم پر چڑھنے کی آواز سنائی دی۔ چڑھنے والے دو آدمی تھے۔ عمران کا چہرہ قربان گاہ کے چبوترے کی طرف ہی تھا اور چند لمحوں بعد اس نے دیکھا کہ ایک لحیم شحیم آدمی جوزف کو گھسیٹتا ہوا اس چبوترے پر لے آ رہا ہے جبکہ دوسرا آدمی جس نے چوغہ پہنا ہوا تھا ایک ہاتھ میں وہ ٹیڑھا میڑھا ڈنڈا اور دوسرے ہاتھ میں تلوار پکڑے کھڑا تھا۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس کے ذہن میں بگولے سے ناچنے لگے۔

"رک جاؤ۔ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"...... عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ ان کیڑوں کو جو بھی کرتے ہیں کرنے دیں۔ ابھی انہیں معلوم ہو جائے گا کہ جوزف دی گریٹ کی کیا طاقت ہے"۔ جوزف کی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ابھی تمہاری گردن کٹ کر میرے قدموں میں گرے گی تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ گارم کی کیا طاقت ہے"...... اس چوغے والے نے بڑے فاخرانہ انداز میں کہا جبکہ دوسرا لحیم شحیم آدمی جس کا نام آرانی تھا اور جو جوزف کو گھسیٹ کر چبوترے پر لا رہا تھا اس نے جوزف کو کھینچ کر مخصوص انداز میں سیدھا کر دیا۔

"بھینٹ تیار ہے آقا"...... آرانی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ مقدس روح کی بھینٹ"...... اس چوغے والے گارم نے اونچی آواز میں کہا اور پھر ہاتھ میں موجود لکڑی کا ڈنڈا اس نے قربان گاہ کے چبوترے کی سائیڈ میں رکھا اور دونوں ہاتھوں سے تلوار پکڑ کر وہ اس چبوترے پر چڑھ گیا تو وہاں موجود آرانی تیزی سے پیچھے ہٹا اور چبوترے سے نیچے آکر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔ عمران کے ذہن میں آندھیاں سی چلنے لگیں۔ ایسی بے بسی اس نے پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔ گارم دونوں ہاتھوں میں خون آلود بھاری تلوار اٹھائے جوزف سے کچھ فاصلے پر چبوترے پر کھڑا تھا اور شاید منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا کہ اچانک جوزف بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور پلک جھپکنے میں گارم چیختا ہوا، ہوا میں اڑا اور پھر ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار وہیں چبوترے پر ہی گر گئی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ آرانی کچھ سنبھلتا جوزف کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے وہ بھی ہوا میں اڑتا ہوا ایک خوفناک دھماکے سے نیچے فرش پر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے گارم سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ کر چبوترے کے ساتھ پڑا ہوا وہ ٹیڑھا میڑھا لکڑی کا ڈنڈا اٹھا لیا اور دوسرے لمحے کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی وہ ڈنڈا درمیان سے ٹوٹ گیا تو عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں خود بخود توانائی بھر گئی ہو اور وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا۔ اسی لمحے جوانا اور ٹائیگر بھی اٹھے اور دوسرے لمحے وہ بھی بجلی کی سی تیزی سے چبوترے سے نیچے اتر گئے جبکہ جوزف اس

دوران تلوار اٹھانے میں مصروف تھا۔

"اس گارم کو زندہ رکھنا"...... عمران نے کہا اور پھر جوزف کی طرف مڑا جس نے تلوار کو پوری قوت سے اٹھا کر فرش پر دے مارا تھا۔ زوردار چھناکے کے ساتھ ہی تلوار درمیان سے ٹوٹ گئی اور اس کے ساتھ ہی یکلخت تیز چیخوں کی آوازیں ہر طرف سے سنائی دینے لگیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں کراہوں اور سسکیوں میں تبدیل ہو کر خاموش ہو گئیں تو عمران تیزی سے مڑا۔ اس نے دیکھا کہ آرانی تو ہلاک ہو چکا ہے البتہ گارم فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا اور جوانا اور ٹائیگر دونوں ان کے قریب کھڑے تھے۔

"میں نے سیاہ شیطان کے بازو توڑ دیئے ہیں باس"...... جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اچانک حرکت میں کیسے آگئے۔ میں تو پریشان ہو گیا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جب تک اس گارم کے ہاتھ میں شیطان کا ڈنڈا تھا تب تک میرے جسم میں توانائی نہ آ سکتی تھی لیکن مجھے معلوم تھا کہ اس نے تلوار چلانے کے لئے دونوں ہاتھ استعمال کرنے ہیں اور اسے لازماً ڈنڈا ہاتھ سے چھوڑنا پڑے گا اور اگر ڈنڈا قربان گاہ کے جلاد کے ہاتھ میں موجود نہ ہو تو اس کا اثر بھی ختم ہو جاتا اس لئے اس گارم نے جیسے ہی ڈنڈا نیچے رکھا قربان گاہ پر چونکہ میں موجود تھا اس لئے مجھ پر سے اس کا جادو ختم ہو گیا لیکن پوری قوت بحال ہونے میں بہرحال کچھ وقت

چاہئے تھا اس لئے میں پڑا رہا۔ پھر جیسے ہی میری توانائی بحال ہوئی میں نے اسے اٹھا کر نیچے پھینک دیا اور دوسرے آدمی کو بھی میں نے اس لئے نیچے پھینک دیا تا کہ یہ ڈنڈا نہ اٹھالے۔ پھر میں نے یہ ڈنڈا توڑ دیا۔ اس طرح سیاہ شیطان کا ایک بازو ٹوٹ گیا۔ پھر میں نے تلوار توڑ دی اس سے شیطان کا دوسرا بازو بھی ٹوٹ گیا۔ اب یہ شیطان صرف اپنے معبد تک ہی محدود ہو گیا تھا۔ اب یہ ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا"۔ جوزف نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" گڈ شو جوزف۔ تم واقعی پرنس آف افریقہ ہو"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جوزف کے کاندھے پر تھپکی دی تو جوزف کا چہرہ مسرت کی شدت سے مزید سیاہ پڑ گیا۔ البتہ اس کا دیو کی طرح پھیلا ہوا سینہ مزید کئی انچ پھول گیا تھا اور آنکھوں میں جیسے چراغ سے جل اٹھے تھے۔

" میں آپ کا حقیر غلام ہوں باس"...... جوزف نے یکلخت عمران کے سامنے جھکتے ہوئے انتہائی مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ میری خوش قسمتی ہے کہ تم ایسا سمجھتے ہو ورنہ ہو سکتا ہے جس طرح گارم اور آرانی کو تم نے اٹھا کر پھینکا ہے مجھے بھی اب تک کسی تاریک گڑھے میں پھینک چکے ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی سائیڈ کی سیڑھیاں اتر کر نیچے فرش پر پہنچ گیا۔ جوزف نے البتہ نیچے چھلانگ لگا دی تھی۔

"پہلے ہم یہ دیکھ لیں کہ ہم کہاں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ پہلے اس شیطان کو لگام دینی چاہئے ورنہ یہ ہوش میں آتے ہی اپنی شیطانی طاقتیں استعمال میں لا سکتا ہے"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر اپنے بوٹ کا تسمہ کھولنا شروع کر دیا۔

" تم یہ کام کرو۔ میں باہر دیکھتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" نہیں باس۔ جب تک اسے لگام نہ دے دی جائے تب تک تم باہر نہیں جاؤ گے۔ اس کی شیطانی طاقتیں لازماً باہر موجود ہوں گی"...... جوزف نے تسمہ کھول کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیا یہ شیطانی طاقتیں ہمیں اندر نہیں دیکھ سکتیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ان کے آقا کا کیا حشر ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں باس۔ یہ قربان گاہ ہے۔ اس میں اجازت کے بغیر کوئی طاقت نہ داخل ہو سکتی ہے اور نہ ہی جھانک سکتی ہے"...... جوزف نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوانا اور ٹائیگر خاموش کھڑے تھے۔

" یہ گارم کہاں سے ٹپک پڑا ہے۔ ہم تو شاگی کلب اس ماسٹر شاگی سے ملنے گئے تھے"...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ وہ کلب بھی ان شیطانوں کا اڈا ہی ہو گا ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوزف نے تسمہ اس بے ہوش پڑے ہوئے گارم کے منہ پر باندھا اور پھر اس

نے اس کی ٹوپی اتار کر اسے بھی ایک طرف پھینک دیا اور اس کے بعد اس نے اس کا سیاہ چوغہ اتارنا شروع کر دیا۔

" باس میں اس کی تمام طاقتوں کو اس کے سامنے جلا دینا چاہتا ہوں۔ ابھی تم تماشہ دیکھنا۔ وچ ڈاکٹر کوسانی جو روحوں کا عامل تھا، کا کہنا تھا کہ ایسے چوغوں اور ٹوپیوں میں بھی شیطانی طاقتوں کی جان ہوتی ہے اور وہ انہیں جلا کر ان طاقتوں کو جلا دیا کرتا تھا"۔ جوزف نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ ایسا شیطانی چرخہ تھا کہ عمران اس بارے میں کچھ کہہ بھی نہ سکتا تھا۔ جوانا اور ٹائیگر بھی خاموش کھڑے تھے۔ گارم نے چوغے کے نیچے باقاعدہ پینٹ اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ جوزف نے اس کی بیلٹ کھولی اور پھر اسے الٹا کر کے اس کے دونوں بازو عقب میں کر کے اس نے بیلٹ کی مدد سے گارم کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر باندھ دیئے۔

" اب اسے اٹھا کر دیوار کے ساتھ لگا دو اور اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹا اور دیوار کے ساتھ لگا دیا۔ اس کے بعد اس نے جھک کر اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ دوسرے یا تیسرے تھپڑ پر گارم چیختا ہوا ہوش میں آ گیا لیکن منہ پر تسمہ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ عجیب سے انداز میں چیخ رہا تھا۔ جوزف نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا کر کے بٹھا دیا اور پھر وہ پیچھے ہٹ گیا۔

" یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ میرے منہ پر کیا

ہے۔ یہ تم نے کیا کیا ہے"...... گارم نے پوری طرح ہوش میں آتے ں انتہائی حیرت بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔ تسمے کی وجہ سے سے بولنے میں واقعی بے حد مشکل پیش آ رہی تھی لیکن عمران جانتا تھا لہ چند لمحوں بعد ہی تسمہ خود بخود ایڈجسٹ ہو جائے گا اور پھر وہ سہولت اور آسانی سے بول سکے گا۔

" میں پہلے اس کی طاقتوں کو جلا دوں باس"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کا چوغہ اور تکونی ٹوپی اٹھائی اور اسے گارم کے سامنے ڈھیر کی صورت میں رکھ کر اس نے جیب سے لائٹر نکالا اور بٹن کی آواز کے ساتھ ہی لائٹر سے نکلنے والے شعلے نے کپڑے کو پکڑ لیا۔ دوسرے لمحے وہ ریشمی سا کپڑا دھڑا دھڑ جلنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی انتہائی مکروہ انداز کی بو ہال میں پھیلتی چلی گئی۔

" یہ۔ یہ کیا کیا۔ یہ کیا کیا تم نے"...... گارم نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب انتہائی کرب کے آثار ابھر آئے تھے لیکن دوسرے لمحے جوزف کا بازو گھوما اور گارم چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل فرش پر جا گرا۔

" سیاہ شیطان کے سیاہ کار چیلے میں نے تمہاری تمام شیطانی طاقتوں کو تمہارے سامنے جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ اب کرو ماتم اپنی ان شیطانی طاقتوں کی موت پر"...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔ مجھے برباد کر دیا ہے۔ میرے پاس تو اب کوئی طاقت ہی نہیں رہی"...... گارم نے باقاعدہ بین کرنے

والے انداز میں کہا۔

"جوزف۔ وہ ٹوٹی ہوئی تلوار اٹھاؤ اور اس کے سینے میں گھسیڑ دو تاکہ یہ بے چارہ مزید ماتم کرنے کے لئے اپنی ان شیطانی طاقتوں کے ہمراہ تاریکیوں میں بھٹکتا پھرے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور تیزی سے چبوترے کی طرف مڑ گیا جس پر ٹوٹی ہوئی تلوار اور لکڑی کا ٹوٹا ہوا ڈنڈا پڑا ہوا تھا۔

"نہیں۔ نہیں۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو"...... گارم نے یکلخت چیخنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے کو موت کے خوف نے اس قدر بگاڑ دیا تھا کہ چہرہ دیکھا ہی نہ جا رہا تھا۔

"تم تو ہمیں بھینٹ دے رہے تھے۔ اب جب اپنی موت سامنے آئی ہے تو تمہاری یہ حالت ہو رہی ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا جبکہ اس دوران جوزف چبوترے سے چھلانگ لگا کر نیچے آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ٹوٹی ہوئی تلوار موجود تھی۔

"تم نے تاروتی طاقت کا ڈنڈا توڑ دیا ہے۔ تم نے بھینٹ دینے والی تلوار بھی توڑ دی ہے۔ کاش۔ میں تمہیں وہیں کلب میں ہی ہلاک کر دیتا"...... گارم نے رک رک کر کہا۔

"ماسٹر شاگی کون ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ میں ہی تھا۔ میں نے ماسٹر شاگی کا روپ دھار لیا تھا۔ پھر تم خود ہی چل کر وہاں آ گئے۔ میں نے تمہیں بے ہوش کر دیا۔ میں

چاہتا تھا کہ تمہیں وہیں ہلاک کر دوں لیکن پھر میں نے فیصلہ کیا کہ تمہیں مقدس پجاری کی بھینٹ چڑھا دوں تاکہ مقدس پجاری خوش ہو کر مجھے مزید طاقت بخش دے لیکن تم نے سارا کھیل ہی پلٹ دیا"...... گارم نے ایک لحاظ سے روتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ نقشہ بابا قنطاری کے پاس تم نے بھیجا تھا۔ سیاہ پروں والے معبد کا نقشہ"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بھجوایا تھا اور میں نے ہی اپنی طاقتوں سے اس کے ذہن میں یہ راسخ کر دیا تھا کہ یہ سیاہ پروں والا معبد ہی مقدس پجاری کا معبد ہے۔ میں چاہتا تھا کہ تم جب وہاں جاؤ تو میں اپنی طاقتوں کے ذریعے تمہیں گھیر کر ختم کر دوں اور خود میں نے اس لئے ماسٹر شاگی کا روپ دھارا تھا کہ میں اس کے غنڈوں اور بدمعاشوں کو تمہارے خلاف استعمال کرنا چاہتا تھا لیکن"...... گارم بولتے بولتے یکلخت رک گیا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے تھے کہ یکلخت خاموش کھڑے ہوئے جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر تلوار کا ٹوٹا ہوا سرا اس کے سینے پر رکھ دیا تو گارم کے جسم نے یکلخت جھٹکا کھایا۔ اس کے چہرے پر دوبارہ خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اب جب تک یہ تلوار اس کے جسم سے لگی رہے گی باس یہ درست جواب دیتا رہے گا"...... جوزف نے کہا۔

"یہاں اس شیطان پجاری اور تاروت کا سب سے بڑا جادوگر کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں، ہوں۔ میں آقا ہوں۔ پہلے بوڑھا راہول تھا۔ اسے مقدس روح نے بزدلی کی سزا دے کر زندہ جلا دیا۔ تارم کو بھی سزا دے دی گئی اور مجھے تارم اور بوڑھے راہول کی جگہ دے دی گئی۔ میں نے تمہیں چاہ زرخ میں قید کرا دیا لیکن تم وہاں سے بچ نکلے تو میں نے یہ منصوبہ بنایا لیکن تم نے یہ منصوبہ بھی ناکام کر دیا ہے"۔ گارم نے رونے والے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس شیطان پجاری کا معبد کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں تاروت کا آقا ہوں۔ مجھے معلوم ہے"...... گارم نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کہاں ہے یہ معبد"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"سیاہ پروں والے معبد سے شمال میں دو فرسخ کے فاصلے پر لیکن اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی اسے کھول نہیں سکتا ورنہ وہ دردناک موت مارا جائے گا"...... گارم نے جواب دیا اور ابھی آخری الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ اس کا چہرہ اور جسم یکلخت پتھر کی طرح سخت ہوتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور وہ دھڑام سے خود ہی پہلو کے بل نیچے گر گیا۔ اس کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ جوزف نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار گھما کر چبوترے پر پھینک دی۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ کوئی انتہائی

مکروہ چیز ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہو۔

"اسے کیا ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس، اس نے مقدس پجاری کے معبد کا راز بتا دیا ہے۔ اس لئے شیطانی طاقتوں نے اسے فوراً سزا دے دی ہے اور باس اس کالے شیطان کی طاقتیں یہاں پہنچ گئی ہیں۔ اس لئے ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے"...... جوزف نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"شیطانی طاقتیں تو ساری دنیا میں موجود ہوتی ہیں اس لئے آئندہ میرے سامنے ایسی بزدلی کی بات نہ کرنا ورنہ"...... عمران نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مم۔ میں معافی چاہتا ہوں باس"...... جوزف نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"آئندہ معافی کی نوبت نہ آئے۔ سمجھے"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف سہمے ہوئے بچے کی طرح اس کے پیچھے چل رہا تھا جبکہ جوانا اور ٹائیگر دونوں کے لبوں پر جوزف کی یہ حالت دیکھ کر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

ایک ویران سی اور کھنڈر نما عمارت کے ایک ٹوٹے پھوٹے بے چھت کے کمرے کے درمیان اینٹوں سے بنے ہوئے گول دائرے میں آگ جل رہی تھی جس میں سے دھواں نکل نکل کر اوپر آسمان کی طرف اٹھ رہا تھا لیکن وہاں دور دور تک کوئی انسان نظر نہ آ رہا تھا۔ اس کے باوجود آگ اس قدر تیزی سے جل رہی تھی جیسے کوئی اس آگ میں باقاعدہ لکڑیاں ڈالتا جا رہا ہو۔ یہ عمارت ویران علاقے میں تھی اور اس کے گرد دور دور تک کھلا میدان تھا جس میں سوائے چند درختوں کے اور کچھ نہ تھا کہ اچانک دور سے ایک جیپ تیزی سے دوڑتی ہوئی اس عمارت کی طرف بڑھتی دکھائی دی۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا جسم اور چہرہ نوجوانوں کی طرح صحت مند اور جوان نظر آ رہا تھا۔ البتہ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ وہ خاصے لحیم شحیم جسم کا مالک تھا جبکہ جیپ کی

سائیڈ سیٹ پر ایک نوجوان موجود تھا جس کے جسم پر جدید لباس تھا جو انتہائی قیمتی کپڑے کا تھا۔

"تم کہاں لے جا رہے ہو بطروس مجھے"....... نوجوان نے اچانک اس بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم دنیا کے سب سے دولت مند آدمی بن جاؤ"....... بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ اس ویران عمارت میں قدیم خزانہ مدفون ہے"....... نوجوان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"....... بوڑھے نے جواب دیا اور نوجوان نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب ساری بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

"یہاں تو دھواں باہر نکل رہا ہے۔ یہاں کون موجود ہے اس ویرانے میں"....... اچانک نوجوان نے کہا۔

"ہمارے آدمی موجود ہوں گے۔ اب ظاہر ہے ہم دونوں تو یہ خزانہ نہیں نکال سکتے"....... بوڑھے نے جسے بطروس کہا گیا تھا جواب دیتے ہوئے کہا اور نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ اس کھنڈر کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"آؤ"....... بوڑھے نے جیپ کا انجن بند کر کے نیچے اترتے ہوئے کہا تو نوجوان بھی سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔ بوڑھا اب کھنڈر کے اندر جا رہا تھا۔ نوجوان بھی ادھر ادھر دیکھتا ہوا اس کے پیچھے کھنڈر میں داخل ہوا۔

"مجھے تو یہاں کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے یہاں کوئی انتہائی خطرہ موجود ہو"...... نوجوان نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"جہاں قدیم خزانے مدفون ہوتے ہیں وہاں ایسے ہی حالات ہوتے ہیں"...... بوڑھے نے کہا اور پھر وہ دونوں اس بے چھت کے کمرے میں پہنچ گئے جس میں اینٹوں کے دائرے کے اندر آگ جل رہی تھی۔

"کہاں ہیں وہ آدمی۔ مجھے تو یہاں کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا"۔ نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی آجائیں گے۔ تم اس آگ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ جاؤ اور آنکھیں بند کر لو"...... بوڑھے نے کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ اس خزانے پر شیطان کا قبضہ ہے اور ہم نے شیطان کو راضی کرنا ہے۔ بیٹھو جلدی کرو ورنہ دیر ہو جائے گی تو پھر تم دنیا کے سب سے دولت مند آدمی بننے سے قاصر ہو جاؤ گے"...... بوڑھے نے کہا تو نوجوان اس کے کہنے کے مطابق دوزانو ہو کر آگ کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"کہو کہ میں اپنی روح شیطان کے حوالے کرتا ہوں"...... بوڑھے نے کہا تو نوجوان نے وہی الفاظ دوہرا دیئے۔ جیسے ہی اس نے یہ الفاظ

دوہرائے بوڑھے نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور دوسرے لمحے اس نے ایک ہاتھ سے اس نوجوان کا سر پکڑ کر اسے زمین پر اس طرح بھینچ دیا جیسے قصائی بکری کو ذبح کرنے کے لئے زمین پر گرا دیتا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ نوجوان سنبھلتا یا کچھ کہتا بوڑھے نے دوسرے ہاتھ میں موجود تیز دھار خنجر اس کی گردن پر چلا دیا۔ نوجوان کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کا جسم پھڑکنے لگا۔ بوڑھے نے گھٹنا اس کے سینے پر رکھا ہوا تھا۔ اس نوجوان کی گردن سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا کہ اچانک بوڑھے نے گردن جھکائی اور اپنا منہ اس نوجوان کی کٹی ہوئی گردن پر رکھ دیا لیکن وہ خون پی نہیں رہا تھا بلکہ اس نے صرف اپنے لب اس کی کٹی ہوئی گردن پر رکھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد اس بوڑھے نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا جبکہ اس نوجوان کا جسم ایک زوردار جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جلتی ہوئی آگ مدھم پڑنے لگ گئی۔ بوڑھا جس کا منہ اس نوجوان کے خون سے لتھڑا ہوا تھا تیزی سے زمین پر دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔

"بطروس نے حکم کی تعمیل کر دی ہے مقدس پجاری۔ اب بطروس کو وہ بخش دو جس کا تم نے وعدہ کیا تھا"...... بوڑھے نے انتہائی التجائیہ لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی آگ بھی بجھ گئی اور اس سے نکلنے والے گاڑھے دھوئیں نے مجسم ہو کر ایک انسان کا روپ دھار لیا جس کا چہرہ اور جسم دھوئیں میں چھپا ہوا تھا۔ البتہ اس کی

سرخ آنکھیں سرچ لائٹوں کی طرح جل رہی تھیں۔

" بطروس۔ ہم تمہیں تاروت کا نیا آقا بناتے ہیں۔ تم نے اس نوجوان کی روح کو بھی اپنی روح کے ساتھ شامل کر لیا ہے اس لئے تمہاری طاقت اب بہت بڑھ چکی ہے۔ اب تم پر یہ تاروتی دشمن آسانی سے قابو نہ پا سکیں گے ورنہ اس سے پہلے بوڑھے راہول، تارم، راکیلی اور گارم سب ان کے ہاتھوں ہی ختم ہو گئے اور انہوں نے گارم کے ذریعے معبد کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیں لیکن اب تم نے انہیں ہلاک کرنا ہے"...... اس دھواں دھار جسم سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" مقدس پجاری۔ میں ان کو کچل کر رکھ دوں گا۔ میں ان کو عبرتناک موت ماروں گا"...... بطروس نے کہا۔

" سنو۔ غور سے سنو۔ میں نے تمہیں یہ طاقتیں اس لئے دی ہیں کہ تم تاروت کے سب سے ذہین آدمی ہو۔ تمہارے اندر ویسے بھی جسمانی طور پر بہت طاقت ہے اور پھر اس نوجوان کا خون اور روح بھی تمہارے اندر پہنچ چکی ہے اور یہ نوجوان اس لئے بھینٹ کے لئے منتخب کیا گیا تھا کہ یہ جب اپنی ماں کے پیٹ میں تھا تو اس کی ماں ہلاک ہو گئی تھی اور وہ کئی گھنٹوں تک اپنی ماں کے مردہ پیٹ میں رہا اور پھر ڈاکٹروں نے آپریشن کر کے اسے باہر نکال لیا تھا۔ لیکن یہ بتا دوں کہ یہ تاروت کے دشمن انتہائی خطرناک ہیں۔ ان کا بڑا جس کا نام عمران ہے وہ انتہائی ذہین آدمی ہے اور اس کے ساتھیوں میں ایک نوجوان

جوزف ہے جو افریقی جادوگروں کا پسندیدہ آدمی ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری طاقتیں کام نہیں کر سکتیں۔ اس کے باقی دو ساتھی بھی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ تم نے ان سب کا خاتمہ کرنا ہے۔ ان سب کا"...... چیختی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی مقدس روح۔ چار آدمیوں کو ہلاک کرنا میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ چاہے وہ کتنے ہی طاقتور اور ذہین کیوں نہ ہوں"...... بطروس نے کہا۔

" صحرائے گاربی میں جو لوگ مقدس معبد کو کھولنے کے لئے پہنچنے والے ہیں تم نے وہاں پہلے پہنچ کر تاروتی طاقتوں کا حصار کرنا ہے۔ یہ لوگ ہیلی کاپٹروں میں وہاں پہنچیں گے۔ ان کے ساتھ آثار قدیمہ کے ماہر بھی ہوں گے لیکن ان کے ہیلی کاپٹروں کو فضا میں ہی تباہ ہونا چاہئے اور تم بطروس یہ سب کر سکتے ہو۔ اس کے علاوہ تمہارے آدمی وہاں موجود ہونے چاہئیں کہ اگر پھر بھی یہ بچ کر معبد تک پہنچ جائیں تو تمہارے آدمی ان کا شکار اس طرح کر لیں جس طرح لومڑیوں کا شکار کھیلا جاتا ہے"...... چیختی ہوئی آواز نے کہا۔

" مقدس روح کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ میں انہیں صحرا کے آغاز میں ہی ہلاک کرا سکتا ہوں"...... بطروس نے کہا۔

" جو جی چاہے کرو لیکن انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے۔ انہیں کسی طرح بھی مقدس معبد تک نہیں پہنچنا چاہئے۔ اب میں جا رہا ہوں۔ تم نے حکم کی تعمیل کرنی ہے۔ سن لو کہ تم نے حکم کی

تعمیل کرنی ہے"...... وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دھواں منتشر ہونا شروع ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دھواں کھلی چھت سے نکل کر فضا میں تحلیل ہو گیا تو بطروس اٹھا اور تیزی سے باہر کی طرف لپکا۔ اس نوجوان کی لاش وہیں پڑی رہ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جیپ واپس دارالحکومت کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی اور بطروس نے جیپ کے بیک مرر میں دیکھ کر اپنے چہرے اور ہونٹوں پر موجود نوجوان کا خون صاف کر دیا تھا۔ اب اس کے چہرے پر بے پناہ چمک تھی۔ آنکھوں میں مسرت کے چراغ سے جل رہے تھے۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت دنیا کا سب سے طاقتور انسان ہے۔ وہ چاہے تو ساری دنیا کو آنکھ کے اشارے سے تلپٹ کر دے لیکن اب پہلے اس نے ان چاروں تاروتی دشمنوں کو ہلاک کرنا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کی جیپ اس ویران علاقے سے نکل کر آباد علاقے میں داخل ہوئی تو بطروس نے کچھ آگے جا کر جیپ کا رخ سائیڈ پر جاتی ہوئی ایک سڑک پر موڑ دیا۔ سڑک کے اختتام پر ایک چھوٹی سی عمارت تھی جس کے پھاٹک کے پاس دو مسلح آدمی موجود تھے۔ انہوں نے جیسے ہی دور سے جیپ آتے دیکھی تو ان دونوں نے جلدی سے پھاٹک کھول دیا اور بطروس جیپ لئے اندر داخل ہو گیا۔ اس نے چھوٹے سے پورچ میں جیپ روکی اور اچھل کر نیچے اترا اور پھر دوڑتے ہوئے انداز میں وہ عمارت میں داخل ہوا۔ چند لمحوں بعد وہ سیڑھیاں اتر کر ایک تہہ خانے میں پہنچا۔ تہہ خانہ کسی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ بطروس

میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھا اور اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا فون سیٹ اٹھا کر میز پر رکھ دیا۔ یہ کارڈلیس فون تھا۔ اس نے فون پیس اٹھایا اور اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"جمالی بول رہا ہوں"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بطروس بول رہا ہوں جمالی"...... بطروس نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ باس آپ۔ حکم باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں"...... بطروس نے کہا۔

"دس باس"...... جمالی نے جواب دیا۔

"انہیں شہر میں پھیلا دو۔ تم نے چار افراد کا سراغ لگانا ہے جن میں سے دو پاکیشیائی ہیں جبکہ ایک دیو قامت افریقی اور ایک دیو قامت ایکریمی ہے۔ جہاں بھی یہ نظر آئیں انہیں گولیوں سے چھلنی کر دو۔ اٹ از مائی آرڈر"...... بطروس نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بطروس نے بٹن آف کر کے کال ختم کی اور ایک بار پھر بٹن آن کر کے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹارم بول رہا ہوں"...... ایک ٹھہری ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"بطروس بول رہا ہوں سٹارم"...... بطروس نے اسی طرح تحکمانہ

لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اسی طرح ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"معلوم کرو کہ عام ماہرین آثار قدیمہ یا عام لوگوں کو صحرا میں جانے کے لئے ہیلی کاپٹر کہاں کہاں سے مل سکتے ہیں اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... بطروس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر بٹن آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

"میں انہیں صحرا میں پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دوں گا۔ میرا نام بطروس ہے"...... بطروس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ابھی وہ بیٹھا اسی انداز میں بڑبڑا رہا تھا کہ سامنے رکھے ہوئے عام سے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بطروس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بطروس بول رہا ہوں"...... بطروس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"شاگی کلب سے افضل بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا بات ہے۔ ماسٹر شاگی کہاں ہے"...... بطروس نے چونک کر پوچھا۔

"باس سبحان بڑی حیرت انگیز باتیں ہوئی ہیں۔ ماسٹر شاگی اپنے آفس میں موجود تھے کہ ان کے چار مہمان آ گئے جن میں دو پاکیشیائی اور دو حبشی تھے۔ ماسٹر شاگی نے انہیں سپیشل آفس میں پہنچانے کا حکم

دیا۔ پھر ان کے حکم پر انہیں گیس سے بے ہوش کر دیا گیا اور انہیں اٹھا کر کالونی کی سیاہ بلڈنگ تک پہنچایا گیا۔ ماسٹر شاگی خود بھی وہاں چلا گیا اور ڈرائیور کو اس نے واپس بھیج دیا لیکن پھر ایک روز گزر گیا۔ ماسٹر شاگی واپس نہ آیا اور اب اطلاع ملی ہے کہ ماسٹر شاگی تو اپنی رہائش گاہ پر موجود ہے اور وہ دو روز سے کلب ہی نہیں آیا تھا۔ میں نے جب یہ ساری بات اسے بتائی تو ماسٹر شاگی نے کہا کہ وہ تو دو روز سے اپنی رہائش گاہ سے باہر ہی نہیں گیا۔ پھر کلب میں اس کی جگہ کون تھا۔ جب میں نے اپنی بات پر اصرار کیا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ سے بات کروں کیونکہ یہ ان کے لئے بھی انتہائی پراسرار سی بات ہے"...... افضل نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ کون تھا جس نے ماسٹر شاگی کا روپ دھارا ہوا تھا لیکن اس نے چونکہ یہ کام میری اجازت کے بغیر کیا تھا اس لئے میں نے اسے موت کی سزا دے دی ہے۔ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ تم ماسٹر شاگی سے کہہ دو کہ وہ یہ سب باتیں بھول جائے اور اپنا کام حسب سابق کرتا رہے"...... بطروس نے جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ اب تاروتی آقا بننے کے بعد اسے معلوم ہو گیا تھا کہ گارم ماسٹر شاگی بنا تھا جسے ان پاکیشیائیوں نے قربان گاہ میں ہلاک کر دیا ہے۔ بطروس اصل میں مصر کا سب سے خوفناک سینڈیکیٹ جسے عرف عام میں بلیک کوبرا سینڈیکیٹ یا بلیک کوبرا کہا جاتا تھا اور ماسٹر شاگی اور اس کا کلب بھی بلیک کوبرا کے انڈر تھا۔ بطروس اس بلیک کوبرا کا چیف

باس تھا اور کہا جاتا تھا کہ مصر میں جتنے بھی جرائم ہوتے ہیں ان کے پیچھے کسی نہ کسی انداز میں بلیک کوبرا یا بطروس کا ہاتھ ہوتا تھا۔ بطروس بذات خود کسی کلب یا آفس میں نہ بیٹھتا تھا بلکہ اسے لارڈ بطروس کہا جاتا تھا اور شہنشاہوں جیسی زندگی بسر کرتا تھا۔ اس کا صرف نام اور حکم چلتا تھا۔ بطروس کا عمل دخل حکومت میں اعلیٰ حکام میں اس قدر گہرا تھا کہ مصر کے وزیراعظم بھی اس سے دب کر بات کرتے تھے۔ بطروس فطری طور پر شیطانی خصائل کا مالک تھا اس لئے اس نے تاروتی مذہب اختیار کر لیا تھا اور پھر وہ اس مذہب میں اتنا آگے بڑھ گیا تھا کہ گارم کے بعد پجاری کی روح نے اسے تاروت کا سب سے بڑا آقا بنا دیا تھا۔ گو اسے تاروتی طاقتیں بھی دے دی گئی تھیں اور ویسے بھی بدمعاشوں اور غنڈوں کی بھاری فوج اس کے تابع تھی لیکن اسے یہ کہا گیا تھا کہ اگر وہ تاروتی دشمنوں کو ہلاک نہ کر سکا تو اسے بھی ختم کر دیا جائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اب ہر صورت میں انہیں ہلاک کرنا چاہتا تھا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ کیا تم نے ان پاکیشیائی اور ان کے ساتھیوں کو خود دیکھا تھا"....... بطروس نے کہا۔

"نہیں باس۔ کاؤنٹر پر موجود بوائے نے انہیں اٹنڈ کیا تھا"۔ افضل نے جواب دیا۔

"تو معلوم کرو کہ اس وقت کاؤنٹر پر کون تھا۔ اس سے ان چاروں

کے حلیئے تفصیل سے معلوم کرو اور مجھے رپورٹ دو"۔ بطروس نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور بطروس نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سپیشل فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو بطروس نے فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"سٹارم بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے سٹارم کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"....... بطروس نے کہا۔

"باس۔ چار کمپنیاں ہیں جو صحرا میں جانے کے لئے سیاحوں کو ہیلی کاپٹر سروس مہیا کرتی ہیں"....... سٹارم نے کہا۔

"ان چاروں سے بلیک کوبرا کی طرف سے کہہ دو کہ جب بھی کوئی پاکیشیائی گروپ جس میں دو حبشی بھی ہیں ہیلی کاپٹر طلب کرے تو وہ فوری تمہیں اطلاع دیں اور جیسے ہی اطلاع ملے تم نے فوراً مجھے رپورٹ دینی ہے"....... بطروس نے کہا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور بطروس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ عام فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بطروس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... بطروس نے تیز لہجے میں کہا۔

"افضل بول رہا ہوں باس۔ حلیئے بھی معلوم ہو گئے ہیں اور سپیشل آفس میں چونکہ خفیہ کیمرے نصب ہیں جو وہاں بیٹھنے والے شخص کی تصویر بنا لیتے ہیں اس لئے وہ تصویریں بھی مل گئی ہیں"۔

افضل نے کہا۔

"وری گڈ۔ تم یہ تصویریں جمالی کو بھجوادو اور اسے کہو کہ میں نے اسے جس گروپ کی تلاش کا حکم دیا ہے یہ اس کی تصویریں ہیں"۔ بطروس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بطروس نے رسیور رکھ دیا۔ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ ان لوگوں کو معبد تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ ختم کردے گا۔ اس طرح وہ ہمیشہ کے لئے تاروتی آقا بن جائے گا اور پھر پوری دنیا اس کے تابع ہوجائے گی۔

ٹیکسی کاشانہ ہوٹل کے سامنے رکی تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ جوزف نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل میں داخل ہوا۔

"تم اپنے کمروں میں جاؤ۔ صرف ٹائیگر میرے ساتھ آئے گا۔ ہم نے کاشانہ سے ملنا ہے"...... عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا اور وہ دونوں خاموشی سے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کاشانہ کا آفس گراؤنڈ فلور پر ہی تھا اور چونکہ عمران پہلے اس آفس میں روزی راسکل کے ساتھ جا چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ آفس کہاں ہے۔ روزی راسکل کو چونکہ عمران نے شروع سے ہی لفٹ نہ کرائی تھی اس لئے وہ واپس پاکیشیا چلی گئی تھی اور اس کے اس طرح واپس جانے پر سب سے زیادہ اطمینان کا سانس ٹائیگر نے لیا تھا کیونکہ حقیقت یہی تھی کہ اس کی جذباتیت سے سب سے زیادہ پریشان وہ ہوتا تھا اور خاص طور پر

جبکہ عمران اس کے ساتھ ہو۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور ٹائیگر دونوں کاشانہ کے آفس تک پہنچ گئے۔ وہاں مسلح دربان موجود تھا۔ چونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران اور ٹائیگر کاشانہ کے مہمان ہیں اس لئے اس نے ان دونوں کو نہ صرف باقاعدہ سلام کیا بلکہ ہاتھ بڑھا کر اس نے دروازہ بھی کھول دیا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے تھا۔ کاشانہ میز کے پیچھے بیٹھنے کی بجائے سائیڈ پر رکھے ہوئے ایک صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ہاتھ میں رسیور تھا۔ وہ کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھی۔ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر عمران اور ٹائیگر کو اندر آتے دیکھ کر اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ رسمی سلام دعا کے بعد وہ دونوں اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کمروں سے مستقل غائب ہیں۔ کیا کہیں باہر چلے گئے تھے آپ"...... کاشانہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں اغوا کر لیا گیا تھا"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو کاشانہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"اغوا۔ کیا مطلب۔ کس نے کیا۔ کہاں کیا"...... کاشانہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اغوا کرنے والوں نے تاوان کے طور پر ایک شرط رکھی تھی۔ اس شرط میں ہی تمہارے سوالوں کا جواب مل سکتا ہے"...... عمران

نے جواب دیا۔

"کیا شرط تھی"...... کاشانہ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شرط یہ تھی کہ میں تم سے اور ٹائیگر روزی راسکل سے نہ ملے"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو کاشانہ اچھل پڑی۔

"مجھ سے۔ کیا مطلب۔ کون تھے وہ۔ اور روزی راسکل تو اسی روز ہی واپس چلی گئی تھی۔ ٹائیگر نے نجانے اس سے کیا کہا کہ وہ میرے اصرار کے باوجود نہ رکی تھی لیکن میرے بارے میں کون کہہ سکتا ہے اور کیوں"...... کاشانہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شرط چونکہ ہم نے منظور کر لی تھی اس لئے روزی راسکل کو واپس بھجوانے کی ایک ترکیب میں نے ٹائیگر کو بتا دی جس کے نتیجے میں روزی راسکل واپس چلی گئی اس لئے آدھی شرط تو مکمل ہو گئی باقی آدھی پوری کرنے ہم تمہارے پاس آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی"...... کاشانہ واقعی بری طرح الجھ گئی تھی۔

"میں نے ٹائیگر کو ترکیب بتائی تھی کہ وہ روزی راسکل کے حسن کی تعریف کر دے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ روزی راسکل فوراً واپس چلی گئی"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی عورت کے حسن کی تعریف کی جائے اور وہ خوش ہونے کی بجائے ناراض ہو جائے"...... کاشانہ نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ صرف روزی ہوتی تو یقیناً ایسے ہی ہوتا لیکن وہ راسکل بھی ساتھ ہی ہے اس لئے اسے وہ مرد پسند ہی نہیں آتے جو عام مردوں کی طرح عورتوں کے حسن کی تعریف کریں۔ وہ انہیں مرد ہی نہیں سمجھتی۔ وہ تو اسے مرد سمجھتی ہے جو قدیم دور کی ایک تصویر میں نظر آتا ہے۔ کاندھے پر بڑا سا گرز رکھے بالوں سے عورت کو پکڑ کر گھسیٹتا ہوا اپنی غار کی طرف لے جا رہا ہو"...... عمران نے کہا تو کاشانہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں۔ وہ واقعی عجیب و غریب فطرت کی مالک ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے لیکن میرے بارے میں آپ کو کس نے یہ بات کی ہے"...... کاشانہ نے کہا۔

"اس کا تعلق ناروت مذہب سے ہے"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار کاشانہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ لیکن ان کا مجھ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... کاشانہ نے کہا۔

"اس کا تو کہنا ہے کہ تم بھی ناروتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں۔ نہیں میں ناروتی تو نہیں ہوں لیکن میں ناروتیوں کے خلاف بھی نہیں ہوں کیونکہ ناروتی بہت بڑے جادوگر ہیں۔ وہ ایک لمحے میں مجھے اور میرے ہوٹل کو جلا کر راکھ کر سکتے ہیں اور اب تو مجھے ایک نئی بات کا علم ہوا ہے کہ لارڈ بطروس بھی ناروتی آقا بن گیا ہے۔

اب تو ویسے بھی مجھے ڈرنا چاہئے"...... کاشانہ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"لارڈ بطروس۔ یہ کون ہے۔ پہلے تو آقا راہول اور نارم تھے اور پھر ان کے بعد گارم آقا بن گیا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے ابھی ماسٹر شاگی کے ہوٹل میں کام کرنے والے ایک آدمی نے بتایا ہے کہ بلیک کوبرا کا چیف باس لارڈ بطروس ناروتی آقا بن گیا ہے لیکن میرا تو ان سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... کاشانہ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی یکلخت فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کاشانہ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کاشانہ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جمالی سے میری بات کراؤ"...... کاشانہ نے چونک کر کہا اور اس کے چہرے پر تناؤ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا۔ کیا ہمارے بارے میں کوئی بات ہے"...... عمران نے اس کی نظروں کو بھانپتے ہوئے کہا کیونکہ فون پر بات سن کر کاشانہ نے عمران کو جن نظروں سے دیکھا تھا اس سے عمران سمجھ گیا تھا کہ فون پر اس کے بارے میں بات ہوئی ہے اور کاشانہ نے اثبات میں سر ہلایا تو عمران نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"جمالی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ تحکمانہ تھا۔

"کاشانہ بول رہی ہوں جمالی۔ کیا ہوا ہے"...... کاشانہ نے کہا۔

"سنو کاشانہ۔ اگر تم اپنے آپ کو اور اپنے ہوٹل کو چیف کے قہر سے بچانا چاہتی ہو تو اپنے مہمانوں کو فوراً ہوٹل سے باہر نکال دو۔ یہ رعایت بھی میں تمہیں دے رہا ہوں ورنہ اب تک نہ صرف وہ لوگ ہلاک ہو چکے ہوتے بلکہ تمہارا ہوٹل بھی میزائلوں سے اڑ چکا ہوتا"۔ جمالی نے انتہائی تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ بہت مہربانی۔ میں تمہارے حکم کی تعمیل کروں گی"۔ کاشانہ نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ آپ سب فوری طور پر میرے ہوٹل سے چلے جائیں۔ پلیز۔ ورنہ بلیک کوبرا واقعی مجھے ہلاک کر دے گا اور میرا ہوٹل بھی تباہ کر دیا جائے گا"...... کاشانہ نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارے ہوٹل سے نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ بھی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ہے مگر"...... کاشانہ نے کہا۔

"تم کہہ سکتی ہو کہ تم نے ہمیں فوراً نکل جانے کا کہہ دیا تھا۔ اب ہم کہاں گئے ہیں اس بارے میں تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو کاشانہ نے خفیہ راستہ بتا دیا۔

"ٹائیگر تم جا کر جوزف اور جوانا کو یہاں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اٹھا اور تیزی سے آفس سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد

جوزف اور جوانا اندر داخل ہوئے۔ ٹائیگر بھی ان کے ساتھ تھا۔

"آؤ"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک خفیہ راستے سے ہوتے ہوئے ہوٹل کی عقبی طرف ایک تنگ سی گلی میں پہنچ گئے۔

"ہمیں اب فوری طور پر ماسک میک اپ باکس لینا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ یہاں رکیں میں لے آتا ہوں۔ یہاں سے قریب ہی ایک بڑا سٹور ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ عمران، جوزف اور جوانا سمیت وہاں موجود گی گندگی رکھنے والے بڑے بڑے ڈرموں کی اوٹ میں ہو گیا۔

"ماسٹر۔ کیا ہوا ہے"...... جوانا نے کہا جبکہ جوزف خاموش تھا۔

"یہاں کوئی سینڈیکیٹ ہے جسے بلیک کوبرا سینڈیکیٹ کہا جاتا ہے۔ اس کا چیف باس تاروت کا نیا آقا بن گیا ہے گارم کی جگہ۔ اس نے اپنے سینڈیکیٹ کو ہمارے حلیئے بتا کر حکم دیا ہے کہ ہم جہاں بھی نظر آئیں ہمیں گولی مار دی جائے اور انہوں نے معلوم کر لیا ہے کہ ہم ہوٹل کاشانہ میں ہیں۔ انہوں نے کاشانہ کا لحاظ کیا جس کے نتیجے میں ہمیں فوری باہر آنا پڑا اور اب یقیناً وہ لوگ سامنے کی طرف موجود ہوں گے جبکہ ہم سرے سے انہیں جانتے ہی نہیں اس لئے ماسک میک اپ کے بغیر باہر نکلنا اندھیرے میں آنے والے تیر کا نشانہ بننے کے مترادف ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ غنڈے اور بدمعاش ہیں"۔ جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ سینڈیکیٹ سے تو یہی مطلب لیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ مجھے اجازت دیں۔ میں اس بطروس اور اس سینڈیکیٹ کو زندہ دفن کر دوں گا"...... جوانا نے کہا۔

"ابھی ٹھہرو۔ اس بارے میں سوچیں گے"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے ٹائیگر گلی میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک باکس موجود تھا۔ عمران ڈرم کی اوٹ سے باہر آگیا تو ٹائیگر بھی ان کی طرف آگیا۔

"میں ماسک میک اپ باکس لے آیا ہوں باس۔ لیکن جوزف اور جوانا کا کیا ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ان کا بھی کچھ کریں گے۔ فی الحال تو چہرے بدلیں"...... عمران نے کہا اور اس نے باکس میں سے دو ماسک نکالے اور ایک ماسک ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا جبکہ دوسرا اس نے خود پہن لیا اور چند لمحوں بعد نہ صرف ٹائیگر اور عمران کے چہروں کے خدوخال مکمل طور پر بدل چکے تھے بلکہ ان کے بالوں کا رنگ اور سٹائل بھی تبدیل ہو چکا تھا۔ اس کے بعد عمران نے جوانا کا بھی ماسک میک اپ کر دیا اور آخر میں اس نے جوزف کا چہرہ بھی بدل دیا۔ ماسک باکس میں مختلف قومیتوں کی نسبتاً سے ماسک رکھے جاتے تھے اس لئے جوزف اور جوانا دونوں ویسے ہی سیاہ فام تھے لیکن ان کے چہرے اور ان کے بالوں کا سٹائل

بدل گیا تھا۔ اب بہرحال انہیں چہروں کے ذریعے پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔

"آؤ۔ اب ہمیں اس جمالی کو کور کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور سڑک کی طرف بڑھ گیا۔ سڑک پر آ کر وہ ہوٹل کی فرنٹ کی طرف جانے کی بجائے الٹی سمت کو چل پڑا۔

"جوزف اور جوانا تم سڑک پار کر کے سامنے والے فٹ پاتھ پر چلو"...... عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا سر ہلاتے ہوئے سڑک کراس کر کے اس طرف کے فٹ پاتھ پر پہنچ گئے۔ عمران ایک پبلک فون بوتھ کے قریب رک گیا۔ اس نے ہاتھ سر پر رکھ کر اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے جیب سے سکے نکالے اور اسے باکس میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور پھر اس نے کاشانہ کے مخصوص نمبر پریس کر دیئے۔ یہ نمبر اسے پہلے سے معلوم تھے۔

"کاشانہ بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد کاشانہ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ وہ جمالی صاحب کے آدمی چلے گئے ہیں یا موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ تم لوگوں کو تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے تو انہیں کہہ دیا ہے کہ تم میرے آفس سے چلے گئے تھے۔ انہوں نے تمہارے کمروں کی بھی تلاشی لی ہے۔ تم کہاں سے بات کر رہے ہو"...... کاشانہ نے کہا۔

"ایک پبلک فون بوتھ سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران بہتر ہے کہ تم اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگیاں بچا کر مصر سے چلے جاؤ۔ ورنہ یہ لوگ تمہیں ہر صورت میں ہلاک کر دیں گے"...... کاشانہ نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ ویسے یہ جمالی صاحب کہاں مل سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم نے اس کا کیا کرنا ہے۔ وہ تو انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ بلیک کوبرا کا سب سے خطرناک آدمی ہے"...... کاشانہ نے کہا۔

"میرے پاس اس کے لئے ایک ایسی ٹپ موجود ہے کہ وہ شیر کی بجائے بھیڑ بن جائے گا۔ بس تم اتنا بتا دو کہ وہ کہاں مل سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ریڈ کلب دارالحکومت کا سب سے مشہور کلب ہے۔ وہ اس کا مالک بھی ہے اور مینجر بھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ۔ پھر ملاقات ہو گی"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ آف کر دیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ چونکہ انکوائری اور ایمرجنسی نمبرز کے لئے سکے نہ ڈالنے پڑتے تھے اس لئے اس نے بغیر سکے ڈالے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے تھے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ریڈ کلب کے مینجر جمالی کا خصوصی نمبر دیں"...... عمران نے کہا

تو دوسری طرف سے ایک نمبر دے دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر جیب سے سکے نکال کر اس نے دوبارہ باکس میں ڈالے اور لائٹ آن ہونے پر اس نے تیزی سے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جمالی بول رہا ہوں"...... جمالی کی سخت اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ کے لارڈ سینڈیکیٹ کا سپیشل ایجنٹ رابرٹ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے خالصتاً گریٹ لینڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ لارڈ سینڈیکیٹ گریٹ لینڈ کا مشہور سینڈیکیٹ تھا اس لئے عمران کا خیال تھا کہ جمالی اس بارے میں ضرور جانتا ہو گا۔

"اوہ۔ کیا گریٹ لینڈ سے بول رہے ہو"...... جمالی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں انقرہ سے بول رہا ہوں۔ لارڈ سینڈیکیٹ کا یہاں ایک بڑا کام ہے جس میں پچاس لاکھ ڈالرز بھی تمہیں مل سکتے ہیں۔ چیف کا حکم تھا کہ یہ کام صرف بلیک کوبرا کو دیا جائے اور یہاں آکر مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بلیک کوبرا کے چیف ہو۔ اگر تم کام لینے میں دلچسپی رکھتے ہو تو میں تم سے مل لیتا ہوں ورنہ کسی اور کو یہ کام دیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کام کیا ہے"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے نرم لہجے میں پوچھا گیا۔

"چھوٹا سا کام ہے۔ ایک آدمی کو تلاش کر کے ختم کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اتنے معمولی سے کام کے لئے اتنی بڑی رقم کیسے دی جا سکتی ہے"...... جمالی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اصل کام اسے تلاش کرنا ہے اور اس کام کے لئے یہ بھاری معاوضہ دیا جا رہا ہے اور چیف کو یقین ہے کہ یہ کام تم کر سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"کون ہے وہ آدمی"...... جمالی نے پوچھا۔

"فون پر تو نہیں بتایا جا سکتا۔ اگر تم دلچسپی رکھتے ہو تو میں خود آ کر تفصیل سے بتا سکتا ہوں اور تمہارا معاوضہ بھی پیشگی دیا جا سکتا ہے کیونکہ میں نے تو واپس چلے جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آ جاؤ۔ کاؤنٹر پر اپنا نام بتا دینا تمہیں میرے پاس پہنچا دیا جائے گا"...... جمالی نے کہا۔

"او کے۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر سر پر مخصوص انداز میں ہاتھ پھیرا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ایک جگہ اکٹھے ہو چکے تھے۔

"تم علیحدہ علیحدہ ہو کر ریڈ کلب پہنچ جاؤ۔ میں بھی وہیں پہنچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب تیزی سے آگے بڑھ کر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے تو عمران

نے ایک خالی ٹیکسی کو اشارہ کیا۔ ٹیکسی رک گئی تو عمران نے عقبی سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ گیا۔

"ریڈ کلب"...... عمران نے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ البتہ وہ بیک مرر میں ایسی نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اندازہ لگا رہا ہو کہ عمران کیوں ریڈ کلب جا رہا ہے کیونکہ عمران نے جو ماسک میک اپ کیا ہوا تھا اس لحاظ سے وہ واقعی گریٹ لینڈ کا باشندہ دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ غیر ملکی ہیں جناب"...... آخر ٹیکسی ڈرائیور سے نہ رہا گیا تو اس نے پوچھ لیا۔

"ہاں۔ میرا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے۔ کیوں"...... عمران نے کہا۔

"یہ کلب جہاں آپ جا رہے ہیں انتہائی خطرناک سمجھا جاتا ہے"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"میرا تعلق بھی گریٹ لینڈ کے خطرناک کلبوں سے ہی ہے اس لئے بے فکر رہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی تو عمران نیچے اترا۔ اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کو دیا تو وہ سلام کر کے ٹیکسی آگے بڑھا لے گیا تو عمران اندر جانے کی بجائے ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے

اسے کسی کی آمد کا انتظار ہو۔ تھوڑی دیر بعد ایک ٹیکسی وہاں آکر رکی تو اس میں سے جوزف اور جوانا باہر آگئے۔

"ٹائیگر کو آنے دو۔ پھر اکٹھے اندر چلیں گے"...... عمران نے کہا تو وہ بھی وہاں کھڑے ہو گئے۔ عمران کو معلوم تھا کہ جو لوگ انہیں تلاش کر رہے ہوں گے وہ بہرحال یہاں تلاش تو نہ کر رہے ہوں گے کیونکہ ان کے تصور میں بھی یہ نہیں ہو سکتا کہ یہاں بھی انہیں تلاش کیا جا سکتا ہے اور ویسے بھی وہ سب ماسک میک اپ میں تھے۔ صرف مسئلہ جوزف اور جوانا کا تھا لیکن یہاں بہرحال انہیں کوئی خطرہ نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ٹیکسی آکر رکی اور ٹائیگر اس میں سے باہر آگیا۔ اس نے کرایہ ادا کیا اور جب ٹیکسی آگے بڑھ گئی تو وہ بھی عمران کی طرف بڑھ آیا۔

"ہم نے اس جمالی کے آفس میں جانا ہے اور جاتے ہی وہاں کارروائی ڈال دینی ہے۔ اس جمالی کے علاوہ وہاں جو بھی ہو اسے ختم کر دینا ہے"...... عمران نے کہا اور تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ہال منشیات اور شراب کے دھوئیں اور بو کے ساتھ عورتوں اور مردوں کے بے باک قہقہوں سے گونج رہا تھا۔ البتہ چار مسلح افراد ہال کے چاروں کونوں میں موجود تھے لیکن وہ دیواروں سے پشت لگائے خاموش کھڑے تھے۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر ایک مقامی آدمی کھڑا تھا جبکہ دو عورتیں ویٹرز کو سروس دینے میں مصروف تھیں۔

عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا نام رابرٹ مائیکل ہے اور تمہارے چیف نے مجھے فون پر ملاقات کا وقت دیا ہوا ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر جا کر کہا۔

"اوہ یس سر"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سپروائزر ٹائپ آدمی کو اشارے سے بلایا۔

"انہیں باس کے آفس میں لے جاؤ"...... کاؤنٹر مین نے اس سپروائزر سے کہا۔

"آئیے جناب"...... سپروائزر نے کہا اور ایک سائیڈ کی طرف مڑ گیا۔ عمران خاموشی سے اس کے پیچھے چل دیا۔ عمران کے ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ کاؤنٹر مین نے عمران سے اس کے ساتھیوں کے بارے میں کچھ نہ پوچھا تھا اور نہ ہی عمران نے ان کے بارے میں کچھ بتایا تھا۔ ایک راہداری کے آخر میں دو مسلح افراد ایک دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔ دروازہ بند تھا۔ چونکہ سپروائزر ان کے ساتھ آرہا تھا اس لئے دونوں مسلح افراد خاموش کھڑے رہے۔

"تشریف لے جائیں"...... سپروائزر نے دروازے کے قریب پہنچ کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران نے سر ہلایا اور پھر دروازے کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا آفس تھا لیکن اس میں اس وقت صرف ایک ہی آدمی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ مقامی آدمی تھا لیکن اس کے چہرے سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کی ساری عمر غنڈہ گردی اور بدمعاشی میں ہی گزری ہے۔ تنگ پیشانی،

ہتھوڑا ٹائپ ٹھوڑی اسے سفاک اور ظالمانہ کردار کا مالک ظاہر کر رہی تھی۔اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔اس کی تیز نظریں اندر داخل ہوتے ہوئے عمران پر جمی ہوئی تھیں لیکن جب عمران کے پیچھے ٹائیگر اور اس کے پیچھے جوزف اور جوانا اندر داخل ہوئے تو اس کے چہرے پر انتہائی حیرت اور الجھن کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"میرا نام رابرٹ مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے خالصتاً گریٹ لینڈ کے لہجے میں کہا۔

"میرا نام جمالی ہے لیکن تم نے یہ تو نہیں بتایا تھا کہ تمہارے ساتھ یہ لوگ بھی ہیں"....... جمالی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"ہمیں یہاں ایک ہی کام نہیں ہے اور بھی کام ہیں جیسے کسی خفیہ معبد کی تلاش"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت اپنے بازو کو جھٹکا دیا تو جمالی ایک جھٹکے سے میز پر گرا ہی تھا کہ عمران کا دوسرا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور جمالی کی پشت پر اس کی کھڑی ہتھیلی کی ضرب پڑی تو جمالی کے منہ سے یکلخت چیخ سی نکل گئی۔آفس ساؤنڈ پروف تھا اس لئے اندر کی آواز باہر نہ جا سکتی تھی۔ اس کے باوجود جوزف اور جوانا دونوں دروازے کے قریب کھڑے ہو گئے تھے۔ عمران کا ایک ہاتھ ابھی تک جمالی کے ہاتھ میں تھا۔اس نے دوسرے ہاتھ سے ضرب لگا کر اپنے پہلے ہاتھ کو ایک بار پھر زوردار جھٹکا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹتا چلا

گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جمالی میز پر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گرا تو عمران نے جھک کر اسے کمر سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے صوفے پر ڈال دیا۔

"یہ۔یہ۔کیا۔کیا مطلب۔یہ تم نے کیا کر دیا ہے۔ میرا جسم تو حرکت ہی نہیں کر رہا"....... جمالی نے انتہائی الجھن بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بولنے میں کافی مشکل پیش آ رہی ہو۔اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھو"....... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور خود اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... عمران کے منہ سے جمالی کی آواز نکلی تو جمالی کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"سٹائلو کلب سے گوشی کی کال ہے باس"....... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میں انتہائی اہم بات چیت میں مصروف ہوں اس لئے تمام کالیں روک دو"....... عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب تم بتاؤ جمالی کہ تم نے پاکیشیائیوں کی تلاش اور انہیں ہلاک کرنے کا مشن کس کے کہنے پر شروع کیا ہے"....... عمران نے مڑ کر جمالی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم۔ تم نے میری آواز اور لہجے میں کیسے بات کر لی ہے۔ کیا تم پاکیشیائی ہو۔ مجھے پہلے ہی شک پڑا تھا"...... جمالی نے شروع میں رک رک کر لیکن بعد میں سہولت سے بولتے ہوئے کہا۔

"سنو جمالی۔ تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میری صرف ایک معمولی سی ضرب نے تمہیں بے حس و حرکت کر دیا ہے اور اب اگر میں چاہوں تو تمہارے جسم میں حرکت بھی پیدا کر سکتا ہوں ورنہ تم ساری عمر اسی طرح مفلوج حالت میں ہی رہ جاؤ گے اور دنیا کا کوئی ڈاکٹر تمہیں دوبارہ حرکت میں نہیں لا سکتا اور تم تصور کرو کہ تمہاری اس حالت کو دیکھ کر تمہارے ماتحت اور تمہارا باس بطروس بھی تمہارے ساتھ کیا سلوک کر سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ نہیں۔ تم مجھے گولی مار دو۔ مجھے مار ڈالو۔ میں اس طرح زندہ نہیں رہنا چاہتا"...... جمالی نے دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"کسی کو معلوم نہیں ہے کہ ہم کون ہیں اس لئے تم صرف اتنا کرو کہ اپنے آدمیوں کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ پاکیشیائیوں کی تلاش بند کر دیں۔ اس کے بعد میں تمہیں ٹھیک کر دوں گا۔ بولو۔ کیا تم تیار ہو یا ہم تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر واپس چلے جائیں۔ ویسے ایک بات تمہیں بتا دوں کہ ہم میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے تمہارے آدمی سو بار بھی پھر زندہ ہو جائیں تب بھی وہ ہمیں تلاش نہیں کر سکتے۔ یہاں یہ کارروائی میں نے اس لئے کی ہے کہ ہم

تمہارے سینڈیکیٹ کے خلاف کام نہیں کر رہے۔ ہمارا ٹارگٹ اور ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن چیف بطروس نے مجھے حکم دیا ہے۔ وہ تو مجھے گولی مار دے گا"...... جمالی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر اسی حالت میں پڑے رہو۔ ہو سکتا ہے کہ تمہارا چیف اس حالت میں گولی مار کر تمہیں اس ذلت سے نجات دلا دے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ، اوہ۔ نہیں۔ ایسا مت کرو۔ میں تمہاری بات پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں"...... جمالی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کس نمبر پر بات کرو گے اور کہاں"...... عمران نے کہا تو جمالی نے فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے فون سیٹ اٹھا کر جمالی کے پاس رکھا اور پھر اس کا رسیور اٹھا کر جمالی کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور رسیور اس نے جمالی کے کان سے لگا دیا۔

"احسان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"جمالی بول رہا ہوں احسان"...... جمالی نے سخت اور کھردرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"پاکیشیائیوں کی تلاش سے اپنے آدمی فوراً واپس بلوا لو۔ اب انہیں ٹریس کرنے اور ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں رہی"۔ جمالی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر کیوں باس"...... احسان نے کہا۔

"تو تمہاری اب یہ جرأت ہو گئی ہے کہ تم مجھ سے پوچھو۔ کیوں"۔ جمالی نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ سوری باس"...... دوسری طرف سے بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا گیا تو جمالی نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ فون بند کر دو تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اب بتاؤ کہ بطروس کہاں ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ اپنے محل میں ہوتا ہے۔ بطروس محل میں"...... جمالی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم وہاں کبھی گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ وہاں کسی کو آنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم سے اس کا رابطہ صرف فون پر ہی ہوتا ہے"...... جمالی نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو جمالی نے فون نمبر بتا دیا۔

"میں نمبر ملاتا ہوں۔ تم اس سے بات کرو اور اسے کہو کہ پاکیشیائیوں کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ صحرائے گاربی کی طرف گئے ہیں۔ وہ تفصیل پوچھے تو جو مرضی آئے بتا

دینا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس طرح تلاش بند کرنے کا بھی جواز بن جائے گا"...... جمالی نے مطمئن لہجے میں کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور جمالی کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر کے آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور پھر رسیور اس نے جمالی کے کان سے لگا دیا۔

"یس"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"جمالی بول رہا ہوں باس"...... جمالی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ کیا ہوا ان پاکیشیائیوں کا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"باس۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس گروپ کو صحرائے گاربی کی طرف جاتے دیکھا گیا ہے"...... جمالی نے کہا۔

"کس کمپنی کے ہیلی کاپٹر پر"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ٹرین کے ذریعے باس"...... جمالی نے کہا۔

"ٹرین کے ذریعے۔ نہیں۔ اتنا لمبا سفر وہ ٹرین کے ذریعے کیسے کر سکتے ہیں اور پھر انہیں صحرا کے اندر جانے کے لئے ہیلی کاپٹر کی ضرورت پڑے گی اور ہیلی کاپٹر وہاں سے تو نہیں مل سکتے"۔ دوسری طرف سے الجھے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"باس۔ یہ حتمی اطلاع ہے اس لئے میں نے ان کی یہاں تلاش بند کرا دی ہے۔ اب اگر آپ حکم دیں تو میں اپنے آدمیوں کو وہاں بھجوا

دوں "...... جمالی نے کہا۔

" اوہ۔ اسی لئے ابھی تک سٹارم نے اطلاع نہیں دی۔ میں نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ تمام ہیلی کاپٹر سروس مہیا کرنے والی کمپنیوں کو کہہ دے کہ یہ گروپ جس سے بھی ہیلی کاپٹر حاصل کرے وہ فوراً مجھے اطلاع دے لیکن یہ لوگ ٹرین سے کیوں جا رہے ہیں "۔ بطروس نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" باس۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اپنے طور پر یہ عجیب فیصلہ کیا ہو "...... جمالی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں وہاں بھی ان کا بندوبست کر لوں گا "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور ہٹا کر کریڈل پر رکھا اور پھر فون اٹھا کر اس نے واپس میز پر رکھ دیا۔

" اب تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ تم نے ہمارے جانے کے بعد نہ صرف اس احسان کو دوبارہ حکم دے دینا ہے بلکہ بطروس کو بھی سب کچھ بتا دینا ہے "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ میں حلف دیتا ہوں۔ مقدس پجاری کی روح کا حلف۔ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا "...... جمالی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا تم بھی تاروتی ہو "...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ پورا بلیک کوبرا سینڈیکیٹ تاروتی ہے۔ مجھ سمیت اور اب تو بطروس تاروتی آقا بن چکا ہے "...... جمالی نے جواب دیا۔

" ایک شرط پر تمہیں ٹھیک کر سکتا ہوں کہ تم ہمارے ساتھ چلو اور ہمیں بطروس محل کے دروازے تک پہنچا دو اور پھر واپس آ جانا "...... عمران نے کہا۔

" لیکن باس کے محل میں تو میں داخل ہی نہیں ہو سکوں گا۔ وہاں جانے کی تو کسی کو اجازت نہیں ہے "...... جمالی نے کہا۔

" میں نے کہا ہے کہ اس کے دروازے تک پہنچا کر تم واپس آ جانا۔ پھر ہم جانیں اور تاروت آقا جانے "...... عمران نے کہا تو جمالی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے منہ کے بل فرش پر گرایا اور پھر اس نے دوبارہ اس کی ریڑھ کی ہڈی پر گردن سے تھوڑا نیچے مخصوص انداز میں ضربیں لگائیں اور پھر سیدھا ہو کر ایک طرف ہٹ گیا۔ جمالی کے منہ سے چیخیں نکلیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے سمٹا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے کچھ بھی نہ ہوا ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم تو حیرت انگیز آدمی ہو۔ حیرت ہے۔ بہرحال میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ آؤ میرے ساتھ "...... جمالی نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دو کاروں میں سوار بطروس محل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ بطروس محل مصر کی ایک قدیم دور کی کالونی میں تھا۔ عمارت بھی پرانے سٹائل کی تھی اور

اپنی وضع قطع کے اعتبار سے البتہ وہ انتہائی شاندار عمارت تھی۔ دونوں کاریں ایک دوسرے کے پیچھے چلتی ہوئیں اس محل کے جہازی سائز کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئیں۔

" یہ ہے باس کا محل"...... عقبی سیٹ پر عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے جمالی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ عقبی کار میں اس کے ساتھی موجود تھے۔ وہ بھی نیچے اتر آئے تھے اور پھر دونوں کاریں مڑیں اور واپس چلی گئیں تو عمران نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

" اب ہم نے اندر زبردستی داخل ہونا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" باس۔ اس محل میں شیطانی طاقتوں کا راج ہے"...... اچانک جوزف نے کہا۔

" ہو گا لیکن جب تک وہ بطروس سنبھلے گا ہم نے اسے کور کر لینا ہے اس لئے کمانڈو ایکشن ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے چھوٹا پھاٹک کھلا اور نوجوان باہر آنے ہی لگا تھا کہ عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور وہ نوجوان اچھل کر چیختا ہوا واپس اندر جا گرا۔ عمران نے اس کے سینے پر ضرب لگائی تھی۔ اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ وہ نوجوان نیچے گر کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے جھک کر اسے گلے سے پکڑا اور تیزی سے سائیڈ

پر گھسیٹتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سارے ساتھی تیزی سے اندر داخل ہوئے اور پھر دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ عمران نے ہاتھ گھما کر اس نوجوان کو ایک طرف اچھال دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پھاٹک بند کیا اور پھر وہ عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی اس دوران وسیع و عریض لان عبور کر کے عمارت کے اندر داخل ہو چکے تھے اور پھر عمران کو مشین پسٹل چلنے کی آوازیں سنائی دیں تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ وہ بطروس کہیں فائرنگ کی آوازوں پر چونک نہ پڑے لیکن جب وہ برآمدے میں پہنچا تو جوزف باہر آ گیا۔

" باس۔ ہم نے اس کالے شیطان کے چیلے کو بے ہوش کر دیا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" کیا تم اسے پہچانتے ہو"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" نہیں باس۔ لیکن میں نے اس کی بو پھاٹک سے ہی سونگھ لی تھی"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اس طرح اثبات میں سر ہلایا جیسے اسے اب بات سمجھ میں آ گئی ہو لیکن وہ آگے نہیں بڑھا تھا۔ وہیں رکا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اور جوانا بھی باہر آ گئے۔

" اندر چھ آدمی تھے انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ صرف ایک آدمی بے ہوش پڑا ہے۔ اسے جوزف نے بے ہوش کیا تھا"...... جوانا نے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جوزف تم میرے ساتھ آؤ۔ تم دونوں یہیں

رک کر پہرہ دوگے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہوا جہاں ایک کرسی پر لحیم شحیم آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے سر پر گومڑ سا ابھرا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"کس طرح بے ہوش کیا ہے تم نے اسے"...... عمران نے جوزف سے کہا۔

"مشین پسٹل کا دستہ مار کر باس۔ یہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ میں نے جھپٹ کر وار کر دیا اور ایک ہی ضرب سے یہ ڈھیر ہو گیا"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ کیا کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اس کے منہ پر سیاہ تسمہ باندھنا ہوگا اور اس کے چہرے پر وچ ڈاکٹر راسکی کا مخصوص نشان بنانا پڑے گا۔ پھر کوئی شیطانی طاقت اس کا ساتھ نہ دے سکے گی"...... جوزف نے فوراً ہی جواب دیا۔

"تو کرو یہ کام"...... عمران نے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور ایک طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔ جوزف نے سب سے پہلے اپنے بوٹ کا تسمہ کھولا اور اسے بے ہوش پڑے ہوئے بطروس کے منہ پر مخصوص انداز میں باندھ دیا۔ پھر اس نے تیز دھار خنجر نکالا اور بطروس کے بائیں گال پر اس نے خنجر کی نوک سے ایک عجیب سا نشان بنانا شروع کر دیا۔

"باس۔ اب یہ حقیر کینچوے سے بھی بدتر ہو گیا ہے"۔ جوزف نے خون آلود خنجر سمیت پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"اسے باندھنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں رسی لے آتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور خنجر وہیں فرش پر بچھے ہوئے قالین پر رکھ کر وہ تیزی سے پلٹا اور دروازے سے باہر چلا گیا۔ عمران اٹھا اور اس نے بے ہوش پڑے ہوئے بطروس کے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن اس کے لباس میں سرے سے کوئی چیز موجود ہی نہ تھی۔ عمران پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے جوزف واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بنڈل موجود تھا۔ اس نے خود ہی بطروس کو کرسی کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا۔

"اب خنجر لے کر اس کے قریب کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے کہا تو جوزف نے قالین پر پڑا ہوا خنجر اٹھایا اور بطروس کے قریب کھڑا ہو گیا۔ عمران نے اٹھ کر بطروس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھرنے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس۔ تم نے مجھے حکم دینا تھا"...... جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ تم نے اسے تھپڑ مارنے تھے اور اس طرح اس کے گال پر بنا ہوا نشان مٹ جاتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ باس۔ تم واقعی ایک ہزار وچ ڈاکٹروں سے زیادہ عقل مند ہو۔ مجھے تمہاری غلامی پر فخر ہے"...... جوزف نے انتہائی تحسین آمیز

لہجے میں کہا۔ عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش بیٹھا بطروس کو دیکھ رہا تھا جو اب تقریباً ہوش میں آ چکا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

" کیا۔ کیا۔ اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا مطلب۔ یہ۔ تم۔ تم۔ تم کون ہو"...... اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں بولنا شروع کر دیا۔

" میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرا ساتھی جوزف"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم۔ تم پاکیشیائی۔ اوہ۔ اوہ۔ مم۔ مم۔ مگر۔ میری طاقتیں۔ اوہ۔ اوہ"...... بطروس نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تمہارے منہ پر سیاہ تسمہ بندھا ہوا ہے کالے شیطان کے چیلے اور تمہارے گال پر میں نے وچ ڈاکٹر راسکی کا وہ نشان بنا دیا ہے جسے دیکھ کر تمہاری شیطانی طاقتیں سینکڑوں میل دور بھاگ جاتی ہیں۔ اب تم ایک حقیر کینچوے سے بھی بدتر ہو"...... عمران سے پہلے ہی جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ مم۔ میں ناروتی آقا ہوں۔ میرا جادو۔ میری طاقتیں"...... بطروس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب تسمے کے باوجود سہولت سے بولنے کے قابل ہو گیا تھا۔

" جوزف۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے کہا تو

جوزف کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ بطروس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوزف نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کے ایک ہی وار سے اس کی دائیں آنکھ کا ڈھیلا کاٹ کر باہر پھینک دیا تھا۔ بطروس کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں اور وہ مسلسل دائیں بائیں سر پٹک رہا تھا۔

" اب تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ جوزف جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست ہے۔ تمہاری شیطانی طاقتیں تمہارا ساتھ چھوڑ چکی ہیں"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ میں ناروتی آقا ہوں۔ مقدس روح میری محافظ ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا"...... بطروس نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلسل دائیں بائیں سر بھی مار رہا تھا۔

" ابھی جب تمہاری دوسری آنکھ بھی باہر آ جائے گی تو تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس دنیا کی رنگینیاں دیکھنے کی بجائے اندھیروں میں ڈوب جاؤ گے تو پھر تمہیں اندازہ ہو گا کہ تمہاری یہ روح تمہارا کتنا ساتھ دیتی ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ نہیں۔ مجھے اندھا مت کرو۔ تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ۔ میں تمہارے قدموں میں دولت کے ڈھیر لگا دوں گا اور پوری دنیا کی حسین لڑکیاں تمہاری خدمت میں پیش کر دوں گا۔ میں تمہیں محل بخش دوں گا۔ میں دولت سے بینک بھر دوں گا۔ مجھے اندھا مت کرو"۔ بطروس نے چیخ چیخ کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہی شیطان ہی رہے۔ بہرحال ہمیں ان میں سے کسی چیز کی نہ ضرورت ہے اور نہ خواہش"...... عمران نے جواب دیا تو بطروس کی اکلوتی آنکھ حیرت سے پھیلتی چلی گئی۔

"تمہیں دولت نہیں چاہئے۔ تمہیں حسین لڑکیاں نہیں چاہئیں۔ تمہیں محل نہیں چاہئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کوئی انسان ایسا کیسے کہہ سکتا ہے"...... بطروس نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران نے کوئی ایسی بات کہہ دی ہو جو انتہائی حد تک ناممکن ہو۔

"آدمی اور انسان میں فرق ہوتا ہے۔ آدمی تو شاید ان حربوں میں پھنس جائے لیکن انسان نہیں پھنس سکتا۔ بہرحال تم ان باتوں کو چھوڑو۔ تم ہمیں اب اس خفیہ معبد کے بارے میں تفصیل بتاؤ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جو تاروتی آقا بنتا ہے اسے اس معبد میں لے جایا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ غلط ہے۔ وہ خفیہ معبد ہے۔ اس کے اندر صرف روح جا سکتی ہے۔ تاروتی آقا تو تاروتی جادو کے چشمے تک جا سکتے ہیں اور بس"...... بطروس نے ایسے لہجے میں کہا کہ عمران سمجھ گیا کہ یہ سچ بول رہا ہے۔

"تاروتی چشمہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسا چشمہ ہے"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تاروتی جادو کا مرکز تاروتی چشمہ ہے۔ تمام تاروتی طاقتیں اس چشمے سے نکلتی ہیں اور تمام تاروتی جادو اس چشمے سے پیدا ہوتے ہیں

اور جو اس چشمے کے پانی سے نہا لیتا ہے وہ تاروتی آقا بن جاتا ہے"۔ بطروس نے کہا۔

"تم اس میں نہائے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ مجھے وہاں لے جایا گیا۔ وہاں تاروتی شہزادیوں نے میرا استقبال کیا اور مجھے تاروتی چشمے کے پانی سے نہلایا۔ اس طرح میں تاروتی آقا بن گیا"...... بطروس نے کہا۔

"کہاں ہے یہ چشمہ۔ کیا دارالحکومت میں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ دارالحکومت سے چار سو کلومیٹر مشرق کی طرف ایک قدیم جنگل ہے جسے کوہسائی جنگل کہا جاتا ہے۔ اس کوہسائی جنگل کے اندر تاروتی معبد ہے اور اس تاورتی معبد میں تاروتی چشمہ ہے جو صدیوں سے موجود ہے"...... بطروس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں جسمانی طور پر وہاں لے جایا گیا تھا یا تم تصور میں وہاں پہنچے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں جسمانی طور پر ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر گیا تھا"۔ بطروس نے جواب دیا۔

"پھر اس چشمے کے پانی سے نہانے کے بعد تم تاروتی آقا بن گئے یا کچھ اور بھی ہوا تھا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کے بعد مجھے بتایا گیا کہ دارالحکومت کا ایک نوجوان ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جب اپنی ماں کے پیٹ میں تھا تو

اس کی ماں ہلاک ہو گئی اور وہ کئی گھنٹوں تک اپنی مردہ ماں کے پیٹ میں رہا اور پھر ڈاکٹروں نے آپریشن کر کے اسے باہر نکال لیا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ اس نوجوان کو مقدس آگ کے پاس لے جا کر ذبح کروں اور اس کا خون پینے کی بجائے اس کی روح کو اپنے اندر سمو لوں۔ پھر مقدس روح اپنا سایہ مجھ پر ڈالے گی۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس طرح میں تاروتی آقا بن گیا"...... بطروس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صحرائے گاربی میں پجاری کا خفیہ معبد موجود ہے۔ تمہیں اس بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے کہ تم نے اپنے آدمی سٹارم کے ذریعے ہیلی کاپٹر مہیا کرنے والی کمپنیوں کو احکامات دیئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم یہ بھی جانتے ہو۔ میں اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی تباہ کر دینا چاہتا تھا۔ ویسے مقدس روح نے مجھے حکم دیا تھا کہ اگر کسی طرح تم لوگ وہاں پہنچ جاؤ تو میں تاروتی طاقتوں کا حصار اس معبد کے گرد بنا دوں لیکن میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہیں وہاں جانے سے پہلے ہی ٹریس کر کے ہلاک کر دوں گا"...... بطروس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب اگر تمہیں ہلاک کر دیا جائے تو پھر تاروتی آقا کون بنے "...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے ہلاک مت کرو۔ ویسے مجھے نہیں معلوم۔ مقدس

روح کو معلوم ہو گا کہ وہ کس کو اس مقام پر فائز کرتی ہے"۔ بطروس نے کہا۔

"کیا اسے بھی یہ سارے کام کرنے پڑیں گے جو تم نے کئے تھے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ مقدس روح کی اپنی مرضی ہے۔ وہ جس میں جو کچھ دیکھتی ہے اسی طرح کے اقدام کرواتی ہے"...... بطروس نے جواب دیا۔

"اور اگر کوئی بھی تاروتی آقا نہ بن سکے اور ہم اس معبد تک پہنچ جائیں تو کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"پھر صرف مقدس روح اپنی خاص طاقتوں کے ذریعے اس معبد کی حفاظت کرے گی۔ وہ تو ویسے بھی حفاظت کرتی رہتی ہے اور تاروتی جادو کا جال انتہائی سخت ہوتا ہے۔ اس سے کوئی آدمی وہاں صحرا میں بچ کر نہیں جا سکتا کیونکہ تاروتی جادو صحرائی جادو کہلاتا ہے۔ صحرا میں اس کی طاقت لاکھوں کروڑوں گنا بڑھ جاتی ہے"۔ بطروس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر اس چشمے کو بند کر دیا جائے تو کیا تاروتی جادو ختم ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا کیسے ممکن ہے۔ صدیوں سے بہنے والا چشمہ کیسے بند ہو سکتا ہے اور پھر وہاں تاروتی جادو کی تمام بڑی طاقتیں موجود ہوتی ہیں۔ وہ کیسے بند کرنے دیں گی اور جنگل ایسا ہے کہ کوئی آدمی وہاں

نہیں پہنچ سکتا۔ صرف میں وہاں داخل ہو سکتا ہوں کیونکہ میں تاروتی آقا ہوں "...... بطروس نے کہا۔

"جوزف۔ اسے ہلاک کر دو"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوزف جس کے ہاتھ میں خون آلود خنجر موجود تھا پلک جھپکنے میں حرکت میں آیا اور اس کا خنجر بطروس کے دل میں دستے تک گھستا چلا گیا۔ بطروس کے حلق سے صرف ایک ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی اکلوتی آنکھ بے نور ہو گئی۔

"آخر ہم کب تک ان لوگوں کو ہلاک کرتے رہیں گے۔ میری سمجھ میں تو یہ نہیں آرہا"...... عمران نے اٹھ کر بڑے اکتائے ہوئے انداز میں کہا۔

"باس۔ آپ صحرا میں چلیں۔ باقی جو ہو گا وہیں دیکھا جائے گا"...... جوزف نے کہا تو عمران نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ جوزف کی اس بات سے مکمل اتفاق رکھتا ہو۔

ڈاکٹر کرستان اپنے خاص کمرے میں آرام کرسی پر نیم دراز تھا۔ وہ گریٹ لینڈ کا باشندہ تھا اور اسے قدیم ترین دور کے جادوؤں اور طاقتوں پر ریسرچ کرنے کا جنون تھا۔ اس ریسرچ میں اس نے پوری دنیا کے تقریباً تمام علاقے چھان مارے تھے۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا لیکن اس کی صحت نوجوانوں سے بھی زیادہ اچھی نظر آتی تھی۔ اسے اس ریسرچ میں تقریباً تیس سال گزر گئے تھے اور اس وقت وہ اس خاص مضمون پر پوری دنیا میں اتھارٹی سمجھا جاتا تھا لیکن اب گذشتہ کئی سالوں سے وہ گریٹ لینڈ میں اپنی رہائش گاہ تک ہی محدود ہو کر رہ گیا تھا۔ اس نے پوری عمر شادی نہ کی تھی اور اب بھی وہ اپنے دو ملازمین کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کا میل جول سوسائٹی میں نہ تھا اور وہ زیادہ تر اپنی رہائش گاہ تک ہی محدود رہتا تھا۔ عام لوگوں میں اس کی شہرت ٹھیک نہیں تھی کیونکہ کہا جاتا تھا کہ وہ بہت بڑا جادوگر ہے اور شیطان

کا ایجنٹ ہے۔ اس کے بارے میں قسم قسم کی باتیں پھیلی ہوئی تھیں اور خاص طور پر اس کالونی کے رہنے والے تو اس سے بے حد خوفزدہ رہتے تھے کیونکہ وہاں کے لوگ کہتے تھے کہ اس کی رہائش گاہ سے اکثر انتہائی خوفناک آوازیں سنائی دیتی رہتی ہیں۔ کبھی عورتوں کے بین کرنے اور چیخوں کی آوازیں اور کبھی عورتوں اور مردوں کے قہقہوں کی آوازیں۔ کبھی کوٹھی سے دھواں اور کبھی شعلے نکلتے بھی نظر آتے ہیں اس لئے سب لوگ نہ صرف ڈاکٹر کرستان بلکہ اس کے دو ادھیڑ عمر ملازموں سے بھی اس طرح خوف کھاتے تھے جیسے وہ طاعون کے جراثیم ہوں۔ ویسے ڈاکٹر کرستان اور اس کے ملازمین بھی کسی سے نہ بات کرتے تھے اور نہ ہی کوئی راہ و رسم رکھتے تھے۔ اس وقت بھی ڈاکٹر کرستان کرسی پر نیم دراز آنکھیں بند کئے ایک قدیم جادو کے بارے میں غور کر رہا تھا۔ ان دنوں بھی وہ اس قدیم جادو پر ایک تحقیقاتی مقالہ لکھ رہا تھا اور ایک خاص پوائنٹ اس کے ذہن میں پھنس کر رہ گیا تھا۔ اسی پوائنٹ پر وہ غور کر رہا تھا کہ اچانک کمرے میں سرسراہٹ کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر کرستان نے چونک کر آنکھیں کھول دیں اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ سامنے ایک انسانی خاکہ موجود تھا جس کی آنکھیں انتہائی سرخ تھیں۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کی قدیم دور کی عبا تھی۔

"میں راہول کی روح ہوں ڈاکٹر کرستان"...... ایک چیختی ہوئی

آواز سنائی دی تو ڈاکٹر کرستان بے اختیار اٹھا اور دوسرے لمحے وہ اس انسانی خاکے کے سامنے رکوع کے بل جھک گیا۔

"مقدس روح۔ کیا میں اس قدر بھی خوش قسمت ہو سکتا ہوں"...... ڈاکٹر کرستان کے منہ سے رک رک کر اس انداز میں الفاظ نکلے جیسے اسے اپنے آپ پر یقین نہ آرہا ہو۔

"بیٹھ جاؤ ڈاکٹر کرستان۔ میں تمہیں بڑا بنانے کے لئے آیا ہوں۔ مجھے تمہاری ضرورت ہے"...... وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر کرستان سیدھا ہوا اور پھر اس طرح تیزی سے کرسی پر بیٹھ گیا جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی لیکن اب وہ نیم دراز ہونے کی بجائے مؤدبانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"ڈاکٹر کرستان۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے تاروتی جادو حاصل کرنے کے لئے بے حد کوششیں کی ہیں لیکن تمہیں تاروتی جادو حاصل نہیں ہو سکا کیونکہ تمہارے پاس پہلے سے ہی افریقہ کا قدیم جوجو جادو موجود تھا اس لئے میں نے تمہیں تاروت جادو نہیں بخشا تھا لیکن اب میں تمہیں تاروت جادو کا آقا بنا سکتا ہوں"...... بولو۔ کیا تم تاروتی جادو کے آقا بننے کے لئے تیار ہو"...... وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ میری خوش قسمتی ہو گی مقدس روح"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"تو اٹھو اور میرے سامنے سجدہ کرو تاکہ میں تمہیں تاروتی جادو کا آقا بغیر کسی امتحان میں ڈالے بنا دوں"...... اس انسانی خاکے سے آواز

سنائی دی تو ڈاکٹر کرستان بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس انسانی خاکے کے سامنے سجدے میں گر گیا۔

" اٹھو۔ اب تم تاروت جادو کے آقا بن چکے ہو"....... انسانی خاکے نے کہا تو ڈاکٹر کرستان اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا اور آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

" اب سنو تم نے کیا کرنا ہے۔ ایک پاکیشیائی جس کا نام عمران ہے وہ اپنے ایک پاکیشیائی ساتھی ٹائیگر اور دو حبشی ساتھیوں جن میں سے ایک افریقی جوزف اور دوسرا ایکریمی جوانا ہے مصر میں میرا معبد تلاش کر کے اسے کھولنے کے لئے آیا ہوا ہے تاکہ میرا معبد کھول کر وہ نہ صرف مجھے اس دنیا سے جانے پر مجبور کر دے بلکہ تاروت جادو کا بھی مکمل طور پر خاتمہ کر دے۔ اصل آدمی دو ہیں۔ ایک عمران جس کی پشت پر نیکی کی طاقتیں ہیں اور دوسرا اس کا افریقی غلام جوزف۔ جو افریقی وچ ڈاکٹروں کا پسندیدہ آدمی رہا ہے۔ ان دونوں نے اب تک تاروت جادو کے تین آقاؤں کو ہلاک کر دیا ہے اور انہوں نے میرا معبد بھی تلاش کر لیا ہے۔ وہ اب کسی بھی لمحے صحرائے گاربی میں میرے معبد تک پہنچ سکتے ہیں۔ وہاں میری خاص طاقتیں اس معبد کی حفاظت کے لئے موجود ہیں لیکن یہ عمران اور اس کا افریقی ساتھی جوزف دونوں کوئی انتہائی خطرناک جادو جانتے ہیں کہ ہر بار نہ صرف بچ نکلتے ہیں بلکہ میری طاقتوں کا بھی خاتمہ کر دیتے ہیں۔ اب بھی انہوں نے تاروت آقا بطروس کو ہلاک کر دیا ہے لیکن نہ اس کی طاقتیں اس کا

ساتھ دے سکیں اور نہ ہی مجھے اس کی اطلاع ہو سکی۔ چونکہ تاروت کے لئے بہتر اقدامات کی ضرورت ہے اس لئے میں نے اس بار تمہیں تاروتی آقا بنانے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے کہ تم جوجو کے بھی ماہر ہو۔ اس افریقی آدمی جوزف کو تم جوجو کی مدد سے ہی ختم کر سکتے ہو اور تاروت کی مدد سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو۔ بہرحال اب تم تاروتی آقا بن چکے ہو اس لئے اب اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ تمہارا پہلا فرض بن گیا ہے"۔ انسانی خاکے سے مسلسل آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ یہ تو میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے مقدس روح۔ میں نہ صرف جوجو بلکہ کئی اور خوفناک جادو بھی جانتا ہوں۔ صرف تاروتی جادو میں حاصل نہ کر سکا تھا۔ وہ اب مجھے حاصل ہو گیا ہے اب اگر میں چاہوں تو دنیا میں موجود کسی بھی انسان کو صرف پھونک مار کر ہلاک کر سکتا ہوں اور میں انہیں تلاش بھی کر سکتا ہوں"....... ڈاکٹر کرستان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سنو ڈاکٹر کرستان۔ تم تاروتی آقا تو پہلے ہی بن چکے ہو لیکن میرا وعدہ ہے کہ اگر تم عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دو تو میں تمہیں لافانی بنا دوں گا۔ تم قیامت تک نہ صرف زندہ رہو گے بلکہ جب چاہو گے اور جس انسانی جسم میں چاہو گے داخل ہو سکو گے"۔ انسانی خاکے نے کہا تو ڈاکٹر کرستان بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور ایک بار پھر اس کے سامنے سجدے میں گر گیا۔

"یہ۔ یہ آپ کا خصوصی انعام ہوگا مقدس روح۔ خصوصی انعام۔ میں آپ کا تاقیامت غلام رہوں گا"...... ڈاکٹر کرستان نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اٹھو اور بیٹھ جاؤ"...... انسانی خاکے نے کہا تو ڈاکٹر کرستان اٹھا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو۔ میں وعدہ کر چکا ہوں اور تمہیں معلوم ہے کہ روحیں جو وعدہ کرتی ہیں انہیں ہر صورت میں پورا کرتی ہیں لیکن میں تمہیں یہ بتا دوں کہ تم نے انہیں آسان شکار نہیں سمجھنا۔ تم نے اپنی پوری طاقتیں ان کی ہلاکت پر خرچ کر دینی ہیں۔ اب میں جا رہا ہوں"۔ انسانی خاکے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر سرسراہٹ کی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی وہ انسانی خاکہ غائب ہو گیا تو ڈاکٹر کرستان بے اختیار اٹھا اور اس نے اس طرح ناچنا شروع کر دیا جیسے کوئی چھوٹا بچہ اپنے پسندیدہ کھلونا مل جانے پر بے اختیار رقص کرتا ہے۔

"میں اب اس دنیا کا مالک بن گیا ہوں۔ میرے پاس تمام شیطانی طاقتیں اور جادو اکٹھے ہو گئے ہیں"...... اس نے ناچتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے پلٹا اور تقریباً دوڑتا ہوا ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا اور کمرے میں بچھے ہوئے قالین پر پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے سرخ رنگ کے سٹول پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے تیزی سے دونوں ہاتھ اس طرح ہوا میں لہرانے شروع کر دیئے جیسے کوئی مخصوص ورزش کر رہا

ہو۔

"ستامی حاضر ہو۔ ستامی حاضر ہو"...... یکلخت ڈاکٹر نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کیا تو اچانک چھت سے ایک بڑی سی چھپکلی نیچے گری اور دوسرے لمحے جہاں چھپکلی گری تھی وہاں دھواں سا پھیل گیا اور پھر تیزی سے ایک خوبصورت عورت کے طور پر مجسم ہو گیا۔

"ستامی حاضر ہے آقا"...... اس خوبصورت عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں اپنے سامنے بیٹھنے کی اجازت دے رہا ہوں"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"ستامی آقا کی خدمت گزار ہے۔ ستامی کو اس عزت افزائی پر ہمیشہ فخر رہے گا"...... اس عورت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سٹول کے سامنے فرش پر دوزانو ہو کر بیٹھ گئی۔

"ستامی۔ مصر میں میرے چار دشمن موجود ہیں جن میں سے دو پاکیشیائی ہیں۔ ایک افریقی نژاد اور دوسرا ایکریمی نژاد ہے۔ ان کے لیڈر کا نام عمران ہے جبکہ ایک افریقی جس کا نام جوزف ہے اور ایکریمی کا نام جوانا ہے۔ یہ چاروں راہول پجاری کی مقدس روح کے دشمن ہیں۔ انہیں تلاش کر کے میرے سامنے ان کی تصویریں لاؤ"۔ ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"چار انسان بھینٹ دینے ہوں گے آقا"...... ستامی نے کہا۔

"بھینٹ مل جائے گی۔ حکم کی تعمیل کرو"...... ڈاکٹر کرستان نے

تلخ لہجے میں کہا تو ستامی یکلخت دھواں بن کر غائب ہو گئی۔ چند لمحوں بعد دھواں ایک بار پھر نمودار ہوا اور مجسم ہو کر دوبارہ اس خوبصورت عورت کے روپ میں آگیا۔

"میں نے چاروں کو تلاش کر لیا ہے آقا۔ یہ چاروں ایک مشینی پرندے پر سوار صحرائے گاربی کی طرف جا رہے ہیں۔ دیکھو انہیں آقا"...... ستامی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہوا میں لہرایا تو ہوا میں ہی جیسے ایک سکرین سی نمودار ہوئی جس پر ایک ہیلی کاپٹر کا اندرونی حصہ نظر آرہا تھا۔

"یہ جو اس مشینی پرندے کو اڑا رہا ہے اس کا نام عمران ہے آقا۔ اس کے ساتھ جو بیٹھا ہے اس کا ٹائیگر ہے اور عقبی سیٹوں پر جو دو وحشی بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے دائیں ہاتھ والا افریقی جوزف ہے اور بائیں ہاتھ والا ایکریمی جوانا"...... ستامی نے ان کا باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ان کے پاس کون سی طاقتیں ہیں ستامی"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"عمران کے پاس صرف لوگوں کی اور اس کی ماں کی دعائیں ہیں۔ دوسری بات یہ کہ یہ شخص انتہائی عقل مند بھی ہے اور اس کے کردار میں کوئی جھول نہیں ہے اس لئے اس پر برائی کی کوئی طاقت براہ راست حملہ نہیں کر سکتی اور اگر کرے تو اس کی پشت پر نیکی کی بڑی بڑی طاقتیں اس کا تحفظ کر لیں گی۔ البتہ اسے باقاعدہ منصوبہ بندی

سے کمزور کر کے مارا جا سکتا ہے اور یہ افریقی جوزف وچ ڈاکٹروں کا پسندیدہ آدمی ہے اور اس پر افریقہ کے بڑے بڑے وچ ڈاکٹروں کا سایہ ہے جو اس کی مدد کرتے ہیں۔ باقی یہ جوانا اور ٹائیگر۔ یہ دونوں عام سے آدمی ہیں"...... ستامی نے جواب دیا۔

"کیا یہ چاروں عام موت مر سکیں گے یا انہیں کسی جادو کی مدد سے مارا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے پوچھا۔

"کوئی جادو حتیٰ کہ تمہارا تاروتی جادو بھی ان پر اثر نہیں کر سکتا کیونکہ ان چاروں کے پاس مقدس روشن کلام موجود ہے۔ البتہ انہیں عام موت مارا جا سکتا ہے"...... ستامی نے جواب دیا۔

"میں انہیں ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے مشورہ دو کہ مجھے فوری طور پر کیا کرنا چاہئے"...... ڈاکٹر کرستان نے پوچھا۔

"آقا تم نے ستامی سے مشورہ مانگ کر ستامی کی عزت بڑھائی ہے اس لئے میں تمہیں ایسا مشورہ دوں گی کہ تم انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اس وقت یہ صحرائے گاربی کی طرف جا رہے ہیں لیکن جب یہ شہر دابان کے اوپر سے گزرنے لگیں گے تو میں اپنی طاقت سے اس مشینی پرندے کو نیچے اترنے پر مجبور کر دوں گی۔ دابان میں تمہاری بڑی حویلی موجود ہے۔ تم وہاں پہنچ جاؤ۔ میں اس مشینی پرندے کو تمہاری حویلی میں اتاروں گی۔ تم ان سے ملو۔ ان سے دوستی کرو اور خود کو ڈاکٹر کرستان کے طور پر ظاہر کرو اور تم خود مقدس پجاری کے معبد کو تلاش کرنے میں ان کی مدد کا وعدہ کرو۔ پھر

ان کے ساتھ صحرائے گاربی میں جاؤ۔ جب یہ وہاں پہنچ جائیں تو تم وہاں اچانک ان پر چوکھائی جادو کا وار کر کے انہیں بے ہوش کر دو اور پھر انہیں اسی حالت میں امادی کے معبد میں لے جا کر قید کر دو۔ وہاں جب یہ قید ہو جائیں گے تو تم ان پر اپنی اصلیت ظاہر کر دینا۔ اس کے بعد تم جس طرح چاہو انہیں ہلاک کر سکتے ہو۔ البتہ ایک بات بتا دوں کہ ان پر چوکھائی جادو کرنے سے پہلے اپنے جسم پر مانگیائی خوشبو مسلسل لگائے رکھنا۔ مانگیائی خوشبو کی وجہ سے یہ جوزف تمہاری اصلیت نہ سمجھ سکے گا اور یہ بھی بتا دوں کہ امادی معبد میں انہیں ہوش میں لانے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ امادی معبد سے راہول کے خفیہ معبد کو خفیہ راستہ جاتا ہے اور اگر یہ بچ گئے تو اس خفیہ راستے سے یہ اس معبد میں داخل ہو جائیں گے اور تاروت جادو کی طاقتیں اور مقدس پجاری کی طاقتیں باہر ان کا انتظار کرتی رہ جائیں گی اور یہ راہول پجاری کا تابوت کھول دیں گے۔ اگر انہوں نے تابوت کھول دیا تو تاروت جادو بھی ختم ہو جائے گا اور راہول پجاری کی روح بھی تمام طاقتوں سے محروم ہو کر اپنے اس ٹھکانے پر جانے پر مجبور ہو جائے گی جہاں سے بچنے کے لئے اس نے صدیوں سے یہ سب کچھ کر رکھا ہے۔ تاروت جادو کا نام ونشان مٹ جائے گا اور چونکہ تم تاروت آقا ہو اس لئے تم بھی اس تابوت کے کھلتے ہی خود بخود ہلاک ہو جاؤ گے"...... شامی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ تم جا کر اپنا کام

کرو۔ میں اپنا کام کرتا ہوں"...... ڈاکٹر کرسٹان نے کہا۔

"میری بھینٹ دے دو"...... شامی نے کہا۔

"ہاں۔ میرے محل کے چار ملازم تمہاری بھینٹ ہیں۔ جاؤ لے لو"...... ڈاکٹر کرسٹان نے کہا تو شامی نے مسرت بھرے انداز میں قلقاری ماری اور اس کے ساتھ ہی وہ دھواں بن کر غائب ہو گئی۔

"میں بالکل ایسے ہی کروں گا جیسے شامی نے کہا ہے۔ پھر واقعی یہ ہلاک ہو جائیں گے"...... ڈاکٹر کرسٹان نے کہا اور اٹھ کر اس کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر میں سوار صحرائے گاربی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس نے صحرائے گاربی میں راہول پجاری کے خفیہ معبد کو تلاش کرنے کی ضروری مشینری اور آدمیوں کا انتظام ڈاکٹر ناصر کی مدد سے کر لیا تھا۔ ڈاکٹر ناصر نے خود ساتھ جانے کہا تھا لیکن عمران نے اسے روک دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہاں بہرحال پجاری کی شیطانی طاقتوں سے ان کا ٹکراؤ ہونا ہے اور ڈاکٹر ناصر کی وہاں موجودگی ان کے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ خود اسے اپنی اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں کوئی فکر نہ تھی کیونکہ اس نے حروف مقطعات لکھ کر نہ صرف اپنے پاس رکھ لئے تھے بلکہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو بھی دے دیئے تھے۔ اسے معلوم تھا کہ ان مقدس حروف کی بنا پر کوئی شیطانی طاقت ان پر کوئی کاری وار بہرحال نہ کر سکے گی اور چھوٹے موٹے معاملات تو وہ جوزف کی مدد سے بہرحال کور

کر لے گا۔ اس نے یہ سارا انتظام اس انداز میں کیا تھا کہ معبد کو کھولنے والے ماہرین، عملہ اور مشینری اس نے تیار کرا لی تھی۔ انہیں زیرو فائیو ٹرانسمیٹر دیئے گئے تھے اور ڈاکٹر ناصر کی مدد سے انتظامات کر لئے گئے تھے کہ جب بھی وہ چاہیں انہیں ہیلی کاپٹر مہیا ہو سکتے تھے۔ اس طرح عمران کی کال پر وہ چند گھنٹوں میں صحرائے گاربی کے اس مخصوص پوائنٹ پر پہنچ سکتے تھے جہاں عمران انہیں کال کرے گا اور عمران نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ پہلے وہاں اپنے طور پر کام کرے گا۔ جب اسے یقین ہو جائے گا کہ اب معاملات مکمل طور پر اس کے کنٹرول میں آ گئے ہیں تو پھر وہ انہیں کال کرے گا تاکہ یہ جو عام لوگ ہیں وہاں کسی شیطانی طاقت کی وجہ سے ہلاک نہ ہو جائیں۔

"باس۔ کیا آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ پوائنٹ کہاں ہے جہاں معبد ہے کیونکہ صحرا میں تو ہر طرف ریت ہی ریت پھیلی ہوتی ہے"...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"ہم نے سیاہ پروں والے معبد کے قریب اترنا ہے۔ اس کا نقشہ میرے ذہن میں ہے اور میں نے اس پر باقاعدہ کام بھی کیا ہے اس لئے ہم آسانی سے اس معبد کے قریب پہنچ جائیں گے۔ پھر وہاں سے راہول پجاری کے معبد کو مخصوص آلات کی مدد سے ٹریس کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اس میں تو کافی عرصہ لگ سکتا ہے۔ اس دوران کیا ہم وہیں صحرا میں ہی رہیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ایک ہفتہ بھی لگ سکتا ہے اور کم وقت بھی۔ بہرحال صحرا کے لئے خصوصی خیمے، کھانے پینے کا سامان، ریت سے بچاؤ کے خصوصی لباس یہ سب کچھ ہیلی کاپٹر میں موجود ہیں۔ ہم اطمینان سے ایک ہفتہ وہاں گزار سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ اسلحہ بھی ساتھ لے لیا ہے یا نہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہاں۔ انتہائی خطرناک اسلحہ ہے۔ سارس کی آنکھیں۔ مینڈک کی ٹانگیں۔ کنائی بوٹی کے پتے۔ لکڑی کے کھونٹے اور ایسا ہی بے شمار اسلحہ ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس دیا۔

"باس۔ یہ تو ظاہر ہے جوزف کے کام کا اسلحہ ہے۔ میں نے تو اپنے، جوانا اور آپ کے لئے اسلحے کی بات کی تھی"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہمیں اس کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ ہم کسی مجرم کے اڈے میں داخل ہونے تو نہیں جا رہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ وہاں غنڈے بدمعاش چھپے ہوئے ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"یہ ناروتی کم از کم اتنے احمق تو نہیں ہو سکتے کہ غنڈوں یا بدمعاشوں کو اس خفیہ معبد کا پتہ بتا دیں۔ ہم تو صرف ایک مخصوص مقصد کے لئے وہاں جا رہے ہیں۔ ان غنڈوں نے تو وہاں ایسی بے دریغ لوٹ مار شروع کر دی ہے کہ پجاری کی روح کو بھی بیچ

دینے سے گریز نہ کریں گے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ہیلی کاپٹر کو جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ وہ۔ فیول ختم ہو چکا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہوا"۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں فیول میٹر پر جمی ہوئی تھیں جہاں سوئی زیرو پر پہنچ چکی تھی۔ اس وقت وہ کسی شہر کے اوپر سے گزر رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر نے جھٹکے کھانے شروع کر دیئے اور خطرے کی بتی جل اٹھی تو عمران نے فوری طور پر ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارنا شروع کر دیا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کسی بھی وقت انجن بند ہو سکتا ہے اور اگر ایسا ہوتا تو انہیں پیراشوٹوں کے ذریعے ہیلی کاپٹر سے چھلانگیں لگانا پڑیں گی یا پھر ہیلی کاپٹر سمیت کسی بم کی طرح وہ زمین پر جا گریں گے۔ چونکہ ہیلی کاپٹر میں ایسا انتظام حفاظتی طور پر رکھا جاتا ہے کہ اگر فیول ختم ہو بھی جائے تب بھی چند منٹ کا فیول انجن کے محفوظ حصے میں موجود رہے اور ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارنے کا موقع مل جائے۔ البتہ اس سے جھٹکے لگنے ضرور شروع ہو جاتے ہیں اور یہ اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اب انجن کے محفوظ حصے میں موجود تھوڑا سا فیول رک رک کر انجن میں جا رہا ہے۔ نیچے آبادی بے حد گنجان تھی اور مکانات چھوٹے اور تنگ تھے لیکن جلد ہی عمران کو ایک بڑی حویلی نظر آ گئی جس کا صحن اتنا بڑا تھا کہ اس میں ہیلی کاپٹر آسانی سے اتر سکتا تھا اس لئے عمران نے ہیلی کاپٹر حویلی کے

وسیع و عریض صحن میں اتار دیا۔ ٹائیگر اور جوانا کے چہرے اس دوران ستے ہوئے نظر آرہے تھے جبکہ جوزف بے نیازانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے اس کا اس ہیلی کاپٹر سے کوئی تعلق نہ ہو۔

"خدایا تیرا شکر ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر نیچے اترا ہی تھا کہ دو مقامی آدمی اس حویلی کی بڑی عمارت سے نکل کر ہیلی کاپٹر کی طرف آتے دکھائی دیئے۔ ان کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔ عمران کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے تھے۔

"آپ کون ہیں اور یہاں حویلی میں کیوں آئے ہیں"...... ان میں سے ایک آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ حویلی کس کی ہے"...... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"ڈاکٹر کرستان کی"...... اسی مقامی آدمی نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر کرستان۔ کیا مطلب۔ کیا وہ غیر ملکی ہیں"...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی کیونکہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں اس قدر دور دراز علاقہ کے ایک چھوٹے سے شہر میں کسی غیر ملکی ڈاکٹر کی اتنی بڑی حویلی بھی ہو سکتی ہے۔

"ہاں۔ وہ گریٹ لینڈ کے رہنے والے ہیں مگر آپ کون ہیں اور کیوں یہاں آئے ہیں"...... اس بار اس آدمی نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ہم صحرائے گاربی جا رہے تھے کہ اچانک ہیلی کاپٹر کا فیول ختم ہو گیا اور ہمیں اپنی جانیں بچانے کے لئے فوری طور پر ہیلی کاپٹر اتارنا پڑا اور یہی ایک ایسی حویلی نظر آئی جہاں ہیلی کاپٹر اتر سکتا تھا۔ باقی تو چھوٹے چھوٹے مکانات تھے"...... عمران نے وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ مہمان ہیں۔ آیئے اندر آجایئے۔ میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دیتا ہوں"...... اس آدمی نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر عمارت کی طرف بڑھ گیا جبکہ دوسرا آدمی بھی اس کے ساتھ ہی واپس چل پڑا تھا۔

"آؤ بھئی۔ آج مان نہ مان میں تیرا مہمان والا محاورہ سمجھ میں آیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر۔ کیا آپ نے روانگی کے وقت فیول چیک نہیں کیا تھا"...... اچانک جوانا نے کہا جو اب تک خاموش رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ نہیں۔ کیونکہ میرے ذہن میں ہی نہ تھا کہ کوئی کمپنی بغیر فیول بھرے بھی ہیلی کاپٹر دے سکتی ہے۔ نظریں تو میری میٹر پر پڑتی ہی رہی ہیں لیکن میرے شعور میں کوئی بات موجود نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ عمارت صاف ہے"...... اچانک عمران کے پیچھے چلتے

ہوئے جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" صاف ہے۔ کیا مطلب۔ مجھے تو یہاں عام سی صفائی ہی نظر آرہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ میرا مطلب تھا کہ شیطانی طاقتوں سے صاف ہے"۔ جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو تمہارا خیال ہے کہ اس طرح اچانک فیول ختم ہو جانا شیطانی سازش تھی اور ہمیں جان بوجھ کر اس حویلی میں اترنے پر مجبور کیا گیا ہے اور اس لئے تم نے چیکنگ کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

" اوہ۔ واقعی اس اینگل پر بھی سوچا جا سکتا ہے۔ میرے ذہن میں بھی یہ خیال نہ آیا تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اس دوران عمارت کے برآمدے تک پہنچ چکے تھے۔

"ہمیں بہرحال محتاط رہنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن جوزف نے تو اس حویلی کو کلیئر کر دیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" ابھی حویلی کلیئر ہوئی ہے۔ ڈاکٹر کرستان تو کلیئر نہیں ہوا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" آئیے صاحب۔ ادھر مہمان خانے میں تشریف لائیے"...... اس

آدمی نے جو شاید ڈاکٹر کرستان کا ملازم تھا، نے کہا اور عمران ڈرائینگ روم کی بجائے مہمان خانے کے الفاظ سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ ظاہر ہے یہ ایک مقامی قصبہ نما شہر تھا۔ یہاں اسے مقامی زبان میں مہمان خانہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ البتہ کمرے میں صوفے اور کرسیاں موجود تھیں ورنہ عمران کا خیال تھا کہ شاید یہاں قالین یا دریاں بچھی ہوئی ہوں گی۔

" میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دیتا ہوں جناب"...... اس ملازم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے بال تو سفید تھے لیکن اس کی صحت نوجوانوں کے لئے بھی قابل رشک تھی۔

" خوش آمدید جناب۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مجھے میزبانی کا شرف بخشا ہے۔ میرا نام ڈاکٹر کرستان ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے اندر داخل ہوتے ہوئے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور پھر عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا اور ساتھ ہی یہاں حویلی میں اترنے کی وجہ بھی بتا دی۔

" اوہ۔ عمران صاحب۔ پھر تو آپ کو نئی زندگی مبارک ہو ورنہ ہیلی کاپٹر اچانک بھی تو نیچے گر سکتا تھا"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

" یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ البتہ مجھے جب آپ کے بارے میں بتایا گیا تو میں بے حد حیران ہو کہ آپ گریٹ لینڈ کے باشندے ہو کر یہاں اس قصبے میں باقاعدہ حویلی خرید کر رہائش پذیر ہیں۔ کیا آپ نے

یہاں کوئی فری ہسپتال وغیرہ کھولا ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو
ڈاکٹر کرستان بے اختیار ہنس پڑا۔
"میں طب کا ڈاکٹر نہیں ہوں بلکہ میں نے ایک ایسے مضمون میں
کیمبرج سے ڈاکٹریٹ کیا ہے کہ شاید آپ کو یقین ہی نہ آئے۔ بہرحال
میں بتا دوں کہ میں نے کیمبرج یونیورسٹی سے مابعد الطبیعات میں
ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ میں ریسرچ سکالر ہوں۔ میں نے مافوق الفطرت
مضامین پر ریسرچ کی ہے اور ایک لحاظ سے میں نے دنیا بھر کے مافوق
الفطرت مذہبوں، عقیدوں اور جادوؤں پر ریسرچ کی ہے اور کر رہا
ہوں اور اس سلسلے میں میں نے پوری دنیا گھوم لی ہے۔ میں پاکیشیا
اور کافرستان میں بھی کافی عرصہ رہا ہوں"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا
تو عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے انتہائی تاثرات ابھر آئے۔
"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ آپ
سے اس طرح بھی ملاقات ہو سکتی ہے۔ ویسے میں نے ڈاکٹریٹ
سائنس میں کی ہے آکسفورڈ یونیورسٹی سے۔ لیکن مجھے بھی مافوق
الفطرت چیزوں سے بے حد دلچسپی ہے لیکن آپ یہاں رہ کر کس پر
ریسرچ کر رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے
ملازم اندر داخل ہوا تو اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں
مشروب کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔
"نہیں جناب۔ سوری۔ ہم مشروب نہیں پیا کرتے۔ آپ کا
شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ وجہ"...... ڈاکٹر کرستان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"وجہ تو کوئی نہیں ہے۔ بس پیتے ہی نہیں"...... عمران نے کہا تو
ڈاکٹر کرستان نے ملازم کو مشروب واپس لے جانے کا اشارہ کر دیا۔
"یہاں میں گذشتہ ایک سال سے رہ رہا ہوں۔ میں آج کل ایک
قدیم دور کے مصری جادو جسے اس زمانے میں کارسانی جادو کہا جاتا ہے،
پر ریسرچ کر رہا ہوں۔ یہ جادو صحرائی جادو بھی کہلاتا ہے کیونکہ اس
میں صحرا کی ریت اور صحرا میں پیدا ہونے والی جڑی بوٹیاں اور
درختوں کی چھال اور جڑوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس جادو کی
خصوصیت یہ ہے کہ اس جادو کی مدد سے انسان فضا میں باقاعدہ کسی
پرندے کی طرح اڑ سکتا ہے بغیر کسی مشین کے سہارے۔ اس جادو
کے بڑے بڑے عامل فضا میں بالکل اس طرح تیرتے پھرتے رہتے تھے
جیسے پرندے اڑتے ہیں"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔
"کیا آپ نے افریقہ کے جادوؤں پر بھی ریسرچ کی ہے۔ ویسے آپ
کے ریسرچ پیپر میں نے کبھی پڑھے نہیں حالانکہ مجھے بھی اس مضمون
سے خاصی دلچسپی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں اس پر ریسرچ پیپر لکھ کر اور انہیں شائع کرا کر اپنے آپ کو
دنیا کی نظروں میں پاگل نہیں کہلوانا چاہتا۔ ویسے بھی مجھے صرف علمی
طرح کا شوق ہے۔ میں نے کبھی نہ خود جادو کیا ہے اور نہ ہی کبھی
اس پر عملی طور پر توجہ دی ہے۔ اگر میں اسے شائع کر دوں تو لوگ
جادوگر سمجھنے لگ جائیں گے اور پھر میری زندگی یقیناً بحران کا شکار

ہو جائے گی اور پھر میں ریسرچ بھی نہ کر سکوں گا"...... ڈاکٹر کرستان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی مشکل سمجھتا ہوں۔ لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آپ نے افریقی جادو پر بھی ریسرچ کی ہے یا نہیں کیونکہ مجھے افریقی جادو سے سب سے زیادہ دلچسپی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر کرستان بے اختیار مسکرا دیا۔

"میری آدھی زندگی افریقہ میں گزری ہے۔ میں نے افریقہ کے سب سے بڑے جادو جوجو سے لے کر سب سے غیر اہم جادو کارکاگی تک ریسرچ کی ہے۔ بے شمار وچ ڈاکٹروں سے ملاقات ہوئی ہے اور میں یہ بھی آپ کو بتا دوں کہ آپ کے ساتھی جوزف وچ ڈاکٹروں کے بہترین معمول بن سکتے ہیں۔ ان کی آنکھیں بتا رہی ہیں کہ اس معاملے میں یہ بہترین انتخاب ہو سکتے ہیں"...... ڈاکٹر کرستان نے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا وہاں آپ کو مشکلات پیش نہیں آئیں"...... عمران نے کہا۔

"بے شمار بار میں مرتے مرتے بچا ہوں لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں نے پہلے بتایا کہ میری دلچسپی صرف علمی ریسرچ تک محدود تھی عملی طور پر میں زیرو ہوں اور نہ میں نے کبھی کوشش کی ہے۔ پہلے وچ ڈاکٹر اور پجاری یہ سمجھ کر میرے دشمن ہو جاتے تھے کہ شاید میں کوئی بڑا جادوگر ہوں اور میں ان کی صدیوں سے اس بارے میں سرداری چھین لوں گا لیکن جب انہیں یقین ہو جاتا کہ میری دلچسپی

صرف علم کی حد تک ہے تو پھر وہ میرے دوست بن جاتے اور اس بارے میں مجھ سے مکمل تعاون بھی کرتے تھے"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"آپ کب سے مصر میں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے یہاں تین سال ہو گئے ہیں۔ دو سال میں نے دارالحکومت میں گزارے ہیں۔ ایک سال سے یہاں ہوں۔ آپ نے نہیں بتایا کہ آپ پاکیشیا سے یہاں آئے ہیں اور یہاں سے آپ ہیلی کاپٹر پر کہاں جا رہے تھے"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"ہم صحرائے گاربی میں جا رہے تھے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر کرستان بے اختیار چونک پڑا۔

"صحرائے گاربی میں۔ کیوں۔ وہاں تو کوئی اہم ادارہ تو ایک طرف سرے سے کوئی آبادی ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے

"کیا آپ کبھی اس صحرا میں گئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے وہاں جانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہاں کے مقامی آ کر میری ضرورت کی چیزیں مجھے مہیا کر دیتے ہیں اور میں انہیں معقول معاوضہ دے دیتا ہوں"...... ڈاکٹر کرستان نے جواب

"کیا آپ ناروت جادو کے بارے میں بھی جانتے ہیں"۔ عمران نے ... ڈاکٹر کرستان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی

حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"تاروت جادو۔ میں اس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ میں
نے دارالحکومت میں رہ کر ایک سال تک اس پر ریسرچ کی ہے
میری ملاقات تاروتی آقا سے بھی ہوئی جس کا نام بھی راہول ہے۔ و
بوڑھا آدمی ہے اور مصری دارالحکومت سے کچھ دور ایک ویران ا
کھنڈر نما عمارت میں رہتا ہے۔ میں تین روز تک اس کے ساتھ ر
ہوں۔ اس نے مجھے اس جادو کے ایسے ایسے راز بتائے ہیں اور ا
ایسے جادو اور طاقتیں دکھائی ہیں کہ میں حیران رہ گیا۔ پھر اس نے مجھ
جب یہ بتایا کہ تاروت جادو کو وہ پوری دنیا میں پھیلا رہے ہیں تو م
نے انہیں منع کیا کہ اس جدید دور میں جادو وغیرہ پر کسی نے یقی
نہیں کرنا بلکہ سائنس دان الٹا اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں
لیکن ظاہر ہے ان کی اپنی دنیا ہے وہ میری بات کیسے مان سکتے تھے۔
لئے میں واپس آگیا"...... ڈاکٹر کرستان نے جواب دیا۔
"کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس تاروت جادو کا سب سے بڑا آقا ک
ہے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ سب سے بڑا آقا تو شیطان ہی ہے کیونکہ شیطان ہی ہر ج
سب سے بڑا آقا ہے۔ جادو ہی شیطان کا سب سے کامیاب حربہ ہے
اس دنیا میں اس جادو کا منبع قدیم دور میں رہنے والا ایک پ
راہول تھا جس نے اس جادو کو اس دور کا سب سے طاقتور ج
دیا۔ اس کے بعد جب وہ ہلاک ہو گیا تو اب اس کی روح بھی

سے اس جادو پر چھائی ہوئی ہے اور یہ بوڑھا جس کا نام بھی راہول تھا
کا کہنا تھا کہ پجاری کی روح اس کے جسم میں موجود روح میں شامل
ہے اس لئے اس نے اپنا نام بھی راہول رکھا ہوا ہے"...... ڈاکٹر
کرستان نے کہا۔
"کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس راہول پجاری کا معبد کہاں ہے"۔
عمران نے پوچھا۔
"یہ تو مجھے معلوم ہے کہ یہ معبد انتہائی خفیہ ہے اور خفیہ رکھا
جاتا ہے اور بڑے بڑے ماہرین آثار قدیمہ اسے آج تک تلاش نہیں کر
سکے لیکن مجھے چونکہ ان معبدوں وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس
لئے میں نے اس پر کام ہی نہیں کیا۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے
ہیں"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔
"مصر میں اور بھی تو بہت سے صحرا ہیں۔ آپ نے اس صحرا گاربی کا
ہی انتخاب کیوں کیا۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... عمران نے
اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔
"آپ کا تعلق یقیناً کسی پراسرار محکمے سے ہے۔ میرا مطلب ہے
کسی خفیہ محکمے سے کیونکہ آپ کے سوال کرنے کا انداز ایسا ہے۔
بہرحال میں بتا دیتا ہوں کہ پورے مصر کے صحراؤں میں صرف
صحرائے گاربی ایسا صحرا ہے جس میں ایک خاص بوٹی پیدا ہوتی ہے
جسے گاربی کہا جاتا ہے۔ یہ بوٹی صرف اسی صحرا میں پیدا ہوتی ہے اس
لئے بھی اسے صحرائے گاربی کہا جاتا ہے۔ اس بوٹی کا دھواں

جادوگروں کے جادو کو بے پناہ طاقت دیتا ہے اس لئے میں اس بوٹی کے دھوئیں کو مختلف لوگوں پر آزما کر ان کی کیفیات نوٹ کرتا رہتا ہوں کہ عام آدمیوں پر اس کے کیا اثرات پڑتے ہیں کیونکہ جو دھواں جادوگروں کے جادو کو طاقت دے سکتا ہے وہ عام آدمی پر بھی تو مختلف تاثرات چھوڑتا ہو گا اور آپ حیران ہوں گے کہ واقعی اس بوٹی کے دھوئیں سے بے شمار لوگ اس طرح کی باتیں شروع کر دیتے ہیں جیسے وہ عملی طور پر بہت بڑے جادوگر ہوں۔ آپ شاید یہ سمجھ رہے ہوں کہ یہ کوئی نشہ آور بوٹی ہے اور نشے کی کیفیت میں وہ ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ یہ دھواں ان کے مخصوص ذہنی خلیات کو تحریک دیتا ہے اور اب تک میں نے ایک سال میں تقریباً دو سو آدمیوں پر اسے آزمایا ہے۔ ان دنوں میں ان کیفیات کو ترتیب دے رہا ہوں۔ پھر میں واپس چلا جاؤں گا"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ راہول پجاری کا خفیہ معبد اس صحرائے گاربی میں ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر کرستان بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں اس صحرا میں۔ اوہ۔ شاید ہو سکتا ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ مجھے معبدوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لئے میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا"...... ڈاکٹر کرستان نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ ہمارے ساتھ صحرا میں نہیں جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میری طبیعت ایسے کاموں میں عملی حصہ لینے پر آمادہ نہیں ہوتی اس لئے میں تو معذرت خواہ ہوں"...... ڈاکٹر کرستان نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کے ہاں فون ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہاں قصبے میں چھوٹی سی فون ایکس چینج موجود ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"پھر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم دوسرے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی۔ لیکن آپ نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ آپ لوگ اس معبد کو کیوں تلاش کر رہے ہیں۔ کیا آپ کا تعلق محکمہ آثار قدیمہ سے ہے یا کوئی اور مسئلہ ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"ہمیں آثار قدیمہ سے دلچسپی ضرور ہے لیکن ہم بہرحال اس کے ماہرین نہیں ہیں۔ ہم اسے اس لئے تلاش کر رہے ہیں کہ اسے اوپن کر کے اس تاروت جادو کا خاتمہ کر سکیں کیونکہ اب یہ برائی نیکی پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ کیا آپ کے لئے چائے بنوائی جائے"۔ ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ فی الحال کچھ نہیں۔ آپ ہمیں فون منگوا دیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہ میرے خاص کمرے میں ہے جہاں کسی ملازم کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ میں خود لے آتا ہوں"...... ڈاکٹر کرستان نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔
"عجیب حیرت انگیز شخصیت ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"ہاں جوزف۔ تمہارا کیا خیال ہے اس بارے میں"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔
"باس یہ آدمی صاف ہے۔ یہ آدمی نہ شیطان کا پجاری ہے اور نہ ہی اس کے پاس کوئی شیطانی طاقت ہے"...... جوزف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔
"تم نے کیسے اندازہ لگایا ہے جبکہ اس کی پوری زندگی شیطانی جادوؤں کی ریسرچ ہی پر گزری ہے"...... عمران نے کہا۔
"گزری ہو گی باس۔ میں نے بھی طویل عرصہ وچ ڈاکٹروں کے ساتھ گزارا ہے۔ اس آدمی سے مجھے وہ خاص بو ایک لمحے کے لئے بھی نہیں آئی جو ایسے لوگوں کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر کرستان واپس آیا تو اس کے پیچھے اس کا ایک ملازم تھا جس نے فون پیس تار سمیت اٹھایا ہوا تھا۔ پھر ڈاکٹر کرستان تو صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے ملازم نے فون پیس میز پر رکھا اور اس کا لنک فون ساکٹ سے کر دیا۔ ڈاکٹر کرستان نے رسیور اٹھایا اور پھر رکھ دیا۔
"یہ لیجئے۔ فون موجود ہے اس میں"...... ڈاکٹر کرستان نے فون

پیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے فون پیس اپنی طرف کھسکایا۔
"یہاں سے دارالحکومت کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... عمران نے رسیور اٹھا کر ڈاکٹر کرستان سے پوچھا تو ڈاکٹر کرستان نے رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"سٹار ٹریولنگ ایجنسی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"ہیلی کاپٹر سروس سیکشن کے مینجر باسط علی صاحب سے بات کرائیں۔ میں علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو۔ باسط علی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"باسط علی صاحب میں علی عمران بول رہا ہوں۔ میں نے صحرائے گاربی جانے کے لئے آپ سے ہیلی کاپٹر حاصل کیا تھا"۔ عمران نے کہا۔
"یس سر۔ فرمایئے۔ میں سمجھ گیا سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اسے اچانک دوران پرواز فیول ختم ہونے اور ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارنے کا بتا دیا۔
"اوہ۔ وہ۔ ایسا نہیں ہو سکتا جناب۔ فیول تو فل کر کے دیا جاتا ہے اور آپ کے ہیلی کاپٹر میں تو میرے سامنے فیول فل کیا گیا تھا جو دارالحکومت سے صحرائے گاربی کے دس چکر پورے کر سکتا ہے

جناب۔ یقیناً گیج میں کوئی خرابی ہو گئی ہو گی۔ آپ چیک کریں جناب۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یہ کون سا شہر ہے"...... عمران نے ماوتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر ڈاکٹر کرستان سے پوچھا۔

" دابان"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

" یہ دابان قصبہ ہے صحرائے گاربی کے قریب"...... عمران نے ہاتھ ہٹا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ یہاں کا پتہ بتا دیں تو میں ابھی دوسرا ہیلی کاپٹر بھجوا دیتا ہوں اور انجینئر کو بھی تاکہ وہ آپ والے ہیلی کاپٹر کو بھی چیک کر لے۔ آج سے پہلے کبھی ایسی شکایت نہیں ہوئی"...... سیکشن انچارج باسط علی نے کہا۔

" یہاں ڈاکٹر کرستان کی حویلی ہے اور یقیناً اس چھوٹے سے قصبے میں مشہور ہو گی۔ ہم ہیلی کاپٹر سمیت ان کے مہمان ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے جناب۔ میں ابھی دوسرا ہیلی کاپٹر بھجوا رہا ہوں"۔ باسط علی نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" ٹائیگر تم جا کر گیج چیک کرو"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

" صحرائے گاربی میں آپ کب تک رہیں گے"...... ڈاکٹر کرستان

نے پوچھا۔

" جب تک وہ معبد ٹریس نہیں ہو جاتا"...... عمران نے جواب دیا۔

" تو کیا اور لوگ بھی وہاں پہنچ رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں رہنے کے لئے تو خصوصی سامان کی ضرورت پڑتی ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

" ہمارے ہیلی کاپٹر میں ضروری سامان موجود ہے۔ ہم اسے پہلے خود ٹریس کریں گے پھر دوسرے لوگوں کو بلائیں گے تاکہ اسے اوپن کیا جا سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ کو اس کام میں دلچسپی محسوس ہو رہی ہے تو آپ بھی ہمارے ساتھ چل سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں عمران صاحب۔ مجھے ایسے کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اسی لئے تو میں نے پہلے ہی معذرت کر لی تھی"...... ڈاکٹر کرستان نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈاکٹر کرسٹان ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور انہیں دو بار اس طرح اپنے گھٹنوں پر مارا جیسے ڈھول بجا رہا ہو اور پھر اس نے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ایسی آواز ابھری جیسے خشک ہڈیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ رگڑا جا رہا ہو۔ چند لمحوں تک یہ آواز سنائی دیتی رہی۔ پھر یکلخت کمرے میں تاریکی پھیل گئی اور پھر جس طرح اچانک تاریکی پھیلی تھی ویسے ہی یہ تاریکی غائب ہو گئی لیکن اب ڈاکٹر کرسٹان کے سامنے ایک بوڑھی عورت کھڑی تھی جس کے سر کے بال اس کے پیروں تک آ رہے تھے لیکن یہ بال انتہائی گندے اور الجھے ہوئے تھے۔ اس بوڑھی عورت کے جسم پر سرخ رنگ کا لباس تھا لیکن لباس بھی اپنی

ہیئت کے لحاظ سے انتہائی بوسیدہ نظر آ رہا تھا۔ بوڑھی عورت کے چہرے پر بے پناہ ویرانی تھی۔ اس کی آنکھوں سے بھی ویرانی ٹپک رہی تھی۔

"آلوشی حاضر ہے آقا"...... بوڑھی عورت کے منہ سے کھرکھراتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایسا تھا جیسے اس کا منہ انتہائی خشک ہو اور آواز اس خشک سے منہ سے نکلنے کے لئے زور لگا رہی ہو۔

"پاکیشیائی دشمن صحرائے گاربی گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ وہاں اس طرح ہلاک ہو جائیں کہ کوئی شیطانی طاقت بھی ان کے قریب نہ آئے۔ کیا تم ایسا کر سکتی ہو"...... ڈاکٹر کرسٹان نے کہا۔

"آلوشی کیا نہیں کر سکتی آقا۔ آپ حکم تو دیں"...... آلوشی نے جواب دیا۔

"وہاں اس قدر طوفان پیدا کرو کہ یہ سب لوگ یقینی طور پر اس طوفان میں پھنس کر ہلاک ہو جائیں"...... ڈاکٹر کرسٹان نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... آلوشی نے جواب دیا۔

"لیکن خیال رکھنا یہ طوفان انتہائی خوفناک ہونا چاہئے کیونکہ انہوں نے لازماً طوفانوں سے بچنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہوئے ہوں گے اور یہ بھی سن لو کہ جب تک یہ لوگ ہلاک نہ ہو جائیں طوفان کو کسی صورت بھی ختم نہیں ہونا چاہئے"...... ڈاکٹر کرسٹان نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... بوڑھی عورت آلوشی نے کہا۔

"جاؤ اور حکم کی تعمیل کرو اور پھر مجھے آکر بتاؤ"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا تو آلوشی نے سر جھکایا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت کمرہ ایک بار پھر تاریک ہو گیا۔ چند لمحوں بعد جب تاریکی ختم ہوئی تو آلوشی غائب ہو چکی تھی۔

"اب میں دیکھوں گا کہ یہ کس طرح بچ سکتے ہیں"...... ڈاکٹر کرستان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر کمرے سے باہر آگیا۔ پھر اسے اس کمرے سے واپس آئے ہوئے ابھی دو گھنٹے ہی گزرے تھے کہ یکلخت اس کے کانوں میں تیز گھنٹیاں سی بجنے لگیں تو ڈاکٹر کرستان تیزی سے اٹھا اور تقریباً دوڑتا ہوا واپس اسی کمرے میں پہنچ گیا جہاں بیٹھ کر اس نے آلوشی کو طلب کر کے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا۔ کمرے میں پہنچتے ہی وہ کرسی پر بیٹھا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔ پھر اچانک اس نے گھٹنوں پر رکھے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا کر گھٹنوں پر دو بار مارے۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ یکلخت تاریک ہو گیا۔ چند لمحوں بعد تاریکی ختم ہوئی تو کمرے میں بوڑھی عورت آلوشی موجود تھی۔

"آلوشی حاضر ہے آقا"...... آلوشی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ڈاکٹر کرستان نے آنکھیں کھول دیں۔

"کیا رہا آلوشی۔ کیا حکم کی تعمیل ہو گئی ہے یا نہیں"...... ڈاکٹر کرستان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آقا کے حکم کی مکمل تعمیل ہو چکی ہے اور آلوشی اب بھینٹ لینے کے لئے حاضر ہے"...... بوڑھی عورت آلوشی نے کہا۔

"بھینٹ بھی مل جائے گی۔ پہلے تفصیل بتاؤ"...... ڈاکٹر کرستان نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آقا کے حکم کے مطابق میں نے وہاں انتہائی خوفناک طوفان پیدا کیا اور وہ چاروں آدمی اس میں پھنس کر ہلاک ہو گئے۔ جب وہ ہلاک ہو گئے تو میں نے طوفان روک دیا اور آقا کی خدمت میں حاضر ہو گئی"...... آلوشی نے جواب دیا۔

"کیا تم نے تسلی کر لی ہے کہ وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں"۔ ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"ہاں آقا۔ وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں۔ گو انہوں نے اس طوفان سے بچنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ بچ نہیں سکے اور آخر کار ہلاک ہو گئے"...... آلوشی نے جواب دیا۔

"ان کی لاشیں کہاں ہیں"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"وہ وہیں صحرا میں بکھری پڑی ہیں آقا"...... آلوشی نے جواب دیا۔

"جاؤ اور بھینٹ لے لو۔ جاؤ"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحوں بعد کمرہ یکلخت تاریک ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرہ روشن ہو گیا لیکن ڈاکٹر کرستان آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا۔ وہ منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا۔ پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور اپنا ایک ہاتھ سامنے والی دیوار کی طرف کر کے اسے

مخصوص انداز میں لہرایا تو دیوار کا ایک کافی بڑا حصہ روشن ہو گیا۔
ڈاکٹر کرستان کی نظریں اس روشن حصے پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں
بعد اس روشن حصے میں ایک صحرا کا منظر ابھر آیا۔ ہر طرف ریت اور
ریت کے چھوٹے بڑے ٹیلے نظر آرہے تھے۔ چند لمحوں بعد یہ منظر بدلا تو
جو منظر ابھرا اس میں ایک ریت کے ٹیلے کے پاس عمران اوندھے منہ
پڑا ہوا نظر آرہا تھا۔ وہ بے حس و حرکت تھا۔ ڈاکٹر کرستان چند لمحے
اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ اٹھا کر ہوا میں لہرایا تو دیوار
دوبارہ پہلے جیسی ہو گئی۔ ڈاکٹر کرستان نے ایک طویل سانس لیا۔
اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر کرستان اٹھا اور اس کمرے سے نکل کر ایک
راہداری سے گزر کر وہ اپنے آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں
پہنچ گیا۔ اس نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر میز پر رکھے ہوئے فون کا
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"امپیریل ٹریولنگ ایجنسی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر کرستان بول رہا ہوں۔ مینجر عظمت سے بات کراؤ"۔ ڈاکٹر
کرستان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ
لہجے میں کہا گیا۔ یہ کمپنی ڈاکٹر کرستان کی ذاتی ملکیت تھی۔ امپیریل
گروپ کے نام سے اس نے مصر میں بے پناہ پراجیکٹ شروع کر رکھے
تھے جہاں سے بے پناہ دولت بھی اسے ملتی تھی اور وہاں کام کرنے

لے لوگ بھی اس کے ماتحت کام کرتے تھے۔

"عظمت بول رہا ہوں جناب"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
نائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"عظمت میں دابان کی ایک حویلی سے بول رہا ہوں جو تم نے
رے لئے خریدی تھی۔ ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر اس حویلی میں بھجوا
ؤ۔ پائلٹ کے طور پر رابرٹ کو بھیجنا۔ وہ مجھے یہاں چھوڑ گیا تھا اس
لئے اسے معلوم ہے۔ ہیلی کاپٹر میں فیول فل ہونا چاہئے"۔ ڈاکٹر
رستان نے کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی بھجواتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا
ڈاکٹر کرستان نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ خود
حرا میں جا کر ان کی لاشیں ہیلی کاپٹر پر رکھوا کر یہاں اس حویلی میں
لے آئے گا اور پھر انہیں پجاری کی مقدس روح کے سامنے پیش کر کے
رخرو ہو جائے گا۔ اسی مقصد کے لئے اس نے ہیلی کاپٹر منگوایا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت صحرائے گاربی کے ایک مخصوص مقام پر موجود تھا۔ وہ سب ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچے تھے جس ہیلی کاپٹر میں وہ ڈاکٹر کرستان کی حویلی میں اترے تھے۔ اس کی چیکنگ سے معلوم ہوا تھا کہ اس کا گیج بھی درست تھا اور فیول بھی موجود تھا۔ اس سے عمران کے ذہن میں گرہ سی پڑ گئی تھی۔ اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ یقیناً اس شیطان پجاری کی کسی شیطانی طاقت کا کام ہو گا جو انہیں ہیلی کاپٹر سمیت نیچے گرا کر ہلاک کرانا چاہتا تھا لیکن ہیلی کاپٹر گر نہ سکا۔ بہرحال وہ ہیلی کاپٹر انہوں نے وہیں چھوڑ دیا تھا اور کمپنی کی طرف سے بھجوائے گئے دوسرے ہیلی کاپٹر میں سامان رکھ کر وہ اس کے ذریعے یہاں پہنچے تھے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے مخصوص خیمہ نصب کیا اور اس میں ضروری سامان رکھ کر وہ باہر نکلے تاکہ پہلے سیاہ پروں والے معبد کو ٹریس کریں اور پھر اس کی مدد سے وہ راہول

پجاری کے خفیہ معبد کو ٹریس کر سکیں۔ انہوں نے ریت سے بچنے کے لئے صحرا میں استعمال ہونے والے مخصوص لباس پہن رکھے تھے کیونکہ صحرا میں اکثر تیز ہوا چلتی رہتی تھی اور ریت اگر لباس کے اندر جسم تک پہنچ جائے تو پھر وہ انتہائی تکلیف دہ بن جاتی تھی اور پھر بغیر غسل کے وہ ریت کو جسم سے علیحدہ نہ کر سکتے تھے اور یہاں پینے کا پانی ہی ملنا مسئلہ تھا غسل کے لئے پانی کا تو تصور ہی نہ کیا جا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ایسے لباس اپنے ساتھ لے آئے تھے۔ یہ ویسے تو عام سا لباس تھا۔ ایک لمبا چوغہ جو گردن سے پاؤں تک تھا اور اس طرح بند تھا کہ ریت اندر نہ جا سکتی تھی۔ انہوں نے سروں پر مخصوص انداز کے ہیلمٹ پہن رکھے تھے تاکہ سر، چہرے، گردن اور آنکھوں کو ریت سے بچا سکیں۔ عمران کے ہاتھ میں ایک مستطیل شکل کا چھوٹا سا آلہ تھا۔ یہ آلہ سمتوں اور فاصلے کو ظاہر کرتا تھا اور اس میں ایسا کمپیوٹر موجود تھا جو فوری نتائج بھی سکرین پر ڈسپلے کر سکتا تھا۔ اسے ایس ٹی کہا جاتا تھا۔ عمران نے خیمے سے باہر جانے سے پہلے وہ نقشہ نکال کر ایک بار پھر چیک کیا تھا جو اس نے ڈاکٹر ناصر سے حاصل کیا تھا اور یہ اس اصل نقشے کی کاپی تھی جو بابا قنطاری ڈاکٹر ناصر کے پاس لایا تھا۔ اس میں سیاہ پروں والے معبد کی نشاندہی واضح طور پر موجود تھی اور سیاہ پروں والے معبد سے راہول پجاری کے خفیہ معبد کے بارے میں معلومات وہ تاروتی آقا بطروس سے حاصل کر چکا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ اس معبد کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ خیمے

سے نکل کر عمران اس آلے کی مدد سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ ابھی انہوں نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک دور سے آسمان کا رنگ سیاہ ہوتا دکھائی دینے لگا اور اس کے ساتھ ہی ہوا کی رفتار یکلخت تیز ہوتی چلی گئی۔

" اوہ۔ اوہ۔ طوفان آ رہا ہے۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ ہم نے خیمے میں پہنچنا ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس نے بے اختیار بھاگنا شروع کر دیا اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ سب خیمے میں واپس پہنچ گئے۔ اب ہوا کی رفتار پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو گئی تھی اور خیمے کو خصوصی طور پر اس انداز میں بنایا گیا تھا کہ یہ صحرا میں اٹھنے والے طوفان کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ ایک تو یہ ایسے کپڑے کا بنا ہوا تھا جس پر ہوا کا بے پناہ دباؤ بھی اثر انداز نہ ہوتا تھا اور دوسری اس کی بناوٹ ایسی تھی کہ انتہائی تیز ہوا بھی اس سے ٹکرا کر سائیڈ سے نکل جاتی تھی اور اسے ریت پر نصب کرنے کا بھی ایسا مخصوص انتظام تھا جس کی وجہ سے کسی صورت بھی ہوا اس کے اندر داخل نہ ہو سکتی تھی۔ اس طرح یہ خیمہ طوفان میں انتہائی محفوظ پناہ گاہ سمجھی جاتی تھی۔ خیمے میں داخل ہو کر عمران نے اسے مخصوص انداز میں کلوز کر دیا تھا۔ اب خیمے کے اندر سکون تھا جبکہ باہر ہر طرف ریت کا طوفان موجود تھا۔ ہوا کی آوازیں لمحہ بہ لمحہ شدت پیدا ہوتی جا رہی تھی۔

" یہ تو انتہائی خوفناک طوفان لگتا ہے"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ چونکہ خیمے میں وہ بند ہو چکے تھے اس لئے انہوں

نے اپنے سروں سے ہیلمٹ اتار کر ایک طرف رکھ دیئے تھے کیونکہ ان کا وزن کافی تھا۔

" باس۔ یہ طوفان شیطانی ہے"...... جوزف نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" طوفان بھی شیطانی ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باس۔ اس میں سے مجھے شیطان کے سیاہ پروں کے پھڑپھڑانے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں"...... جوزف نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے وہ کوئی حقیر کھلونے ہوں اور کسی دیو نے انہیں اٹھا کر ہوا میں اچھال دیا ہو۔ ان کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں اور جسم ہوا کے ساتھ ساتھ حقیر تنکوں کی طرح اڑتے پھر رہے تھے۔ خیمہ اچانک ہی اس دھماکے سے غائب ہو گیا تھا۔ انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن طوفان اس قدر خوفناک تھا کہ وہ کسی طور پر بھی اپنے آپ کو سنبھال نہ پا رہے تھے۔ خوفناک طوفان کی آوازیں ان کے کانوں اور دماغوں کو پھاڑنے پر تلی ہوئی تھیں اور ان کے جسم ہوا میں مسلسل قلابازیاں کھاتے ہوئے ادھر ادھر اڑتے پھر رہے تھے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کے جسموں کی ایک ایک ہڈی ہزاروں جگہ سے ٹوٹ جائے گی۔ آخرکار عمران نے اپنے ذہن کو بلینک کرنے کا سوچا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا

کہ اس خوفناک طوفان کا اگر فوری تدارک نہ ہوا تو وہ بہرحال ہلاک ہو جائے گا۔ انسانی برداشت کی ایک حد ہوتی ہے اور اس حد کے بعد سوائے موت کے اور کچھ باقی نہیں رہ جاتا اس لئے اس نے سوچا کہ اگر اس کی موت اس طرح مقدر ہے تو کم از کم مرتے ہوئے اسے ذہن بلینک کر لینے کی وجہ سے تکلیف تو نہ ہو گی۔ چنانچہ اس نے ذہن کو بلینک کرنے کی کوشش شروع کر دی اور پھر چند لمحوں بعد اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی گہرے کنوئیں میں گرتا چلا جا رہا ہو اور پھر یہ احساس بھی جیسے تاریکی میں ڈوب کر ختم ہو گیا۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی خود بخود روشنی نمودار ہوئی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اسے اپنے جسم میں درد کی تیز لہریں سی محسوس ہونے لگ گئیں اور پھر درد کی ان تیز لہروں نے ہی اس کے سوئے ہوئے شعور کو بیدار کر دیا اور وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا لیکن جیسے ہی اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تو اسے محسوس ہوا جیسے ان کی دونوں آنکھوں میں پتھر پڑ گئے ہو۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے انہیں مخصوص انداز میں رگڑنا شروع کر دیا اور اس کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔ یہ سب کچھ وہ تقریباً لاشعوری انداز میں کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ کچھ دیکھنے کے قابل ہوا اور اس کی آنکھیں کھلیں تو اس کا شعور مکمل طور پر بیدار ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں طوفان کا وہ خوفناک اور پرہیبت شور محسوس ہونے لگا۔ اس نے چونک کر ادھر

ادھر دیکھا۔ وہ ریت کے ایک ٹیلے کے پاس ہی اس انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ اوندھے منہ پڑے رہنے کے بعد اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ ہوا ساکت تھی۔ اب وہاں کوئی طوفان نہ تھا۔ البتہ اس کے جسم کا جوڑ جوڑ شدید درد کر رہا تھا۔ عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ایک بار تو وہ لڑکھڑا کر گرنے لگا تھا لیکن پھر وہ سنبھل گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن دور دور تک صرف ریت کے ٹیلے اور ریت ہی ریت نظر آ رہی تھی۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اب اسے اپنے ساتھیوں کا خیال آیا۔ اس نے اپنے لباس کی جیبیں چیک کرنا شروع کر دیں لیکن جیبوں میں کچھ بھی نہ تھا کیونکہ وہ تمام سامان خیمے میں پہنچ کر پہلے ہی ایک مخصوص تھیلے میں ڈال چکا تھا۔ اس کی اپنی جیبوں کی تلاشی لینے کی حرکت بھی اضطراری تھی ورنہ اسے یاد تھا کہ اس نے سامان نکال کر تھیلے میں ڈال دیا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس وقت اس کی جسمانی حالت خراب تھی اور ذہنی بھی۔ جسم کا جوڑ جوڑ شدید درد کر رہا تھا۔ وہ اب ریت پر کھڑا سوچ رہا تھا کہ اپنے ساتھیوں کو کہاں تلاش کرے کہ اچانک اس کے کان میں ہیلی کاپٹر کی ہلکی سی آواز پڑی تو اس نے چونک کر آسمان کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے دور سے ایک ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ کافی فاصلے پر تھا اور اس کا رخ بھی دوسری طرف تھا۔ عمران اسے لاشعوری انداز میں کھڑا دیکھتا رہا۔ حقیقت یہ تھی کہ اس کا ذہن واقعی پوری طرح کام نہ کر پا رہا تھا۔

شاید یہ اس طوفان کا اثر تھا جس نے اس کے ذہن پر اثر ڈالا تھا۔ ہیلی کاپٹر تھوڑی دیر بعد اس کی نظروں سے غائب ہو گیا اور عمران نے نظریں آسمان سے ہٹائیں اور ایک بار پھر بے خیالی کے سے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے کانوں میں اپنا نام پڑا تھا۔ ایسے جیسے کسی نے دور سے اسے پکارا ہو۔ اس نے اس طرف دیکھنا شروع کر دیا جس طرف سے آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔ ایک بار پھر آواز اس کے کانوں میں پڑی۔ اب آواز واضح تھی اور لگتا تھا کہ کوئی قریب سے اسے پکار رہا ہے لیکن عمران خالی ذہن کے ساتھ اس طرف دیکھتا رہا جس طرف سے آواز سنائی دے رہی تھی۔ چند لمحوں بعد اچانک ریت کے ایک ٹیلے کے پیچھے سے جوزف نکلا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران نے اسے پہچان لیا تھا لیکن سوائے اس کے کہ وہ اسے پہچان گیا تھا اس کے ذہن میں کوئی پرجوش تحریک پیدا نہ ہوئی تھی۔

" باس۔ باس۔ آپ زندہ ہیں۔ گڈ گاڈ"...... جوزف نے دوڑ کر عمران کے قریب آتے ہوئے کہا لیکن قریب پہنچ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ وہ اس طرح عمران کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے عمران کی بجائے کوئی اور نظر آ گیا ہو۔

"اوہ گاڈ۔ تو یہ بات ہے"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اس طرح عمران پر جھپٹا جیسے بھوکا عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر بم مار دیا

ہو۔ اس کا ذہن فوراً ہی تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر اس تاریکی میں ایک بار پھر روشنی نمودار ہونے لگی۔

" باس۔ باس۔ ہوش میں آؤ باس"...... جوزف کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

" ارے جوزف تم۔ کیا ہوا۔ کیا تم میرے ساتھ ہی طوفان میں اڑتے رہے ہو"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" گڈ گاڈ۔ تم نے غلام کو آقا کے سامنے سرخرو کر دیا"...... جوزف نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔

" ارے۔ ارے۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" باس۔ آپ طوفان میں پھنس کر کالاگ ہو گئے تھے۔ میں نے آپ پر سے کالاگ کا منحوس سایہ دور کر دیا ہے لیکن باس اپنے غلام کو معاف کر دینا۔ میری مجبوری تھی"...... جوزف نے بے اختیار عمران کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے کیا ہوا۔ کون کالاگ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ دوسرے ساتھی کہاں ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ خوفناک ہوا کا طوفان کالاگ دیوتا پیدا کرتا ہے اور پھر وہ اس طوفان میں اپنا شکار تلاش کرتا ہے اور جو اسے پسند آ جاتا ہے اس پر اپنا سایہ کر دیتا ہے اور جس پر کالاگ دیوتا اپنا سایہ کر دے وہ باقی عمر

بچوں کی طرح گزارتا ہے۔ وہ بچہ بن جاتا ہے باس۔ آپ پر بھی کالاگ دیوتا نے سایہ کر دیا تھا اس لئے مجبوراً مجھے آپ کی کنپٹی پر ضرب لگا کر آپ کو بے ہوش کرنا پڑا اور پھر میں نے کالاگ دیوتا کا سایہ ہٹا دیا اور اب آپ دوبارہ باس بن گئے ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ۔ وہ۔ ہاں۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں پہلے بھی ہوش میں تھا لیکن میرا ذہن جیسے منجمد سا تھا لیکن پھر تم نے مجھے بے ہوش کر دیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ وچ ڈاکٹر ستابرنی، کالاگ دیوتا کا سایہ کنپٹیوں پر ایک مخصوص عمل کر کے ختم کر دیتا تھا اور میں نے اس سے یہ عمل سیکھا تھا اس لئے میں نے تمہیں بے ہوش کیا اور پھر تمہاری دونوں کنپٹیوں پر وہ عمل کیا تو تم پر سے کالاگ دیوتا کا سایہ ختم ہو گیا"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"کیا عمل کیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جوزف نے اپنی انگلیوں کو حرکت دے کر جو طریقہ بتایا تو عمران سمجھ گیا کہ کنپٹی پر مخصوص انداز کی مالش کرنے سے ذہن کے منجمد ہو جانے والے خلیات کو حرکت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے ذہن دوبارہ کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔

"تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے دوبارہ بچے سے جوان بنا دیا ہے لیکن تم مجھ تک پہنچے کیسے اور تم پر کالاگ دیوتا کا سایہ کیوں نہیں ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ جوزف

کوئی جواب دیتا اچانک عمران کے کانوں میں دور سے ہیلی کاپٹر کی آواز پڑی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اب مجھے یاد آ رہا ہے۔ یہ وہی ہیلی کاپٹر ہے جو پہلے بھی مجھے نظر آیا تھا۔ اگر اسے کسی طرح نیچے اتار لیا جائے تو ہم اس صحرا سے نکل سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ باس۔ لیٹ جاؤ۔ لیٹ جاؤ۔ یہ ہمارے دشمنوں کا ہیلی کاپٹر ہے۔ لیٹ جاؤ"...... جوزف نے یکلخت گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کو دھکیل کر ریت پر لٹا دیا اور خود بھی وہ ریت پر اس طرح لیٹ گیا جیسے مردہ پڑا ہوا ہو۔ عمران اس اچانک دھکا لگنے کی وجہ سے ٹیڑھے میڑھے انداز میں گرا تھا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان کی سائیڈ سے گزر کر آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر چند لمحوں تک اس کی آواز سنائی دیتی رہی اور پھر ختم ہو گئی تو عمران بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"یہ تمہیں کیا الہام ہو جاتا ہے اور یہ شیطانی طاقتیں کیا اب ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر ہمارے پاس آئیں گی"...... عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"باس۔ پہلے بھی یہ ہیلی کاپٹر گزرا تھا۔ اس وقت میں ایک ٹیلے کی اوٹ میں تھا اور میں نے اس ہیلی کاپٹر میں ڈاکٹر کرسٹان کو دوربین کی مدد سے نیچے جھانکتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس وقت اس ڈاکٹر کرسٹان کے چہرے پر شیطان کا قبضہ تھا باس۔ یہ وہی ہیلی کاپٹر ہے"...... جوزف

نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ وہ۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ خیمے اڑنے سے پہلے تم نے بتایا تھا کہ تمہیں اس خوفناک طوفان میں سے شیطانی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ طوفان بھی شیطانی طاقتوں کا پیدا کردہ تھا اور یہ ڈاکٹر کرستان بھی اس کا آلہ کار ہے۔ اوہ۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا اسی لئے ہمارے ہیلی کاپٹر میں گڑبڑ کی گئی تھی اور ہمیں اس ڈاکٹر کرستان کی حویلی میں اترنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ اوہ۔ اب ساری بات واضح ہو گئی ہے لیکن یہ بتاؤ کہ تم نے مجھے کیسے تلاش کر لیا"۔ عمران نے کہا۔

" باس۔ آپ کی مخصوص خوشبو میں میلوں دور سے سونگھ لیتا ہوں"...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"لیکن جس طرح اس خوفناک طوفان نے میرے ذہن کو منجمد کر دیا تھا اس طرح تمہارے ذہن پر اس کا اثر کیوں نہیں ہوا"۔ عمران نے کہا۔

"آپ تو آقا ہیں باس۔ میں غلام ہوں اور کالا گ کا اثر آقاؤں پر ہوتا ہے غلاموں پر نہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔

"وہ کیوں۔ وجہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے باس کہ اہمیت تو آقاؤں کی ہوتی ہے"...... جوزف نے جواب دیا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے

کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور سے ایک بار پھر ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دینے لگی لیکن اس بار وہ کافی دور تھا۔ چند لمحوں بعد انہیں کچھ فاصلے پر ایک ریت کے ٹیلے کے قریب ہیلی کاپٹر نظر آیا اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ نیچے اتر رہا ہے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں انہیں جوانا اور ٹائیگر تو نظر نہیں آگئے۔ آؤ ہمیں ان تک پہنچنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ان کا کرنا کیا ہے باس۔ کیا انہیں ہلاک کرنا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"فی الحال تو ہم نے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے اس کے علاوہ جیسے بھی حالات ہوں ویسے ہی ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے ریت پر دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ عمران نے بھی اس کے پیچھے دوڑنے کی کوشش کی لیکن ابھی اس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک اسے چکر آیا اور وہ دھڑام سے ریت پر اوندھے منہ گر گیا۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ذہن پر تاریکی اس طرح جھپٹی تھی جیسے عقاب کبوتر پر جھپٹتا ہے۔

ڈاکٹر کرستان اپنی حویلی کے ایک کمرے میں بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ملازم اندر داخل ہوا۔

"آقا۔ ہیلی کاپٹر پہنچ گیا ہے"...... ملازم نے اندر داخل ہو کر رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ چلو"...... ڈاکٹر کرستان نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ حویلی کے صحن میں پہنچا تو اس نے ایک سائیڈ پر ایک بڑا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کھڑا دیکھا۔ اس کے ساتھ ایک نوجون اور دو لحیم شحیم مسلح افراد بھی کھڑے تھے۔

"تم آ گئے رابرٹ۔ بڑی دیر کر دی۔ میں کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا"...... ڈاکٹر کرستان نے قریب پہنچ کر نوجوان سے کہا جس نے

مسلح افراد کے ساتھ انتہائی مؤدبانہ انداز میں ڈاکٹر کرستان کو سلام کیا تھا۔

"سر۔ حکام سے کلیئرنس ضروری ہوتی ہے"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ مسلح افراد کیوں بھیجے ہیں مینجر عظمت نے"...... ڈاکٹر کرستان نے لحیم شحیم مسلح افرد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے کہا تھا کہ گارڈز ضروری ہیں جناب"...... رابرٹ نے جواب دیا تو ڈاکٹر کرستان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہم نے وہاں لاشیں بھی اٹھانی ہیں۔ چلو ٹھیک ہے تم اکیلے شاید نہ اٹھا سکتے۔ بیٹھو"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی کاپٹر پر چڑھا اور پائلٹ کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دونوں گارڈز عقبی سیٹ پر جبکہ نوجوان رابرٹ پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"صحرائے گاربی چلو۔ وہاں چار آدمیوں کی لاشیں موجود ہوں گی۔ ہم نے ان لاشوں کو اٹھا کر واپس لانا ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے پائلٹ رابرٹ سے کہا۔

"یس سر"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"تم کچھ کہنا چاہ رہے ہو۔ کیا بات ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے چونک کر کہا۔

"جناب اگر مسئلہ اتنا ہی ہے تو جناب کو خود تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم حکم کی تعمیل کر سکتے ہیں"...... رابرٹ نے جواب

دیا۔

" نہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تمہیں یہ لاشیں مل ہی نہ سکیں کیونکہ ایک خوفناک طوفان میں پھنس کر یہ لوگ ہلاک ہوئے ہیں اس لئے نجانے یہ کہاں کہاں موجود ہوں گے۔ میں اپنے علم سے تو انہیں تلاش کر لوں گا۔ تم شاید نہ کر سکو"...... ڈاکٹر کرستان نے جواب دیا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر صحرائے گاربی میں داخل ہو گیا تو ڈاکٹر کرستان نے سامنے ہک سے لٹکی ہوئی ایک دوربین اتاری اور اسے اپنی آنکھوں سے لگا لیا۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا جبکہ ڈاکٹر کرستان کی نظریں نیچے صحرائے گاربی پر جمی ہوئی تھیں لیکن دور دور تک سوائے ریت کے اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔

" جناب۔ لاشیں تو ریت میں دب گئی ہوں گی"...... رابرٹ نے کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے تو میں آیا ہوں تمہارے ساتھ۔ جہاں مجھے شک پڑے گا وہاں میں اپنے علم سے چیکنگ کر لوں گا"...... ڈاکٹر کرستان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مزید باہر کی طرف جھک گیا اور اب سائیڈ پر دیکھنے کی بجائے نیچے دیکھنا شروع کر دیا۔ ہیلی کاپٹر مسلسل اڑتا ہوا صحرائے گاربی کی دوسری سرحد پر پہنچ گیا تو پائلٹ نے چکر کاٹ کر اسے واپس موڑا اور پھر واپس پہلے والے کنارے کی طرف اڑنے لگا لیکن اس بار بھی وہ صحرائے گاربی پار کر گیا لیکن سوائے

ریت کے اور کچھ بھی ڈاکٹر کرستان کو نظر نہ آیا تو رابرٹ نے ایک بار پھر چکر کاٹ کر ہیلی کاپٹر کا رخ صحرا کے اندرونی طرف موڑ دیا۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور ایک بار پھر ہیلی کاپٹر نے صحرائے گاربی کو پار کر لیا۔

" ایک بار پھر واپس چلو"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور صحرا کے اندر کی طرف روانہ ہو گیا۔

" اب مجھے اپنے علم کو استعمال میں لانا ہو گا"...... ڈاکٹر کرستان نے اندر ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوربین واپس ہک سے لٹکائی اور خود سیٹ کے ساتھ سر لگا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ رابرٹ مسلسل ہیلی کاپٹر اڑائے چلے جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر کرستان ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ تو زندہ ہیں۔ کمال ہے۔ اس قدر خوفناک طوفان کے باوجود یہ لوگ زندہ ہیں"...... ڈاکٹر کرستان نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" باس۔ اگر وہ زندہ ہیں تو پھر تو انہیں ریت کے اوپر موجود ہونا چاہئے اور نظر آنا چاہئے تھا"...... رابرٹ نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ صحرا ہے رابرٹ۔ وسیع و عریض صحرا۔ اس لئے نجانے کون

کہاں ہو گا اور ضروری نہیں کہ وہ ہمیں دو چکروں میں ہی نظر آ جائیں۔ دوسری بات یہ کہ ان کے ذہن اس طوفان نے منجمد کر دیئے ہوں گے اس لئے وہ میری اس طاقت کو مردہ محسوس ہوئے ہوں گے جس نے یہ طوفان پیدا کیا تھا"...... ڈاکٹر کرسٹان نے کہا۔

"طاقت۔ کیا مطلب سر"...... رابرٹ نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نہیں سمجھو گے اس لئے کوئی سوال نہ کرو"...... ڈاکٹر کرسٹان نے سخت لہجے میں کہا تو رابرٹ نے ہونٹ بھینچ لئے۔ ڈاکٹر کرسٹان نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں اور اس بار تو جیسے وہ سو ہی گیا تھا جبکہ ہیلی کاپٹر ایک بار پھر صحرا کا چکر کاٹ کر دوبارہ پہلی جگہ پر پہنچ گیا تھا۔

"ہاں۔ ان میں سے دو کو میں نے دیکھ لیا ہے۔ وہ واقعی ذہنی طور پر منجمد ہیں۔ اب چلو میں تمہیں بتاتا جاؤں گا"...... اچانک ڈاکٹر کرسٹان نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... رابرٹ نے جواب دیا اور پھر ڈاکٹر کرسٹان کی ہدایت کے مطابق وہ ہیلی کاپٹر کا رخ موڑتا اور اسے آگے بڑھاتا رہا۔

"بس۔ اب سامنے اس اونچے ٹیلے کے پاس اسے اتار دو۔ یہاں وہ لوگ اس ریت کے نیچے موجود ہیں"...... ڈاکٹر کرسٹان نے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو رابرٹ نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرنا شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو ریت کے ایک بڑے ٹیلے کے قریب لے جا کر اتار دیا۔

"آؤ۔ تم سب نیچے آؤ"...... ڈاکٹر کرسٹان نے رابرٹ اور عقب میں بیٹھے ہوئے دونوں لحیم شحیم افراد سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا۔ رابرٹ اور دونوں گارڈز بھی نیچے اتر آئے۔

"اس ٹیلے کی ریت ہٹاؤ۔ اس کے نیچے ایک آدمی موجود ہے۔ وہ زندہ ہے لیکن اس کا ذہن منجمد ہو چکا ہے"...... ڈاکٹر کرسٹان نے کہا تو گارڈز نے تیزی سے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے ریت ہٹانا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد واقعی ریت میں ایک آدمی کا جسم نظر آنے لگ گیا۔

"حیرت ہے باس کہ ریت میں دب کر بھی یہ زندہ ہے"۔ رابرٹ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم صحرا کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ صحرا میں ریت میں دب جانے کے باوجود ہوا انسان تک پہنچتی رہتی ہے کیونکہ ریت کے ذرات مٹی کے ذرات کی طرح ایک دوسرے سے جڑے ہوئے نہیں ہوتے۔ صحرا میں آدمی ہوا بند ہونے سے نہیں مرتا۔ پانی کی کمی سے مرتا ہے"...... ڈاکٹر کرسٹان نے کہا تو رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد دونوں گارڈز نے ایک لحیم شحیم ایکریمی حبشی کو ریت میں سے کھینچ کر باہر نکال لیا۔

"یہ زندہ ہے"...... ایک آدمی نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ہو گا۔ بہرحال اس کا ذہن منجمد ہو چکا ہے اس لئے یہ لاش سے بھی بدتر حالت میں ہے۔اسے یہاں پڑا رہنے دو۔یہاں سے قریب ہی دوسرا آدمی موجود ہے۔اسے نکالنا ہے پھر دو اور تلاش کرنے ہیں۔اس کے بعد ان سب کو اکٹھے ہی گولیوں سے اڑا دیں گے"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ رابرٹ اور دونوں گارڈز اس کے پیچھے چل پڑے۔کافی فاصلے پر پہنچ کر ڈاکٹر کرستان یکلخت ایک جھٹکے سے رک گیا۔

"یہاں سے ریت ہٹاؤ۔یہاں دوسرا آدمی موجود ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے ایک چھوٹے سے ٹیلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو دونوں گارڈز نے وہاں سے ریت ہٹانا شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد ایک پاکیشیائی نوجوان بے ہوشی کے عالم میں باہر آگیا۔وہ بھی زندہ تھا لیکن ساکت وصامت نظر آرہا تھا۔

"اس کا ذہن بھی منجمد ہو چکا ہے۔اسے اٹھا کر پہلے والے کے پاس لے چلو"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ایک آدمی نے اس نوجوان کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے واپس چل پڑا۔

"ان دونوں کو ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں ڈال دو۔اب باقی دو کو تلاش کرنا ہو گا۔وہ ابھی میرے علم میں نہیں آرہے لیکن میں بہرحال انہیں تلاش کر لوں گا"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا تو وہ گارڈ جس نے دوسرے نوجوان کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا ہیلی کاپٹر پر چڑھ کر اسے عقبی طرف لٹا دیا اور پھر وہ نیچے اتر آیا۔اس نے پہلے ملنے والے لحیم شحیم

[illegible]ویکریمین حبشی کو مل کر اٹھایا اور پھر وہ اسے بھی اٹھا کر ہیلی کاپٹر کے عقبی طرف لے گئے۔

"سر۔کیا ہیلی کاپٹر پھر فضا میں لے جانا ہے"...... رابرٹ نے پوچھا۔

"نہیں۔اس کی ضرورت نہیں ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن چند لمحوں بعد ہی اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ۔اوہ۔یہاں قریب ہی کوئی زندہ آدمی موجود ہے"۔ ڈاکٹر کرستان نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا ہی تھا کہ اچانک ریت کے ایک ٹیلے کے پیچھے سے ایک سیاہ سایہ سا اچھل کر ان کے سامنے آگیا۔یہ دوسرا حبشی تھا جو افریقی تھا۔اسی لمحے دونوں گارڈز بھی ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔وہ بھی حیرت سے اس لحیم شحیم حبشی کو دیکھ رہے تھے جو بڑے اطمینان بھرے انداز میں ہیلی کاپٹر سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

جوزف دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جدھر ہیلی کاپٹر نیچے اترا تھا۔ دیکھنے سے تو معلوم ہوتا تھا کہ یہ فاصلہ زیادہ نہیں لیکن صحرا میں کم فاصلہ بھی کافی سے زیادہ ثابت ہوتا ہے اس لئے جوزف کو وہاں تک پہنچتے پہنچتے تقریباً پون گھنٹہ لگ گیا تھا اور پھر جوزف ہیلی کاپٹر سے کچھ فاصلے پر ریت کے ٹیلے کی اوٹ میں ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اس نے ہیلی کاپٹر کے قریب جوانا کو ریت پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ وہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ جوانا زندہ ہے۔ البتہ اس پر کالاگ نے قبضہ کر رکھا تھا لیکن کالاگ کی جوزف کو فکر نہ تھی۔ ابھی وہ آگے بڑھنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک بار پھر ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اس نے ڈاکٹر کرستان کو ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان تھا

جبکہ اس نوجوان کے پیچھے دو لحیم شحیم مقامی آدمی تھے جن میں سے ایک کے کاندھے پر ٹائیگر لدا ہوا تھا۔ جوزف اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ بھی زندہ ہے لیکن وہ بھی کالاگ کا شکار ہو چکا تھا۔ پھر جوزف کے دیکھتے ہی دیکھتے ٹائیگر اور جوانا دونوں کو ہیلی کاپٹر کے اندر لے جایا گیا تو جوزف جو اب تک اس لئے ٹیلے کے پیچھے رکا ہوا تھا کہ عمران وہاں پہنچ جائے لیکن اب تک عمران کے نہ پہنچنے کی وجہ سے اس نے خود ہی ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اسے خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہ لوگ اگر ہیلی کاپٹر اڑا کر لے گئے تو پھر ان کا ہاتھ آنا مشکل ہو لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ وہ خالی ہاتھ تھا جبکہ یہ دونوں لحیم شحیم آدمی مسلح تھے اور جوزف نے اب محسوس کر لیا تھا کہ یہ ڈاکٹر کرستان شیطان کا پجاری ہے۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ایک بوٹ کا تسمہ کھولا اور اسے اپنی بائیں کلائی پر لپیٹ کر اس نے مخصوص انداز کی گرہ لگا دی۔ اب اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر کرستان کی شیطانی ذریات اس کا فوری طور پر کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔ چنانچہ وہ ٹیلے کی اوٹ سے نکل کر سامنے آگیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم زندہ ہو اور تمہارا ذہن بھی منجمد نہیں ہوا۔ حیرت ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام جوزف ہے اور میں افریقہ کا پرنس ہوں۔ تم جیسے سیاہ ویوں میں رینگنے والے کیڑے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ وہاں حویلی میں تم نے یقیناً کوئی ایسی چیز استعمال کر رکھی ہو گی جس کی وجہ سے

تمہاری شیطانی بو مجھ تک نہ پہنچی تھی لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم شیطان کے پجاری ہو۔اب تمہارا عبرتناک انجام ہو گا۔انتہائی عبرتناک"...... جوزف نے انتہائی سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر کرستان بے اختیار استہزائیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"تم جانتے ہی نہیں ہو کہ تم کس کے سامنے کھڑے باتیں کر رہے ہو۔میرا نام ڈاکٹر کرستان ہے۔میں اگر ایک انگلی سے اشارہ کر دوں تو تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں خودبخود ریزہ ریزہ ہو جائیں۔تمہارا ساتھی عمران کہاں ہے۔بولو"...... ڈاکٹر کرستان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس میرے پیچھے آ رہا ہے لیکن وہ نہیں پہنچا۔اس کا مطلب ہے کہ ابھی کالاگ کا اثر پوری طرح دور نہیں ہوا۔جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو تم جو کوشش چاہو کر لو اس کے بعد دیکھنا کہ پرنس جوزف تمہارے ساتھ کیا کرتا ہے"...... جوزف نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"اسے گولی مار دو"...... ڈاکٹر کرستان نے مڑ کر ان دونوں گارڈز سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کھڑے تھے۔انہوں نے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتاری ہی نہ تھیں لیکن ڈاکٹر کرستان کا حکم ملتے ہی ان دونوں نے تیزی سے کاندھوں سے مشین گنیں اتارنا شروع کی ہی تھیں کہ جوزف یکلخت بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھوں میں ریت کا بادل سا اڑتا ہوا ڈاکٹر کرستان، اس کے

ساتھ کھڑے ہوئے نوجوان اور ان دونوں گارڈز کے چہروں سے ٹکرایا۔جوزف نے واقعی انتہائی پھرتی سے کام لیا تھا کہ اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے ریت بھر کر ان کی طرف اچھال دی تھی۔ان چاروں کے حلق سے چیخیں سی نکلی ہی تھیں کہ جوزف ان کے سروں پر پہنچ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے جوزف نے ایک گارڈز کے ہاتھ سے نیچے گرنے والی مشین گن جھپٹ لی۔وہ سب بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں مسل رہے تھے کہ جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹ کر مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔دوسرے لمحے دونوں گارڈز اور نوجوان گولیوں کی باڑ میں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور پھر ذبح ہوتے ہوئے جانوروں کی طرح تڑپنے لگے۔

"یہ۔یہ۔کیا۔یہ کیا ہو رہا ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے بے اختیار اچھل کر جوزف کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔اس کی آنکھیں کھل نہ رہی تھیں اور ان میں سے پانی بہہ رہا تھا لیکن دوسرے لمحے جوزف کے بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس نے مشین گن کو اچھال کر نال سے پکڑا اور پھر مشین گن کا دستہ گھما کر اس نے ڈاکٹر کرستان کے سر پر مار دیا۔ڈاکٹر کرستان کے منہ سے ایک تیز چیخ نکلی اور وہ اچھل کر ریت پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا لیکن وہ چند لمحوں کے لئے ہی تڑپ سکا تھا اور پھر بے ہوش ہو گیا۔جوزف چند لمحے کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر اس نے کلائی میں بندھا ہوا اپنے بوٹ کا تسمہ کھولا اور جھک کر اس نے بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر کرستان کے منہ پر اسے باندھ

دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دوسرے بوٹ کا تسمہ بھی کھولا اور پھر اس تسمے کو اس نے ڈاکٹر کرستان کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے اور ایک مخصوص انداز کی گرہ لگا دی۔

"اب میں دیکھوں گا کہ تمہارا شیطانی علم تمہاری کتنی مدد کرتا ہے"...... جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر ڈاکٹر کرستان کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور ہیلی کاپٹر پر چڑھ کر اس کے عقبی حصے میں موجود جوانا اور ٹائیگر کے ساتھ ہی لٹا دیا اور پھر خود وہ پائلٹ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور جوزف اسے اس طرف لے گیا جہاں سے وہ آیا تھا اور پھر اسے ریت پر اوندھے منہ پڑا عمران نظر آ گیا تو اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک طرف کر کے نیچے اتار دیا اور پھر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر کر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے عمران کو سیدھا کیا اور پھر اس کے سر کے قریب اکڑوں بیٹھ کر اس نے اس کی دونوں کنپٹیوں پر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں رکھیں اور دوسرے لمحے اس کی انگلیاں مخصوص انداز میں حرکت کرنے لگیں۔ کافی دیر تک وہ انگلیوں کی مدد سے کنپٹیوں کی مخصوص انداز میں مالش کرتا رہا اور پھر جب عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوزف نے ہاتھ ہٹا لئے اور سیدھا کھڑا ہو کر وہ ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔ اس نے اندر پڑے ہوئے جوانا کو اٹھایا اور نیچے اتر کر ریت پر لٹایا اور پھر دوبارہ ہیلی کاپٹر پر چڑھ کر اس نے ٹائیگر کو اٹھایا اور نیچے لا کر ریت پر

لٹا دیا اور سب سے آخر میں اس نے ڈاکٹر کرستان کو اٹھایا اور نیچے لا کر ریت پر لٹا دیا۔ عمران ابھی تک ریت پر سیدھا لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک موجود نہ تھی۔

"باس۔ باس"...... جوزف نے قریب جا کر کہا تو عمران کے جسم کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور عمران کی آنکھوں میں شعور کی ہلکی سی چمک نمودار ہوئی۔

"باس۔ میں جوزف ہوں۔ تمہارا غلام"...... جوزف نے کہا تو اس بار عمران کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تھینک گاڈ۔ باس اب ٹھیک ہو چکا ہے"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اس کی طرف مڑ گیا۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی کی کرنیں آہستہ آہستہ پھیلنا شروع ہو گئی تھیں لیکن ان کرنوں کے پھیلنے کی رفتار بہت آہستہ تھی۔

"باس۔ باس"...... اچانک عمران کے ذہن میں جوزف کی آواز ٹکرائی۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کہیں بہت دور سے جوزف اسے پکار رہا ہو لیکن اس آواز سے اس کے ذہن پر پھیلتی ہوئی روشنی کی کرنوں کی رفتار پہلے سے کافی تیز ہو گئی تھی۔

"باس۔ میں جوزف ہوں۔ تمہارا غلام"...... اس بار جوزف کی آواز اسے قریب سے سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیسے دھماکے سے اس کا شعور جاگ اٹھا اور وہ لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تھینک گاڈ۔ باس اب ٹھیک ہو چکا ہے"...... جوزف کی آواز اسے سائیڈ سے سنائی دی تو عمران بے اختیار اس کی طرف مڑ گیا۔

لیکن ابھی اس کا ذہن پوری طرح بیدار نہ ہوا تھا۔ گو اسے سامنے کھڑا جوزف نظر آ رہا تھا جس کے پیچھے ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا لیکن عمران کو اپنے ذہن میں خلا سا محسوس ہو رہا تھا۔ پھر جیسے دھماکے سے اس کے ذہن پر بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر گھوم گیا کہ وہ جوزف کے پیچھے ڈاکٹر کرستان کے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑا تھا کہ اس کا ذہن چکرا گیا تھا اور پھر اسے اب ہوش آیا تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ مجھے کیا ہو گیا تھا۔ یہ جوانا، ٹائیگر اور ڈاکٹر کرستان۔ کیا ہوا ہے انہیں"...... عمران نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ فکر کی بات نہیں ہے۔ جوانا اور ٹائیگر دونوں آپ کی طرح کالاگ کے قبضے میں آ چکے ہیں جبکہ ڈاکٹر کرستان کے ساتھیوں کو میں نے ہلاک کر دیا ہے اور ڈاکٹر کرستان کا منہ اور بازو باندھ کر میں لے آیا ہوں تاکہ شیطان اس کی مدد نہ کر سکے اور باس۔ آپ پر بھی کالاگ نے دوبارہ قبضہ کر لیا تھا لیکن میں نے اسے اب ہمیشہ کے لئے بھگا دیا ہے کیونکہ کالاگ کسی پر دو سے زیادہ بار قبضہ نہیں کر سکتا"۔ جوزف نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا اور ٹائیگر کا کیا کریں۔ یہ کیسے ٹھیک ہوں گے"۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ ابھی ٹھیک ہو جائیں گے باس۔ ابھی"...... جوزف نے کہا اور مڑ کر وہ پہلے جوانا کے قریب جا کر اکڑوں بیٹھ گیا اور پھر اس نے

دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی مدد سے جوانا کی دونوں کنپٹیوں کو مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا۔ عمران چند لمحے غور سے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ اسی لئے میرا ذہن دوبارہ منجمد ہو گیا تھا۔ ہٹو"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا باس"...... جوزف نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تم جس انداز میں کالاگ کو بھگا رہے ہو یہ وقتی طور پر تو کام ہو سکتا ہے مستقل طور پر نہیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ خود جوانا کے سر کے قریب اکڑوں بیٹھ گیا اور اس نے دونوں ہاتھ جوانا کی دونوں کنپٹیوں پر رکھے اور پھر اس کے دونوں انگوٹھے اور انگلیاں بیک وقت ایک دوسرے کے مخالف سمت میں حرکت کرنے لگیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یس باس۔ وچ ڈاکٹر ایسے ہی کرتا تھا۔ اب مجھے یاد آ گیا ہے"...... جوزف نے یکلخت چونک کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی جوانا کی آنکھوں میں تھرتھراہٹ سی نمودار ہونا شروع ہو گئی تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور اٹھ کر وہ پاس پڑے ہوئے ٹائیگر کے سر کے قریب اکڑوں بیٹھ گیا اور اس نے یہی کارروائی ٹائیگر کے ساتھ دوہرانی شروع کر دی جبکہ اس دوران جوانا ہوش میں آ کر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ خوفناک طوفان۔ وہ کیا ہوا۔ میں زندہ ہوں۔ حیرت ہے"...... جوانا کے منہ سے ایسے الفاظ نکلنے لگے جیسے و

لاشعوری طور پر بول رہا ہو۔ اسی لمحے عمران نے ٹائیگر کے سر سے ہاتھ ہٹائے اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"شکر کرو کہ جوزف پر کالاگ نے قبضہ نہیں کیا ورنہ تو ہم سب کا واقعی خاتمہ بالخیر ہو جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ ماسٹر۔ وہ خوفناک طوفان۔ وہ کیا تھا"...... جوانا نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ شیطانی طوفان تھا اور چونکہ جوزف کے سر پر وچ ڈاکٹر شاطی نے ہاتھ رکھا ہوا ہے اس لئے جوزف کے ذہن پر کالاگ نے قبضہ نہیں کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے باس۔ اس طوفان کے بارے میں چونکہ مجھے معلوم ہو گیا تھا اس لئے میں نے اپنے ذہن کے گرد سیاہ تسمہ باندھ لیا تھا اور جب سیاہ تسمہ باندھ لیا جائے تو کالاگ کچھ نہیں کر سکتا"...... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کی زبان پر بھی طوفان کے بارے میں ہی الفاظ نکلے تھے۔

"سیاہ تسمہ تم نے طوفان کے دوران کیسے باندھ لیا"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باس۔ جس طرح آپ ذہن کو بلینک کر لیتے ہیں اس طرح میں بھی سیاہ تسمہ باندھ سکتا ہوں"...... جوزف نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ڈاکٹر کرستان کی کراہ سنائی دی تو

عمران سمیت سب اسی کی طرف متوجہ ہوگئے۔

"اسے اتنی جلدی کیسے ہوش آگیا"...... جوزف نے ڈاکٹر کرستان کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ شیطان کا بہت بڑا پجاری ہے۔ کیا یہ تسموں سے قابو میں رہے گا"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ منہ پر بندھے ہوئے تسمے کی وجہ سے یہ زبان سے کسی طاقت کو حرکت میں نہیں لاسکتا اور ہاتھوں پر بندھے ہوئے تسمے سے یہ جسمانی طور پر کسی طاقت سے کام نہیں لے سکتا"۔ جوزف نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے رک رک کر کہا۔ تسمے کی وجہ سے اسے بولنے میں بے حد تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو بھی حرکت میں لانے کی کوشش کی لیکن سوائے کوشش کے وہ اور کچھ بھی نہ کر پا رہا تھا۔

"تم نے ساری دنیا کے جادو سیکھ لئے ہیں ڈاکٹر کرستان۔ اب جوزف کے اس جادو کا توڑ کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ میری تابع کوئی طاقت بھی حرکت میں نہیں آرہی۔ یہ کیا کر دیا ہے تم نے"...... ڈاکٹر کرستان نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس دیا۔

"تم نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے افریقہ کا جو جادو سیکھا ہوا ہے اس

افریقہ کے وہ تمام جادو تم نے سیکھ رکھے ہیں جو افریقہ میں قدیم دور سے چلے آرہے ہیں لیکن یقیناً تم نے جوزف جادو نہیں سیکھا ہوگا جو افریقہ کا اصل جادو ہے۔ جوزف کے بوٹ کے معمولی تسموں نے تمہیں مکمل طور پر بے بس کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ وہ تکبر کرنے والوں کو اس طرح ذلیل کرتا ہے کہ نمرود جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا ایک حقیر مچھر کے ذریعے اپنے ہی غلاموں سے سر پر جوتیاں کھاتا رہا اور ایک تم جس نے یہ سمجھ لیا کہ تم نے پوری دنیا کو تسخیر کر لیا ہے وہ معمولی سے تسموں سے بے بس ہوگئے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے تو سمجھ ہی نہیں آرہا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ میرے آدمیوں کا کیا ہوا۔ وہ۔ وہ تو مسلح تھے۔ اس جوزف نے میری آنکھوں میں ریت ڈال دی تھی جس کی وجہ سے مجھے سب کچھ بھول گیا اور پھر میرے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ یہ سب کیا ہے"۔ ڈاکٹر کرستان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوانا۔ اسے اٹھا کر کھڑا کر دو"...... عمران نے جوانا سے کہا جو خاموش کھڑا تھا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت وہ لہراتا ہوا ریت پر اس طرح آگرا جیسے کمرے کی دیوار گرنے سے چھت پر موجود شہتیر نیچے گر پڑتا ہے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہوا"...... ٹائیگر نے تیزی سے آگے بڑھنے کی

کوشش کی تو اس کا بھی حشر جوانا جیسا ہوا۔ وہ بھی لہراتا ہوا نیچے آگر
تھا۔

" باس۔ کالاگ نے آپ کی طرح ان پر بھی دوبارہ قبضہ کر لی
ہے"...... جوزف نے جوانا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" تم اس ڈاکٹر کرسٹان کا خیال رکھو میں انہیں ٹھیک کرتا ہوں
میں نے اسی چیکنگ کے لئے جوانا کو حکم دیا تھا۔ ابھی ان کے ذہن
پوری طرح طاقت نہیں پکڑ سکے۔ ابھی خوفناک طوفان کے اثرات ا
پر موجود ہیں"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ جوانا کے سرہا
اکڑوں بیٹھ گیا جبکہ جوزف تیزی سے ڈاکٹر کرسٹان کی طرف بڑھا ا
اس نے بازو سے پکڑ کر ڈاکٹر کرسٹان کو ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

" اگر مجھے باس نے اجازت دے دی ہوتی تو میں تمہیں ایس
عبرتناک موت مارتا کہ تاتائی جھیل کے کناروں پر رہنے والے
بھی صدیوں تک روتے رہتے"...... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے م
کہا تو ڈاکٹر کرسٹان کا جسم یکلخت کانپنے لگ گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم کیا ہو۔ تم کیسے جانتے ہو ان کو۔ اوہ۔ اوہ۔
تو دنیا کی انتہائی عبرتناک موت ہوتی ہے جس پر تاتائی جھیل کے
روتے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ نہیں۔ نہیں۔ ایسا مت
کرنا"...... ڈاکٹر کرسٹان نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جب تم نے ہم پر شیطانی طوفان بھجوایا تھا اس وقت تمہیں گاڈ
نہیں آیا تھا۔ کیوں۔ اب تمہیں گاڈ یاد آ رہا ہے۔ تم جیسے شیطانوں

ک میں کالے کسانی کا پر ڈال دیا جائے تو تمہیں پھر معلوم ہو کہ
یطان کے پجاری کا کیا حال ہوتا ہے"...... جوزف نے غراتے ہوئے
میں کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کالے کسانی کا پر ناک میں۔ اوہ۔ اوہ۔ مجھے
لو مقدس روح۔ مجھے اس حبشی سے بچا لو۔ یہ تو افریقہ کا سب سے
تناک وچ ڈاکٹر ہے۔ اسے تو افریقہ کی تمام عبرتناک موتوں کا طریقہ
ہے۔ مجھے بچا لو۔ مقدس روح مجھے بچا لو"...... ڈاکٹر کرسٹان کی
ت واقعی غیر ہوتی چلی گئی اور پھر وہ گھٹنوں کے بل نیچے گرا اور پھر
و کے بل ریت پر گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ خوف
شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اسی لمحے عمران
کھڑا ہوا۔

" کیا ہوا اسے۔ کہیں مار تو نہیں دیا اسے"...... عمران نے چونک
کہا۔

" نہیں باس۔ میں نے تو ابھی صرف دو عبرتناک موتوں کے
ے میں بتایا ہے اور یہ خوف سے ہی بے ہوش ہو گیا۔ لیکن باس
اب اس کا کیا کرنا چاہتے ہو۔ اس کالے شیطان کے پجاری کو زیادہ
زندہ نہیں رکھنا چاہئے۔ یہ کسی بھی وقت شیطانی جال ہم پر پھینک
تا ہے"...... جوزف نے کہا۔

" لیکن تم کہہ رہے تھے کہ ان دونوں تسموں کی وجہ سے یہ اب کچھ
کر سکے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ درست ہے باس۔لیکن پھر بھی یہ شیطان ہے اور شیطان کے
پاس لاکھوں حربے ہوتے ہیں"...... جوزف نے جواب دیا۔اسی
ٹائیگر اور جوانا بھی اٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔

"یہ مجھے کیا ہو گیا ہے ماسٹر۔مجھے تو محسوس ہو رہا تھا جیسے میر
جسم سے توانائی غائب ہو گئی ہو"...... جوانا نے پریشان سے لہجے
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ سب اس خوفناک طوفان کے مابعد اثرات ہیں۔اس خوفناک
طوفان میں پھنس کر انسانی ذہن پر وہی اثر ہوتا ہے جو سمندر کے
خوفناک بھنور میں پھنس کر انسان کے جسم اور ذہن پر ہوتا ہے
بہرحال ہمارے پاس امرت دھارا موجود ہے اس لئے پریشانی کی کو
بات نہیں۔اب تم ٹھیک ہو"...... عمران نے مسکراتے ہو
کہا۔

"امرت دھارا۔وہ کیا ہوتا ہے ماسٹر"...... جوانا نے حیرت بھر
لہجے میں کہا۔

"ایک ایسی دوا کو کہتے ہیں جو ہر مرض کا علاج سمجھی جاتی ہے"
عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔وہ۔ماسٹر۔کیا آپ یہ دوا ساتھ لے آئے تھے"...... جوانا
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔اور یہ دوا ہے جوزف دی گریٹ۔اگر یہ ہمارے ساتھ
ہوتا تو ہم تینوں یہاں ریت میں دفن ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دنیا

ـروں سے غائب ہو چکے ہوتے یا اس شیطان کے پجاری ڈاکٹر
ـستان کی گولیوں کا شکار ہو کر ختم ہو جاتے"...... عمران نے جواب
ـیا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈاکٹر کرستان کی طرف مڑ گیا جو ریت پر
ـوندھے منہ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"جوزف۔اسے ہوش میں لے آؤ۔اب یہ ہمیں بتائے گا کہ راہول
ـجاری کا معبد کہاں ہے"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہوتے
ـوئے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ـک کر اوندھے منہ پڑے ہوئے ڈاکٹر کرستان کو گردن سے پکڑ کر
ـوا میں اس طرح اٹھا لیا جیسے بچے کسی غبارے کو اٹھاتے ہیں اور پھر
ـوزف نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو ڈاکٹر کرستان کے منہ
ـے ہلکی سی چیخ سنائی دی اور اس کا جسم ہوا میں تڑپنے لگا۔جوزف نے
اسے ریت پر کھڑا کر دیا۔

"باس کی بات کا جواب دو کالے شیطان کے پجاری ورنہ عبرتناک
موت مارے جاؤ گے"...... جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مم۔مم۔مجھے چھوڑ دو۔اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ میں کچھ بھی
نہیں جانتا ورنہ پہلے میں سمجھتا تھا کہ دنیا کا کوئی آدمی مجھ سے زیادہ
نہیں جانتا۔لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ میرا تو یہ علم صرف دو
قسموں سے بھی حقیر ہے۔مجھے چھوڑ دو"...... ڈاکٹر کرستان نے روتے
ہوئے لہجے میں کہا۔وہ واقعی اس وقت انتہائی بے بسی کا شکار ہو رہا

تھا۔

"ڈاکٹر کرستان۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو راہول پجاری کے اس معبد کا پتہ بتا دو ورنہ جوزف واقعی تمہیں شاشاکی صحرا میں پلنے والے زرد ٹڈوں کے سامنے ڈال دے گا۔ اس کے پاس ان ٹڈوں کا پورا باکس بھرا ہوا موجود ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ شاشاکی صحرا کے زرد ٹڈے۔ اوہ۔ اوہ۔ دنیا کے خوفناک ٹڈے جو انسان کا خون اور گوشت پلک جھپکنے میں کھا جاتے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ مجھے مت مارو۔ مجھے چھوڑ دو"۔ ڈاکٹر کرستان محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً خوف کی شدت سے رو پڑا تھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

"تو پھر راہول پجاری کے معبد کا پتہ بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے کیا۔ کسی کو بھی نہیں معلوم۔ راہول پجاری کو ہی معلوم ہے اور کسی کو نہیں معلوم۔ اور سنو۔ سنو۔ تم اگر مجھے چھوڑ دو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس صحرائے گاربی میں بہرحال یہ معبد نہیں ہے۔ یہاں بڑے شیطان نے تمہیں جان بوجھ کر بلایا تھا تاکہ تمہیں طوفان میں پھنسا کر شور کی موت مارا جائے لیکن تم نجانے کس طرح اس خوفناک طوفان کے باوجود بچ گئے"...... ڈاکٹر کرستان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے

لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"تو پھر یہ بتاؤ کہ اسے کیسے اور کہاں تلاش کیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اسے یہ سن کر واقعی ذہنی دھچکا پہنچا تھا کہ اس قدر مشقت کے باوجود وہ ایک بار پھر دھوکہ کھا گیا ہے اور اب نجانے یہ شیطان کا معبد کہاں ہوگا۔

"اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں۔ راہول پجاری کے معبد کا راز ایک آدمی کے پاس ہے اور صرف اسی آدمی سے تمہیں اس بارے میں معلوم ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"کون آدمی ہے وہ اور اسے کیسے معلوم ہے"...... عمران نے کہا۔

"پہلے تم وعدہ کرو کہ مجھے چھوڑ دو گے"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"میرا وعدہ کہ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا لیکن اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر تمہارا حشر جو ہوگا اس کا تصور تم آسانی سے کر سکتے ہو"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تو پھر سن لو کہ یہ راز دارالحکومت کے ڈاکٹر ناصر کے پاس موجود ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں حیران ہو رہے ہو۔ اصل بات یہ ہے

کہ ڈاکٹر ناصر کو بھی اس کی اصلیت کا علم نہیں ہے اور چونکہ اسے اس
کا علم نہیں ہے اس لئے اس راز کو اس کے پاس رہنے دیا گیا ہے
کیونکہ یہ پوری دنیا میں سب سے زیادہ اس کے پاس محفوظ ہے۔ میری
طاقتیں حرکت میں نہیں آرہیں لیکن میرا علم میرے پاس موجود ہے۔
مجھے اپنے علم سے اس راز کا پتہ چلا لیکن چونکہ مجھے اس راز کو افشا
کرنے سے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے میں نے اس بارے میں کچھ نہیں
کیا اور اب تو مجھے تاروت کا آقا بنا دیا گیا ہے۔ اب تو میں اس راز کو
کسی صورت بھی افشا نہیں کر سکتا۔ لیکن اپنی جان بچانا فرض ہے اس
لئے میں تمہیں یہ سب کچھ بتا رہا ہوں۔ راہول پجاری نے مرنے سے
پہلے اپنے خفیہ معبد کو ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھنے کے لئے اور چھپانے
کی غرض سے اس کا راز ایک انگوٹھی کے نگینے میں بند کیا اور پھر اس
انگوٹھی کو اس نے ایک ایسے صندوقچے میں بند کر دیا جو کسی صورت
نہ کھل سکتا ہے اور نہ ہی اسے توڑا جا سکتا ہے چاہے اس پر تم ایٹم بم
کیوں نہ مار دو اس لئے کہ اس صندوقچے کو کھلنے سے روکنے کا کام
تاروت کی ایک طاقت ارغوت کی ذمہ داری ہے اور ارغوت کی وجہ
سے نہ ہی یہ کھل سکتا ہے اور نہ ہی توڑا جا سکتا ہے کیونکہ ارغوت
ایسی طاقت ہے جسے کسی صورت بھی فنا نہیں کیا جا سکتا اور جب تک
یہ طاقت فنا نہ ہو جائے تب تک یہ صندوقچہ نہیں کھل سکتا۔ راہول
پجاری نے یہ صندوقچہ ایک اور خفیہ معبد میں چھپا دیا تھا۔ اس کا
خیال تھا کہ یہ یہاں قیامت تک محفوظ رہے گا لیکن یہ معبد کھول لیا

گیا اور یہ کام ڈاکٹر ناصر نے کیا تھا اور پھر یہ صندوقچہ ڈاکٹر ناصر کے ہاتھ
آگیا۔ ڈاکٹر ناصر نے اسے کھولنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ ناکام
رہا۔ پھر ڈاکٹر ناصر کو بتا دیا گیا کہ اگر اس نے اسے کھولنے کی کوشش
کی یا اس بارے میں کسی کو بتایا تو اسی لمحے وہ عبرتناک موت مر
جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ صندوقچہ اب بھی ڈاکٹر ناصر کے پاس موجود
ہے لیکن وہ اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتاتا اور اسے خود بھی یہ
معلوم نہیں ہے کہ اس کے اندر کوئی راز بند ہے اور یہ کیسے کھل سکتا
ہے۔ وہ اسے بس قدیم دور کا کوئی پراسرار شیطانی صندوقچہ ہی سمجھتا
ہے۔ اپنی موت کے خوف سے اس نے اس کے بارے میں اپنے کسی
مضمون میں بھی ذکر نہیں کیا۔ اگر تم اسے ڈاکٹر ناصر سے حاصل کر لو
تو تم بھی اسے نہ کھول سکو گے اور نہ ہی یہ راز تمہیں کبھی مل سکے گا
اور نہ تم کبھی راہول پجاری کے معبد کو اوپن کر سکو گے اور چونکہ
ڈاکٹر ناصر کو یقین ہے کہ جیسے ہی اس کو کھولنے کی کوشش کی گئی تو
وہ عبرتناک موت مارا جائے گا اس لئے وہ اس کی موجودگی سے ہی انکار
کر دے گا۔ بس یہی ہے ساری بات اور اسی لئے آج تک کوئی بھی اس
معبد کو تلاش نہیں کر سکا"۔ ڈاکٹر کرستان نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ اسے
حیرت ہو رہی تھی کہ جس راز کے پیچھے وہ احمقوں کی طرح جگہ جگہ
دوڑتا پھر رہا ہے وہ راز ڈاکٹر ناصر کی تحویل میں ہے۔

"اس صندوقچے کی نشانی کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس پر انسانی خاکہ بنا ہوا ہے جس کی آنکھیں سرخ ہیں۔ یہ راہول پجاری کی خاص نشانی ہے۔ تاروت کا شناختی نشان کہہ سکتے ہو تم اسے"...... ڈاکٹر کرستان نے کہا۔

"تم جس طرح یہ سب کچھ بتا رہے ہو کیا تمہیں راہول پجاری کا خوف نہیں ہے کہ وہ تمہیں سزا دے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں نے دیکھ لیا ہے کہ ان تسموں کی وجہ سے میرا رابطہ سب سے کٹ چکا ہے اس لئے کسی کو نہ میرے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے اور نہ ہی مجھے کسی کے بارے میں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید اب تک ہزاروں لاکھوں طاقتیں تم سب کو گھیر چکی ہوتیں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے تو تم نے اپنے اس شیطان پجاری کو سب کچھ بتا دینا ہے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جب تک ہم ڈاکٹر ناصر تک پہنچیں گے وہ صندوقچہ وہاں سے غائب کر دیا جائے گا اس لئے مجبوری ہے ڈاکٹر کرستان۔ ویسے تم نے ہم سب کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے تمہاری موت ضروری ہو گئی ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم نے وعدہ کیا ہے"...... ڈاکٹر کرستان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے واقعی وعدہ کیا ہے لیکن جوزف نے وعدہ نہیں کیا۔ کیوں جوزف"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اس شیطان کے پجاری کو ویسے بھی زندہ نہیں چھوڑا جا سکتا ورنہ جیسے ہی تسمے ہٹائے گئے ہم سب پر اس نے سیاہ چونچوں والے خون آشام پرندے چھوڑ دینے ہیں جو ایک لمحے میں ہم سب کا گوشت کھا جائیں گے"...... جوزف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران یا ڈاکٹر کرستان کچھ کہتا جوزف کسی بھوکے چیتے کی طرح ڈاکٹر کرستان پر جھپٹا اور دوسرے لمحے کٹاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی ڈاکٹر کرستان کے منہ سے چیخ نکلی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ جوزف کے ہاتھوں میں ہی ختم ہو چکا تھا۔ جوزف نے اس کے سر اور کاندھے پر ہاتھ رکھ کر سر کو مخصوص انداز میں گھما دیا تھا۔

"ارے اتنی آسان موت مار دیا تم نے اسے"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ یہ شیطان کا پجاری ہے۔ اسے فوری ہلاک ہونا چاہئے تھا"...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے۔ چلو اب واپس چلیں۔ ہمارا ہیلی کاپٹر تو اس خوفناک طوفان کی وجہ سے پرزوں میں تبدیل ہو کر صحرا میں بکھر گیا ہو گا البتہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہے کہ یہ ہیلی کاپٹر بھیج دیا ہے ورنہ اس خوفناک صحرا سے نکلنا مسئلہ بن جاتا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

مصر کے دارالحکومت کے ایک قدیم قبرستان کے کونے میں بنے
ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر ایک بوڑھا آدمی فرش پر
بچھی ہوئی دری پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر عام سا مقامی لباس تھا۔
وہ آنکھیں بند کئے شاید سو رہا تھا کہ اچانک کمرے کا بند دروازہ ایک
دھماکے سے کھلا تو وہ بوڑھا آدمی بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا۔
دوسرے لمحے اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر
آئے۔

" مم۔ مم۔ مقدس روح "۔ اس بوڑھے نے کانپتے ہوئے لہجے میں
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار وہیں سجدے میں ہی گر گیا۔

" اٹھو راگو۔ ہم تمہاری زندگی کی سب سے بڑی حسرت پوری
کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں "...... ایک غراتی ہوئی سی آواز سنائی دی تو
وہ بوڑھا تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ

ساتھ مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

" مم۔ مم۔ مقدس روح۔ میں قیامت تک تمہارا تابع رہوں گا۔
میری روح تمہاری غلام رہے گی مقدس روح "...... بوڑھے راگو نے
رک رک کر کہا۔

" سنو راگو۔ تمہاری صدیوں سے یہ حسرت رہی ہے کہ تم پرشاکی
کے رتبے پر پہنچ جاؤ تاکہ تمہاری روح قیامت تک اس دنیا پر حکومت
کرتی رہے۔ یہ ایسا رتبہ ہے کہ اس کے بعد تم بڑے شیطان کے خاص
درباری بن جاؤ گے اور ہمارے بعد سب سے بڑا رتبہ تمہارا ہو گا۔
چونکہ تم انتہائی ذہین ہو اس لئے ہم نے ہمیشہ تمہیں یہ رتبہ دینے سے
گریز کیا لیکن اب وہ وقت آگیا ہے کہ تمہارا اس رتبے پر پہنچنا نہ صرف
ہمارے لئے ضروری ہو گیا ہے بلکہ بڑے شیطان کا بھی یہی حکم ہے کہ
اب اس دشمن کا مقابلہ صرف تم ہی کر سکتے ہو اس لئے اٹھ کر کھڑے
ہو جاؤ "...... انسانی خاکے سے غراہٹ آمیز آواز سنائی دی تو بوڑھا
ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے اس بوڑھے کے جسم
کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس
دھوئیں نے اس بوڑھے کو پوری طرح اپنے اندر چھپا لیا۔ کافی دیر تک
یہ دھواں موجود رہا پھر اس طرح ختم ہونا شروع ہو گیا جیسے وہ اس
بوڑھے کے جسم میں جذب ہوتا جا رہا ہو۔ چند لمحوں بعد جب دھواں
غائب ہو گیا تو بوڑھا راگو ویسے ہی سر جھکائے کھڑا نظر آنے لگا۔

" میں پرشاکی بن گیا ہوں مقدس روح۔ میں پرشاکی بن گیا

ہوں۔ میں قیامت تک تمہارا غلام رہوں گا۔ قیامت تک "۔ بوڑھے نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم اب پرشاکی بن چکے ہو۔ اب تمہاری روح بھی میری طرح قیامت تک اس دنیا پر حکومت کرتی رہے گی لیکن ایک خطرہ ہم دونوں کو درپیش ہے اور تمہیں پرشاکی اسی لئے بنایا گیا ہے کہ تمہیں صحیح معنوں میں اس خطرے کا احساس ہو سکے "...... انسانی خاکے سے غراہٹ آمیز آواز نکلی تو بوڑھا راگو بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسا خطرہ مقدس روح۔ آپ کو کیسے خطرہ درپیش ہو سکتا ہے اور میں بھی اب پرشاکی بن چکا ہوں۔ اب تو میں بھی ہر خطرے سے بے نیاز ہو چکا ہوں ...... بوڑھے راگو نے کہا۔

میری بات غور سے سنو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میرا خفیہ معبد شاگاری جنگل کے اندر واقع تاروتی چشمے کے نیچے پوشیدہ ہے۔ تاروتی جادو کی مدد سے یہ چشمہ جاری ہے۔ اس معبد کو اگر کھول دیا جائے تو میرا جسم ظاہر ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی میری روح اس دنیا سے نکل جانے پر مجبور ہو جائے گی اور چونکہ پرشاکی بن جانے کے بعد تمہاری روح بھی میرے ساتھ شامل ہو گئی ہے اس لئے تمہاری روح کو بھی اس دنیا سے نکلنا پڑے گا اور اس کے ساتھ ہی پوری دنیا سے تاروتی مذہب اور تاروتی جادو بھی ختم ہو جائے گا۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس طرح بڑے شیطان کا ایک بہت بڑا حربہ ختم ہو جائے گا اور یہ خطرہ اب ہمارے سروں پر پہنچ گیا ہے۔ پاکیشیا کا رہنے والا ایک آدمی جس کا

نام عمران ہے میرے معبد کو ظاہر کر کے تاروت جادو کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کرنا چاہتا ہے کیونکہ تاروت جادو صدیوں کے بعد اب اس قابل ہوا ہے کہ وہ اب تیزی سے پوری دنیا پر چھا جائے اس لئے نیکی کی طاقتیں اس کے خاتمے پر کمربستہ ہو گئی ہیں اور یہ عمران ان نیکی کی طاقتوں کا نمائندہ ہے۔ اب تک اس نے کئی تاروتی آقاؤں کا خاتمہ کر دیا ہے حتیٰ کہ اس نے ڈاکٹر کرسنان کا بھی خاتمہ کر دیا ہے جو اس دنیا میں شیطانی علوم کا سب سے بڑا عامل تھا اور اسے اس انداز میں ہلاک کیا گیا ہے کہ مجھے اور بڑے شیطان میں سے کسی کو بھی علم نہیں ہو سکا اور اب بڑے شیطان کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ اس آدمی کو یقیناً اس بات کا علم ہو جائے گا کہ میرا معبد اس شاگاری جنگل میں تاروتی جادو کے چشمے کے نیچے ہے اس لئے تمہیں پرشاکی بنا کر وہاں بھیجا جا رہا ہے۔ تم نے اس جنگل میں اپنی تمام طاقتیں پھیلا دینی ہیں اور اس معبد کی حفاظت کرنی ہے اور اگر یہ عمران وہاں آئے تو تم نے اسے ہلاک کرنا ہے جس طرح بھی چاہو لیکن اسے ہلاک ہونا چاہئے "۔ انسانی خاکے نے کہا۔

"پرشاکی بنتے ہی مجھے ساری باتوں کا علم ہو گیا ہے مقدس روح۔ اب تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب یہ میرا اپنا مسئلہ بن گیا ہے۔ اب دیکھنا میں اس عمران کو کیسے ہلاک کرتا ہوں۔ اسے خواہ مخواہ اہمیت دے دی گئی ہے ورنہ یہ عام سا آدمی ہے۔ اس کو آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے البتہ اس کے ساتھ جو افریقی ہے وہ

خطرناک آدمی ہے اس لئے پہلے اسے ختم کرنا ہو گا اور یہ سب کچھ میں کر لوں گا"...... اس بار راگو نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔اب میں جا رہا ہوں۔اب یہ سب تم نے کرنا ہے۔ تم تاروت کے ترکش میں آخری تیر رہ گئے ہو"...... انسانی خاکے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت ایک دھماکے سے دروازہ دوبارہ بند ہو گیا تو بوڑھا راگو بے اختیار ناچنے لگا۔

" میں پرشاکی ہوں۔ میں پرشاکی ہوں۔ میری زندگی کی سب سے بڑی حسرت پوری ہو گئی ہے۔میں بڑے شیطان کی اتنی خدمت کروں گا کہ وہ مجھ سے خوش ہو جائے گا۔ میں اس عمران کو اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر دوں گا۔ پھر بڑا شیطان مجھ سے خوش ہو جائے گا"...... بوڑھے راگو نے باقاعدہ بچوں کے سے انداز میں ناچتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔اس نے دروازہ کھولا اور اس کمرے سے نکل کر وہ قبروں کے درمیان سے گزرتا ہوا قبرستان سے باہر ایک ویران سے میدانی علاقے میں پہنچ گیا۔

" اب میں شاگاری جنگل میں تاروتی جادو کے چشمے پر رہوں گا اور وہاں سے پوری دنیا پر حکومت کروں گا"...... بوڑھے راگو نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں بازو ہوا میں اٹھائے تو اس کا جسم دھوئیں میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔چند لمحوں بعد دھواں غائب ہو گیا۔اب وہ جگہ خالی تھی۔بوڑھا راگو وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ڈاکٹر ناصر کی کوٹھی میں موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر سے وہ دارالحکومت پہنچے تھے اور پھر انہوں نے ہیلی کاپٹر کو دارالحکومت کے قریب ایک ویران علاقے میں روک دیا کیونکہ ہیلی کاپٹر پر نہ کسی کمپنی کا نام تھا اور نہ کسی فرم کا۔اس لئے عمران نے یہی مناسب سمجھا کہ اسے دارالحکومت میں نہ لے جائے ورنہ ایئر فورس کے حکام اس بارے میں پوچھ گچھ کر سکتے تھے اور عمران ان چکروں میں پھنسنا نہیں چاہتا تھا۔چنانچہ وہ وہاں سے کچھ فاصلے پر موجود سڑک پر پہنچ گئے اور سڑک پر پہنچتے ہی انہیں دارالحکومت جانے والی بس مل گئی اور وہ بس کے ذریعے دارالحکومت پہنچے اور وہاں سے ٹیکسیوں میں بیٹھ کر وہ براہ راست ڈاکٹر ناصر کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے تھے۔پہلے جو ہیلی کاپٹر حاصل کیا گیا تھا وہ چونکہ ڈاکٹر ناصر کی ضمانت پر لیا گیا تھا اس لئے عمران نے سوچا کہ وہ ڈاکٹر ناصر کو اس ہیلی کاپٹر کی رقم

داراالحکومت کے کسی بھی گیم کلب کی مشینری کے ذریعے جیت کر مہیا
کر دے گا۔ جب وہ ڈاکٹر ناصر کی رہائش گاہ پر پہنچے تو ڈاکٹر ناصر کہیں
گئے ہوئے تھے اور چونکہ ان کے ملازم انہیں جانتے تھے اس لئے انہیں
سٹنگ روم میں بٹھا دیا گیا اور اس وقت وہ سب اسی سٹنگ روم میں
بیٹھے مشروب پینے میں مصروف تھے۔

"باس۔ یہ مشن کچھ عجیب سا نہیں ہے کہ ہم ابھی تک ایک قدم
بھی آگے نہیں بڑھ سکے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اصل میں یہ سرے سے مشن ہی نہیں ہے۔ بس ایسے ہی
جھونک میں یہاں آ گیا ہوں بلکہ اب میں سوچ رہا ہوں کہ واپس چلا
جاؤں۔ وہاں پاکیشیا میں یقیناً ہماری ضرورت کسی بھی وقت پڑ سکتی
ہے۔ اگر یہ معبد نہ بھی اوپن ہوا تو کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے
گی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اب آپ واپس نہیں جا سکتے"...... اچانک جوزف نے کہا
تو عمران کے ساتھ ساتھ ٹائیگر اور جوانا بھی اس کی بات سن کر بے
اختیار چونک پڑے۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"باس۔ شیطان کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کے بعد اگر آپ نے
واپسی کے بارے میں سوچا تو پھر شیطان آپ پر حاوی ہو جائے گا اور
آپ جانتے ہیں کہ اس صورت میں کیا ہو گا"...... جوزف نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"شیطان تو خوش ہو گا کہ ہم نے اس کے خلاف کام کرنے سے ہاتھ
اٹھا لئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ ضرور خوش ہو گا باس اس لئے کہ اسے آپ پر قابو پانے کا موقع
مل جائے گا"...... جوزف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی
بات ہوتی دروازہ کھلا اور ڈاکٹر ناصر اندر داخل ہوئے تو عمران ان کے
استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی
اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں معزرت خواہ ہوں عمران صاحب کہ آپ کو میرا انتظار کرنا
پڑا۔ دراصل مجھے خیال ہی نہ تھا کہ آپ آج تشریف لائیں گے"۔ سلام
دعا کے بعد ڈاکٹر ناصر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ عمران اور اس کے
ساتھی بھی دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"ہاں۔ بس اچانک ہی واپسی ہو گئی"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"کیا رزلٹ رہا صحرائے گاربی کا"...... ڈاکٹر ناصر نے انتہائی
اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو ناکامی ہوئی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر بے
اختیار چونک پڑے۔

"ناکامی۔ کیا مطلب۔ کیا وہ معبد ٹریس نہیں ہو سکا"...... ڈاکٹر
ناصر نے کہا۔

"وہ وہاں تھا ہی نہیں۔ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے وہاں بلایا گیا
تھا اور یہ حقیقت ہے کہ ہم اس بار بال بال بچے ہیں"...... عمران
نے کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر کرسٹان کی حویلی میں اترنے سے لے کر
صحرا اگاربی میں پہنچنے اور پھر وہاں برپا ہونے والے خوفناک طوفان کے
بارے میں تفصیل بتادی۔

"اوہ۔اوہ۔ویری بیڈ۔پھر تو واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہوگیا ہے لیکن
کیا وہ ہیلی کاپٹر اس خوفناک طوفان میں ٹھیک رہ گیا کہ آپ واپس
آئے اور یہ ڈاکٹر کرسٹان کون ہے۔میں نے تو آج تک کبھی اس کا نام
بھی نہیں سنا"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران نے باقی تفصیل بھی بتا
دی اور ڈاکٹر ناصر کی آنکھیں انتہائی حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔اوہ۔یہ بات ہے۔آپ فکر مت کریں۔یہ ایجنسی میری
ملکیت ہے اس لئے ہیلی کاپٹر کی آپ فکر مت کریں۔نقصان تو ہوتا
ہی رہتا ہے۔انشورنس کمپنی سے اس کا معاوضہ مل جائے گا"۔ڈاکٹر
ناصر نے کہا۔

"یہ آپ کی اعلیٰ ظرفی ہے ڈاکٹر صاحب کہ آپ نے یہ بات کی
ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ اپنے کسی ذاتی مشن پر کام نہیں کر رہے عمران صاحب۔
آپ انسانیت اور خیر کے تحفظ کے مشن پر کام کر رہے ہیں۔اس میں
اگر میں اور کوئی مدد نہیں کر سکتا تو اس طرح کی مدد سے ہی میری
شمولیت اس میں ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ میری یہ شمولیت اللہ

تعالیٰ کو پسند آجائے اور میرے گناہ بخش دیئے جائیں"...... ڈاکٹر ناصر
نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ نے یہ بات کر کے میری آنکھیں کھول دی ہیں ورنہ میں یہ
سوچ رہا تھا کہ واپس چلا جاؤں لیکن اب آپ کی بات سن کر مجھے اپنی
سوچ پر شرمندگی ہو رہی ہے۔میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار
ہوں کہ میں نے نیکی کے کام سے گریز کرنے کی کوشش کی ہے۔
بہرحال اب اس مشن کا اختتام آپ کے ہاتھ میں ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار چونک پڑے۔

"میرے ہاتھ میں۔کیا مطلب"...... ڈاکٹر ناصر نے حیرت بھرے
میں کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ڈاکٹر کرسٹان کی صندوقچے
بات بتادی۔

"اوہ۔اوہ۔تو یہ بات ہے۔یہ صندوقچہ واقعی میرے پاس موجود
اور اگر تم یہ ساری تفصیل نہ بتاتے تو یقیناً میں انکار کر دیتا کیونکہ
اپنی زندگی بہرحال عزیز ہے اور اب بھی میں یہی کہوں گا کہ تم اس
صندوقچے کی جگہ کوئی اور ترکیب سوچو"...... ڈاکٹر ناصر نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔بحیثیت مسلمان آپ کا ایمان نہیں ہے کہ موت
اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں ہے۔مگر"...... ڈاکٹر ناصر نے چونک کر کہا۔

"اس معاملے میں اگر مگر ایمان کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے ڈاکٹر

صاحب۔ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو تو دنیا کی کوئی طاقت کسی کو نہیں بچا سکتی اور جب تک اس کا حکم نہ ہو تو دنیا کی کوئی طاقت کسی کو مار نہیں سکتی اور یہ شیطان اس کی کیا جرأت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کسی کو ہلاک کر سکے اس لئے آپ یہ بات چھوڑیں۔ یہ نیک مشن ہم نے مکمل کرنا ہے اس لئے آپ وہ صندوقچہ لے آئیں اور مطمئن رہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہوگا آپ کا بال بھی بیکا نہ ہو گا"...... عمران نے انتہائی پر اعتماد لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ناصر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں لے آتا ہوں لیکن یہ کسی صورت بھی نہیں کھل سکے گا اور نہ ہی اسے توڑا جا سکے گا کیونکہ میں اس سلسلے میں پوری کوشش کر چکا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا اور اٹھ کر کمرے کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"باس۔ اس صندوقچے میں کیا ہوگا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایک اور صندوقچہ"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر اور جوانا دونوں بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ عمران کے جواب سے ہی سمجھ گئے تھے کہ عمران نے جواب شعبدہ بازوں کے اس شعبدے کو مدنظر رکھتے ہوئے دیا ہے جس میں ایک صندوقچے سے مسلسل صندوقچے نکلتے رہتے ہیں اور آخر میں اس سے کبوتر نکلتا ہے جو اڑ جاتا ہے لیکن جوزف خاموش بیٹھا رہا تھا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہو عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر مسکرا کر

دوبارہ ٹائیگر اور جوانا سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔

"ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ معبد اوپن ہونے کے بعد یہ ناروت جادو یا ناروت مذہب کیسے ختم ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اصل میں اس کا مرکزی نقطہ اس راہول پجاری کی روح اور اس کی شیطانی طاقت ہے۔ اس نے روح کا تعلق اپنے جسم کے ساتھ اس انداز میں رکھا ہوا ہے کہ جب تک اس کا جسم گل سڑ کر ختم نہ ہو جائے اس وقت تک اس کی روح اس دنیا سے باہر عالم ارواح میں نہ جا سکے اور اس کے لئے ضروری تھا کہ اس معبد کو اور جس تابوت میں اس کا جسم موجود ہے اس طرح خفیہ رکھا جائے کہ اس تک عام ہوا نہ پہنچ سکے اور وہ گلنے سڑنے سے محفوظ رہے اور اب جیسے ہی یہ معبد اوپن ہوگا اس کا تابوت کھول دیا جائے گا تو صدیوں سے محفوظ اس کا جسم ایک لمحے میں گل سڑ جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا وہ لنک ختم ہو جائے گا اور اس کی روح عالم ارواح میں اپنے گناہوں کا حساب کتاب دینے پہنچ جائے گی اور چونکہ یہ شیطانی مذہب ہے، گناہوں کا مذہب ہے، اس مذہب میں سوائے کھلے عام گناہوں کے اور کچھ نہیں ہے اس لئے اس کے پیچھے تحفظ کی طاقت اس راہول پجاری کی روح کی طاقت ہی ہے۔ جب یہ طاقت ختم ہو جائے گی اور انتظامیہ کو اسے ختم کرنے کے لئے کسی قسم کی رکاوٹ درپیش نہ ہو گی۔ اس طرح یہ شیطانی گروہ ترقی کرنے کی بجائے تیزی سے ختم ہو جائے گا اور اس

طرح یہ شیطانی باب ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار ٹائیگر کے ساتھ ساتھ جوانا نے بھی اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اس کی ذہنی الجھن بھی عمران کے اس جواب سے ختم ہو گئی ہو۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر ناصر کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا چمڑے کا بیگ تھا۔ اس نے بیگ ان کے سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھا اور پھر بیگ کی زپ کھول کر اس نے وہ صندوقچہ اندر سے نکال کر اسے بھی میز پر رکھ دیا۔ صندوقچہ چھوٹا سا تھا۔ گہرے براؤن رنگ کی لکڑی کا بنا ہوا تھا اور اس پر ایک انسانی خاکہ بنا ہوا تھا جس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں۔ صندوقچہ اپنی ساخت کے اعتبار سے بے حد پرانا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اسے اٹھا کر الٹ پلٹ کر دیکھنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے اسے ہلایا لیکن یوں لگتا تھا جیسے وہ اندر سے خالی ہونے کی بجائے لکڑی کا ایک ٹھوس ٹکڑا ہو۔ اس میں نہ کوئی لکیر تھی اور نہ ہی کوئی درز تھی اور نہ ہی کوئی جوڑ وغیرہ۔

"آپ نے اسے کس طرح کھولنے کی کوشش کی تھی"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس کی ٹی ایس ایم پر سکریننگ کی تاکہ اس کے کھلنے کا طریقہ سامنے آ جائے لیکن تم یہ سن کر حیران رہ جاؤ گے کہ ٹی ایس ایم مشین نے اسے ٹھوس ظاہر کیا ہے حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ اس سکریننگ سے سب کچھ سامنے آ جاتا ہے لیکن بہرحال اس کی ساخت بتا

ہی ہے کہ یہ صندوقچہ ہے اور اسے ٹھوس نہیں کہا جا سکتا۔ پھر میں نے اسے جلا کر کھولنے کی کوشش کی لیکن آگ یا تیزاب نے اس پر وئی اثر نہیں کیا۔ یہ ویسے کا ویسا ہی تھا۔ پھر رات کو نیم خوابی کی حالت میں مجھے بتایا گیا کہ اگر میں نے اسے کھولنے کی کوشش کی تو یں ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ بات میرے ذہن میں اس طرح راسخ ہو گئی کہ میں نے اسے بیگ میں بند کر کے سیف کے خفیہ خانے میں رکھ دیا اور بھول گیا۔ آج تمہارے ہمت دلانے پر میں اسے اٹھا کر لے یا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کو کہاں سے ملا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"قدیم مصری شاہی علاقے کے ایک عام سے مقبرے سے۔ اس یں تہہ خانہ دریافت ہوا تو اس تہہ خانے میں بس یہی صندوقچہ موجود تھا اور کچھ نہ تھا جبکہ شاہی مقبروں کے تہہ خانوں میں بے حد قیمتی نوادرات ملتے ہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیا۔

"اس صندوقچے کو دیکھنے کے بعد یہ بات تو بہرحال طے ہو گئی کہ ڈاکٹر کرستان نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے اور اس صندوقچے میں اس راہول پجاری کے خفیہ معبد کا راز موجود ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اسے کھولا کیسے جائے"...... عمران نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں عمران صاحب۔ میں نے آپ کے کہنے پر یہ صندوقچہ لا کر دے دیا ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیا۔

"جوزف۔ تم خاموش ہو اور تم نے اس صندوقچے میں کوئی دلچسپی

ہی نہیں لی۔ کیوں"...... عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"باس۔ یہ صندوقچہ تو انتہائی آسانی سے کھل سکتا ہے لیکن اسے کھولنے والا اور اسے کھولنے کا حکم دینے والا دونوں یقیناً ہلاک ہو جائیں گے"...... جوزف نے بڑے سپاٹ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ بتاؤ کیسے کھل سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ اس طرح آپ ہلاک ہو سکتے ہیں۔ اس لئے میں نہیں بتا سکتا"...... جوزف نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری ہلاکت کی فکر چھوڑو۔ ترکیب بتاؤ"...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ آپ مجھے گولی مار دیں لیکن میں آپ کو ہلاک ہوتا نہیں دیکھ سکتا"...... جوزف شاید زندگی میں پہلی بار عمران کے سامنے اکڑ گیا تھا۔

"یہ میرا حکم ہے"...... عمران کا لہجہ مزید سخت ہو گیا تھا۔

"یہ غلام اپنے آقا پر قربان تو ہو سکتا ہے لیکن غلام یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ آقا ان شیطانی طاقتوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے۔ اس لئے میں اپنی قربانی دے رہا ہوں"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور اس طرح سامنے والی دیوار کی طرف دوڑنے لگا جیسے وہ

پوری قوت سے اپنا سر دیوار سے مارنا چاہتا ہو۔

"رک جاؤ"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بولنے کی بجائے وہ پھنکار رہا ہو اور دوڑتا ہوا جوزف بالکل اس طرح رک گیا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے پتھر کا بنا دیا ہو۔ اچانک رکنے کی وجہ سے اس کا جسم چند لمحوں تک جھولتا رہا اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔

"واپس آؤ"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا تو جوزف واپس مڑا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا واپس آ کر کھڑا ہو گیا۔ ڈاکٹر ناصر، ٹائیگر اور جوانا تینوں حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔

"تو اب تمہاری سرکشی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ تم میری اجازت کے بغیر خودکشی کرنے جا رہے تھے۔ کیوں"...... عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں آپ پر قربان ہونے جا رہا تھا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"سنو۔ اب اگر تم نے دوبارہ میرے حکم کی تعمیل سے گریز کیا تو ماکاٹی جنگل میں سفید انڈے دینے والی سرخ چیل زرد انڈے دینا شروع کر دے گی"...... عمران نے اسی طرح پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو جوزف کا جسم یکلخت اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے اچانک جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بگڑ گیا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں باس۔ ایسا مت کرو۔ اسے روکو باس۔ پلیز اسے

روکو ورنہ عظیم تباہی آجائے گی۔زرد انڈوں سے نکلنے والی تباہی پوری دنیا کو گھیر لے گی۔اوہ نہیں۔سب کچھ ختم ہو جائے گا"۔جوزف نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"فادر جوشوا کا حلف دو"...... عمران نے کہا تو جوزف نے جلدی سے ایک ہاتھ اٹھا کر مخصوص قبائلی انداز میں حلف دینا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔اب یہ سرخ چیل زرد انڈے نہیں دے گی۔میں نے اسے روک دیا ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اس طرح اطمینان بھرا طویل سانس لیا جیسے واقعی قیامت برپا ہونے سے رک گئی ہو۔

"ہاں۔اب بتاؤ کہ اسے کھولنے کی کیا ترکیب ہے۔بولو"۔عمران نے کہا۔

"بب۔بب۔باس"...... جوزف نے ہچکچا کر کچھ کہنا چاہا۔

"تم نے حلف دیا ہے۔پھر"...... عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس۔آپ یہ صندوقچہ مجھے دیں اور خود اس مکان سے باہر چلے جائیں۔میں اسے کھول دوں گا۔اس طرح آپ بچ جائیں گے اور آپ کو میری لاش کے ساتھ ساتھ کھلا ہوا صندوقچہ بھی مل جائے گا"۔جوزف نے کہا۔

"کیا تمہارا خیال ہے کہ شیطان اور شیطانی طاقتیں اس قدر طاقتور

ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو بدل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔لیکن"...... جوزف نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کوئی لیکن ویکن نہیں۔سنو۔آئندہ میرے سامنے ایسے الفاظ دوبارہ کہے تو تمہارا وہ حشر ہو گا کہ افریقہ کی قدیم داستانیں سنانے والے پتھر کے ہو جائیں گے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔تم نے اپنے غلام کو ایسے امتحان میں ڈال دیا ہے جس سے وہ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتا۔فادر جوشوا مجھے معاف کر دینا میری وجہ سے میرا آقا بھی نقصان اٹھا رہا ہے۔فادر جوشوا مجھے معاف کر دینا"...... جوزف نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم یہ رونا دھونا چھوڑو اور بتاؤ کہ یہ صندوقچہ کیسے کھل سکتا ہے"۔عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر ناصر خنجر مل جائے گا"...... جوزف نے ڈاکٹر ناصر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔کیوں"...... ڈاکٹر ناصر نے چونک کر کہا۔

"خنجر مجھے لا دیں"...... جوزف نے کہا تو ڈاکٹر ناصر اٹھا اور خاموشی سے چلتا ہوا ایک بار پھر کمرے سے نکل گیا۔جوزف سر جھکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا جبکہ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا تھا۔ٹائیگر اور جوانا بھی خاموش تھے۔تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر ناصر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر موجود تھا۔خنجر جوزف نے لے لیا۔

"مجھے معاف کر دینا فاردجو شوا۔ میری وجہ سے باس"۔ جوزف نے کہنا شروع کیا لیکن پھر فقرہ مکمل کئے بغیر خاموش ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کی نوک سے صندوقچے پر بنے ہوئے انسانی خاکے کی ایک گہری سرخ آنکھ پر کراس کا نشان ڈالا اور اس نے ایک بار پھر عمران کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اسے یقین ہو کہ عمران اسے مزید کچھ کرنے سے روک دے گا۔

"جلدی کھولو اسے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوزف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوسری آنکھ پر بھی خنجر کی نوک سے کراس کا نشان ڈال دیا۔ اس کے ساتھ ہی خوفناک کڑاکا ہوا اور دوسرے لمحے جوزف اس طرح اچھل کر پشت کے بل فرش پر گرا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر نیچے پھینک دیا ہو۔ اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا تھا۔ آنکھیں باہر کو ابل آئی تھیں اور چہرہ انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر جوزف کی طرف لپکا۔ اس نے انتہائی تیزی سے آیت الکرسی پڑھ کر جوزف پر پھونک ماری تو جوزف کا کانپتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ بالکل اس طرح جیسے جوزف کی روح اس کے جسم کا ساتھ چھوڑ گئی ہو لیکن اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں زندگی کی چمک بھی بہرحال موجود تھی۔ عمران نے دوسری بار آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری تو جوزف کے جسم میں ہلکی سی حرکت نمودار ہوئی۔ بالکل ایسے جیسے وہ گہری بے ہوشی سے ہوش میں آنے کے پراسس سے گزر رہا ہو اور پھر عمران نے تیسری

بار آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونک ماری تو جوزف ایک جھٹکے سے سمٹا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آقا۔ تم عظیم ہو۔ تم نے مجھے اس خوفناک موت سے بچا لیا ہے اور تم خود بھی بچ گئے ہو۔ تم عظیم ہو آقا"...... جوزف نے ایک لمحے کے لئے اپنے آپ کو دیکھا اور پھر اس نے عمران کے سامنے سر جھکا دیا۔

"میں نے تمہیں نہیں بچایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس میز کی طرف مڑ گیا جس پر صندوقچہ ابھی تک پڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر، جوانا اور ڈاکٹر ناصر تینوں بت بنے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے صندوقچہ اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اب اس میں ڈھکن کی واضح لکیر نظر آنے لگ گئی تھی اور چند لمحوں بعد عمران نے اس ڈھکن کو کھولا تو اندر موجود سیاہ رنگ کی کسی دھات کی ایک چھوٹی سی انگوٹھی موجود تھی۔ انگوٹھی میں سیاہ رنگ کا نگینہ موجود تھا لیکن اس نگینے اور انگوٹھی کے درمیان خلا سا تھا جس میں کوئی کھال نما چیز تہہ کر کے رکھی گئی تھی۔ عمران نے ایک طرف پڑا ہوا خنجر اٹھا کر اس کی نوک کی مدد سے نگینہ ہٹایا تو ایک طویل سانس لیا۔ وہ واقعی کسی جانور کی کھال تھی جسے بڑی مہارت سے تہہ کر کے نگینے کے نیچے رکھا گیا تھا۔ عمران نے اسے اٹھایا اور جب اس نے اسے کھولا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔اوہ۔یہ تو واقعی نقشہ ہے"....... عمران نے کہا۔

"نقشہ۔اوہ۔اوہ۔دکھاؤ مجھے"....... ڈاکٹر ناصر نے پہلی بار چونک کر کہا اور پھر اس نے عمران کے ہاتھ سے کھال کا وہ ٹکڑا جھپٹ لیا۔ اس پر واقعی کوئی نقشہ سا بنا ہوا تھا۔

"مجھے اسے دیکھنا ہوگا۔یہ واقعی انتہائی قدیم ترین نقشہ ہے۔ کلیدانی مصر کا"....... ڈاکٹر ناصر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ وہ نقشہ اٹھائے تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"باس۔اس کا مطلب ہے کہ جوزف درست کہہ رہا تھا"۔ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔یہ شیطانی طاقتیں بہرحال اپنا کھیل تو کھیلتی ہیں لیکن مقدس اور روشن کلام سے ان کا کھیل ختم ہو جاتا ہے۔اب دیکھو تین بار آیت الکرسی پڑھ کر پھونکنے سے ان کا یہ سارا کھیل ختم ہو گیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ماسٹر۔جوزف کا یہ خیال تو غلط نکلا کہ آپ بھی اس کے ساتھ ہی ہلاک ہو جائیں گے"....... جوانا نے کہا۔

"اگر میں مسلمان نہ ہوتا تو شاید ایسے ہی اثرات مجھ پر بھی ہو جاتے لیکن ایمان کی طاقت سے بڑھ کر اور کوئی دنیاوی طاقت ایسا نہیں کر سکتی"....... عمران نے کہا۔

"لیکن باس۔حیرت ہے کہ جو کام ڈاکٹر ناصر نہیں کر سکا وہ جوزف

نے کتنی آسانی سے کر لیا ہے"....... ٹائیگر نے کہا۔

"ارے ہاں۔جوزف تمہیں یہ طریقہ کیسے معلوم تھا"....... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جوزف سے کہا۔

"آقا۔چارکانی عظیم وچ ڈاکٹر تھا اور آقا وہ معبدوں کے تمام صندوقچوں کو کھولنے کا علم جانتا تھا۔اس نے مجھے بتایا تھا کہ جس صندوقچے پر آنکھیں بنی ہوئی ہوں اسے کھولنے کا راز ان آنکھوں میں ہی ہوتا ہے۔ان کو اندھا کر دو تو سحر بھی اندھا ہو جاتا ہے اور صندوقچہ کھل جاتا ہے"....... جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"ماسٹر۔یہ جوزف آپ کو کہاں سے ملا تھا"....... اچانک جوانا نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ ٹائیگر بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"....... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ آپ اسے افریقہ کے کسی وچ ڈاکٹر سے لے آئے تھے یا اسے بھی آپ نے وہاں کے کسی جنگل سے اس طرح پکڑ لیا تھا جیسے کسی جانور کو پکڑا جاتا ہے"....... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی بات نہیں۔یہ ایک مجرم کا باڈی گارڈ تھا اور یہ بھی اپنے آقا کے ساتھ میرے مقابلے پر آیا اور نتیجہ آج تک بھگت رہا ہے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس نے اس وقت بھی آپ پر کوئی نہ کوئی افریقی حربہ ہی استعمال کیا ہوگا۔ میری طرح مارشل آرٹ کا استعمال نہ کیا ہوگا"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اسے ویسے ہی میرے اندر کسی وچ ڈاکٹر کی روح نظر آگئی تھی ورنہ یقین کرو جوزف بہترین اور ناقابل شکست باکسر بھی تھا اور مارشل آرٹ کا بھی ماہر۔ خاص طور پر افریقہ کے ایک قبیلے میں استعمال ہونے والا مارشل آرٹ کا ایک خاص طریقہ جسے خاشام کہا جاتا ہے، اس کا یہ ماہر تھا اور یہ اس قدر خوفناک طریقہ ہوتا ہے کہ مقابل چند لمحوں سے زیادہ ٹھہر ہی نہیں سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس نے کبھی اس کا کوئی مظاہرہ تو نہیں کیا"...... جوانا نے کہا۔

"شکر کرو کہ نہیں کیا۔ ورنہ تم زندہ نظر نہ آتے کیونکہ پھر مقابل کا زندہ رہنا ناممکن ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈاکٹر ناصر بڑے پرجوش انداز میں دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"یہ۔ یہ اصل نقشہ ہے۔ بالکل اصل نقشہ ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں اسے۔ میں سمجھ گیا ہوں اسے"...... ڈاکٹر ناصر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے اس طرح جگمگا

رہا تھا جیسے اس کی کھال کے نیچے ہزاروں وولٹیج کے بلب جل رہے ہوں۔

"مجھے یقین تھا ڈاکٹر ناصر کہ آپ جیسا صاحب علم ہی اسے پڑھ سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی اصل نقشہ ہے اور شاید یہ اس وقت دنیا کا واحد نقشہ ہے جو سب سے قدیم دور کا ہے۔ اس سے پہلے مجھے اس قدر قدیم نقشہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ بہرحال اس میں راہول پجاری کے معبد کی نشاندہی موجود ہے اور جس جگہ یہ معبد ہے آج کل وہاں شاگاری جنگل ہے۔ اس جنگل میں ایک چشمہ ہے جسے مصر کے لوگ شیطانی چشمہ کہتے ہیں کیونکہ اس چشمے تک پہنچنے والا انسان فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ معبد اس چشمے کے نیچے ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"اوہ۔ مجھے یاد ہے۔ پہلے بھی کسی نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے ڈاکٹر ناصر کہ کسی معبد پر کوئی چشمہ صدیوں تک چلتا رہے۔ پانی تو ظاہر ہے زمین کی تہہ سے ہی اکٹھا ہو کر نکلتا ہے اور معبد تو اس کے درمیان ہو ہی نہیں سکتا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ عام لوگوں میں اس چشمہ کے بارے میں جو باتیں پھیلی ہوئی ہیں وہ درست ہیں۔ یہ واقعی شیطانی چشمہ ہے اور شیطانی طاقت سے بہہ رہا ہے تاکہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکے کہ چشمے کے نیچے بھی

معبد ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا آپ کو اپنی ریڈنگ پر مکمل اعتماد ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں تک میں مطمئن ہوں کہ میری ریڈنگ درست ہے"۔ ڈاکٹر ناصر نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تو اس بار آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں گے اور اس چشمے سے ہٹ کر ہم اس کو کھولیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ جب تک یہ چشمہ بند نہیں ہوتا یہ معبد کسی طرح بھی سامنے نہیں آئے گا کیونکہ شیطانی طاقتیں اس کی حفاظت کر رہی ہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"آپ چلیں تو سہی۔ وہاں پہنچ کر کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ہمیں وہاں معبد کو کھودنے اور اوپن کرنے کے لئے باقاعدہ مشینری اور عملہ لے جانا ہو گا اور یہاں مصر میں کوئی بھی آدمی اس شاگاری جنگل میں جانے کے لئے تیار نہیں ہو گا کیونکہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ یہ شیطان کا جنگل ہے۔ یہاں جانے والا آدمی کبھی زندہ واپس نہیں آسکتا"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم خود وہاں جا کر اس جنگل کو آگ لگا دیں تاکہ نہ رہے گا جنگل اور نہ لوگ خوفزدہ ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جوزف نے جس طرح یہ صندوقچہ کھولا ہے اور جس طرح تم نے اسے مرنے سے بچالیا ہے یہ سب باتیں اگر میرے سامنے نہ ہوتیں تو شاید میں مر کر بھی ان پر یقین نہ کرتا۔ لیکن اب مجھے یقین ہے کہ تم ایسا کر سکتے ہو اور شاید اسی لئے یہ شیطانی طاقتیں تم سے خوفزدہ بھی ہیں۔ تمہیں جو کچھ چاہئے مجھے بتا دو۔ میں انتظامات کر دیتا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"پہلے تو ہمیں کھانا چاہئے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار اچھل پڑے۔ دوسرے لمحے ان کے چہرے پر گہری شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری۔ واقعی مجھے اس کا پہلے خیال رکھنا چاہئے تھا۔ میں بندوبست کراتا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے ایک بار پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

راگو شاگاری جنگل کے تقریباً درمیان میں بنے ہوئے ایک لکڑی کے بڑے سے کیبن کے سامنے زمین پر بچھی ہوئی ریچھ کی کھال پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت اسے دیکھ کر کوئی یقین سے یہ نہ کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی قبرستان کے اس کمرے میں رہنے والا بوڑھا راگو ہے۔ اس وقت وہ بھرپور جوان نظر آ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب سے بھرا ہوا ایک بڑا سا گلاس موجود تھا جس کا رنگ گہرا براؤن تھا اور وہ اس طرح گھونٹ گھونٹ لے کر شراب پی رہا تھا کہ جیسے باقاعدہ اس کا لطف لے رہا ہو کہ اچانک دور سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی بچہ رو رہا ہو اور راگو یہ آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس کھال پر رکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں سامنے موجود گھنے درختوں کے درمیان موجود گھنی جھاڑیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد ان جھاڑیوں میں سے ایک سیاہ رنگ کی بندریا

نکلی اور دوڑتی ہوئی راگو کے سامنے پہنچ کر اس نے سر زمین پر رکھ دیا۔ دوسرے لمحے اس کے جسم کے گرد دھواں پھیلا اور پھر جب دھواں چھٹا تو وہاں بندریا کی بجائے ایک سیاہ رنگ کی انتہائی بدصورت شکل کی عورت موجود تھی جس کے جسم پر بھی سیاہ رنگ کا ہی لباس تھا۔

"تم کیوں آئی ہوں کولی" .... راگو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پرشاکی تمہارے دشمنوں نے مقدس صندوقچہ کھول لیا ہے اور مقدس روح کے معبد کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔ اب وہ یہاں جنگل میں آ رہے ہیں" .... اس عورت نے اپنی چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ یہاں آ کر سوائے ہلاک ہونے کے وہ اور کیا کر سکتے ہیں" .... راگو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو مجھے یہاں آنا پڑا ہے پرشاکی کہ تم انہیں جانتے نہیں ہو۔ انہیں معلوم ہے کہ یہ جنگل شیطانی طاقتوں سے بھرا ہوا ہے اس لئے وہ اس جنگل کو آگ لگا کر ختم کرنا چاہتے ہیں اور تم جانتے ہو پرشاکی کہ آگ شیطانی طاقتوں کو فنا کر دیتی ہے"۔ اس عورت نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو ان کا یہاں پہنچنے سے پہلے ہی خاتمہ کرنا ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ میں کر لوں گا ان کا خاتمہ" .... پرشاکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں پریشانی کا کوئی تاثر موجود

نہ تھا۔

"پرشاکی تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تمہاری شیطانی طاقتیں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ان کے پاس روشنی کی عظیم طاقتیں موجود ہیں۔ روشن کلام روشنی ہی روشنی ہے اس لئے پرشاکی اگر تم انہیں ہلاک کرنا چاہتے ہو تو تمہیں شیطانی طاقتوں سے ہٹ کر کچھ سوچنا ہو گا"...... عورت نے جواب دیا تو راگو بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔اور کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔کیا میں شہر سے آدمی بلواؤں جو انہیں ہلاک کر دیں"...... راگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔یہ لوگ عام آدمیوں کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ تمہیں انہیں دھوکے اور عیاری سے ہلاک کرنا ہو گا۔ تم ایسا کرو کہ تم باکری کو طلب کرو۔ باکری تمہیں کوئی نہ کوئی طریقہ بتا دے گی۔ میں جا رہی ہوں۔ میں جا رہی ہوں۔ہوشیار رہنا پرشاکی۔ ہوشیار رہنا"...... اس عورت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے گرد دھواں نمودار ہوا۔چند لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو وہی سیاہ رنگ کی بندریا وہاں موجود تھی۔وہ تیزی سے پلٹی اور دوڑتی ہوئی ان جھاڑیوں میں غائب ہو گئی جہاں سے وہ نمودار ہوئی تھی۔راگو چند لمحے خاموش بیٹھا رہا اور پھر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر زور سے پھونک ماری تو ایک درخت سے ایک بڑا سا سیاہ رنگ کا پھل نیچے گر کر پھٹا اور اس میں سے ایک سیاہ رنگ کا چھپکلی نما کیڑا رینگتا ہوا باہر آ گیا اور

پھر اس کیڑے کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا چھا گیا اور چند لمحوں بعد جب دھواں غائب ہوا تو وہاں ایک پستہ قد لیکن خاصے بھاری جسم کی عورت کھڑی تھی جس کی آنکھیں بالکل سفید تھیں۔ان میں سیاہی کا نقطہ تک موجود نہ تھا۔ یہ باکری تھی۔ شیطان کی ایک ایسی طاقت جس کا کام دنیا میں عیاری اور مکاری کو فروغ دینا تھا۔

"باکری حاضر ہے آقا"...... اس عورت نے باریک سی آواز میں کہا۔

"بیٹھ جاؤ باکری۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ ماروتی مجھے کیا اطلاع دے کر گئی ہے"...... راگو نے کہا۔

"ہاں آقا مجھے معلوم ہے اور آقا مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ماروتی نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے"...... باکری نے کہا۔

"تو پھر مجھے کیا کرنا چاہئے۔ان کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے"۔راگو نے کہا۔

"آقا۔دھوکے اور عیاری سے"...... باکری نے جواب دیا۔

"وہی تو پوچھ رہا ہوں کہ کیسے"...... راگو نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آقا۔انہیں ڈاکٹر ناصر نے اصل حقیقت بتا دی ہے اور وہ تمام انتظامات کر کے یہاں پہنچ رہے ہیں۔وہ سرنگ لگا کر معبد میں داخل ہونا چاہتے ہیں کیونکہ انہیں تاروت چشمہ بند کرنے کی کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آ رہی۔ ڈاکٹر ناصر اور اس آدمی عمران کے درمیان جو

بات چیت ہوئی ہے اس کے مطابق وہ چشمہ سے مغرب کی طرف دو سو
گز کے فاصلے پر جدید مشینوں کے ذریعے پہلے نیچے گہرائی میں سرنگ
لگائیں گے اور پھر گہرائی میں پہنچ کر وہ مشرق کی طرف سرنگ لگا کر
معبد میں داخل ہوں گے۔ ڈاکٹر ناصر نے اس سلسلے میں انتظامات
شروع کر دیئے ہیں اور ان انتظامات میں اسے دو روز لگ جائیں گے
اس لئے کم از کم دو روز بعد یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے۔ تم ان کا وہاں
کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ یہ روشنی کے لوگ ہیں اور ان کے پاس روشن
کلام موجود ہے جس کے سامنے نہ کوئی جادو ٹھہر سکتا ہے اور نہ کوئی
اندھیرا۔ اس لئے تمہیں یہاں ان کا انتظار کرنا ہو گا"...... باکری نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا یہاں پہنچ کر وہ روشنی کے لوگ نہیں رہیں گے"۔ راگو نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ ان کے خلاف اگر تم نے تاروتی جادو یا اپنی شیطانی قوتیں
استعمال کیں تو تم ناکام رہو گے کیونکہ ان پر ان کا اثر نہیں ہو گا۔ تم
ان پر عام چیزوں کا استعمال کرو۔ یہ لوگ اپنے ساتھ کھدائی کے لئے
جن لوگوں کو لے آئیں گے وہ عام لوگ ہوں گے۔ ان کے پاس نہ
روشن کلام ہو گا اور نہ ہی ان کی روحیں روشنی کے اعلیٰ مقام پر پہنچی
ہوئی ہوں گی۔ اس لئے تمہاری طاقتیں آسانی سے ان کے ذہنوں پر
قبضہ کر کے ان سے اپنی مرضی کا کام کرا سکتی ہیں۔ جب یہ سرنگ لگا
لیں گے تو لازماً اس سرنگ کے ذریعے وہ معبد میں داخل ہونا چاہیں

گے۔ اب تم نے دو کام کرنے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم نے اصل معبد
سے پہلے ہی تاروت جادو کے ذریعے ایک نقلی معبد تیار کرنا ہے اور
سرنگ بنانے والوں کے ذہنوں پر قبضہ کر کے تم نے سرنگ اس
نقلی معبد میں کھول دینا۔ یہ نقلی معبد تم تاروت کے سب سے
خطرناک جادو مہادوکا کی مدد سے بنا سکتے ہو۔ یہ لوگ اس معبد میں
داخل ہوں گے تو مہادوکا کے ذریعے معبد کو بند کر دینا اور پھر
مہادوکا ان سب کو اپنے ساتھ اندر سے آسانی سے باہر لے آئے گا۔
تم نے انہیں اس چشمے کے اندر ڈال دینا ہے۔ اس کے بعد انہیں باہر
نکال دینا۔ اس کے ساتھ ہی ان کی ذہنی اور جسمانی طاقتیں اس قدر
کمزور ہو جائیں گی کہ پھر تم جس طرح چاہو ان کا خاتمہ کر سکتے ہو۔ باہر
تم انہیں گولیوں سے اڑا دینا یا پھر گردنیں دبا کر ان کا خاتمہ کر دینا۔
پھر یہ حقیر کینچوؤں سے بھی بدتر ہو جائیں گے اور نہ ہی روشن کلام ان
کی مدد کر سکے گا اور نہ ہی روشنی کی طاقتیں کیونکہ مہادوکا معبد میں بند
ہونے سے اور پھر تاروتی چشمے کے پانی میں نہانے کے بعد یہ پاک
نہیں رہیں گے"...... باکری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ انتہائی کامیاب منصوبہ ہے یہ۔ بہت خوب۔ تم واقعی
انتہائی عیار اور مکار ذہن کی مالک ہو باکری۔ اب مجھے پوری طرح
تسلی ہو گئی ہے۔ اب باقی کام میں خود سنبھال لوں گا"...... راگو نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آقا۔ ان سب میں سے صرف دو آدمی خطرناک ہیں جو اس

منصوبے کو ختم کر سکتے ہیں۔ ایک ان کا لیڈر جس کا نام عمران ہے
اور دوسرا آدمی افریقی نژاد حبشی ہے جس کا نام جوزف ہے۔ یہ جوزف
میلوں دور سے شیطانی قوتوں کی بو سونگھ سکتا ہے۔ افریقہ کے وچ
ڈاکٹروں کا یہ پسندیدہ آدمی ہے اور کئی بڑے بڑے وچ ڈاکٹروں نے
اس کے سر پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے ہیں اور یہ ایسے ایسے طریقوں سے
واقف ہے کہ جس کا علم شاید بڑے شیطان کو بھی نہ ہو۔ جن کی مدد
سے یہ شیطانی قوتوں کو بے بس کر دیتا ہے اس لئے جب یہ لوگ
یہاں پہنچیں تو تم نے یہاں سے نہ صرف خود چلے جانا ہے بلکہ یہاں
سے اپنی تمام شیطانی طاقتوں کو بھی ہٹا لینا ہے۔ البتہ تمہاری طاقتیں
صرف دور سے ان کی نگرانی کرتی رہیں۔ مہامدوکا معبد تم نے پہلے سے
تیار کر لینا ہے جو تم آسانی سے کر سکتے ہو۔ پھر جب یہ اس معبد میں
داخل ہوں اور مہامدوکا تمہارے حکم پر انہیں زندہ نکال کر چشمے میں
ڈال دے تب تم نے واپس آنا ہے اور پھر جو تمہارا دل چاہے ان سے
کرنا۔ لیکن اگر انہوں نے پہلے تمہاری یا تمہاری طاقتوں کی بو سونگھ لی
تو پھر یہ مہامدوکا معبد میں داخل ہی نہیں ہوں گے"۔ باکری نے کہا۔
"لیکن اگر ہم یہاں موجود نہیں ہوں گے تو پھر تاروتی جادو کی
حفاظت کون کرے گا"...... راگو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"مہامدوکا کرے گا۔ مہامدوکا زمین کے اندر کام کرنے والا جاندا
ہے اس لئے اس کی بو باہر نہیں آتی"...... باکری نے جواب دیا۔
"لیکن اگر یہ مہامدوکا معبد کی بجائے مقدس روح کے اصل معبد

میں داخل ہو گئے تو پھر"...... راگو نے قدرے پریشان سے لہجے میں
کہا۔
"اس کے لئے تمہیں کھدائی کرنے والوں کے ذہنوں کو پہلے سے
قابو کرنا ہو گا لیکن اس طرح نہیں کہ انہیں معلوم ہو جائے۔ بس وہ
کھدائی اس طرح کریں کہ سرنگ مہامدوکا معبد میں ہی پہنچے اور
مہامدوکا معبد کو تم نے بالکل اسی طرح بنانا ہے جس طرح مقدس
روح کا معبد ہے۔ صرف فرق اتنا ہو گا کہ مہامدوکا معبد کے اندر موجود
تابوت میں مقدس پجاری کا اصل جسم موجود نہیں ہو گا"۔ باکری نے
کہا۔
"کیا تم یہ سارا کام کر سکتی ہو"...... راگو نے چند لمحے خاموش
رہنے کے بعد کہا۔
"ہاں آقا۔ میں کر سکتی ہوں لیکن تمہیں معلوم ہے کہ مہامدوکا کا
جادو میری پہنچ سے باہر ہے۔ تم پرشاکی ہو اگر تم مجھے تاروتی مہاگی بنا
دو تو پھر میں یہ سب کچھ آسانی سے کر لوں گی اور تمہیں انگلی بھی نہ
ہلانی پڑے گی"...... باکری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"پہلے مقدس روح کا حلف دو کہ تم مہاگی بننے کے باوجود میرے
حکم سے باہر نہیں جاؤ گی"...... راگو نے کہا تو باکری نے باقاعدہ
مخصوص انداز میں حلف دیا۔
"آؤ آگے اور میرے سامنے بیٹھ جاؤ تاکہ میں تمہیں مہاگی بنا
دوں"...... راگو نے کہا تو وہ عورت آگے بڑھی اور راگو کے سامنے

دوزانو ہو کر بیٹھ گئی۔ راگو نے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس عورت کا چہرہ اس طرح ڈھانپ لیا جیسے اس کی ناک اور منہ بند کر رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر زور سے باکری پر پھونک ماری تو باکری کا جسم یکلخت دھوئیں میں تبدیل ہوتا چلا گیا لیکن راگو کے دونوں ہاتھ اسی طرح فضا میں موجود تھے جیسے ایک ہاتھ عورت کے سر پر ہو اور دوسرا ہاتھ اس کے چہرے پر موجود ہو۔ تھوڑی دیر بعد دھواں دوبارہ مجسم ہونا شروع ہو گیا اور چند لمحوں بعد جب دھواں پوری طرح مجسم ہو گیا تو اب وہاں پستہ قد اور بھاری جسم کی عورت کی بجائے ایک انتہائی خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ قدیم مصری حسن کی مالکہ لیکن اس کے جسم پر انتہائی جدید ترین انداز کا لباس تھا اور راگو اسے دیکھ کر مسکرا دیا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ ہٹا لئے۔

"تم نے بڑا خوبصورت روپ دھارا ہے باکری مہاگی بن کر"۔ راگو نے پسندیدہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں حلف دیا ہے آقا اس لئے میں تو تمہاری لونڈی ہوں۔ یہ روپ میں نے اس لئے دھارا ہے کہ مجھ پر شک نہ کیا جائے۔ جس روپ میں اس وقت میں ہوں یہ روپ دارالحکومت کے ایک بہت بڑے خاندان جونی کی ایک لڑکی کا ہے اور اس کا نام کریمہ ہے۔ کریمہ جونی مصر کی سب سے خوبصورت لڑکی سمجھی جاتی ہے اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ کریمہ جونی مصری آثار قدیمہ کے محکمے کی

اعلیٰ عہدیدار بھی ہے اور قدیم معبدوں کے بارے میں اس کی معلومات بے حد وسیع ہیں۔ ڈاکٹر ناصر خاص طور پر اس کا معترف ہے۔ میں اس روپ میں اس سے جا کر ملوں گی تو مجھے یقین ہے کہ میں ان کے ساتھ یہاں آجاؤں گی اور پھر میرے لئے تمام کام انتہائی آسان ہو جائے گا"...... باکری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم بہرحال شیطانی طاقت ہو اور تم خود کہہ رہی تھی کہ وہ افریقی جوزف شیطانی طاقت کی بو میلوں دور سے سونگھ لیتا ہے۔ پھر کیا وہ تمہیں نہ پہچان لے گا"...... راگو نے کہا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے۔ اسی لئے تو میں نے یہ روپ دھارا ہے کیونکہ کریمہ جونی ایک قدیم مصری خوشبو لگانے میں پورے مصر میں مشہور ہے اور یہ خوشبو وہ خود تیار کرتی ہے اور پوری دنیا میں وہ واحد لڑکی ہے جس کے پاس یہ خوشبو ہے۔ اس خوشبو میں یہ صفت موجود ہے کہ اس سے شیطانی بو دب جاتی ہے اور وہ کسی صورت بھی اسے نہ سونگھ سکے گا"...... باکری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اصل لڑکی کا کیا ہو گا"...... راگو نے پوچھا۔

"میں اس کی رہائش گاہ پر جا کر اسے اپنی طاقت سے بے ہوش کر کے قید کر دوں گی اور پھر جب تک ان لوگوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا میں اسی روپ میں رہوں گی اور وہ قید رہے گی۔ بعد میں دیکھوں گی کہ اگر مجھے یہ روپ مستقل طور پر پسند آگیا تو میں اسی روپ میں رہوں

گی اور اصل کریمہ جونی کو ہلاک کر دوں گی اور اگر مجھے پسند نہ آیا تو میں کسی دوسرے روپ میں آجاؤں گی اور اسے رہا کر دوں گی"۔ باکری نے کہا۔

"تم اب مہاگی بن چکی ہو اس لئے اب تمہیں میرے ساتھ رہنا ہو گا"...... راگو نے کہا۔

"جیسے آپ حکم دیں آقا۔ ویسے ہی ہو گا۔ یہ دشمن تو ختم ہو جائیں"...... باکری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے ان کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ پھر ہم مرضی سے جو چاہیں گے کریں گے۔ اب تم جا سکتی ہو"...... راگو نے کہا تو باکری اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"آقا۔ تم بھی اسی وقت اپنی تمام شیطانی طاقتیں لے کر یہاں سے البانیو چلے جاؤ تاکہ تمہاری یا تمہاری طاقتوں کی بو بھی یہاں تک نہ پہنچ سکے۔ اب یہاں میری طاقتیں کام کریں گی"...... باکری نے کہا۔

"تاروت جادو کا خیال بھی تم نے رکھنا ہے"...... راگو نے کہا۔

"تم بے فکر رہو آقا۔ باکری کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا"۔ باکری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اس طرح غائب ہو گئی جیسے اس کا وجود ہی نہ ہو اور راگو نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ اسے یقین آگیا تھا کہ اب باکری کے ہاتھوں تاروتی دشمن ضرور ہلاک ہو جائیں گے۔

عمران ڈاکٹر ناصر کے ساتھ اس کی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ وہ ڈاکٹر ناصر اور جوزف کے ساتھ اس جنگل اور اس میں موجود چشمے کا معائنہ جیپ میں جا کر کر آیا تھا لیکن جنگل بھی عام سا تھا اور وہ چشمہ بھی۔ جو تقریباً جنگل کے درمیان میں واقع تھا اور کچھ دور آگے جا کر زمین میں ہی غائب ہو جاتا تھا۔ چشمے کے قریب ہی ایک چھوٹی سی قدیم طرز کی عمارت تھی جس میں صرف دو کمرے تھے۔ ان کی دیواروں پر عجیب و غریب شیطانی شکلوں والے جانوروں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں لیکن عمران کو نہ ہی اس جنگل میں کوئی پراسراریت نظر آئی تھی اور نہ ہی اس چشمے میں۔ البتہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس قدیم طرز کی عمارت اور اس کے اندر بنے ہوئے نقش و نگار کی وجہ سے اس بارے میں عجیب و غریب کہانیاں پھیل گئی ہوں گی اور صدیاں ہونے کی وجہ سے ذہنوں میں راسخ ہو گئی ہوں گی اور عوام اسی خوف

کی وجہ سے نہ اس جنگل میں داخل ہوتے ہوں گے اور نہ اس چشمے کے قریب جاتے ہوں گے۔

"ڈاکٹر صاحب کیا آپ نے اس نقشے کو درست طور پر پڑھا ہے"...... عمران نے اچانک کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... ڈاکٹر ناصر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ آپ کے مطابق اس جنگل کے اندر موجود یہ چشمہ راہول پجاری کے اس خفیہ معبد کے اوپر موجود ہے اور یہ جنگل بھی انتہائی خطرناک اور پراسرار ہے اور یہ چشمہ بھی۔ اور آج تک جو کوئی بھی اس جنگل میں داخل ہوا ہے یا اس چشمے تک پہنچا ہے پھر زندہ واپس نہیں آسکا لیکن مجھے تو وہاں نہ کوئی اسرار محسوس ہوا ہے اور نہ ہی کوئی خطرناک بات۔ بس عام سا جنگل ہے اور عام سا چشمہ۔ جوزف سے بھی میں نے پوچھا تو اس نے بھی یہاں کسی قسم کی شیطانی قوتوں کی نشاندہی نہیں کی جبکہ اگر واقعی یہ جگہ ہی راہول پجاری کا معبد ہے تو پھر یہاں تو تاروتی جادو اور تاروتی شیطانی قوتوں کا پورا ہولڈ ہونا چاہئے تھا لیکن وہاں تو کچھ بھی نہیں۔ سوائے اس قدیم طرز کی عمارت کے اور اس عمارت کی طرز تعمیر قدیم ضرور ہے لیکن اسے بنے ہوئے زیادہ طویل عرصہ نہیں گزرا اس لئے میں پوچھ رہا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ نے نقشہ ہی غلط پڑھا ہو"۔ عمران نے تفصیل بیان

کرتے ہوئے کہا۔

"جس پوائنٹ کو سامنے رکھ کر تم نے یہ بات کی ہے اس لحاظ سے تمہارا شک درست ہو سکتا ہے۔ ویسے تمہارے مجبور کرنے پر میں پہلی بار وہاں گیا ہوں ورنہ اس سے پہلے جو کچھ میں نے تمہیں بتایا تھا وہ صرف سنی سنائی باتیں تھیں۔ بہرحال یہ بات طے سمجھو کہ میں نے نقشہ درست پڑھا ہے۔ البتہ اگر تم مزید اطمینان کرنا چاہتے ہو تو ایسا ہو سکتا ہے کہ اسے کسی دوسرے ماہر سے بھی پڑھوا لیا جائے تاکہ کنفرمیشن ہو سکے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"یہ آپ کی عظمت ہے ڈاکٹر ناصر کہ آپ نے میری بات کا برا نہیں منایا ورنہ اگر آپ کی جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو شاید مجھے فوراً نکل جانے کا حکم بھی دے سکتا تھا۔ لیکن یہاں ایسے نقشے پڑھنے کا ماہر کوئی اور ہے جو آپ کی طرح درست طور پر یہ نقشہ پڑھ سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو چند لوگ ہیں لیکن ایک منٹ مجھے سوچنے دو"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی میرے ذہن میں درست خیال آیا ہے۔ اوہ واقعی۔ کریمہ جوفی اسے پڑھ سکتی ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران نسوانی نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کریمہ جوفی۔ کیا یہ کسی خاتون کا نام ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"خاتون کا نہیں بلکہ نوجوان لڑکی کا۔ لیکن ذہانت میں یہ لڑکی مجھ سے بھی دس قدم آگے ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز ہے اور مصر کے انتہائی قدیم اور انتہائی باعزت خاندان جوفی سے اس کا تعلق ہے۔ غیر شادی شدہ ہے اور یوں سمجھو کہ مصر کی ملکہ حسن ہے۔ قدیم مصری حسن جسے دیکھ کر بوڑھے بھی ٹھنڈی آہیں بھرنا شروع کر دیتے ہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"کمال ہے۔ اس کے باوجود آپ ابھی تک کنوارے ہیں"۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں کنوارہ نہیں ہوں۔ رنڈوا ہوں اور کریمہ جوفی سے بڑی میری اکلوتی بیٹی ہے جو گریٹ لینڈ میں بیاہی گئی ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"آئی ایم سوری ڈاکٹر صاحب۔ بعض اوقات مذاق بے حد شرمندگی کا موجب بن جاتا ہے"...... عمران نے انتہائی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔ اسے واقعی اپنے فقرے پر بے حد ندامت ہوئی تھی۔

"کوئی بات نہیں۔ جس انداز میں بات ہوئی تھی اس سے تم ایسی ہی بات کر سکتے تھے۔ بہرحال کریمہ جوفی ایسے نقشے پڑھنے کی ماہر ہے لیکن"...... ڈاکٹر ناصر بات کرتے کرتے رک گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن کیا۔ عمران نے چونک کر پوچھا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ کریمہ جوفی کو دیکھ کر اور اس سے مل کر تم اسے سرے سے ماہر سمجھنے پر ہی تیار نہ ہو کیونکہ کریمہ جوفی اتنی آزاد خیال بلکہ الٹرا ماڈرن لڑکی ہے کہ پورے مصر کی اعلیٰ سوسائٹی میں اس کا نام کریم بٹر فلائی مشہور ہے۔ اس کے بے شمار سکینڈل بھی مشہور ہیں اور نئے سے نئے بنتے رہتے ہیں۔ اس لڑکی کو شاید تم ماہر ہی نہ سمجھو۔ پھر"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"اگر آپ اسے ماہر سمجھتے ہیں تو وہ یقیناً ماہر ہو گی۔ جہاں تک اس کی آزاد خیالی کا تعلق ہے تو یہ دوسری بات ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ بات پہلے بتا دوں کہ وہ صرف فلرٹ کرنے کی عادی ہے اس لئے کل تم مجھے یہ نہ کہنا کہ میں اس سے تمہاری شادی کرا دوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اور اگر میری بجائے کریمہ جوفی نے آپ پر دباؤ ڈالا تو پھر"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار ہنس پڑے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ عمران نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"جوفی پیلس کا نمبر دیں"....... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور ڈاکٹر ناصر نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر انہوں نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو انکوائری آپریٹر نے بتائے تھے۔

"جوفی پیلس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں۔ مس کریمہ جوفی سے بات کرائیں جہاں بھی وہ ہوں"....... ڈاکٹر ناصر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نمبر آپ کو بتا دیتی ہوں اس نمبر پر مس صاحبہ سے براہ راست بات ہو جائے گی۔ وہ اپنے آفس میں موجود ہیں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا تو ڈاکٹر ناصر نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نیا نمبر پریس کر دیا۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک انتہائی مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں مس کریمہ جوفی"....... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ڈاکٹر صاحب آپ۔ اوہ۔ کیسے یاد کیا ہے آپ نے"....... دوسری طرف سے انتہائی مترنم اور دلکش لہجے میں کہا گیا۔

"مس کریمہ جوفی۔ ایک قدیم ترین نقشہ میرے ہاتھ لگا ہے۔ میں

نے تو اسے پڑھا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی اسے ریڈ کر لیں۔ اس کے بعد اسے اوپن کیا جائے"....... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"کتنا قدیم نقشہ ہے"....... کریمہ جوفی نے چونک کر پوچھا۔

"راہول پجاری کے خفیہ معبد کا نقشہ ہے اور راہول پجاری کے اپنے ہاتھ کا بنا ہوا ہے۔ سرخ ریچھ کی کھال پر بنا ہوا تاروتی نقشہ"....... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ اوہ۔ یہ کہاں سے دریافت ہو گیا۔ اوہ۔ یہ تو عظیم ترین علمی انکشاف ہے ڈاکٹر ناصر"....... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہ گیا۔

"ایک دلچسپ اور عجیب و غریب داستان ہے۔ فون پر تو تفصیل نہیں بتائی جا سکتی"....... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں۔ مجھے تو عجیب سی بے چینی محسوس ہونے لگ گئی ہے کہ اس اور عظیم دریافت سامنے آئی ہے"....... کریمہ جوفی نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں خوش آمدید کہوں گا۔ ابھی آجاؤ"....... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"اوکے۔ میں حاضر ہو رہی ہوں"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ناصر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے اسے یہ نہیں بتایا ڈاکٹر صاحب کہ آپ نے اس نقشے

سے کیا پڑھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر رہو۔ مجھے خود اس بارے میں تجسس ہے کہ کیا میری ریڈنگ درست ہے یا نہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"اوہ ڈاکٹر ناصر۔ کیا اس مس کریمہ جونی کا تعلق تو اس تاروتی مذہب سے نہیں ہے کیونکہ آپ جس طرح اسے آزاد خیال بتا رہے ہیں ایسے ہی آزاد خیال یہ تاروتی ہوتے ہیں"...... عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ کیونکہ میرا اس سے واسطہ صرف علمی حد تک رہتا ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں اس بارے میں اس سے بات کر لوں"...... عمران نے کہا۔

"ارے۔ تم مجھ سے اس طرح اجازت مانگ رہے ہو جیسے وہ میری غلام ہو۔ تم جو چاہو اس سے بات کرو۔ میرا اس میں کیا دخل"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ملازم کمرے میں داخل ہوا۔

"محترمہ مس کریمہ جونی تشریف لائی ہیں ملاقات کے لئے"۔ ملازم نے اندر داخل ہو کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ عمران"...... ڈاکٹر ناصر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ چلیں۔ میں اپنے ساتھیوں کو بلا لوں تا کہ اس سے سب کا

تفصیلی تعارف ہو سکے۔ ہم ڈرائینگ روم میں پہنچ جائیں گے"۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ عمران اٹھ کر ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ یہاں سٹنگ روم میں وہ ڈاکٹر ناصر کے ساتھ گفتگو کے لئے اکیلا موجود تھا۔ وہ جب ساتھ والے کمرے میں داخل ہوا تو ٹائیگر، جوزف اور جوانا تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آؤ بھئی ڈاکٹر صاحب نے مصر کی ملکہ حسن کو بلایا ہے۔ میں نے سوچا کہ پھر شاید موقع ملے نہ ملے تم بھی دیکھ لو کہ ایسی ہوتی ہے ملکہ حسن"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ماسٹر۔ ڈاکٹر ناصر تو انتہائی سنجیدہ آدمی ہیں"۔ جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"اسی لئے تو انہوں نے بلایا ہے تاکہ سنجیدگی کے جراثیم کو اپنی رہائش گاہ سے باہر بھجوا سکیں۔ آؤ"...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر باہر راہداری میں آکر وہ بیرونی برآمدے کی طرف بڑھ گیا جس کی سائیڈ میں ڈرائینگ روم تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر آگئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد جب عمران ڈرائینگ روم میں داخل ہوا تو وہ واقعی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ ڈرائینگ روم میں ڈاکٹر ناصر کے ساتھ صوفے پر قدیم مصری حسن کا شاہکار ایک انتہائی خوبصورت اور نوجوان لڑکی موجود تھی جس نے

جینز کی چست پتلون اور اس پر انتہائی چست شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سنہرے بال اس کے کاندھوں پر لہرا رہے تھے۔ کانوں میں اس نے انتہائی قیمتی پلاٹینیم کے ٹاپس پہنے ہوئے تھے۔

"یہ ہے علی عمران جس کا میں نے تم سے ذکر کیا ہے۔ اور علی عمران یہ مس کریمہ جوفی ہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے اٹھ کر تعارف کراتے ہوئے کہا۔ مس کریمہ جوفی بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ اس کے چہرے پر بھی عمران کے لئے پسندیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی مسٹر عمران"...... کریمہ جوفی نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے انتہائی مترنم لہجے میں کہا۔

"سوری۔ ہم پاکیشیائی ہیں اور خواتین سے ہم مصافحہ نہیں کیا کرتے"...... عمران نے سر جھکائے ہوئے مسکرا کر کہا تو کریمہ جوفی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے غصے کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ ایک جھٹکے سے واپس کھینچ لیا۔

"اوکے"...... کریمہ جوفی نے جھٹکے دار لہجے میں کہا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں۔ یہ ٹائیگر ہے۔ یہ جوزف دی گریٹ اور یہ جوانا۔ میرا تعارف تو ڈاکٹر ناصر نے آپ سے کرا ہی دیا ہے۔ مجھے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈی ایس سی۔ کیا مطلب۔ کیا آپ نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کیا

ہوا ہے"...... کریمہ جوفی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ بچپن میں سنا تھا کہ سائنس بے چاری بیمار ہے اور کوئی ڈاکٹر ایسا نہیں جو اس کا علاج کر سکے۔ چنانچہ میں نے بچپن سے ہی سوچ لیا تھا کہ میں سائنس کا ڈاکٹر بنوں گا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کریمہ جوفی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ بہت دلچسپ آدمی ہیں۔ مجھے آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ ڈاکٹر ناصر نے آپ کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس نے مجھے مزید حیران کر دیا ہے کہ آپ ایک علمی تحقیق کے لئے پاکیشیا سے یہاں آئے ہیں حالانکہ آپ کا علم کے اس شعبے سے براہ راست کوئی تعلق ہی نہیں ہے"...... کریمہ جوفی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں علمی تحقیق کے لئے نہیں آیا۔ علمی تحقیق کے لئے تو یہاں ڈاکٹر ناصر اور آپ جیسی خاتون موجود ہیں۔ میں تو یہاں اس لئے آیا ہوں کہ اس شیطان گروہ جسے تاروتی کہا جاتا ہے، کے مرکزی سیٹ اپ کا خاتمہ کر سکوں تاکہ شیطان کی طرف سے پھیلائی جانے والی یہ برائی مزید پھیل نہ سکے"...... عمران نے بڑے صاف سے لہجے میں کہا تو کریمہ جوفی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کی خوبصورت آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے شعلے سے لپکتے نظر آئے لیکن پھر وہ نارمل ہوتی چلی گئی۔

"ڈاکٹر ناصر۔ وہ نقشہ کہاں ہے جس کا آپ نے ذکر کیا ہے"۔

کریمہ جوفی نے عمران کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے ڈاکٹر ناصر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کو میرے سٹڈی روم میں چلنا ہوگا"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلیں۔ آپ نے اس نقشے کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اس نے مجھے واقعی بے چین کر دیا ہے"...... کریمہ جوفی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ لوگ یہاں بیٹھیں۔ ہم ابھی واپس آ رہے ہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر ناصر کریمہ جوفی کے ساتھ ڈرائینگ روم سے باہر چلا گیا۔

"جوزف"...... عمران نے چند لمحوں بعد جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یس باس"...... جوزف نے چونک کر جواب دیا۔

"یہ لڑکی کریمہ جوفی مجھے شیطان کی پیروکار نظر آتی ہے۔ تم نے چیک کیا ہے"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا اور ٹائیگر بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس۔ یہ لڑکی اخلاقی طور پر شیطان کی پیروکار ہے لیکن اس کے پاس کوئی شیطانی طاقت نہیں ہے"...... جوزف نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے اس کی آنکھوں میں جو کیفیت ابھرتی نظر آئی ہے اس سے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس کا تعلق یا تو براہ راست شیطان سے ہے یا شیطان کی کسی طاقت سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"آقا کی بات درست ہوگی لیکن غلام بھی درست کہہ رہا ہے"۔ جوزف نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بڑا سیاست دانوں والا جواب دیا ہے تم نے۔ بہرحال تم نے کیسے چیکنگ کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس سے کوئی شیطانی بو نہیں آ رہی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اب تمہاری یہ بو والی کیفیت ناکام ہو چکی ہے۔ پہلے تم ڈاکٹر کرستان کی بو بھی تو نہ سونگھ سکے تھے حالانکہ بعد میں وہ شیطان کا چیلا نکلا تھا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آقا کی بات درست ہے"...... جوزف نے پھر اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا۔

"تم پھر اپنے تمام وچ ڈاکٹروں سے رابطہ کرو اور مجھے بتاؤ کہ اس بو کے علاوہ بھی کوئی طریقہ ہے کسی کو چیک کرنے کا"...... عمران نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہوگی آقا"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر نیچے فرش پر موجود قالین پر سیدھا لیٹ گیا۔ اس نے آنکھیں

بند کر لیں اور پھر دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لئے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے کے تاثرات تیزی سے تبدیل ہوتے چلے گئے۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہا ہے ماسٹر"...... جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"وچ ڈاکٹروں سے رابطہ کر رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس۔ کیا آپ کنفرم ہیں کہ یہ لڑکی شیطانی طاقت ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اگر کنفرم ہوتا تو جوزف کو کیوں وچ ڈاکٹروں کے پاس بھیجتا۔ لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ لازماً گڑبڑ ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ماسٹر اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک لمحے میں اس سے سب کچھ اگلوا لوں گا"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ڈاکٹر ناصر کی مہمان ہے اور انتہائی معزز خاتون ہے اور میری بھی صرف چھٹی حس الارم دے رہی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوانا خاموش ہو گیا۔ اسی لمحے جوزف نے آنکھیں کھولیں اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر دوبارہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ پہلے سے کہیں زیادہ سیاہ ہو چکا تھا۔ آنکھوں میں تیز سرخی تھی۔ اور وہ اس طرح لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے کہیں دور سے بے تحاشہ بھاگتا ہوا آیا ہو۔

"باس۔ کوئی وچ ڈاکٹر نہیں ملا۔ سب وچ ڈاکٹرز دیوتا ریاگو کی پیدائش کا جشن منانے میں مصروف ہیں اور جب تک یہ جشن ختم

نہیں ہو جاتا کسی وچ ڈاکٹر سے رابطہ نہیں ہو سکتا"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریاگو دیوتا۔ تم نے شاید ایک بار بتایا تھا کہ ریاگو دیوتا شیطان دیوتا ہے اور تمام نیک دیوتا اس سے ناراض رہتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"غلام نے درست بتایا تھا آقا"...... جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہارے نیک وچ ڈاکٹر اس کے جشن میں کیوں گئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"باس۔ شیطان دیوتا کے خلاف کام وہی کر سکتا ہے جسے شیطان دیوتا کی شیطانی حرکتوں کا علم ہو اور اسی کا علم اس طرح ہو سکتا ہے کہ وچ ڈاکٹر اس کے قریب جا کر اس سے ملاقات کریں"۔ جوزف نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر ناصر اور اس کے پیچھے کریمہ جوفی اندر داخل ہوئی۔ عمران ڈاکٹر ناصر کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

"اوہ۔ اس تکلف کی کیا ضرورت تھی۔ بیٹھو"...... ڈاکٹر ناصر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ڈاکٹر صاحب۔ اس نقشے کے بارے میں"...... عمران نے بیٹھتے ہی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"کریمہ جوفی کی وہی ریڈنگ ہے جو میری ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ یہ نقشہ نہ صرف اصل ہے بلکہ قدیم دور کے راہول پجاری کے اس خفیہ معبد کا نقشہ ہے اور پہلی بار سامنے آیا ہے۔ ڈاکٹر ناصر نے اسے درست پڑھا ہے۔ یہ معبد شاگاری جنگل کے اندر موجود چشمے کے نیچے ہے"...... کریمہ جوفی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ معبد میں سے کوئی چشمہ نکل رہا ہو۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... عمران نے کہا۔

"قدیم دور کا راہول پجاری بے حد طاقتور جادوگر تھا اور یہ یقیناً اس کی روح کی طاقت ہے کہ اس نے اپنے معبد کو خفیہ رکھنے کے لئے وہاں چشمہ جاری کر دیا اور یہ چشمہ صدیوں سے بہہ رہا ہے۔ مجھے ڈاکٹر ناصر نے بتایا ہے کہ اسے اوپن کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی گئی ہے اور میرے خیال میں یہ درست ہے"...... کریمہ جوفی نے کہا۔ اس وقت وہ بڑی سنجیدہ نظر آ رہی تھی۔

"مس کریمہ جوفی۔ کیا آپ اس معبد کو اوپن کرنے میں ہمارا ساتھ دیں گی"...... عمران نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے اچانک کہا۔

"اوہ۔ یہ میرے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہو گی۔ میں تو خود یہ درخواست کرنا چاہتی تھی لیکن اس لئے خاموش رہی کہ عام طور پر

ریسرچ کرنے والے کسی دوسرے کو اپنے ساتھ شامل ہی نہیں کیا کرتے تاکہ ریسرچ ان کے نام سے دنیا میں متعارف ہو سکے اور اس میں دوسرا کوئی شریک نہ ہو سکے"...... کریمہ جوفی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مس کریمہ جوفی۔ میں اس معاملے میں بخیل نہیں ہوں۔ ہم نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ لاکاز کمپنی ان معاملات میں تجربہ کار بھی ہے اور اس کے پاس انتہائی جدید مشینری بھی موجود ہے۔ میری لاکاز کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر ارسلان سے بات ہوئی ہے۔ اس نے اپنی سب سے تجربہ کار ٹیم بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ ہم کل صبح وہاں پہنچ جائیں گے۔ آپ بھی تشریف لے آئیں"...... ڈاکٹر ناصر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ سب کا بے حد شکریہ۔ میں کل صبح وہاں پہنچ جاؤں گی۔ اب مجھے اجازت دیں"...... کریمہ جوفی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ڈاکٹر ناصر کے اٹھنے کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

باکری کریمہ جوفی کے روپ میں اپنے محل کے ایک خاص کمرے
میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات
نمایاں تھے۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ کچھ سوچ رہی ہو کہ اچانک وہ
چونک پڑی۔

"ہاں۔ مجھے کانگی سے مشورہ لینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ میں اپنے
عیاری کے جال میں خود ہی پھنس جاؤں"...... کریمہ جوفی نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ
پڑھ کر زور سے ہوا میں پھونک ماری تو کمرے کے سامنے موجود ایک
کھڑکی ایک دھماکے سے کھلی اور پھر دوسرے دھماکے سے بند ہو
گئی۔

"کیوں بلایا ہے کانگی کو۔ کیوں بلایا ہے کانگی کو"...... کمرے میں
ایک انتہائی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن بولنے والی نظر نہ آ

رہی تھی۔

"مجسم ہو کر سامنے آؤ کانگی۔ تم جانتی ہو کہ میں باکری مہاگی
ہوں"...... کریمہ جوفی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے باکری۔ لیکن تم نے جو خوشبو لگائی ہوئی
ہے وہ میرے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ اگر میں مجسم ہو گئی تو فوراً جل
کر راکھ ہو جاؤں گی اس لئے تم نے مجھے جس کام کے لئے بلایا ہے وہ
بات کرو"...... وہی چیختی ہوئی تیز آواز سنائی دی۔

"کیا تمہیں معلوم نہیں ہو سکا کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے"۔
باکری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ تم نے اس آدمی عمران کی آنکھوں میں
شک وشبہ کی پرچھائیاں دیکھ لی ہیں اور تمہیں خطرہ لاحق ہو گیا ہے
کہ اگر اس نے تمہاری حقیقت پہچان لی تو تم فنا بھی کی جا سکتی
ہو"...... کانگی کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ میں نے جب اس سے ملاقات کی تو مجھے احساس ہوا کہ یہ
دنیا کا سب سے عیار اور خطرناک آدمی ہے اور وہ میری حقیقت کے
بارے میں شک وشبہ میں مبتلا ہو گیا ہے اس لئے ایسا نہ ہو کہ عین
موقع پر وہ منصوبے کو مکمل کرنے سے انکار کر دے اور اگر ایسا ہوا تو
تم جانتی ہو کہ تاردتی جادو کے اصولوں کے مطابق ناکامی کی صورت
میں مجھے فنا کر دیا جائے گا اس لئے میں چاہتی ہوں کہ کوئی ایسی
ترکیب استعمال کروں کہ میرا منصوبہ ناکام نہ ہو"۔ باکری نے کہا۔

"تم نے انتہائی احمقانہ منصوبہ بنایا ہے باکری۔ تم اپنے آپ کو بڑی عیار اور چالاک سمجھتی ہو۔ لیکن تمہیں پوری طرح اندازہ نہیں ہے کہ یہ شخص عمران کس قدر تیز اور عیار ذہن کا مالک ہے۔ یہ تمہارے نقلی معبد میں کسی صورت بھی داخل نہیں ہو گا بلکہ اسے فوراً اس کا علم ہو جائے گا اور پھر تم بھی فنا کر دی جاؤ گی اور اصل معبد بھی اوپن ہو جائے گا۔ یہ شخص ہزار آنکھیں رکھنے والا ہے۔ یہ اتنی آسانی سے تمہارے قابو میں نہیں آسکتا جتنا تم نے اسے سمجھ لیا ہے"...... کانگی نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"وہ کیسے۔ جب معبد سامنے ہو گا سرنگ اس میں داخل ہو چکی ہو گی۔ ڈاکٹر ناصر اس کی تصدیق کر دے گا تو پھر وہ کیسے انکار کرے گا اور کیوں"...... باکری نے تیز لہجے میں کہا۔

"اسے تم پر شک پڑ چکا ہے باکری اور وہ ذہنی طور پر بے حد محتاط آدمی ہے اور وہ اس نقلی معبد میں داخل ہونے سے پہلے اسے چیک کرائے گا اور اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ نقلی معبد ہے"...... کانگی نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہو جائے گا۔ یہی بات تو میں پوچھ رہی ہوں تم سے"...... باکری نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"باکری۔ تمہیں بھی معلوم ہے اور مجھے بھی کہ مقدس پجاری نے نقلی معبد میں وہ بو موجود ہی نہ ہو گی جو صدیوں سے بند رہنے والے معبد میں موجود ہوتی ہے اور تم تاروتی جادو یا کسی شیطانی طاقت سے

بنا پر ایسی بو پیدا بھی نہیں کر سکتی اور ڈاکٹر ناصر کے ذہن میں یہ بات آئے یا نہ آئے لیکن اس عمران کے ذہن میں ضرور آجائے گی"۔ کانگی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن بہرحال وہ زمین کے اندر تو ہو گا۔ اسے مہامدو کا جادو کی مدد سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... باکری نے کہا۔

"نہیں۔ جب تک وہ اس نقلی معبد میں داخل نہیں ہو گا مہامدو کا جادو بھی اس پر اثر نہیں کر سکتا"...... کانگی نے جواب دیا تو باکری نے جو کریمہ جوفی کے روپ میں تھی، بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ پھر مجھے کیا کرنا چاہئے۔ میں تو پھنس گئی"...... باکری نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم مہاگی ہو باکری اس لئے تمہیں پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ایک ایسا منصوبہ سوچنا چاہئے جس سے یہ لوگ واقعی بغیر کسی شیطانی طاقت کی مدد کے ہلاک ہو جائیں"...... کانگی نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس کوئی ایسا منصوبہ ہے"...... باکری نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ لیکن میں تمہیں نہیں بتا سکتی کیونکہ تم مہاگی ہو اور مہاگی کو مشورہ دینے والا جل کر راکھ ہو جاتا ہے"...... کانگی نے جواب دیا۔

"تم مجھے بتاؤ۔ میرا وعدہ کہ تم فنا نہیں ہو گی اور اگر تمہارا منصوبہ مجھے پسند آیا تو تمہیں اس کی بھینٹ بھی دی جائے گی"...... باکری نے

کہا۔

" مہاگی۔ مقدس پجاری سمیت تم سب ان لوگوں سے اس لئے خوفزدہ ہو کہ یہ لوگ روشنی کے نمائندے ہیں اور ان کی پشت پر روشنی کی بڑی طاقتیں ہیں اور ان کے پاس روشنی کا وہ مقدس کلام موجود ہے جس کے سامنے کوئی اندھیرا نہیں ٹھہر سکتا"...... کانگی نے کہا۔

" ہاں۔ ورنہ تو انہیں ہلاک کرنا چیونٹی کے مسلنے سے بھی زیادہ آسان ہوتا"...... باکری نے جواب دیا۔

" مہاگی۔ تم سوچو اگر یہ مقدس پجاری کے اصل معبد کو تلاش کر لیتے ہیں اور مقدس تابوت کو کھول دیتے ہیں تو اس سے کیا ہو گا"...... کانگی نے کہا تو باکری بے اختیار اچھل پڑی۔

" کیا مطلب۔ کیا تم نہیں جانتی کہ کیا ہو گا۔ مقدس روح کا اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رابطہ ختم ہو جائے گا اور تاروتی جادو بھی فنا ہو جائے گا اور تاروت کی تمام شیطانی طاقتیں بھی خود بخود فنا ہو جائیں گی۔ پھر تم کیوں ایسی بات کر رہی ہو"...... باکری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو کانگی کے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

" کیا اس سے بڑا شیطان بھی فنا ہو جائے گا۔ کیا اس سے دنیا میں اندھیرے ختم ہو جائیں گے۔ کیا دنیا سے برائی ختم ہو جائے گی"۔ کانگی نے کہا تو باکری ایک بار پھر اچھل پڑی۔

" کیا۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم"...... باکری نے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

" باکری۔ تم اب مہاگی بن چکی ہو اور مہاگی بننے کے بعد اب تمہارا تعلق براہ راست کالے شیطان سے ہو چکا ہے۔ اب تم تاروتی طاقت سے نکل کر شیطانی طاقت بن چکی ہو اس لئے اگر تاروت ختم بھی ہو جائے تو تم پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا لیکن تاروت ختم ہونے سے راگو ختم ہو جائے گا کیونکہ وہ پرشاکی ہے جو تاروتی جادو کا سب سے بڑا عہدہ ہے اس لئے جیسے ہی راگو ختم ہو گا تم خود بخود بڑے شیطان کے سلسلہ سے منسلک ہو جاؤ گی اور پھر ہو سکتا ہے کہ بڑا شیطان تم سے خوش ہو کر تمہیں کوئی بڑا عہدہ سونپ دے"۔ کانگی نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تاروتی جادو کا خاتمہ بڑے شیطان کے لئے سب سے بڑا دھچکا ثابت ہو گا اور وہ سب کچھ فنا کر کے رکھ دے گا"...... باکری نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ وہ واقعی ایسا ہی کرے گا لیکن اس وقت جب یہ لوگ جو بڑے شیطان کے سب سے بڑے دشمن ہیں زندہ رہ جائیں لیکن اگر یہ بھی ہلاک ہو جائیں تو بڑا شیطان تاروتی جادو کے خاتمے کو بھول جائے گا اور ان کی موت پر جشن منائے گا اور چونکہ ان کا خاتمہ تمہارے ہاتھوں ہو گا اس لئے تم اس کے دربار میں خاص منصب حاصل کر لو گی"...... کانگی کی آواز سنائی دی۔

" تمہاری بات درست ہے کانگی۔ لیکن کیسے۔ اصل بات تو یہی

ہے"...... باکری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"ایک صورت میں بتا سکتی ہوں لیکن تم بڑے شیطان کا حلف
دے کر وعدہ کرو کہ اگر تم بڑے شیطان کے دربار میں خاص عہدہ
حاصل کر لو تو کانگی کو اپنی نائب بنا لو گی"...... کانگی نے کہا تو باکری
نے فوراً ہی حلف دے کر وعدہ کر لیا۔
"تمہارا شکریہ۔ اب سنو۔ اس سے پہلے کہ یہ لوگ مقدس پجاری
کا تابوت معبد سے باہر لے آئیں تم نے اس عمران سے اس طرح لپٹنا
ہے جیسے تم اچانک ٹھوکر کھا کر گرنے سے بچنے کے لئے اس سے لپٹ
ہو۔ اور فوراً علیحدہ ہو جانا۔ بس اس کے ساتھ ہی عمران نیکی کے حصار
سے باہر آ جائے گا جس کی وجہ سے کوئی شیطانی طاقت اس کو نقصان
نہیں پہنچا سکتی۔ پھر تم چاہو تو معبد سے باہر آ کر تم اپنی انگلی کے
اشارے سے اس کا خاتمہ کر سکتی ہو۔ چاہو تو اسے ہمیشہ کے لئے اپنا
غلام بنا سکتی ہو"...... کانگی نے کہا۔
"لیکن کیا بڑا شیطان تاروت جادو کے خاتمے پر ناراض نہیں ہو گا
جبکہ میں اسے روکنے کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکی"...... باکری نے
کہا۔
"بڑے شیطان کے لئے تاروت جادو بے حد اہم ہے لیکن اتنا بھی
اہم نہیں کہ وہ اپنے دشمن کی موت پر اسے ترجیح دے۔ بڑے شیطان
کے لئے اور بھی ہزاروں جادو اس دنیا میں کام کر رہے ہیں لیکن اس
دشمن کا خاتمہ وہ ہر قیمت پر چاہتا ہے اور تمہارے اچانک اس سے لپٹنے

سے وہ سمجھ جائے گا کہ تم نے اس کے دشمن کو ختم کر دیا ہے۔ اس
لئے وہ تمہارے کارنامے سے خوش ہو کر تمہیں انعام دے گا"۔ کانگی
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن یہ کام تو میں پہلے بھی کر سکتی ہوں"...... باکری نے کہا۔
"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر تم نے اس معبد کے باہر ایسا کیا
تو جیسے ہی تم اس سے لپٹو گی تم روشنی کی طاقت کی وجہ سے فوراً جل
کر راکھ ہو جاؤ گی البتہ معبد میں جب وہ تابوت کھولیں گے اور مقدس
پجاری کے جسم کو ہاتھ لگائیں گے تو ان کی روشنی کی طاقت خود بخود
انتہائی کم ہو جائے گی اور جب تک وہ غسل نہ کر لیں اس کی یہ طاقت
بحال نہیں ہو سکتی۔ یہ روشنی کا راز ہے۔ اس وقت اگر تم اس سے
لپٹو گی تو وہ مکمل طور پر تمہارے قابو میں آ جائے گا"۔ کانگی نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اب تمہاری بات سمجھ میں آنے لگی ہے۔ اوہ۔ بہت خوب۔
تم نے واقعی انتہائی کامیاب منصوبہ سوچا ہے۔ میں باکری ہو کر بھی
اس قدر کامیاب منصوبہ نہیں سوچ سکی۔ تم فکر نہ کرو۔ میں اپنا وعدہ
ضرور پورا کروں گی"...... باکری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں
کہا۔
"ایک بات میں بتا دوں باکری۔ یہ کام کرتے وقت تم نے اس
افریقی جوزف سے بچ کر رہنا ہے ورنہ اگر اسے موقع مل گیا تو وہ تمہیں
اس عمران سے لپٹنے سے روک دے گا اور اگر اس نے تمہارے جسم کو

چھولیا تو پھر اسے فوراً معلوم ہو جائے گا کہ تم شیطانی طاقت ہو اس لئے اس سے بچ کر رہنا"...... کانگی نے کہا۔

"لیکن عمران کے خاتمہ میں وہ مداخلت نہیں کرے گا"۔ باکری نے کہا۔

"ضرور کرے گا لیکن تم ان پر وار اس وقت کرنا جب یہ سب معبد سے باہر آجائیں اور اس جوزف پر تم نے اسلحہ استعمال کرنا ہے۔ اس پر تمہاری کوئی طاقت اثر نہیں کرے گی کیونکہ بڑے بڑے وچ ڈاکٹروں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں"...... کانگی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اپنے ساتھ اپنے وہ آدمی لے جاؤں گی جو ویسے تو میرے باڈی گارڈ ہوں گے لیکن میں ان کی مدد سے اس عمران کے ساتھ ساتھ اس کے سارے ساتھیوں حتیٰ کہ ڈاکٹر ناصر کا بھی خاتمہ کرا دوں گی"...... باکری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری تو سامنے موجود بند کھڑکی دوبارہ ایک دھماکے سے کھلی اور پھر دوسرے لمحے ایک اور دھماکے سے بند ہو گئی۔ باکری نے ایک طویل سانس لیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر ابھی تک سوچ بچار کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ کانگی نے جو منصوبہ بتایا تھا وہ کامیاب تو ہو سکتا تھا لیکن اصل بات یہ تھی کہ اس سے ناروت جادو کا خاتمہ ہو جاتا اور اسے خطرہ تھا کہ مقدس پجاری کی روح، راگو اور خود بڑا شیطان اس سے ناراض نہ

ہو جائے۔ راگو کی اسے فکر نہ تھی کیونکہ راگو وہاں سے بہت دور جا چکا تھا اور مقدس پجاری کی روح راگو کے پیچھے تھی۔ اسے اصل فکر بڑے شیطان کی طرف سے تھی اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اس منصوبے پر عمل کرنے سے پہلے شیطان سے اس بارے میں رائے لے گی۔ چنانچہ وہ اس کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی جس میں بیٹھ کر وہ بڑے شیطان سے رابطہ کر سکتی تھی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ اس کمرے سے باہر آئی تو اس کا چہرہ مسرت سے سرخ پڑا ہوا تھا کیونکہ بڑے شیطان نے اسے اجازت دے دی تھی لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا تھا کہ وہ کوشش کرے کہ اگر ناروتی جادو بچ سکے تو ضرور بچائے لیکن بہرحال اس عمران کا خاتمہ بڑے شیطان کے لئے زیادہ اہم تھا اس لئے اس نے بہرحال اس عمران کے خاتمے کی اجازت دے دی تھی اور اب باکری کو یقین ہو گیا تھا کہ اگر وہ اس عمران کا خاتمہ کر دے گی تو اسے شیطان کے دربار میں بڑا عہدہ مل جائے گا اور وہ اس دنیا کی بڑی شیطانی طاقتوں میں شمار ہو گی۔

مشینری سے بنائی گئی مخصوص انداز کی سرنگ کے اندر جگہ جگہ مخصوص فولادی پلیٹیں نصب تھیں اور ان پلیٹوں کو سہارا دینے کے لئے مخصوص فولادی راڈز بھی سرنگ کی چھت سے نیچے فرش میں گڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ یہ سرنگ اتنی بڑی تھی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت وہاں اطمینان سے کھڑا تھا۔ ڈاکٹر ناصر اور کریمہ جونی بھی ان کے ساتھ وہاں موجود تھی۔ ڈاکٹر ناصر نے اس سرنگ کو بنانے اور معبد تک لے جانے کے لئے جس کمپنی کو ٹھیکہ دیا تھا وہ کمپنی واقعی اپنے کام میں بے حد مہارت رکھتی تھی۔ انہوں نے دو دن میں جدید مشینری اور ان فولادی پلیٹوں اور فولادی راڈز کی مدد سے تقریباً پانچ سو گز گہرائی میں جا کر پھر اس رخ میں سرنگ بنائی تھی جس کا نقشہ ڈاکٹر ناصر نے انہیں دیا تھا اور گہرائی بھی کسی کنوئیں کی طرح نہ بنائی گئی تھی بلکہ وہ بھی ڈھلوان کی صورت میں تیار کی گئی تھی تاکہ

بھاری مشینری کو آسانی سے لے جایا جا سکے۔ سرنگ میں بڑی بڑی ٹارچیں روشن تھیں اور وہاں موجود سب افراد نے اپنی اپنی پشت پر گیس سلنڈر اٹھائے ہوئے تھے اور ان سب کے چہروں پر جدید ترین گیس ماسک چڑھے ہوئے تھے۔ گو سرنگ میں تازہ ہوا پہنچانے کا باقاعدہ انتظام کیا گیا تھا لیکن سب کو معلوم تھا کہ صدیوں سے بند معبد کھلتے ہی اندر کی انتہائی زہریلی ہوا اور بو ان پر جھپٹے گی اور اگر گیس ماسک ان کے چہروں پر موجود نہ ہوئے تو وہ سب فوری طور پر ہلاک بھی ہو سکتے ہیں۔ معبد کی دیوار ان کے سامنے تھی اور اب جدید ترین مشینری سے اس دیوار کو کاٹا جا رہا تھا۔ کام کرنے والے ماہرین کے پیچھے کریمہ جونی اور ڈاکٹر ناصر کھڑے تھے۔ وہ سب خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ پھر اچانک سامنے موجود دیوار کا ایک بڑا سا گول حصہ کاٹ کر ہٹا لیا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ کٹے ہوئے حصے کی دوسری طرف گہرا اندھیرا تھا۔

"ڈاکٹر ناصر۔ معبد کھل چکا ہے۔ اب کیا حکم ہے"...... اچانک عمران کے کانوں میں سپروائزر کی آواز پڑی۔ چونکہ گیس ماسک کی وجہ سے وہ براہ راست بات نہ کر سکتے تھے اس لئے تمام بات چیت ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہو رہی تھی اور ٹرانسمیٹر کی وجہ سے جو لفظ بھی بولا جاتا تھا وہ سب سنتے تھے۔

"آپ لوگ باہر جا سکتے ہیں"...... ڈاکٹر ناصر کی آواز سنائی دی۔

"یس سر"...... اسی سپروائزر کی آواز سنائی دی اور پھر سپروائزر اور

اس کے ساتھی تیزی سے مڑے اور مشینری کو دھکیلتے ہوئے واپس روانہ ہو گئے جبکہ ڈاکٹر ناصر، کریمہ جوفی، عمران اور اس کے ساتھی وہیں کھڑے رہے۔

"ہمیں کم از کم آدھا گھنٹہ انتظار کرنا ہو گا کیونکہ یہ معبد صدیوں سے بند تھا"...... کریمہ جوفی کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ ہمیں بہرحال انتظار کرنا ہو گا تاکہ گیس کافی حد تک باہر نکل جائے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"عمران صاحب آپ خاموش ہیں"...... اچانک کریمہ جوفی کی آواز سنائی دی۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اگر میں راہول پجاری کے زمانے میں ہوتا اور راہول پجاری نے مجھے اس معبد میں بند کر دیا ہوتا تو اب صدیوں بعد جب یہ کھلتا تو میں کس طرح خوشی کا اظہار کرتا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ یا آپ کی روح"...... کریمہ جوفی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میری روح اس زمانے میں بھی نیک روح ہوتی اور نیک روح کو کون روک سکتا ہے۔ یہ تو بد روحیں ہیں جو اپنے ہولناک انجام سے بچنے کے لئے اس دنیا سے عالم ارواح میں جانے سے گھبراتی ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ جیسی روح کو کون قید کر سکتا ہے عمران صاحب۔ اس معبد کی تلاش میں بڑے بڑے ماہرین کئی سالوں سے سر پٹک پٹک

کر رہ گئے لیکن یہ معبد تلاش نہیں ہو سکا لیکن آپ کی وجہ سے ہم اس وقت معبد تک پہنچ گئے ہیں"...... ڈاکٹر ناصر نے انتہائی عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ڈاکٹر صاحب۔ یہ سب کچھ آپ کے اور مس کریمہ جوفی کے اس نقشے کی ریڈنگ کرنے سے ہوا ہے ورنہ ہم پورے مصر میں کہاں کہاں سر پٹکتے پھرتے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ماسٹر۔ باہر جو چشمہ ہے کیا وہ اس معبد سے نکل رہا ہے"۔ اچانک عقب میں کھڑے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"معلوم نہیں۔ اب باہر جائیں گے تو معلوم ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اب ہمیں اندر جانا چاہئے مس کریمہ جوفی۔ تم کیمرہ سنبھالو اور عمران تم اور تمہارے ساتھی دوسری ٹارچیں روشن کر لیں لیکن خیال رہے کہ تم نے یا تمہارے کسی ساتھی نے کسی چیز کو میری اجازت کے بغیر ہاتھ نہیں لگانا"...... ڈاکٹر ناصر نے باقاعدہ ہدایت کار کی طرح ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اس تابوت کو تو بہرحال کھولنا ہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن فوراً نہیں پہلے ہم اس کی فلم تیار کریں گے"۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"چلیں ڈاکٹر"...... کریمہ جوفی نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک

بدید ساخت کا کیمرہ موجود تھا اور پھر وہ دونوں بیک وقت چلتے ہوئے اس معبد میں داخل ہو گئے۔ جوانا اور ٹائیگر نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی ٹارچیں روشن کر دی تھیں جن سے اس قدر تیز روشنی نکل رہی تھی کہ جیسے وہ عام ٹارچوں کی بجائے سرچ لائٹس ہوں اور پھر وہ سب اس معبد میں داخل ہو گئے۔ عمران اندر داخل ہوتے ہی بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس کے عین درمیان میں ایک بڑا سا چبوترا تھا اور چبوترے کے اوپر سونے کا بنا ہوا بڑا سا تابوت موجود تھا جس پر انتہائی عجیب و غریب تصاویر اور نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ اس چبوترے کے چاروں طرف ایک ایک عورت کا بت تھا۔ یہ چاروں بت کھڑی عورتوں کے تھے جن کے ہاتھوں میں بڑے بڑے پیالے پکڑے ہوئے تھے اور ان پیالوں میں سیاہ رنگ کا پانی بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔ لیکن جیسے ہی یہ سب اندر داخل ہوئے پیالوں میں موجود پانی یکلخت سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا۔ اب وہ بڑے بڑے پیالے خالی نظر آ رہے تھے۔ کریمہ جوفی بڑے ماہرانہ انداز میں اندر کی فلم بنانے میں مصروف تھی جبکہ ڈاکٹر ناصر، عمران اور اس کے ساتھی ایک طرف خاموش کھڑے تھے۔ عمران کی نظریں اس معبد کی دیواروں کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں جن پر واقعی انتہائی ہیبت ناک قسم کی شیطانی تصویریں بنی ہوئی تھیں اور وہ اس طرح نظر آ رہی تھیں جیسے ابھی چند لمحے پہلے انہیں بنایا گیا ہو۔ وہ دل ہی دل میں اس قدیم دور کے لوگوں کی مہارت پر حیران ہو رہا تھا

جن کی بنی ہوئی تصویریں صدیوں بعد بھی ویسی کی ویسی نظر آ رہی ھیں۔ اس معبد کی چھت کسی گنبد کی طرح کی تھی۔ چاروں طرف ے مرکز کی طرف سمٹتی ہوئی اور ایک باریک سا سوراخ اوپر جا کر ائب ہو گیا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ فلم بنتی رہی۔ پھر کریمہ جوفی نے یمرہ آف کر دیا۔

"فلم بن گئی ہے ڈاکٹر ناصر"...... کریمہ جوفی نے کیمرہ آف کر کے ے تسمے کی مدد سے گلے میں لٹکاتے ہوئے ٹرانسمیٹر پر کہا۔

"اب اس تابوت کو کھولنا ہے۔ آؤ عمران"...... ڈاکٹر ناصر نے نسمیٹر کے ذریعے بات کرتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ باس"...... اچانک جوزف کی خوفزدہ سی آواز سنائی ی۔ وہ سب ٹرانسمیٹر کے ذریعے ایک دوسرے سے بات چیت کر ہے تھے۔

"کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ اس تابوت کے گرد شیطان کی قوتیں موجود تھیں۔ میں ن کی بو سونگھ رہا ہوں"...... جوزف نے کہا۔

"تمہارے آکسیجن سلنڈر میں کوئی خرابی ہو گئی ہو گی"۔ عمران نے جواب دیا اور چبوترے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس سے آگے ڈاکٹر ناصر ا جبکہ کریمہ جوفی ایک طرف اس انداز میں کھڑی تھی جیسے وہ اس عاملے سے اب یکلخت لاتعلق سی ہو گئی ہو۔ ڈاکٹر ناصر جیسے ہی وترے کے قریب پہنچا اچانک وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر پیچھے ہٹا

ہی تھا کہ عمران نے اسے دونوں ہاتھوں سے سنبھال لیا۔

"کیا ہوا ڈاکٹر ناصر"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو جادو ہے۔ مجھے اٹھا کر نیچے پھینکا گیا ہے"۔ ڈاکٹر
ناصر نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ٹرانسمیٹر کی وجہ سے سب اس کی
آواز سن رہے تھے۔

"آپ ہٹیں میں اور ٹائیگر اسے کھولیں گے"...... عمران نے کہا
اور آگے بڑھنے لگا۔

"بب۔ بب۔ باس"...... جوزف کی کانپتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"شٹ اپ۔ اب اگر تم نے کوئی لفظ منہ سے نکالا تو مجھ سے بر
کوئی نہیں ہو گا"...... عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی
سے آگے بڑھتا ہوا چبوترے پر چڑھ گیا۔ وہ مسلسل آیت الکرسی پڑھ
رہا تھا۔ اسے نہ ہی ڈاکٹر ناصر کی طرح دھکا لگا تھا اور نہ ہی اس کے ساتھ
کوئی اور کارروائی ہوئی تھی۔ اس کے پیچھے ٹائیگر بھی اچھل کر
چبوترے پر چڑھ گیا تھا۔ عمران اسے پہلے ہی بتا چکا تھا کہ اس نے معبد
میں داخل ہونے کے بعد مسلسل آیت الکرسی کا ورد کرنا ہے تاکہ ہر
قسم کے شیطانی اثرات سے محفوظ رہ سکے اور عمران تو پھر بھی درمیان
میں ورد روک کر بول لیتا تھا جبکہ ٹائیگر تو مسلسل ورد کر رہا تھا۔
پھر ان دونوں نے مل کر اس بھاری تابوت کا ڈھکن اٹھایا ہی تھا کہ
خوفناک چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اس قدر خوفناک اور ڈرا دینے
والی چیخیں کہ عمران جیسا آدمی بھی بت بن کر رہ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد

یں آہستہ آہستہ کم ہو گئیں تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ ٹائیگر
ہاتھ میں ٹارچ تھی جس کی روشنی کھلے تابوت کے اندر پڑے
نے ایک انسانی جسم پر پڑ رہی تھی۔ یہ ایک لمبے قد اور بھاری جسم
مرد کی لاش تھی جس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا۔ تابوت کا
رونی حصہ بھی سیاہ رنگ سے پینٹ کیا گیا تھا اور اس آدمی کے
ے پر بھی سیاہ رنگ کا نقاب تھا۔

" تو یہ ہے وہ راہول پجاری۔ ناروت کا موجد۔ شیطان کا
...... عمران نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے ہاتھ بڑھا کر جیسے ہی اس لاش کو چھوا اچانک تابوت میں
ک آگ بھڑک اٹھی اور عمران اور ٹائیگر آگ سے بچنے کے لئے
لیں لگا کر چبوترے سے نیچے اتر آئے۔ آگ میں نیلا رنگ نمایاں
آگ اس طرح بھڑک رہی تھی جیسے آتش فشاں کے دہانے سے
ٹھتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ آگ ختم ہو گئی اور عمران ایک بار پھر
رے پر چڑھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اب وہاں تابوت میں
ہوئی سیاہ ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ پڑا نظر آ رہا تھا۔
" اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ آؤ اب اس تابوت کو اٹھا کر باہر لے جانا
ہ آ جاؤ۔ اب اس کی شیطانی طاقتیں اور تمام جادو ختم ہو چکا ہے"۔
ن نے کہا۔
" عمران اسے یہیں پڑا رہنے دو۔ باہر مت لے جاؤ۔ تمہارا کام مکمل
یا ہے اب اسے ماہرین کے لئے چھوڑ دو"...... ڈاکٹر ناصر کی منت

بھری آواز سنائی دی۔

" میرا بھی یہی خیال ہے ڈاکٹر ناصر"...... کریمہ جوفی نے پہلی
زبان کھولتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اس کا کھلی فضا میں لے جانا ضروری ہے۔ آؤ جوا
جوزف۔ اب تم بھی آجاؤ۔ اب جو شیطان قوتیں تھیں وہ سب فر
چکی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

" بب۔ بب۔ باس۔ انتہائی طاقتور شیطانی قوتیں اب بھی یہ
موجود ہیں۔ مجھے ان کی بو آنے لگ گئی ہے"...... جوزف نے کہا۔

" تمہیں معلوم ہی نہیں کہ تم آکسیجن سلنڈر سے سانس لے ر
ہو اس لئے شیطانی قوتیں اگر تمہارے سلنڈر میں گھس گئی ہوں
دوسری بات ہے ورنہ تمہارے چہرے پر موجود اس گیس ماسک
وجہ سے تمہیں باہر کی بو تو آ ہی نہیں سکتی"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ شیطانی بو اس گیس ماسک سے نہیں رک سکتی
جوزف نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ ادھر۔ میں دیکھتا ہوں کہ کون سی شیطانی قو
تمہارا کچھ بگاڑ سکتی ہے۔ آؤ"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" غلام آقا کے حکم پر ساری دنیا کی شیطانی قوتوں سے بھی ٹکرا
ہے باس"...... جوزف نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا جبکہ
اس دوران آگے بڑھ کر چبوترے پر پہنچ چکا تھا۔ پھر جوزف بھی
چبوترے پر چڑھ گیا۔

اٹھاؤ اسے اور نیچے لے چلو"...... عمران نے کہا اور پھر ان سب
مل کر اس بڑے سے تابوت کو ایک جھٹکے سے اٹھایا اور پھر
وتوں والے بتوں کے درمیان سے گزار کر نیچے فرش پر رکھ دیا۔
وت جہاں سے ہٹایا گیا تھا وہاں چبوترے کے اوپر کسی جانور کی
ل بچھی ہوئی تھی جو اس قدر خستہ ہو چکی تھی کہ اس کا بیشتر حصہ
وت کے ساتھ چپک کر ساتھ ہی اٹھ آیا تھا۔

" یہ نجانے کس جانور کی کھال ہے"...... عمران نے ہاتھ چھوڑ کر
ہٹتے ہوئے کہا تو اس بار جوانا، جوزف اور ٹائیگر تینوں نے تابوت
یا اور پھر وہ اسے اٹھائے اس معبد سے نکل کر سرنگ میں داخل
ئے اور آگے بڑھتے چلے گئے۔ ڈاکٹر ناصر اور کریمہ جوفی ان کے پیچھے
۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس تابوت کو اٹھائے باہر کھلی فضا میں آگئے تو
نگ بنانے والی کمپنی کے افراد جو باہر موجود تھے تیزی سے اس
وت کے قریب آگئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کھلی فضا
آکر سر پر موجود گیس ماسک ہٹا دیئے۔

" بس یہاں رکھ دو اور اب اسے کھول دو"...... عمران نے کہا تو
زف اور جوانا نے تابوت نیچے رکھ کر کھول دیا۔

" ہا۔ ہا۔ ہا۔ تاروت جادو تو ختم ہو گیا۔ مقدس پجاری کی روح بھی
ں دنیا سے چلی گئی۔ اب باکری نے اس کی جگہ لے لی ہے"۔ اچانک
ریمہ جوفی نے بڑے شیطانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور وہ
ب تیزی سے کریمہ جوفی کی طرف مڑے ہی تھے کہ یکلخت عمران کو

یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں اچانک انتہائی خوفناک آ
بھڑک اٹھی ہو اور اس کے ذہن پر سیاہ دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔ ا
نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس
ذہن اور اس کے تمام احساسات اس سیاہ دھوئیں میں اس طر
اترتے چلے گئے جیسے کوئی انتہائی گہرے اور تاریک کنوئیں میں گ
چلا جاتا ہے۔ البتہ اس کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کے چیخنے
آوازیں ضرور محفوظ رہ گئی تھیں۔

راگو کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور اس کی آنکھوں سے شرارے
نکل رہے تھے۔ وہ اس وقت ایک وسیع و عریض میدان کے
ارے پر بنے ہوئے لکڑی کے ایک کیبن کے باہر کھڑا تھا۔ اس کے
امنے ایک نوجوان لڑکا سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔
"یہ۔ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا مہاجو۔ باکری کو کیسے یہ جرأت ہوئی
وہ مقدس روح سے اور تاروت سے بغاوت کرے۔ یہ سب کیسے
گیا"...... راگو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز غصے کی
ت سے کانپ رہی تھی۔
"تم نے اسے مہاگی بنایا تھا آقا اور اس نے کانگی کو بلا کر اس سے
ورہ لیا اور تم جانتے ہو کہ کانگی ہمیشہ تاروت کی مخالف رہی ہے۔
ن نے اسے بغاوت پر ابھارا اور اسے یقین دلایا کہ بڑا شیطان اس کے
ن کام سے خوش ہو گا اور وہ خود بڑے شیطان کی درباری بن جائے گی

جس پر باکری نے شیطان کے دربار سے رابطہ کیا تو مقدس روح ک
بد قسمتی سے اس کا رابطہ شیا کو سے ہو گیا۔ شیا کو بھی مقدس روح
مخالف ہے۔ اس نے باکری کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس طرح باکر
شیر ہو گئی اور اس نے سب کچھ کر ڈالا"...... مہاجو نے مؤدبانہ
میں کہا۔

"اب کیا صورت حال ہے اور اس صورت حال میں ہمیں کیا کر
چاہئے"...... راگو نے کہا۔

"آقا۔ باکری کو اس کانگی نے مشورہ دیا تھا کہ وہ معبد سے نکل ک
اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو شاگاب کے معبد میں لے جا کر ق
کر دے۔ شاگاب کے معبد کے بارے میں تم اچھی طرح جانتے ہو ک
وہ اس شیا کو کا گڑھ ہے۔ اس نے دراصل شیا کو کو اپنا سرپرست بنا
تھا تا کہ شیا کو جو بڑے شیطان کا خاص درباری ہے اسے بڑے شیط
کے دربار میں جگہ بھی دلوا دے گا اور اسے تاروت کی طرح باکر
مذہب پھیلانے کی بھی اجازت دلوا دے گا اور شیا کو بھی اس کے
کام سے بے حد خوش ہوا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ عمران اور اس
ساتھی شیطان کے کتنے بڑے دشمن ہیں اور تمہیں معلوم ہے آقا کہ
رات ماروسا کی رات ہے۔ آج رات شیا کو عمران اور اس کے
ساتھیوں کی باقاعدہ شیطان کے نام پر بھینٹ دینا چاہتا ہے۔ اس ط
اس کا عہدہ بڑھ جائے گا اور وہ شیطان کے ان خاص درباریوں
شامل ہو جائے گا جن کا تصور بھی وہ نہیں کر سکتا۔ اس نے سوچا

کہ باکری کو اپنی جگہ دے دے گا۔ چنانچہ اس وقت شاگاب کے معبد
میں شیا کو، باکری اور کانگی تینوں جشن منا رہے ہیں۔ اپنی کامیابی کا
جشن اور تم سے سب کچھ چھن چکا ہے۔ تم اب ایک عام انسان بن کر
رہ گئے ہو اور میں بھی جو تاروت جادو کا سب سے بڑا آدمی تھا اب کچھ بھی
نہیں رہا"...... مہاجو نے تقریباً روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن کیا بڑا شیطان اس بات پر ناراض نہیں ہو گا کہ یہ
عمران اور اس کے ساتھی آخر کار اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔
انہوں نے مقدس پجاری کے معبد کو کھول کر تاروت جادو کا بھی خاتمہ
کر دیا ہے اور تاروت مذہب کا بھی"...... راگو نے کہا۔

"آقا۔ بڑے شیطان کے لئے اس معمولی سے جادو کی کوئی اہمیت
نہیں ہے۔ اس کی نظر میں یہ عمران اور اس کے ساتھی اس جیسے
ہزاروں جادوؤں سے زیادہ خطرناک ہیں اس لئے وہ بھی خوش ہے
آقا"...... مہاجو نے جواب دیا۔

"پھر اب ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... راگو نے چند لمحے خاموش
رہنے کے بعد کہا۔

"تم اب بھی جیت سکتے ہو"...... مہاجو نے آہستہ سے کہا تو راگو
بے اختیار چونک پڑا۔

"بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... راگو نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"آقا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہم شاگاب معبد سے

نکال لائیں اور خود ان کی بھینٹ دے دیں تو بڑا شیطان ہمیں وہ سب کچھ دے دے گا جو شیا کو اور باکری حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ مہاجو نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ اب ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں رہی اور شاگاب کا معبد اور اس کے ار. گرد کا علاقہ شیا کو کی طاقتوں کے پہرے میں رہتا ہے"...... راگو نے کہا۔

" ہم انسان ہیں آقا۔ جبکہ شیا کو، باکری اور کانگی تینوں صرف طاقتیں ہیں اور انسان کی عقل بہرحال ان طاقتوں سے زیادہ ہوتی ہے"...... مہاجو نے کہا تو راگو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں۔ ہوتا تو ہے لیکن یہ ہوگا کیسے"...... راگو نے کہا۔

" آقا۔ شاگاب معبد کا بڑا پجاری لاکھو ہماری طرح انسان بھی ہے اور میں اس سے رابطہ بھی کر سکتا ہوں۔ اگر اسے اپنے ساتھ ملا لیا جائے تو معاملہ درست ہو سکتا ہے"...... مہاجو نے کہا۔

" لیکن وہ کیوں ہمارے ساتھ ملے گا۔ ہمارے پاس اب رہا ہی کیا ہے جس کا اسے لالچ دیا جائے گا"...... راگو نے کہا۔

" آقا۔ جو کچھ بڑے شیطان نے سکھایا ہوا ہے وہ کچھ تو ہم اب بھی استعمال کرا سکتے ہیں۔ ہم اس بڑے پجاری کے ذہن میں یہ بات پہنچا دیں کہ باکری دراصل جان بوجھ کر ان خطرناک انسانوں کو شاگاب کے معبد میں لے آئی ہے تاکہ ان کے ذریعے شیا کو اور اس بڑے

پجاری کو ہلاک کر کے خود شاگاب معبد پر قبضہ کر لے تو بڑا پجاری انسان ہونے کے ناطے اپنی جان بچانے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور سوچے گا"...... مہاجو نے کہا۔

" نہیں مہاجو۔ وہ شیا کو کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا اس لئے ایسا کرنا فضول ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ شیا کو الٹا ہمیں کوئی عبرتناک سزا دے دے۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ اس پجاری کے ذریعے ان لوگوں کی بھینٹ دینے سے پہلے انہیں ہوش میں لے آیا جائے۔ اگر یہ واقعی خطرناک لوگ ہیں تو لامحالہ وہ کچھ نہ کچھ کر گزریں گے ورنہ جو ہو ہماری قسمت۔ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارا تو ویسے بھی سب کچھ ختم ہو چکا ہے"...... راگو نے کہا۔

"لیکن آقا۔ باکری نے ان سب پر ناکان کا عمل کر رکھا ہے اور اب تو باکری ہی انہیں ہوش میں لا سکتی ہے۔ بڑا پجاری بھی انہیں ہوش میں نہیں لا سکتا۔ البتہ ان میں ایک آدمی ایسا ہے جس سے یہ عمل توڑا جا سکتا ہے اور وہ ہے عمران کا افریقی ساتھی جوزف۔ اگر اس کی ناک کے ساتھ پہاڑی کوے کا پر لگایا جائے تو اس جوزف پر سے ناکان کا عمل ختم ہو جائے گا اور وہ ہوش میں آجائے گا کیونکہ ناکان کا عمل اگر کسی افریقی پر کیا جائے تو اس کا اتار پہاڑی کوے کا پر ہوتا ہے"...... مہاجو نے کہا۔

"لیکن یہ سب کیسے ہو گا"...... راگو نے کہا۔

" کوشش تو کی جا سکتی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سے

رابطہ کروں"....... مہاجو نے کہا۔

"کیسے رابطہ کرو گے"....... راگو نے چونک کر پوچھا۔

"شیاکوکا ایک عمل مجھے بھی آتا ہے اور یہ بھی میں نے اس بڑے پجاری لاکھو سے سیکھا تھا۔ یہ لاکھو پجاری عورتوں کا بڑا شوقین ہے اور میں اس کے لئے خوبصورت عورتیں گھیر کر شاگاب کے معبد پہنچاتا رہتا تھا۔ اس نے خود مجھے یہ عمل سکھایا تھا"....... مہاجو نے کہا۔

"اگر وہ عورتوں کا شوقین ہے تو پھر اس سے وعدہ کرو کہ وہ جتنی بھی اور جس طرح کی بھی عورتیں چاہے گا اسے مل جائیں گی"۔ راگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کرتا ہوں اس سے رابطہ"....... مہاجو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر پشت کے بل لیٹ گیا۔ اس نے دونوں پیر ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر باندھ لئے تھے اور دونوں ہاتھوں کو سینے پر رکھ کر اس نے انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کر دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ راگو خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا۔ کافی دیر بعد مہاجو نے یکلخت آنکھیں کھولیں۔ ہاتھ علیحدہ کئے اور ٹانگیں علیحدہ کر کے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آقا! ایک سو عورتوں پر وہ مان گیا ہے۔ اس کے پاس پہاڑی کوے کا پر بھی ہے۔ وہ اس پر کو ابھی اس افریقی کی ناک میں لگا دے گا۔ اس کے بعد اگر کچھ ہو گا تو ہماری قسمت اور اگر کچھ نہ ہوا تب بھی

ہماری قسمت اور اگر کچھ نہ ہوا تب بھی ہماری قسمت۔ بہرحال اس لاکھو پجاری کو ایک سو عورتیں دینا ہی پڑیں گی"....... مہاجو نے کہا۔

"وہ دے دیں گے اور مجھے یقین ہے کہ کچھ نہ کچھ ضرور ہو گا"۔ راگو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میں رابطہ رکھوں گا۔ جو کچھ ہوا میں آپ کو اطلاع کر دوں گا"....... مہاجو نے کہا تو راگو نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر اس کیبن کی طرف بڑھ گیا جس کے سامنے وہ موجود تھا۔ باکری کے کہنے پر ہی وہ اپنی تمام طاقتوں کو اس جنگل سے نکال کر یہاں لے آیا تھا اور یہاں اچانک اس کی ساری طاقتیں جل کر فنا ہو گئیں اور وہ خالی رہ گیا تو اس مہاجو نے آکر اسے بتایا کہ یہ سب کیا ہوا ہے لیکن بطور پرشاکی وہ اس افریقی اور اس عمران کے بارے میں جو کچھ جان چکا تھا اس سے اسے یقین تھا کہ اب اگر یہ ہوش میں آگئے تو پھر باکری اور شیا کو سب کے خلاف ضرور کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔

عمران کے تاریک پڑے ہوئے ذہن میں اچانک روشنی سی نمودار ہونا شروع ہو گئی۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ انتہائی گہری دلدل میں سے آہستہ آہستہ باہر آتا جا رہا ہو۔

"باس۔ باس۔ ہوش میں آؤ۔ ہم خطرے میں ہیں باس"۔ عمران کے کانوں میں جوزف کی آواز پڑی تو اس کے ذہن میں پھیلنے والی روشنی کی رفتار تیز ہو گئی اور چند لمحوں بعد وہ بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں کھل گئی تھیں اور وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب .... یہ ہم کہاں ہیں"....... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات ابھر آئے تھے جب وہ تابوت اٹھا کر اس سرنگ سے باہر آئے تھے اور پھر اچانک ان کے عقب میں موجود کریمہ جونی نے

شیطانی انداز میں قہقہہ لگایا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے جسم میں یکلخت خوفناک آگ بھڑک اٹھی تھی اور پھر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا تھا۔

"باس۔ باس۔ ہم ایک اور شیطانی معبد میں ہیں اور باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ اب سے دو گھنٹوں بعد ہمیں یہاں بڑے شیطان کی بھینٹ چڑھا دیا جائے گا اور باس وہ کالا شیطان تو ختم ہو گیا ہے۔ وہ سرخ آنکھوں والا شیطان۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی ہیں لیکن یہ معبد بڑے شیطان کے ایک اور خاص پجاری کا ہے۔ اس کا نام شیاکو ہے۔ یہ معبد اس شیاکو کا ہے"....... جوزف نے آہستہ سے بولتے ہوئے کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی انتہائی راز کی بات بتا رہا ہو۔

"لیکن میرے پاس تو روشنی کا مقدس کلام تھا۔ پھر ہم پر شیطان کا حملہ کیسے ہو گیا"....... عمران نے جلدی سے اپنے لباس کی جیب ٹٹولتے ہوئے کہا۔

"وہ سب کچھ نکال لیا گیا ہے باس اور ہم نے وہاں اس شیطان کے پجاری کے تابوت کو ہاتھ لگایا تھا اور تم نے بھی شیطانی کھال کے ٹکڑے کو ہاتھ لگایا تھا اس لئے یہ سب کچھ ہو گیا باس"....... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا اور پھر تم ہوش میں کیسے آ گئے"....... عمران نے کہا۔

"باس۔ میرے سر پر فادر جوشوا کا ہاتھ رہتا ہے۔ فادر جوشوا نے میری ناک سے پہاڑی کوے کا پر لگا دیا اور باس تم نہیں جانتے میں جانتا ہوں کہ اگر پہاڑی کوے کا پر کسی شیطانی جادو کے زیر اثر کی ناک سے لگا دیا جائے تو جادو ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح میں ہوش میں آگیا اور پھر میں نے یہ پر آپ کی ناک سے لگا دیا اور آپ بھی ہوش میں آ گئے"...... جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس پر نے تمہیں ساری تفصیل بھی بتا دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس۔ وچ ڈاکٹر گاگاری جو کالے جنگلوں میں کالے بانسوں کے جنگل کا وچ ڈاکٹر ہے جہاں بڑے بڑے پہاڑی کوے رہتے ہیں، سے میں نے اس پر کے ذریعے رابطہ کر لیا اور اس نے مجھے یہ تفصیل بتائی ہے"...... جوزف نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر باقی ساتھیوں کی ناک سے بھی یہ حیرت انگیز پر لگاؤ اور اپنے اس وچ ڈاکٹر سے پوچھو کہ ہمیں اب یہاں سے نکلنے کے لئے کیا کرنا ہو گا"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے پوچھا ہے باس۔ لیکن اس نے کہا ہے کہ وہ ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا کیونکہ اگر وہ ہماری مدد کرے گا تو اس کے بانسوں کے کالے جنگل عام جنگلوں میں تبدیل ہو جائیں گے اور تمام پہاڑی کوے اڑ جائیں گے"...... جوزف نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"چلو نہیں کرتا مدد تو نہ کرے۔ ہم اپنی مدد آپ کر لیں گے۔ تم

ٹائیگر اور جوانا کو ہوش میں لے آؤ۔ وہ ڈاکٹر ناصر اور باقی لوگوں کا پتہ نہیں کیا حشر ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف جس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا پر تھا جس پر بھورے رنگ کے عجیب سے دھبے بھی تھے، ایک طرف ساکت پڑے ہوئے جوانا کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے آنکھیں بند کر کے اپنے ذہن پر محسوس ہونے والا پردہ ہٹانے کی کوشش شروع کر دی۔ اس نے مقدس کلام پڑھنے کی کوشش کی تھی لیکن اسے محسوس ہوا تھا کہ جیسے اس کی یادداشت کے گرد سیاہ پردہ پڑا ہوا ہو۔ ایک بار پہلے بھی وہ اس قسم کے ذہنی پردے کو اپنے ذہن کو بلینک کر کے خیال کی طاقت سے ہٹا چکا تھا اس لئے اس نے سوچا تھا کہ اب بھی وہ ایسا کر لینے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن کافی کوشش کے باوجود یہ پردہ نہ ہٹا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔ جوانا اور ٹائیگر دونوں اب ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے۔ عمران نے دیکھا کہ اس وقت وہ جس نیچی چھت والے کمرے میں تھے اس میں نہ کوئی دروازہ تھا، نہ کوئی کھڑکی اور نہ ہی کوئی روشن دان تھا۔ ہر طرف سے بند کمرہ قدیم دور کا بنا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا اور ٹائیگر بھی ہوش میں آگئے اور جب عمران نے جوزف کی بتائی ہوئی تفصیل انہیں بتائی تو وہ دونوں بھی حیرت سے بت سے بن کر رہ گئے۔

"ماسٹر۔ تم بھی خواہ مخواہ ان فضول شیطانی چکروں میں پڑ گئے ہو۔ ایک آدمی انسانوں سے تو لڑ سکتا ہے لیکن ان شیطانی طاقتوں سے کیسے

لڑا جا سکتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"اگر یہ شیطانی طاقتیں انسانوں کو گمراہ کر سکتی ہیں تو انسان ان
شیطانی طاقتوں سے کیسے نہیں لڑ سکتا"...... عمران نے جواب دیا
پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کی ایک سائیڈ
دیوار درمیان سے پھٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گئی اور اس میں
سے کریمہ جوفی اندر داخل ہوئی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ
کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرنے ہی لگے تھے کہ اچانک
ایک طرف بیٹھے ہوئے جوزف نے کسی بھوکے چیتے کے سے انداز میں
اس پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اسی
طرح اچھل کر سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا جیسے وہ ہوا بھرا غبارہ ہو
جسے کسی طاقتور آدمی نے جھٹکے سے دیوار پر دے مارا ہو۔ جوزف جیسے
ہی اچھل کر دیوار سے ٹکرایا یکلخت جوانا نے کریمہ جوفی پر چھلانگ
دی لیکن اس کا حشر بھی جوزف جیسا ہی ہوا۔ وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر
ایک زوردار دھماکے سے دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ اب وہ دونوں
بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔

"آؤ۔ تم دونوں بھی آ جاؤ"...... کریمہ جوفی نے عمران اور ٹائیگر
کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں اور میرا شاگرد خالص پاکیشیائی ہیں اور ہم عورتوں کی عزت
کرتے ہیں بشرطیکہ "...... عمران نے کہا اور پھر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ کر
وہ خاموش ہو گیا۔

"بشرطیکہ وہ عورتیں ہوں۔ یہی کہنا چاہتے ہو ناں تم کہ میں
عورت نہیں ہوں۔ تو پھر آؤ کرو حملہ مجھ پر۔ ابھی تو میں نے تمہارے
ان آدمیوں کو ہلاک نہیں کیا ورنہ میری انگلی کا ایک اشارہ ان کے
جسموں کو جلا کر راکھ کر دیتا لیکن چونکہ انہیں بھینٹ دینے کا فیصلہ ہو
چکا ہے اس لئے میں نے انہیں انتہائی معمولی سزا دی ہے۔ ویسے مجھے
حیرت ہے کہ تم سب کس طرح ہوش میں آ گئے ہو۔ حالانکہ تم پر
ناکان جادو کیا گیا تھا"...... کریمہ جوفی نے کہا۔

"اصل کریمہ جوفی کہاں ہے"...... عمران نے اس کی بات کو
نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"وہ بے چاری اپنی رہائش گاہ کے تہہ خانے میں مردوں سے بھی
بدتر حالت میں پڑی ہوئی ہے۔ تمہاری بھینٹ دینے کے بعد میں اسے
ختم کر دوں گی۔ مجھے یہ روپ بے حد پسند آیا ہے۔ کیونکہ میں اس
روپ میں مردوں کی آنکھوں میں اپنے لئے پسندیدگی کے تاثرات
دیکھتی ہوں۔ البتہ مجھے یہ اعتراف ہے کہ میں نے تمہاری آنکھوں میں
کبھی ایسے تاثرات نہیں دیکھے۔ نجانے تم کس مٹی کے بنے ہوئے
ہو"...... کریمہ جوفی نے کہا۔

"میں مٹی کا نہیں بلکہ پتھر کا بنا ہوا ہوں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم جس کے بھی بنے ہوئے ہو تم نے بہرحال تاروت جادو اور
مقدس روح دونوں کو ختم کر دیا ہے۔ تم نے مقدس روح کے خفیہ

معبد کو کھول کر اور پھر اس کے تابوت کو باہر نکال کر مقدس روح کو
اس دنیا سے نکل جانے پر مجبور کر دیا اور ساتھ ہی اس معبد میں موجود
چاروں عورتوں کے ہاتھوں میں موجود پیالوں سے اچھل کر زمین سے
باہر صدیوں سے تاروت جادو کے تحت بہنے والے چشمے کو خشک کر
دیا ہے۔ اس چشمے کے خشک ہوتے ہی تاروت جادو کا بھی دنیا بھر میں
خاتمہ ہو گیا ہے۔ تاروت جادو کی تمام طاقتیں بھی اس کے ساتھ ہی فنا
ہو گئی ہیں اور اب تاروت جادو کا زور ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گیا
ہے"...... کریمہ جوفی نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اصل نام کیا ہے اور تم کب کریمہ جوفی کے روپ میں آئی
ہو اور تمہارا تعلق کس شیطانی گروپ سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام باکری ہے اور میں اس وقت سے کریمہ جوفی کے روپ
میں ہوں جب میں ڈاکٹر ناصر کی رہائش گاہ پر آئی تھی۔ یہ اور بات ہے
کہ میں نے ایسی خوشبو لگا رکھی تھی جس کی وجہ سے تمہارے اس
افریقی حبشی تک میری مخصوص بو نہ پہنچ سکی اور یہ بھی سن لو کہ میں
اس وقت بھی کریمہ جوفی کے روپ میں تھی جب تم تابوت کھول
رہے تھے"...... باکری نے کہا۔

"لیکن تم نے اس وقت کیوں رکاوٹ نہیں ڈالی تھی۔ کیا تم اس
راہول پجاری کی روح کے خلاف تھی"...... عمران نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں تاروت کی انتہائی حقیر طاقت تھی لیکن تمہاری وجہ
سے ایک آدمی راگو کو مقدس پجاری کی روح نے تاروت جادو کا بہت
بڑا عہدہ دے دیا۔ وہ پرشاکی بن گیا۔ پھر اس نے مجھے بلا کر تمہارے
خلاف کارروائی کرنے کی ہدایت کی اور میں نے اس سے ایک بڑی
طاقت مہاگی کے اختیارات حاصل کر لئے۔ اس طرح میں مہاگی بن
گئی۔ پھر میں نے اسے اس جنگل اور تاروت مرکز سے اپنی طاقتوں
سمیت دور نکل جانے پر رضامند کر لیا۔ دراصل میں چاہتی تھی کہ کسی
طرح اس راگو کی جگہ حاصل کر لوں کیونکہ وہ انسان تھا جبکہ میں ایک
طاقت ہوں اور وہ میرے چکر میں آگیا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور
طاقت کو طلب کیا۔ اس نے مجھے ایک نیا راستہ بتا دیا کہ اگر تمہیں
کامیاب ہونے دیا جائے تو تاروت جادو اور مقدس پجاری کا خاتمہ ہو
جائے گا۔ اس کے بعد تم چاروں کو ہلاک کر کے بڑے شیطان کو خوش
کیا جا سکتا ہے اور اس طرح میں براہ راست بڑے شیطان کی درباری
بن سکتی ہوں۔ میں نے اس تجویز پر عمل درآمد کرنے کا فیصلہ کر لیا اور
اس وقت تو مجھے یہ کہا گیا کہ جب تم تابوت سمیت باہر آؤ تو میں کریمہ
جوفی کے روپ میں تم سے لپٹ جاؤں۔ اس طرح تمہاری پاکیزگی کا
حصار ختم ہو جائے گا اور پھر تمہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے لیکن
جب میں نے معبد میں تمہیں مقدس پجاری کے تابوت کے نیچے
موجود جنگلی جانور کی کھال کو پکڑتے اور پھر اس کی راکھ کو تمہارے
دونوں ہاتھوں پر لگتے دیکھا تو میں بے حد خوش ہوئی کیونکہ مجھے معلوم

ہے کہ اس جانور کی وجہ سے تمہاری پاکیزگی کا حصار بھی ختم ہو چکا
ہے لیکن میں تمہیں وہاں معبد کے اندر اس لئے ہلاک نہ کرنا چاہتی
تھی کیونکہ یہ معبد مقدس پجاری کا تھا اس طرح مقدس پجاری دوبارہ
طاقت پکڑ جاتا اور مجھے اس کے تحت رہنا پڑتا۔ میں خاموش رہی تاکہ
تم اس کا تابوت باہر کھلی فضا میں لے جاؤ تاکہ اس کا مکمل خاتمہ ہو
جائے۔ اس کے بعد میں چاہتی تو انگلی کے ایک اشارے سے تم سب
کو ہلاک کر سکتی تھی لیکن میں نے ایک اور فیصلہ کیا کہ تم سب کو
اس طرح ہلاک کرنے کی بجائے بڑے شیطان کی بھینٹ چڑھا دیا
جائے۔ اس طرح شیطان اور زیادہ خوش ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے
تمہیں بے ہوش کیا اور یہاں شاگاب کے معبد میں پہنچا دیا۔ ڈاکٹر ناصر
اور وہاں موجود دوسرے لوگوں کو میں نے ہلاک کر دیا۔ اب سے
ایک گھنٹہ بعد تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی بھینٹ دی جائے
گی۔ میں تو یہاں اس لئے آئی تھی تاکہ تمہیں ہوش میں لا کر تمہیں بتا
سکوں کہ تم کس کے ہاتھوں ہلاک کئے جاؤ گے لیکن تم پہلے ہی ہوش
میں تھے۔ بہرحال اب سے ایک گھنٹے بعد تم سب کو قربان گاہ لے جا کر
ہلاک کر دیا جائے گا اور تمہارا خون اور تمہارا گوشت ہمارے لئے
سب سے بڑی ضیافت ہو گی اور اس سے ہماری طاقتوں میں بے پناہ
اضافہ ہو جائے گا"...... باکری نے بڑے فاتحانہ انداز میں کہا۔
"لیکن میں نے تو سنا ہے کہ جو طاقتیں ہوتی ہیں وہ انسانوں کی
نسبت زیادہ آسانی سے فنا کی جا سکتی ہیں۔ انسانوں کو تو باندھنا پڑتا

ہے جبکہ طاقتوں کو باندھنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی"...... عمران
نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
"تم جو کچھ سوچ رہے ہو مجھے اس کا علم ہو رہا ہے۔ تم یہی سوچ
رہے ہو کہ اس طرح کی باتیں کر کے تم مجھ سے یہ پوچھ لو گے کہ میں
کس طرح فنا ہو سکتی ہوں اور پھر جب تمہیں قربان گاہ لے جایا جائے
تو تم مجھے، شیا کو اور دوسری طاقتوں کو ہلاک کر دو گے لیکن شاگاب
کے معبد میں تمہاری یہ سوچ حماقت ہے۔ یہاں نیکی یا روشنی کی کوئی
طاقت تمہارا ساتھ نہیں دے سکتی اور نہ یہاں معبد میں کوئی طاقت
فنا کی جا سکتی ہے۔ البتہ تم ختم ہو جاؤ گے"۔ باکری نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی اور اس خلا میں غائب ہو گئی۔ اس کے
ساتھ ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی۔ اسی لمحے جوزف اور جوانا دونوں اس
طرح حرکت میں آ گئے جیسے بجلی سے چلنے والے کھلونے اچانک برقی رو
جانے سے حرکت میں آ جاتے ہیں۔
"باس۔ میں نے کوشش کی تھی کہ شاکانہ کی آنکھیں نکال لوں
لیکن باس شاکانہ بہت طاقتور ثابت ہوئی ہے"...... جوزف نے
بڑے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔
"کیا تم اس شیطانی طاقت باکری کو شاکانہ کہہ رہے ہو"۔ عمران
نے کہا۔
"ہاں باس۔ یہ شاکانہ ہے۔ شیسیلالی جھاڑیوں میں جب کوئی
لونج انڈا دیتی ہے تو اس انڈے کو وہاں رہنے والے شیطان بندر

تلاش کرتے رہتے ہیں اور جو بندر اس انڈے کو تلاش کر کے کھا
جائے وہ شاکانہ بن جاتا ہے۔ شیسیلالی جھاڑیوں کا سب سے طاقتور
بندر اس کے سامنے بڑے بڑے وچ ڈاکٹر آنے سے گھبراتے ہیں۔ اس
کی تمام طاقت اس کی آنکھوں میں ہوتی ہے۔ جب یہ عورت اندر
داخل ہوئی تھی تو اس کی آنکھوں میں موجود شیسیلالی جھاڑیوں کا عکس
مجھے نظر آ گیا اور میں سمجھ گیا کہ یہ شاکانہ ہے۔ میں نے اس پر جھپٹنا چاہا
کہ اس کی آنکھیں نکال لوں لیکن باس یہ بے حد پھرتیلی ثابت ہوئی
اور میں ناکام رہا"...... جوزف نے باقاعدہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
" ماسٹر میرا خیال تھا کہ اس عورت کی گردن میں آسانی سے توڑ
دوں گا لیکن میرے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی کسی نے مجھے اٹھا کر
دیا اور پھر میرا جسم مفلوج ہو کر رہ گیا"...... جوانا نے بڑے شرمندہ
سے لہجے میں کہا۔
" اب تک تم یہی سمجھتے رہے ہو کہ یہ شیطانی طاقتیں وغیرہ سب
ڈھونگ ہے لیکن اب تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کتنی طاقت رکھتی
ہیں"...... عمران نے کہا۔
" باس۔ اب شیطان کی بھینٹ سے بچنے کا ایک طریقہ ہے"
اچانک جوزف نے کہا۔
" کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
" باس۔ میری گردن کاٹ دو اور میرا خون اپنے جسم پر، جوانا اور
ٹائیگر کے جسموں پر مل دو۔ پھر تمہیں بھینٹ نہ چڑھایا جا سکے گا اور

تم عظیم عقل کے مالک ہو۔ تم خود ان شیطانی طاقتوں سے بچ نکلنے کا
کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر ہی لو گے"...... جوزف نے انتہائی
خلوص بھرے لہجے میں کہا۔
" راستہ تو میں تلاش کر ہی لوں گا لیکن تمہیں کہاں سے تلاش
کروں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" باس۔ غلام کی قربانی سے اگر تم بچ جاؤ تو یہ غلام کے لئے اعزاز ہو
گا"...... جوزف نے کہا تو اس کے اس بے پناہ خلوص پر جوانا اور
ٹائیگر دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
" مجھے جوزف دی گریٹ چاہئے۔ مجھے اعزاز نہیں چاہئے۔ اس
لئے آئندہ کوئی ایسی بات نہ کرنا۔ جہاں تک راستہ نکالنے کی بات ہے
تو ٹائیگر میرے پاس موجود ہے۔ یہ خود ہی کوئی نہ کوئی راستہ نکال
لے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔
" مجھے تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا باس"...... ٹائیگر نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔
" بہر حال اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے اور سب سے پہلی بات جو
میرے ذہن میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے ہوش میں آنے پر یہ
باکری بھی حیران ہو رہی تھی اس کا مطلب ہے کہ پہاڑی کوے کا پر
یہاں کسی ایسی شخصیت نے پہنچایا ہے جو ہماری ہمدرد ہے اور اس
ہمدرد شخصیت کو اس بات کا بھی علم ہے کہ اس پہاڑی کوے کے پر
کی موجودگی کا علم شیطانی طاقتوں کو نہیں ہو سکتا۔ اب ہم نے اس کا

انتظار کرنا ہے کیونکہ بہرحال اس کا مقصد صرف ہمیں ہوش میں نہ لانا ہو گا بلکہ وہ ہمیں یہاں سے نکلنے کی بھی لازماً کوشش کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔آپ کی بات درست ہے لیکن اس شیطانی معبد میں کون ہمارا ہمدرد ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اس باکری کی باتیں سنی تھیں۔شیطان کی ذریتوں میں بھی گروہ بندی ہے اور وہ ایک دوسرے کو پچھاڑنے اور خود شیطان کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔اس باکری نے بتایا ہے کہ اس نے یہ ساری سازش اس لئے کی ہے تاکہ وہ اس راگو اور پجاری کی ماتحت طاقت بننے کی بجائے براہ راست شیطان کی درباری بن جائے اس لئے جس کسی نے بھی ہمیں ہوش دلایا ہے اور بقول اس باکری کے ہم پر کئے جانے والا ناکان جادو ختم ہو گیا ہے۔وہ یقیناً اس باکری کے مخالف گروپ کا آدمی ہو گا۔ہو سکتا ہے کہ وہ اس راگو گروپ کا آدمی ہو کیونکہ اب تک اس راگو کو بہرحال اصل بات کا علم ہو چکا ہو گا"...... عمران نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ماسٹر کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کسی کا انتظار ہی کرتے رہ جائیں اور یہ لوگ ہمیں ہلاک کر دیں"...... جوانا نے کہا۔

"موت اور زندگی ان شیطانی طاقتوں کے ہاتھ میں نہیں ہوا کرتی جوانا"...... عمران نے جواب دیا ہی تھا کہ اچانک کمرے کی عقبی

وار میں ایک بڑا سا سوراخ نمودار ہوا اور وہ سب چونک کر اس سوراخ کی طرف دیکھنے لگے۔سوراخ میں سے یکلخت سیاہ رنگ کا دھواں سا نکل کر تیزی سے کمرے میں پھیلنے لگا اور عمران ابھی سوچ رہا تھا کہ یہ کیسا دھواں ہے کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے کے ذہن پر بھی سیاہ دھواں چھاتا چلا جا رہا ہو۔اس نے بجلی کی سی ی سے اپنے ذہن کو بیلنک کرنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔اس ہن اس سیاہ دھوئیں میں جیسے ڈوبتا چلا گیا لیکن پھر جس طرح یہ واں اس کے ذہن کے گرد پھیلا تھا اسی طرح تیزی سے غائب ہونا ع ہو گیا اور جیسے جیسے یہ دھواں غائب ہوتا جا رہا تھا عمران کے میں روشنی پھیلنے لگ گئی تھی۔اس نے اپنی طرف سے گردن نے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل کہ وہ اس کمرے میں موجود نہ تھا جس میں پہلے موجود تھا بلکہ وہ بڑے سے کمرے میں دیوار کے ساتھ اس انداز میں بیٹھا ہوا تھا اس کی دونوں ٹانگیں سامنے کی طرف پھیلی ہوئی تھیں اور دونوں ں میں رسیاں بندھی ہوئی تھیں اور ان رسیوں کو فرش میں موجود ی کنڈوں کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا جبکہ اس کا اوپر والا جسم دیوار ساتھ لگا ہوا تھا۔اور اس کے جسم کے دونوں اطراف میں دیواروں فولادی کنڈے موجود تھے اور ان کنڈوں کے درمیان رسیاں ی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے اس کا اوپر والا جسم دیوار کے ساتھ ا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر ایک

دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ اس نے گردن
گھمائی تو اس نے اپنے دائیں بائیں جوانا، ٹائیگر اور جوزف کو بھی اسی
حالت میں بندھے ہوئے دیکھا۔ ان سب کے سر اس انداز میں حرکت
کر رہے تھے جیسے وہ ہوش میں آنے والے ہوں۔ البتہ عمران نے
محسوس کر لیا تھا کہ گردن کے نیچے اس کا پورا جسم قطعی طور پر بے حس
و حرکت تھا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"....... اچانک عمران کے
بائیں طرف موجود ٹائیگر نے ہوش میں آ کر عمران کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔

"ہمیں بھینٹ دینے کی تیاری کی جا رہی ہے"....... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا نے بھی ہوش میں آ کر ایسے ہی
سوال کئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ماسٹر۔ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ میرا تو جسم بھی حرکت
نہیں کر رہا ورنہ یہ معمولی رسیاں تو میں آسانی سے توڑ لیتا"۔ جوانا نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ لوگ طارغی قبیلے کے لگتے ہیں۔ طارغی قبیلے میں
دیوتاؤں کو بھینٹ دینے سے پہلے اسی طرح بھینٹ کو باندھا جاتا ہے
اور پھر ایک ایک کر کے انہیں ان کی قربان گاہ پر لے جایا جاتا ہے
ان کی بھینٹ دی جاتی ہے"....... اچانک جوزف نے کہا۔

"پھر اس طارغی قبیلے سے کیسے نجات مل سکتی ہے"....... عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ طارغی قبیلہ شیطان کا پجاری ہے۔ اس کے وچ ڈاکٹر سے
کوئی وچ ڈاکٹر ملتا ہی نہیں تھا اور باس یہ طارغی قبیلہ افریقہ کے کسی
دوسرے قبیلے میں آ جا بھی نہیں سکتا تھا اور اگر کوئی طارغی بھول کر
کسی قبیلے میں آ جاتا تو اسے پکڑ کر زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ مجھے یاد ہے
باس۔ میں نے ایک طارغی کو زندہ جلنے سے بچا لیا تھا۔ میں نے اس
قبیلے کے وچ ڈاکٹر کی منت کی تھی کیونکہ وہ طارغی نوجوان بے حد
خوفزدہ تھا۔ مجھے اس پر رحم آ گیا اور پھر میرے کہنے پر وچ ڈاکٹر نے اس
طارغی سے کہا کہ وہ اسے اس صورت میں معاف کر سکتا ہے کہ اگر وہ
اپنے قبیلے کے وچ ڈاکٹر کے اس جادو کے بارے میں بتا دے جس سے
ہمارے قبیلے کے لوگوں کو بے حس و حرکت کر کے پکڑ کر لے جاتا
ہے جس پر اس طارغی نوجوان نے بتایا تھا کہ اس کے قبیلے کا وچ ڈاکٹر
جب کسی دوسرے قبیلے کے آدمی کو پکڑنا چاہتا ہے تو وہ اس آدمی کی
طرف منہ کر کے پھونک مار دیتا ہے اور وہ آدمی بے حس ہو جاتا ہے
اور پھر جب وہ اسے حرکت میں لانا چاہتا ہے تو اس کے جسم پر خنجر سے
زخم لگاتا ہے۔ اس کا خون جیسے ہی نکلتا ہے وہ حرکت میں آ جاتا ہے
جس پر وچ ڈاکٹر نے اس طارغی کو رہا کر دیا اور اسے اس قبیلے کی حدود
سے باہر پہنچا دیا گیا۔ اس طارغی نوجوان نے میرا شکریہ ادا کیا تھا اور
پھر اس نے مجھے بتایا تھا کہ اگر میں کبھی کسی طارغی کے شیطانی جادو
میں پھنس جاؤں تو مار گو دیوتا کی مخصوص نشانی اپنے اوپر بنا دیا کروں

تو طارغی جادو ختم ہو جائے گا"۔جوزف نے اس طرح سب کچھ تفصیل
سے بتانا شروع کر دیا جیسے وہ اپنی یادداشت کو کھنگال رہا ہو۔
" تم نے بہرحال کوئی نہ کوئی راستہ تو بتا دیا ہے۔پہلے حرکت
میں آنے کی کوشش تو کر لیں پھر دیکھا جائے گا"....... عمران نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کیں اور اپنے ذہن کو ایک
نقطے پر مرکوز کر کے اپنے جسم کو حرکت میں لانے کی کوشش کی۔
جوزف کی بات سے وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کو یقیناً کوئی ایسی چیز کھلائی
جاتی ہو گی جس سے ان کے اعصابی نظام کو منجمد کر دیا جاتا ہے اس
لئے خون کی روانی ہو جانے سے یہ انجماد ختم ہو جاتا ہو گا اور جسم
حرکت میں آجاتا ہو گا اور اسے معلوم تھا کہ اپنے ذہن کو پوری قوت
کر بھی وہ اپنے اعصابی نظام کو مکمل طور پر نہیں تو کسی حد تک
حرکت میں لا سکتا ہے۔چنانچہ اس نے کوشش شروع کر دی اور چند
لمحوں بعد واقعی وہ اس قابل ہو گیا کہ اس کے جسم میں معمولی سی
حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے۔عمران نے آنکھیں کھول
دیں کیونکہ اب اس سے زیادہ کوشش سے اس کا ذہن بھی ختم ہو سکتا
تھا۔اس نے اپنے بازوؤں کو حرکت دینے کی کوشش کی تو معمولی سی
حرکت کا احساس اسے ہونے لگ گیا۔اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو
جھٹکنا شروع کر دیا تا کہ ناخنوں میں موجود بلیڈ باہر آسکیں اور جب
اسے یقین ہو گیا کہ بلیڈ باہر آچکے ہیں تو اس نے اپنے بازو کو اس انداز
میں حرکت دی کہ اس کے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی کلائی

سے ٹکرانے لگیں تو اس نے بلیڈوں کی مدد سے کلائی پر کٹ لگانا شروع
کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد درد کی ہلکی سی لہر اسے اپنی کلائی میں محسوس
ہوئی لیکن پھر فوراً ہی اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کا
جسم حرکت میں آگیا تو عمران نے تیزی سے ان بلیڈوں کی مدد سے ہاتھ
کے گرد موجود رسیاں کاٹیں اور پھر بازوؤں کو باہر نکال کر اس نے
بڑے اطمینان سے سینے پر بندھی ہوئی رسی کو ان کنڈوں سے کھول
دیا۔رسیاں بڑے عام سے انداز میں بندھی ہوئی تھیں۔اوپر والا جسم
آزاد ہوتے ہی عمران نے پیروں کے گرد موجود رسیاں کھولیں اور
دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔اس کی بائیں کلائی سے خون ابھی
تک نکل رہا تھا لیکن اس نے اس کی پرواہ نہ کی اور تیزی سے جوزف کی
طرف بڑھ گیا۔اس نے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد سے اس کی
گردن پر کٹ لگایا اور پھر اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔جب
تک رسیاں کھلیں جوزف کا جسم حرکت میں آگیا اور عمران جوانا کی
طرف بڑھ گیا۔جوانا کی رسیاں البتہ جوزف نے کھولیں جبکہ عمران
ٹائیگر کی طرف بڑھ چکا تھا۔تھوڑی دیر بعد وہ سب پوری طرح حرکت
میں آچکے تھے۔

"اب کیا کرنا ہے باس"....... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"جوزف۔تمہیں وہ مارگو کا نشان بنانا آتا ہے"....... عمران نے مڑ
کر جوزف سے کہا۔

"یس باس"....... جوزف نے چونک کر کہا۔

"تو پھر یہ نشانات اس کمرے کے دروازے کے سامنے زمین پر بنا دو"....... عمران نے کہا تو جوزف سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے بڑے سے کمرے کے اکلوتے لکڑی کے دروازے کے سامنے اکڑوں بیٹھ کر انگلی کی مدد سے فرش پر لکیریں کھینچنا شروع کر دیں۔

"باس۔ اس نشان سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا"....... ٹائیگر نے کہا۔

"ہمیں فائدہ ہو یا نہ ہو۔ انہیں ضرور نقصان ہو گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جوزف سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔

"میں نے بنا دیا ہے باس"....... جوزف نے کہا۔

"او کے۔ اب ہم نے اس معبد سے باہر بھی نکلنا ہے اور ان شیطانی ذریات کا بھی خاتمہ کرنا ہے۔ یہ بتاؤ کہ کیا یہ شیطانی ذریات اس دروازے سے ہی آئیں گی یا کسی سوراخ سے نکل کر آ جائیں گی"۔ عمران نے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں باس"....... جوزف نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک وہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک دیوہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ مصری تھا اور اس کے جسم پر بھی قدیم مصری لباس موجود تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب"....... اس آدمی نے بے اختیار ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا۔

"رک جاؤ"....... اچانک عمران نے انتہائی کڑکدار لہجے میں کہا تو

وہ آدمی اس طرح رک گیا جیسے چابی بھرے کھلونے چابی ختم ہو جانے پر رک جاتے ہیں۔

"ادھر آؤ"....... عمران نے اسی لہجے میں کہا تو وہ واپس مڑا اور پھر قدم بڑھاتا آگے بڑھ آیا لیکن اس کا سر جھکا ہوا تھا۔

"تم اس معبد میں رہتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں شیاکو کا غلام ہوں"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

"باس۔ یہ انسان ہے۔ طاقت نہیں ہے"....... عمران کے پاس کھڑے ہوئے جوزف نے آہستہ سے کہا۔

"پہاڑی کوے کا پر ہمارے پاس کون لایا تھا"....... عمران نے پوچھا۔

"میں لایا تھا۔ لاکھو کے حکم پر"....... اس آدمی نے جواب دیا۔

"یہ لاکھو کون ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"معبد کا بڑا پجاری ہے"....... اسی آدمی نے جواب دیا۔

"اب یہ لاکھو کہاں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"قربان گاہ میں"....... اسی آدمی نے جواب دیا۔

"تم یہاں کیوں آئے تھے"....... عمران نے پوچھا۔

"مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں اس افریقی حبشی کو اٹھا کر قربان گاہ لے
ؤں لیکن اس کمرے میں داخل ہوتے ہی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے
ی تمام طاقت نہ صرف ختم ہو گئی ہو بلکہ میں شیاکو کی بجائے تمہارا
م بن گیا ہوں"....... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم واپس کیوں جا رہے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"لاکھو کو اطلاع دینے کہ تم ٹھیک ہو چکے ہو۔ تم پر مارجو آکا کا جادو ختم ہو چکا ہے اور تم نے رسیوں سے بھی نجات حاصل کر لی ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے ایک قدم آگے بڑھ کر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام کاگو ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"یہ مصری نام تو نہیں ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہ نام لاکھو نے مجھے دیا ہے"...... کاگو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"میری طرف دیکھو"...... عمران نے کہا تو کاگو نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا کیونکہ پہلے وہ سر جھکائے کھڑا جواب دے رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے پلکیں جھپکے بغیر اس کی آنکھوں میں براہ راست دیکھنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد عمران نے یکلخت ایک جھٹکے سے اپنا ایک طرف ہٹا دیا تو اس آدمی کا سر بھی نیچے کی طرف خود بخود جھک گیا۔

"کاگو تم کس کے غلام ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"میں تمہارا غلام ہوں آقا"...... کاگو نے جواب دیا۔

"تم نے ہمیں اس معبد سے باہر لے جانا ہے۔ بولو۔ کیا تم حکم تعمیل کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا"...... کاگو نے جواب دیا۔

"حکم کی فوراً تعمیل کرو"...... عمران نے کہا تو کاگو تیزی سے واپس مڑا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آؤ"...... عمران نے کمرے میں خاموش کھڑے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر ایک اور کمرے میں پہنچے۔ یہ وہ کمرہ تھا جس میں وہ پہلے موجود رہے تھے اور جہاں اس باکری نے اس سے باتیں کی تھیں لیکن اس کمرے کی ایک دیوار میں خلا نظر آ رہا تھا۔ کاگو اس خلا میں سے گزر کر دوسری طرف چلا گیا تو عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے باہر چلے گئے۔ یہ ایک سرنگ نما راستہ تھا۔ وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے اس سرنگ نما راستے سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اوپر چڑھنا شروع ہو گئے اور پھر اس سرنگ کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ کاگو نے جو آگے آگے جا رہا تھا دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔ یہ ایک ویران علاقہ تھا لیکن یہ صحرائی علاقہ نہ تھا بلکہ میدانی علاقہ تھا جس میں کہیں کہیں درخت نظر آ رہے تھے۔ قد آدم جھاڑیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ عمران جیسے ہی اس معبد سے باہر آیا اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اسے محسوس ہوا کہ اس کے ذہن کے گرد جو غلاف سا لپٹا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ ختم ہو گیا ہے اور اسے مقدس کلام اور مقدس نام سب کچھ یاد آ گئے ہیں۔ وہ بے اختیار وہیں سجدے میں گر گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ

کسی ایسے زون سے باہر آگیا ہو جہاں بے وزنی کی سی کیفیت تھی اور اب وہ اپنا وزن محسوس کرنے لگ گیا ہو۔

"ٹائیگر جلدی کرو۔ غسل کی نیت سے تیمم کر لو تاکہ پاکیزگی حاصل ہو سکے"...... عمران نے سجدے سے اٹھ کر ٹائیگر سے کہا اور پھر ان دونوں نے وہیں بیٹھ کر تیمم کر لیا۔ اب عمران کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ کاگو سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔

"یہاں سے قریب کون سا قبیلہ ہے اور کتنے فاصلے پر ہے"۔ عمران نے کاگو سے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم آقا۔ آقا لاکھو کو معلوم ہو گا"...... کاگو نے جواب دیا اور ابھی اس کی بات ختم ہی ہوئی تھی کہ یکلخت کاگو کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا جیسے اس کے جسم کے اندر موجود ہڈیوں کو لوہے کے بڑے بڑے زنبوروں کی مدد سے باقاعدہ توڑا جا رہا ہو۔ اس کی انتہائی کربناک حالت ایسی تھی کہ اسے دیکھا نہ جا سکتا تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے آیت الکرسی پڑھنا شروع ہی کی تھی کہ کاگو کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پیچھے ہٹ گیا۔ اسی لمحے اس بڑے سے سوراخ سے جس سے نکل کر عمران اور اس کے ساتھی باہر آئے تھے کریمہ جوفی کھڑی نظر آئی۔ اس کا چہرہ اس وقت بھوکی بلی کی طرح انتہائی

خوفناک نظر آ رہا تھا۔

"تو تم معبد سے باہر نکل گئے ہو لیکن تمہاری موت عبرتناک ہو گی۔ تم بڑے شیطان کی بھینٹ ہو۔ تم بچ کر نہیں جا سکتے"۔ کریمہ جوفی نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہم تم پر اور تمہارے شیطان پر کروڑوں لعنتیں بھیجتے ہیں"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو کریمہ جوفی اس طرح چیختی ہوئی پیچھے ہٹی اور غائب ہو گئی جیسے کسی نے اس کے جسم کو آگ میں جھونک دیا ہو۔ دوسرے لمحے وہ بڑا سا سوراخ خود بخود غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس معبد کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا تو عمران اور اس کے ساتھی اور پیچھے ہٹ گئے۔ معبد کی چھوٹی سی لیکن خاصی وسیع عمارت اس دھوئیں میں چھپ گئی اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے دیکھتے ہی دیکھتے دھواں یکلخت غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی معبد کی پوری عمارت بھی ان کی نظروں سے غائب ہو چکی تھی جہاں چند لمحے پہلے وہ معبد تھا وہاں اب ہموار میدان نظر آنے لگ گیا تھا جس میں کہیں کہیں جھاڑیاں بھی موجود تھیں لیکن اس معبد والی زمین کا رنگ ارد گرد والی زمین سے انتہائی گہرا تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس جگہ صدیوں سے آگ جلتی رہی ہو جس کی وجہ سے اس کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا۔

"یہ معبد بھی غائب ہو گیا۔ اس کا کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی موبائل معبد تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لگتا تو باس ایسا ہی ہے جیسے یہ معبد صرف خیالی تھا"...... ٹائیگر نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس طارغی قبیلے کے لوگ ایسے ہی چلتے پھرتے معبد بناتے رہتے ہیں۔ ان کے پاس لکڑی کا بنا ہوا معبد ہوا کرتا تھا جسے وہ اٹھا کر دوسری جگہ لے جاتے تھے اور وہاں لکڑیاں جوڑ کر معبد بنا لیتے تھے"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں واپس پاکیشیا جانا چاہئے۔ ہم اپنا مشن مکمل کر چکے ہیں"...... جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہاری بات درست ہے جوانا۔ لیکن تم نے اس باکری کی بات نہیں سنی کہ ہم اب شیطان کی بھینٹ قرار دیئے جا چکے ہیں اس لئے اب شیطانی ذریات ہر قیمت پر اس دنیا کے ہر حصے میں ہمیں بھینٹ دینے کے لئے حملے کرتی رہیں گی اس لئے ہمیں اس باکری کا خاتمہ کرنا ہو گا۔ اس کے بغیر ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ البتہ فی الحال ہم نے یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب ویسے ہی ایک سمت میں چل پڑے کیونکہ انہیں قطعاً یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہیں اور انہیں کس سمت میں جانا ہو گا۔ تقریباً دو گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد انہیں دور سے آبادی کے آثار نظر آنے لگ گئے تو ان کے جسم میں جیسے توانائی سی بھر گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ اس آبادی کے قریب پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹی سی آبادی تھی

جس میں کھجوروں کا ایک باغ بھی تھا اور مقامی لوگ وہاں چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی جیسے ہی قریب پہنچے دس بارہ افراد آبادی سے نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگے۔

"کون ہو تم"...... ان میں سے ایک آدمی نے جو خاصی بڑی عمر کا تھا، مقامی زبان میں ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہم سیاح ہیں اور راستہ بھٹک کر ادھر آ گئے ہیں۔ کیا ہمیں پناہ مل سکتی ہے"...... عمران نے بھی مقامی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ میرا نام ابراہیم ہے اور میں اس بستی کا سردار ہوں۔ میں تمہیں پناہ دیتا ہوں۔ آؤ"...... اس بزرگ نے ہاتھ اٹھا کر اس انداز میں کہا جیسے عہد کرتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر بات کی جاتی ہے۔

"شکریہ سردار ابراہیم"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اس بزرگ کی رہنمائی میں آبادی میں داخل ہوئے اور چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ وہاں فرشی نشست کا انتظام تھا۔

"سردار ابراہیم۔ کیا ہمیں غسل کرنے کے لئے پانی مل سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں انتظام کراتا ہوں"...... سردار ابراہیم نے کہا اور پھر عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا چاروں نے باری باری غسل کیا اور اس کے بعد انہیں وہیں انتہائی پرتکلف کھانا پیش کیا گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ تم لوگ اس علاقے میں کیسے پہنچ گئے"۔ قہوے کا دور چلتے ہی سردار ابراہیم نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ ایک لمبی تفصیل ہے سردار ابراہیم کہ شاید آپ اس پر یقین ہی نہ کریں بلکہ شاید آپ ہمیں پاگل قرار دے دیں۔ اس لئے نہ ہی پوچھیں تو بہتر ہے۔ البتہ آپ اتنی مہربانی کریں کہ ہمیں مصر کے دارالحکومت قاہرہ پہنچنے کے لئے کوئی رہنما دے دیں اور اگر کوئی سواری مل سکے تو ہم آپ کے احسان مند رہیں گے"...... عمران نے کہا تو سردار ابراہیم بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم اس وقت مصر اور سوڈان کی سرحد پر واقع علاقے آنارم میں موجود ہو۔ یہ علاقہ سوڈان کی سرحد میں شامل ہے اور قاہرہ تو یہاں سے اتنی دور ہے کہ تم وہاں تک عام حالات میں پہنچ ہی نہیں سکتے"...... سردار ابراہیم نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سوڈان۔ اوہ۔ تو ہمیں مصر سے نکال کر سوڈان پہنچا دیا گیا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مجھ پر اعتماد کرو اور مجھے تفصیل بتا دو تو میں زیادہ بہتر انداز میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں"...... سردار ابراہیم نے کہا۔

"آپ ہمارے محسن ہیں سردار۔ آپ پر بے اعتمادی کیسے ہو سکتی ہے۔ میں آپ کو مختصر طور پر بتا دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تاروت جادو اور راہول پجاری کے معبد سے لے

کر اس علاقے کے شاگاب معبد میں پہنچنے اور پھر وہاں سے نکل کر یہاں پہنچنے کی روئیداد مختصر طور پر بتا دی۔

"تو تم لوگ کلابتو شیطانوں کے ہاتھ لگ گئے تھے۔ پھر تو تم انتہائی خوش قسمت ہو کہ تم ان کے پنجے سے نکل آئے ہو لیکن یہ شیطان اب ساری عمر تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ کلابتو شیطانوں کو دنیا کے انتہائی خوفناک، بے رحم، ظالم اور سفاک شیطان کہا جاتا ہے۔ ان کے پاس کلابتو جادو ہوتا ہے جس کی مدد سے یہ انسانوں کو جانور بنا دیتے ہیں"...... سردار ابراہیم نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ ان سے خوفزدہ ہیں سردار ابراہیم تو ہم فوراً آپ کے علاقے سے چلے جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں مسلمان ہوں اور مسلمان ان شیطانوں سے خوفزدہ نہیں ہو سکتا۔ میں تو تمہیں بتا رہا تھا کہ یہ شیطان کس قسم کے ہیں۔ بہرحال میں بابا عصائی کو بلاتا ہوں۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ وہ ان کلابتو شیطانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے اور کلابتو شیطان بھی اس سے بے حد ڈرتے ہیں"...... سردار ابراہیم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تالی بجائی تو ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"بابا عصائی کو میرا سلام دو اور انہیں کہو کہ مہمان آئے ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت ہے"...... سردار ابراہیم نے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر

مقامی لباس تھا۔ سر پر سرخ رنگ کی بڑی سی مخصوص انداز میں بندھی ہوئی پگڑی تھی۔ اس کے چہرے پر سفید رنگ کی چھوٹی چھوٹی داڑھی بے حد شاندار لگ رہی تھی۔ سردار ابراہیم اس کے اندر آتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور سردار ابراہیم کے اٹھتے ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" اوہ۔ اوہ۔ بیٹھو۔ بیٹھو۔ میں تو عام سا آدمی ہوں۔ یہ تو سردار ابراہیم کی محبت ہے کہ وہ مجھے اتنی عزت دیتے ہیں۔ میرا نام عصائی ہے"...... آنے والے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کھڑے ہوتے دیکھ کر بڑے عاجزانہ سے لہجے میں کہا۔

" میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرا شاگرد ہے۔ اس کا نام تو عبدالعلی ہے لیکن عام طور پر اسے ٹائیگر کہا جاتا ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جوزف اور جوانا"...... عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" آپ دونوں تو ایشیائی ہیں البتہ یہ صاحب افریقی نژاد اور یہ شاید ایکریمی نژاد ہے"...... بابا عصائی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ قومیت کے لحاظ تو ایسا ہی ہے۔ البتہ اب ہم چاروں ہی پاکیشیائی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر سردار ابراہیم نے وہ ساری تفصیل دوہرا دی جو عمران نے اسے بتائی تھی۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو تم لوگ ہو وہ جن کی وجہ سے شیطان کا سب سے بڑا

حربہ ختم ہو گیا۔ وہ تاروت جادو۔ اوہ۔ اوہ۔ تم تو انتہائی عظیم لوگ ہو"...... بابا عصائی نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ہم تو اللہ تعالیٰ کے انتہائی عاجز بندے ہیں جناب۔ یہ تو اس کی مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں یہ توفیق دی کہ ہم شر کے خلاف کام کر سکیں"...... عمران نے جواب دیا تو بابا عصائی بے اختیار مسکرا دیئے

" سید چراغ شاہ صاحب کا انتخاب غلط نہیں ہو سکتا"...... بابا عصائی نے کہا تو اس بار عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ سوڈان کے اس دور دراز علاقے کا رہنے والا آدمی سید چراغ شاہ صاحب سے بھی واقف ہو گا۔

" اوہ۔ کیا آپ جانتے ہیں انہیں"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" انہیں کون نہیں جانتا۔ وہ واقعی اس ظلمت سے بھری ہوئی دنیا کے روشن چراغ ہیں۔ بہرحال مجھے بے حد خوشی ہے کہ میری آپ جیسے لوگوں سے ملاقات ہو گئی ہے۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے اس شیطان معبد سے نکلنے کے لئے وہاں کے ایک ملازم کاگو کے ذہن کو اپنے علم سے کنٹرول میں لیا تھا اور اس نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو وہاں سے نکال دیا۔ ورنہ وہ لوگ واقعی تمہیں ہلاک کر دیتے"...... بابا عصائی نے کہا۔

" لیکن اگر آپ جیسے لوگوں کو اس کا علم تھا تو آپ کو ہماری مدد

کرنا چاہئے تھی"...... عمران نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تمہاری ناراضگی بجا ہے۔ ہمیں واقعی یہ کام کرنا چاہئے تھا لیکن ہم مجبور تھے۔ ہمیں اس کا حکم نہیں تھا۔ اس دنیا میں خیر و شر کے درمیان نجانے کہاں کہاں اور کس کس وقت اور کس کس انداز میں کشمکش جاری رہتی ہے۔ ایک دوسرے کو ختم کرنے کی کوششیں جاری رہتی ہیں لیکن مداخلت صرف وہیں کی جا سکتی ہے جہاں مداخلت کی اجازت ہوتی ہے ورنہ نہیں اور تمہارے بارے میں تو مجھے علم ہی نہ تھا۔ یہ تو اب جب سردار ابراہیم نے تفصیل بتائی ہے تو مجھے تمہارے بارے میں معلوم ہو گیا ہے"...... بابا عصائی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھا کہ آپ کو پہلے سے علم تھا۔ میں معذرت خواہ ہوں"...... عمران نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا۔

"اگر معلوم بھی ہوتا تو بغیر اجازت میں مداخلت نہیں کر سکتا تھا۔ بہر حال اب تمہیں واقعی مدد کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں تمہاری مدد کے لئے حاضر ہوں۔ تم اب کیا چاہتے ہو"...... بابا عصائی نے کہا۔

"ہمیں تو صرف اللہ تعالیٰ کی مدد چاہئے بابا عصائی۔ ہم نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے اور اب ہم نے واپس جانا ہے البتہ ان شیطانوں نے دھمکی دی ہے کہ وہ ہمیں شیطان کی بھینٹ چڑھائیں گے لیکن ہمیں ان کی دھمکی کی پرواہ نہیں ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے شیطانی معبد میں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے تو اب وہ ہمارا کیا کر لیں

گے"...... عمران نے کہا تو بابا عصائی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"شیطانی طاقتیں واقعی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں لیکن یہ تمہارا پیچھا آسانی سے بھی نہیں چھوڑیں گی۔ اس لئے جب تک تم اس شیطانی طاقت باکری اور شیاکو کا خاتمہ نہ کر دو گے تو کوئی دوسرا کام نہیں کر سکتے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ ان دونوں کا خاتمہ کر دو اور پھر اطمینان سے واپس چلے جانا"...... بابا عصائی نے کہا۔

"ہمیں خود ان کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا تو پھر دوسری بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تم چاہو۔ سردار ابراہیم انہیں جیپوں میں سوار کرا کر سرحد پر موجود مصری چیک پوسٹ تک پہنچا دو۔ وہاں سے انہیں ہیلی کاپٹر مل جائے گا۔ میں وہاں کہہ دوں گا اور ہیلی کاپٹر کی مدد سے یہ قاہرہ پہنچ جائیں گے"...... بابا عصائی نے کہا تو سردار ابراہیم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

باکری کریمہ جوفی کے روپ میں ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی تھی۔ اس کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں گہری سرخ ہو رہی تھیں اور وہ بار بار اس طرح مٹھیاں بھینچتی تھی جیسے اس کا کسی بات پر بس نہ چل رہا ہو۔ وہ اس وقت کریمہ جوفی کی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں ہی موجود تھی۔ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو کریمہ جوفی تیزی سے مڑی اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آجاؤ اندر"....... کریمہ جوفی نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ مصری نوجوان تھا۔ اس کا چہرہ کسی گھوڑے جیسا تھا۔ البتہ اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور چہرے پر سختی اور درشتی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"فسیٹا عظیم باکری کی خدمت میں حاضر ہے"....... نوجوان نے آگے بڑھ کر باکری کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"آؤ بیٹھو فسیٹا۔ میں نے تمہیں ایک خاص کام کے لئے طلب کیا ہے"....... باکری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ فسیٹا کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے باکری"....... نوجوان نے کہا اور سامنے موجود ایک کرسی پر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"تمہیں معلوم ہے فسیٹا کہ تاروت جادو، راہول پجاری اور خاص طور پر راگو کے ساتھ کیا ہوا ہے"....... باکری نے کہا۔

"ہاں عظیم باکری۔ مجھے سب کچھ معلوم ہے۔ اب تم راہول پجاری کی جگہ بڑے شیطان کی درباری بننے والی ہو"....... نوجوان نے کہا۔

"تم مجھے کریمہ جوفی کہو گے"....... باکری نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی کریمہ جوفی"....... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ شیاگاب کے معبد میں کیا ہوا ہے اور یہ لوگ وہاں سے کس طرح نکل جانے میں کامیاب ہوئے ہیں"۔ کریمہ جوفی نے کہا۔

"ہاں کریمہ جوفی۔ مجھے معلوم ہے۔ لاکھو نے خوبصورت عورتوں کے لالچ میں پہاڑی کوے کے پر سے انہیں ہوش دلا دیا اور تم نے ان کے ہوش میں آنے کو کوئی اہمیت نہ دی لیکن وہ پراسرار طور پر معبد

سے زندہ سلامت نکل جانے میں کامیاب ہو گئے اور شیا کو اور تم
انہیں بڑے شیطان کی بھینٹ نہ چڑھاسکے جس پر شیا کو پر بڑے شیطان
کا قہر ٹوٹا اور شیا کو اور شاگاب معبد فنا کر دیا گیا اور تمہیں حکم دیا گیا
کہ اگر تم نے دس روز کے اندر اندر انہیں ہلاک نہ کیا تو پھر تمہارا حشر
بھی شیا کو جیسا ہی ہو گا اور اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئیں تو تم
بڑے شیطان کی درباری بن جانے میں کامیاب ہو جاؤ گی"۔ نوجوان
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں نے تمہیں اسی لئے بلایا ہے فسیٹا کہ میں تمہیں اپنا نائب
بنانا چاہتی ہوں۔ تم اس وقت مصر میں شیطانی طاقتوں کے سب سے
بڑے نمائندے ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ تم انسان ہو لیکن اب
جبکہ میں نے ہمیشہ کے لئے کریمہ جوفی کے روپ میں رہنے کا فیصلہ کر
لیا ہے تو مجھے کریمہ جوفی کے لئے تم جیسے انسان کی بھی ہر وقت
ضرورت رہے گی اس لئے تم میرے نائب بھی ہو گے اور کریمہ جوفی
کے شوہر بھی اور دنیا کو دکھانے کے لئے کریمہ جوفی کی باقاعدہ شادی
ہو گی لیکن اس کے لئے تمہیں پہلے ان لوگوں کا خاتمہ کرنے میں میری
مدد کرنا ہو گی"...... کریمہ جوفی نے کہا۔

" یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہو گا کریمہ جوفی۔ جہاں تک ان
لوگوں کے خاتمے کا تعلق ہے تو یہ کام میرے لئے بے حد آسان ہے۔
تم شیطانی طاقتیں انسانوں کی عقل تک نہیں پہنچ سکتیں۔ یہی وجہ
ہے کہ اس انسان عمران نے معبد سے نکلنے کے لئے انسانی عقل

استعمال کی اور وہ چاروں نکل جانے میں کامیاب ہو گئے لیکن وہ فسیٹا
مقابلہ نہ کر سکیں گے"...... فسیٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم کیا کرو گے۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ اس سے پہلے تاروت جادو کے
ے بڑے لوگ ختم ہو گئے لیکن ان کا خاتمہ نہ ہو سکا"۔ کریمہ جوفی
نے کہا۔

" بڑا آسان سا طریقہ ہے کریمہ جوفی۔ یہ لوگ ابھی قاہرہ نہیں پہنچے
سوڈان کی سرحد پر ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے الخلاق پہنچے ہیں اور
خلاق سے یہ لوگ ایک نجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں قاہرہ پہنچیں گے
ی یہ الخلاق میں موجود ہیں۔ اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی میزائل
ے اڑا دیا جائے گا اور یہ کام بھی ہم نہیں کریں گے بلکہ یہاں ایسے
وپ موجود ہیں جو دولت لے کر یہ کام انتہائی آسانی سے کر دیں
ے"...... فسیٹا نے جواب دیا۔

" نہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ انہیں بڑے شیطان کی بھینٹ قرار
جا چکا ہے اس لئے اب انہیں باقاعدہ قربان گاہ میں لے جا کر ہلاک
نا ہو گا"...... کریمہ جوفی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو پھر ایسا ہے کہ جہاں یہ ہیلی کاپٹر اترے گا وہاں موجود آدمیوں
ہم دولت دے کر خرید لیں گے اور وہ انہیں بے ہوش کر کے جہاں
کہیں گے وہاں پہنچا دیں گے۔ اس کے بعد تم جس طرح چاہو انہیں
ک کر سکتی ہو"...... فسیٹا نے جواب دیا۔

"بہت خوب۔ تم واقعی فسیٹا ہو۔ میرے نائب بننے کے لائق۔ تم

نے جس آسانی سے یہ حل سوچ لیا ہے میں بھی نہیں سوچ سکی۔ لیکن
کیا تم یہ انتظام کر لو گے"...... کریمہ جوفی نے انتہائی مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ قاہرہ کا فسیٹا کلب پورے مصر میں اسی لئے مشہور ہے کہ
فسیٹا اس کا مالک ہے اور فسیٹا کے لئے کوئی کام مشکل نہیں ہے۔
فسیٹا قاہرہ کے ہر آدمی کو خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے اور طاقت
بھی"...... فسیٹا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم بتاؤ کہ انہیں کہاں بھینٹ دیا جائے۔ ایسی جگہ جہاں
سے وہ نکل نہ سکیں"...... کریمہ جوفی نے کہا۔

"انہیں وہیں پڑی بے ہوشی کی حالت میں کیوں نہ ہلاک کرا
جائے"...... فسیٹا نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں ہوش میں لانا ضروری ہے کیونکہ شیطان کی بھینٹ
دیئے جانے سے پہلے انہیں معلوم ہو کہ یہ شیطان کی بھینٹ دیئے
رہے ہیں ورنہ تو لاکھوں کروڑوں افراد دنیا میں مرتے رہتے ہیں"
کریمہ جوفی نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ میرے پاس قاہرہ شہر سے باہر ایک زرعی فا
موجود ہے جہاں میرے آدمی ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ وہاں سے
کسی صورت بھی نہ نکل سکیں گے۔ وہاں ان کی بھینٹ دیئے جا
سارا سامان بھی پہنچ سکتا ہے"...... فسیٹا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تو جاؤ اور جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو

اطلاع دے دینا۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گی لیکن خیال رکھنا کہ یہ عام سے
غنڈوں اور بدمعاشوں کے بس کا روگ نہیں ہیں"...... کریمہ جوفی
نے کہا۔

"مجھے سب معلوم ہے کریمہ جوفی۔ یہ لوگ پاکیشیا کے انتہائی
خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور روشنی کی طاقتیں بھی ان کی مدد کرتی
ہیں اس لئے یہ شیطانی قوتوں کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ البتہ میں
نے جس گروپ کی خدمات حاصل کرنی ہیں وہ بھی مصر کے انتہائی
مشہور ایجنٹ ہیں۔ وہ انہیں کسی صورت بھی نہ نکلنے دیں گے"۔
فسیٹا نے اٹھتے ہوئے کہا تو کریمہ جوفی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس
کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی پھیلنا شروع ہو گئی۔ گو اس کی رفتار بے حد سست تھی لیکن بہرحال وہ پھیلتی چلی جا رہی تھی اور پھر عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ پہلے چند لمحے تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں رہا لیکن پھر اس کا شعور جاگ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر گھوم گیا۔ وہ سوڈان کی سرحد سے فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعے الخلاق پہنچے تھے۔ وہاں تک باباعصائی کی وجہ سے انہیں فوجی ہیلی کاپٹر میں لے جایا گیا تھا۔ الخلاق میں ایک پرائیویٹ کمپنی سے ان کا رابطہ کرا دیا گیا تھا اور پھر اس پرائیویٹ کمپنی کے ہیلی کاپٹر سے وہ طویل پرواز کر کے قاہرہ میں اس کمپنی کے ایک پرائیویٹ ہیلی پیڈ پر اترے اور پھر ہیلی کاپٹر سے اتر کر وہ ایک کمرے میں پہنچے ہی تھے کہ اچانک عمران کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا اس کا ذہن

تاریک پڑ گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تھا۔ اس نے چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو حیرت کا ایک جھٹکا سا لگا کیونکہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم کو راڈز سے جکڑا گیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ساتھی بھی راڈز میں جکڑے ہوئے کرسیوں پر موجود تھے لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور جسم بھی ڈھیلے پڑے ہوئے تھے۔ ظاہر ہے وہ بے ہوش تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ اس کے مخصوص ذہنی ردعمل کی وجہ سے اسے وقت سے پہلے ہی ہوش آ گیا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا اور اپنی ساخت کے لحاظ سے کوئی تہہ خانہ تھا۔ دوسرے لمحے عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کمرے کے ایک کونے میں بڑا سا کھانڈا دیوار کے ساتھ لگا کر رکھا گیا تھا اور ساتھ ہی لکڑی کا ایک بڑا سا ٹکڑا بھی تھا جس کے درمیان میں جگہ آدھی سے زیادہ خالی تھی اور عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہاں باقاعدہ انہیں بھینٹ دیئے جانے کا سامان لایا گیا ہے کیونکہ اس کھانڈے اور اس لکڑی کے مخصوص ساخت کے ٹکڑے سے یہی ظاہر ہوتا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم دوبارہ ان شیطانی طاقتوں کے ہاتھ لگ گئے ہیں لیکن یہ راڈز والی کرسیاں۔ یہ تو اور ہی کہانی بتا رہی ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے کے دوسری طرف ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی سیڑھیاں اترتا ہوا آ رہا ہو۔ عمران کی نظریں دروازے پر جم گئیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور

ایک مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر مشین گن لٹک رہی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ اور اس پر ہاف آستین کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ وہ اپنے انداز اور چہرے سے ہی کوئی مقامی بدمعاش اور غنڈہ دکھائی دے رہا تھا۔

"ارے تمہیں خود بخود کیسے ہوش آ گیا"...... آنے والے نے عمران کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رکتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے تم جیسے بڑے آدمی کے استقبال کے لئے کسی نہ کسی کو تو ہوش میں رہنا ہی چاہئے تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بڑے آدمیوں نے تو ابھی آنا ہے مسٹر اور یہ بھی بتا دوں کہ ان بڑے آدمیوں کے ساتھ موت بھی شامل ہوگی"...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر اپنی جیب سے ایک بوتل نکالی اور پھر اس بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے جوانا کی ناک سے لگا دی۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام رشید ہے لیکن مجھے روشی کہا جاتا ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل ہٹائی اور جوانا کے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا۔

"تم کس بڑے آدمی کی بات کر رہے ہو۔ کس نے آنا ہے"۔

مران نے کہا۔

"ماسٹر طور نے"...... روشی نے بوتل کو ٹائیگر کی ناک سے لگاتے وئے کہا۔

"لیکن تمہارے ماسٹر طور کو ہم سے کیا دشمنی ہے۔ ہم تو یہ نام بھی ہلی بار سن رہے ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سے واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ یہ روشی اور ماسٹر طور نے انہیں کیوں بے ہوش کر کے یہاں قید کیا ہے۔

"تمہاری موت کا معاہدہ ماسٹر طور نے فسیٹا سے کیا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ فسیٹا یہاں کا سب سے بڑا بدمعاش اور غنڈہ ہے۔ پورا مصر اس کے نام سے خوف کھاتا ہے لیکن نجانے کیوں اس نے خود سامنے آنے کی بجائے تمہاری موت کا معاہدہ ماسٹر طور سے کر لیا ہے۔ بہرحال ماسٹر طور نے اب یہاں آ کر تمہارا خاتمہ کرانا ہے اسی لئے میں تم لوگوں کو ہوش میں بھی لا رہا ہوں"...... روشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹائیگر کے ناک سے بوتل ہٹائی اور آخر میں موجود جوزف کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن کیا یہ ماسٹر طور کوئی جلاد رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جلاد۔ کیا مطلب"...... روشی نے مڑ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے بوتل جوزف کی ناک سے ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کیا اور پھر بوتل جیب میں ڈال کر وہ پیچھے ہٹا اور دروازے کے قریب کھڑا ہو گیا۔

"یہ کھانڈا اور یہ قصائیوں والی مخصوص لکڑی۔ یہ سب کچھ تو بتا رہا ہے کہ تمہارا ماسٹر طور جلاد یا قصائی رہا ہے"...... عمران نے کہا تو روشی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ فسیٹا کی فرمائش ہے۔ وہ تم لوگوں کی باقاعدہ بھینٹ دینا چاہتا ہے"...... روشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران جوانا ہوش میں آچکا تھا لیکن وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا یہ فسیٹا کوئی بدروح ہے یا کوئی شیطانی طاقت۔ یہ کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ وہ مصر کا سب سے بڑا بدمعاش ہے۔ فسیٹا کلب کا مالک اور پورے مصر میں اس کی دہشت ہے"۔ روشی نے جواب دیا۔

"پھر یہ بھینٹ کا کیا چکر ہے۔ بدمعاش اور غنڈے تو اس قسم کے چکروں میں نہیں پڑا کرتے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ مجھے بھی اس بات پر حیرت ہوئی تھی اور میں نے فسیٹا کلب میں اپنے ایک دوست سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ کوئی خوبصورت لڑکی ہے کریمہ جونی۔ فسیٹا اس سے شادی کرنے والا ہے اور اس کریمہ جونی کی فرمائش پر یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے اور فسیٹا کے مطابق چونکہ تم سب انتہائی خطرناک قسم کے سیکرٹ ایجنٹ ہو اس لئے وہ خود سامنے آنے کی بجائے ماسٹر طور کے ذریعے تمہیں ختم کرانا چاہتا ہے کیونکہ ماسٹر

طور بھی مصری ایجنسیوں میں سیکرٹ ایجنٹ رہا ہے۔ البتہ اب اس نے اپنا علیحدہ گروپ بنا رکھا ہے"...... روشی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اس لئے یہ سب کچھ بتائے چلا جا رہا تھا کہ اس کے خیال کے مطابق عمران اور اس کے ساتھیوں نے اب ہلاک تو ہو جانا ہے اور عمران کو کریمہ جونی کا نام سن کر ساری بات سمجھ میں آگئی تھی کہ کریمہ جونی جو دراصل شیطانی طاقت باکری ہے، نے براہ راست سامنے آنے کی بجائے اس طرح انہیں بھینٹ دیئے جانے کی پلاننگ کی ہے۔

"کیا یہ بھینٹ چڑھانے کا کام ماسٹر طور خود کرے گا یا یہ کام تمہارے ذمے لگایا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر طور کو معلوم ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم"...... روشی نے جواب دیا۔ عمران اس دوران اپنی ٹانگیں اس طرح سائیڈوں پر کر چکا تھا جیسے وہ ٹانگوں کو ریسٹ دینا چاہتا ہو۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم۔ سیدھے ہو کر بیٹھو"...... روشی نے چونک کر کہا۔

"ٹانگیں سیدھی کر رہا ہوں کیونکہ میں نے سنا ہے کہ ٹیڑھی ٹانگوں کے ساتھ مرنے والے کی ٹانگیں سیدھی نہیں ہوتیں اور اسے قبر میں اکٹھا کر کے ڈال دیا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو روشی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم شاید یہ سمجھ رہے ہو کہ میں کوئی عام غنڈہ ہوں۔ میں نے

بھی سرکاری ایجنسی میں کام کیا ہوا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں یہ ٹانگیں موڑ رہے ہو اس لئے کہ تمہارے خیال میں ان راڈز کے بٹن عقبی پائے میں ہوں گے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ان کے بٹن یہاں سوئچ پینل پر ہیں اور ویسے بے فکر رہو تمہیں اس کرسی سے نکال کر زمین پر باقاعدہ سیدھا لٹا کر ہلاک کیا جائے گا"...... روشی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا وہ کریمہ جوفی اور فسیٹا بھی یہ منظر دیکھنے یہاں آئیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ماسٹر طور کو معلوم ہو گا"...... روشی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد عمران بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا کیونکہ دروازے کے پیچھے سیڑھیوں پر سے کئی آدمیوں کے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ آنے والے چار تھے جنہوں نے اپنے ہاتھوں میں باقاعدہ لکڑی کی بڑی بڑی کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ روشی بھی انہیں دیکھ کر دوبارہ ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ انہوں نے چاروں کرسیاں ایک سائیڈ دیوار کے ساتھ لگا کر رکھیں اور بغیر کوئی بات کئے خاموشی سے واپس چلے گئے۔

"دربار سج رہا ہے لیکن جلاد ابھی تک نہیں پہنچا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی جی دار ہو کہ اس وقت بھی جبکہ موت کے خوف سے

لوگوں کی زبانیں بند ہو جاتی ہیں اسی طرح کے مذاق کر رہے ہو"...... روشی نے کہا۔

"موت تو اپنے وقت پر آنی ہے اس لئے اس سے خوفزدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ البتہ مجھے ہنسی اس بات پر آ رہی ہے کہ ہم جیسے بے ضرر لوگوں سے تم لوگ کس قدر خوفزدہ ہو"۔ عمران نے کہا۔

"کوئی بات ہو گی تو یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے"...... روشی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک بار پھر قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو روشی ایک بار پھر چونکنا ہو کر کھڑا ہو گیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جس کا چہرہ گھوڑے جیسا تھا اور اس کے پیچھے کریمہ جوفی تھی۔ اس کریمہ جوفی کے پیچھے دو دیوہیکل آدمی تھے جو اپنی جسامت اور قدوقامت کے لحاظ سے جوزف سے تقریباً ملتے جلتے تھے اور ان کے گنجے سر، لباس اور سوجے ہوئے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ انتہائی سفاک اور ظالم ہونے کے ساتھ ساتھ لڑائی بھڑائی کے بھی ماہر ہیں اور سب سے آخر میں ایک اور آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سیاہ رنگ کا قدیم جلادوں جیسا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے سر اور چہرے پر نقاب چڑھا ہوا تھا۔ البتہ آنکھوں کی جگہ سوراخ تھے۔

"دیکھ لو فسیٹا۔ کیسا ہی آدمی ہے ناں"...... سب سے آگے آنے والے نے مڑ کر گھوڑے کے چہرے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر

کہا۔

"ہاں۔یہی ہے ماسٹر طور"...... فسیٹا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو آؤ پھر کام شروع کرادیں۔ہم ادھر کرسیوں پر بیٹھ جائیں"۔ اس آدمی نے کہا جو ماسٹر طور تھا۔روشی ویسے ہی دیوار سے پشت لگائے خاموش کھڑا ہوا تھا۔البتہ اس نے ہاتھ میں مشین گن اس طرح پکڑی ہوئی تھی جیسے وہ پلک جھپکنے میں فائر کھول دے گا۔ماسٹر طور، فسیٹا اور کریمہ جوفی تینوں ایک طرف پڑی ہوئی ان چاروں کرسیوں میں سے تین پر بیٹھ گئے۔

"اب بتائیں ان کو کس ترتیب سے بھینٹ دینا ہے"...... ماسٹر طور نے گردن موڑ کر ساتھ بیٹھے ہوئے فسیٹا سے کہا۔

"مادام بتائیں گی"...... فسیٹا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم انہیں جیسے ہی کرسی کے راڈز سے کھولو گے یہ تو کچھ بھی کرسکتے ہیں"...... کریمہ جوفی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔میرے آدمی انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔پہلے ان کے اوپر والے جسم کے راڈز کھولے جائیں گے اور ان کے دونوں ہاتھ عقب میں کرکے ان کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑیاں ڈال دی جائیں گی۔پھر ان کی ٹانگیں آزاد کرکے ان کو بھینٹ دیا جائے گا۔ بے فکر رہیں۔یہ سب کچھ اس انداز میں ہوگا کہ یہ ہماری مرضی کے خلاف سانس بھی نہ لے سکیں گے"...... ماسٹر طور نے انتہائی فخریہ

لہجے میں کہا۔

"تو پھر پہلے اس افریقی حبشی کو بھینٹ دو۔اس کے بعد اس پاکیشیائی عمران کو۔اس کے بعد دوسرے پاکیشیائی کو اور آخر میں اس ایکریمی حبشی کو"...... کریمہ جوفی نے باقاعدہ ترتیب بتاتے ہوئے کہا۔

"اس قدر تکلیف کی کیا ضرورت ہے باکری۔یہ کھانڈا اٹھاؤ اور حملہ کرادو ہم چاروں کی گردنیں یہاں بیٹھے بیٹھے بھی کٹ سکتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باکری۔کون باکری"...... ماسٹر طور نے چونک کر کہا۔

"جیسے میں نے کہا ہے ویسے کرو ماسٹر طور"...... کریمہ جوفی نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو آگے بڑھو اور اس افریقی حبشی کو پہلے بھینٹ چڑھاؤ"۔ماسٹر طور نے دونوں قوی ہیکل آدمیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی سیاہ لباس والے نے آگے بڑھ کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے کھانڈے کو ایک ہاتھ سے اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے لکڑی کو سیدھا کرکے رکھ دیا جبکہ وہ دونوں قوی ہیکل آدمی تیزی سے جوزف کی طرف بڑھنے لگے جو کرسیوں کی قطار میں سب سے آخر میں بیٹھا ہوا تھا۔

"روشی۔تم پہلے نمبر ون بٹن پریس کروگے۔جب اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑ جائیں تو پھر نمبر ٹو بٹن پریس کر دینا"...... ماسٹر طور نے روشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... روشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جہاں دیوار پر باقاعدہ بڑا سا سوئچ بورڈ لگا ہوا تھا۔ پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا تو جوزف کے اوپر والے جسم سے راڈز ہٹ گئے جبکہ اس کی ٹانگوں کے گرد ابھی راڈز موجود تھے۔ دونوں قوی ہیکل آدمی جوزف کے سامنے کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ایک کلپ ہتھکڑی نظر آرہی تھی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر بڑی اطمینان بھری مسکراہٹ تھی جیسے یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہو۔ ایک قوی ہیکل آدمی نے جوزف کو آگے کی طرف جھکایا اور پھر اس کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے اس نے اس کی کلائیوں میں ڈبل کلپ ہتھکڑی ڈال دی۔

"اب اس کی ٹانگیں بھی آزاد کر دو"...... ماسٹر طور نے روشی سے کہا۔

"یس ماسٹر"...... روشی نے کہا اور دوسرا بٹن پریس کر دیا تو جوزف کی ٹانگوں کے گرد موجود راڈز بھی ہٹ گئے۔

"کھڑے ہو جاؤ"...... ایک قوی ہیکل آدمی نے کہا اور ساتھ ہی اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کر دیا۔

"چلو یہاں لیٹ جاؤ"...... دوسرے قوی ہیکل آدمی نے کہا تو جوزف بڑے اطمینان سے چلتا ہوا اس جگہ کے قریب پہنچا جہاں جلاد کھانڈا لئے تیار کھڑا ہوا تھا کہ اچانک کٹک کٹک کی آواز سنائی دی تو

ماسٹر طور، فسیٹا اور دونوں قوی ہیکل بے اختیار چونک پڑے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے دونوں قوی ہیکل آدمی جو جوزف کے دائیں بائیں کھڑے تھے یکلخت اچھل کر سائیڈوں پر ہوئے ہی تھے کہ کمرے میں ایک زوردار چیخ سنائی دی۔ یہ اس جلاد کے حلق سے نکلنے والی چیخ تھی جس کے سینے پر جوزف کا ایک ہاتھ پڑا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس نے وہ کھانڈا پکڑ لیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا کمرہ کریمہ جوفی، فسیٹا اور ماسٹر طور کے منہ سے نکلنے والی خرخراہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی روشی کے حلق سے بھی زوردار چیخ نکلی تھی اور وہ اچھل کر سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔

"تم۔ تم نے۔ یہ۔ یہ"...... اچانک دونوں قوی ہیکل آدمیوں کے منہ سے الفاظ نکلے ہی تھے کہ دوسرے لمحے ان دونوں کی انتہائی کربناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس جلاد اور روشی کے حلق سے بھی انتہائی کربناک چیخیں نکلیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی صرف پلکیں جھپکتے ہی رہ گئے تھے۔ کمرے میں خون ہی خون پھیلا ہوا تھا جبکہ کمرے کے درمیان میں جوزف ہاتھ میں خون آلود کھانڈا پکڑے اس طرح کھڑا تھا جیسے کوئی فاتح خوفناک جنگ کے بعد اپنی مفتوحہ مملکت میں کھڑا ہوتا ہے۔ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ماسٹر طور، فسیٹا اور کریمہ جوفی کی گردنیں اس طرح کٹ گئی تھیں جیسے تار سے

صابن کٹتا ہے اور ان کے سر گردنوں سمیت کٹ کر نیچے فرش پر پڑے اچھل رہے تھے جبکہ ان کے سر بریدہ جسم سائیڈوں پر پڑے ہوئے تھے اور کٹی ہوئی گردنوں سے خون ابھی تک فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔ روشی، جلاد اور دونوں قوی ہیکل آدمیوں کے جسم بھی درمیان سے آدھے سے زیادہ کٹ گئے تھے اور وہ سب بھی کٹے ہوئے جسموں کے ساتھ فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے اور یہ کارنامہ اکیلے جوزف نے سرانجام دیا تھا۔ اس نے پہلے ہتھکڑی کھولی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بازوؤں کو جھٹکا دے کر ان دونوں قوی ہیکلوں کو ایک طرف اچھالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جلاد کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے پیچھے دھکیلا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا کھانڈا جھپٹ لیا اور پھر یہ تیز دھار کھانڈے کا ہی کمال تھا کہ ایک ہی وار میں اس نے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ماسٹر طور، فسیٹا اور کریمہ جوفی کی گردنیں اس طرح کاٹ دی تھیں جس طرح تار سے صابن کٹتا ہے اور اس وار کے ساتھ ہی کھانڈے کے لمبے سے ڈنڈے کے عقبی حصے سے اس نے روشی کو ضرب لگا کر دیوار سے جا ٹکرایا تھا کیونکہ روشی کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور وہ کسی بھی لمحے مشین گن کا فائر کھول سکتا تھا۔ اس طرح اور کچھ ہوتا نہ ہوتا بہرحال عمران اور اس کے ساتھی ضرور مشین گن کی فائرنگ کی زد میں آ سکتے تھے اور اس کے بعد کھانڈے کے ایک اور وار سے اس نے ان دونوں قوی ہیکلوں کے جسم آدھے سے زیادہ کاٹ ڈالے تھے اور آخری وار جوزف نے اس جلاد

اور روشی پر کیا تھا اور یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی پلکیں جھپکاتے رہ گئے تھے اور اب کمرے میں پڑی ہوئی لاشیں اور پھیلا ہوا خون نظر آ رہا تھا جبکہ جوزف کھانڈے کے سرے کو زمین پر ٹکائے اس طرح کھڑا تھا جیسے قدیم دور کا کوئی جنگجو سپہ سالار خوفناک جنگ میں دشمنوں کے کشتے کے پشتے لگا کر فاتحانہ انداز میں کھڑا ہو۔

"یہ باکری اب کہاں ملے گی جوزف"...... عمران نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا اور عمران کے بولتے ہی ٹائیگر اور جوانا دونوں اس طرح چونک پڑے جیسے ان کے جسموں میں کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"باس۔ باکری فنا ہو گئی ہے اور ساتھ ہی فسیٹا بھی۔ یہ بھی شیطان کا چیلا تھا لیکن انسان تھا۔ اسی لئے تو میں نے کھانڈے سے اس باکری کی گردن کاٹی ہے تاکہ اس کی روح کو اس جسم سے نکلنے کا وقت ہی نہ مل سکے اور وہ اندر ہی فنا ہو جائے"...... جوزف نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کھانڈا ایک طرف اچھالتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ اس سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا جس پر بٹن موجود تھے۔ چند لمحوں بعد عمران، ٹائیگر اور جوانا تینوں راڈز سے آزاد ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ارے یہ کیا۔ یہ اس عورت کے جسم کو کیا ہوتا جا رہا ہے"۔ اچانک جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران اور ٹائیگر کریمہ جوفی کی طرف مڑے۔

"دیکھو باس۔ میں نے درست کہا تھا۔ اب خود دیکھ لو باس۔ اس کا جسم بھی فنا ہو رہا ہے"...... جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ واقعی باکری کی گردن سے رسنے والا خون بند ہوا تو اس کا پورا جسم اس طرح گل سڑ کر مائع کی صورت میں فرش پر بہنے لگا جس طرح سیاہ رنگ کا گاڑھا پانی بہتا ہے اور کمرہ انتہائی مکروہ بو سے بھرتا چلا گیا۔

"آؤ باہر چلو۔ یہاں تو سانس لینا بھی دوبھر ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اوپر موجود اس زرعی فارم میں پہنچ گئے جس کے تہہ خانے میں یہ ساری کارروائی ہوئی تھی۔ اوپر کوئی آدمی موجود نہ تھا البتہ ایک کار اور ایک جیپ وہاں موجود تھی۔

"جوزف نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں یہ ساری کارروائی کی ہے ماسٹر۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ یہ اس انداز میں کارروائی کرے گا۔ میں تو سمجھتا تھا کہ یہ اس روشنی سے مشین گن چھین کر فائرنگ کر کے ان سب کو ہلاک کر دے گا"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر جوزف ایسا کرتا تو یہ باکری پھر بچ کر نکل جاتی۔ ان کی بدقسمتی کہ انہوں نے سب سے پہلے جوزف کو بھینٹ چڑھانے کی کوشش کی۔ بہرحال تاروت جادو کی یہ آخری شیطانی طاقت بھی فنا ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا۔ ویل ڈن جوزف۔ تم نے جاگورا قبیلے کے

مخصوص انداز میں جس طرح کھانڈا چلایا ہے اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ تم واقعی جوزف دی گریٹ ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے جوزف کے کاندھے پر باقاعدہ تھپکی بھی دے دی تو جوزف کے گال فرط مسرت سے بے اختیار پھڑپھڑانے لگ گئے۔

"میں تو تمہارا غلام ہوں باس۔ اور یہ میرے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے۔ تم نے جس انداز میں مجھے دیکھا تھا باس میں سمجھ گیا تھا کہ تم چاہتے ہو کہ باکری بچ کر نہ جا سکے"...... جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

راگو لکڑی کے کیبن کے سامنے اس انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے کوئی شخص اپنی زندگی کی آخری بازی ہار کر اب صرف موت کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہو۔ اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا، آنکھیں بجھی ہوئی تھیں اور جسم انتہائی ڈھیلا نظر آ رہا تھا۔ اچانک دور سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی لکڑ بھگڑ بھوک کی شدت سے چیختا ہے۔ عجیب کریہہ سی آواز تھی اور راگو یہ آواز سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کا جسم یکلخت تن سا گیا اور اس کی نظریں سامنے موجود ایک اونچی سی جھاڑی پر جم سی گئی تھیں جس کے پیچھے سے اسے یہ کریہہ آواز سنائی دی تھی۔ دوسرے لمحے جھاڑی کے پیچھے سے ایک سیاہ رنگ، لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا مالک سیاہ فام آدمی اچھل کر باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹیڑھی سی لکڑی تھی جس کے ایک سرے پر کسی جانور کی سوکھی ہوئی کھوپڑی ٹنگی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ مارجورا۔ اوہ۔ اوہ"...... راگو نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ایسے تاثرات جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ وہ سیاہ فام انسان تیزی سے دوڑتا ہوا راگو کی طرف بڑھنے لگا۔

"مارجورا تم اور یہاں"...... راگو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مارجورا کو تمہارے پاس آنا پڑا ہے راگو۔ بڑے شیطان کے خاص نمائندے کو"...... مارجورا نے راگو کے سامنے آ کر رکتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ مارجورا میرے پاس آیا ہے۔ میں بڑے آقا کا شکر گزار ہوں"...... راگو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"راگو۔ تم واقعی خوش قسمت ہو کہ بڑے شیطان نے تمہیں اپنا خاص نمائندہ بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب تم بڑے شیطان کی نمائندگی کرو گے۔ آج آدھی رات کو تمہیں ستاجو بنا دیا جائے گا۔ ستاجو۔ جو بڑے شیطان کا خاص نمائندہ ہوتا ہے"...... سیاہ فام آدمی نے کہا۔

"اوہ۔ وہ۔ ستاجو۔ اوہ۔ میں ستاجو بن رہا ہوں۔ ستاجو۔ جو دنیا کا سب سے بڑا شیطان ہوتا ہے لیکن یہ سب کیسے ہوا۔ میرا انتخاب کیوں کیا گیا ہے۔ وہ باکری۔ شیا کو۔ ان سب کا کیا ہوا"...... راگو نے

انتہائی مسرت اور حیرت سے ملے جلے لہجے میں کہا۔

" وہ سب بڑے شیطان کے پاکیشیائی دشمنوں کے ہاتھوں فنا ہو چکے ہیں۔ان کی وجہ سے تاروت جادو کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے اور راہول پجاری کی روح کو بھی اس دنیا سے مجبوراً بھاگنا پڑا ہے۔بڑے شیطان کو اس کے دشمنوں نے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے اور اب بڑے شیطان نے ان سے انتقام لینے کے لئے تمہیں ستاجو بنانے کا فیصلہ کیا ہے"...... ماجورا نے کہا تو راگو بے اختیار اچھل پڑا۔

" باکری اور شیا کو سب فنا ہو گئے۔اوہ۔اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔میں بڑے شیطان کے دشمنوں کو فنا کر دوں گا۔ستاجو بن کر میرے پاس وہ طاقتیں آجائیں گی جن کے سامنے نیکی کی طاقتیں بھی نہیں ٹھہر سکتیں"...... راگو نے کہا۔

" آج رات کو تیار رہنا۔آج رات کو "...... مارجورا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا اس جھاڑی میں غائب ہو گیا۔اسی لمحے لگڑ بھگڑ کے چیخنے کی کریہہ آواز ایک بار پھر سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔راگو بے اختیار اٹھ کر ناچنے لگا۔وہ اس طرح رقص کر رہا تھا جیسے اس کا رواں رواں ناچ رہا ہو۔یوں لگتا تھا جیسے اسے ہفت اقلیم کی دولت بن مانگے مل گئی ہو اور تھا بھی ایسے ہی۔ستاجو شیطانی دنیا کا سب سے بڑا عہدہ تھا۔ستاجو کے تحت پوری دنیا کی شیطانی قوتیں، بدروحیں، بھوت پریت اور شیطانی ذریات سب اس کی ماتحت ہوتیں اور ایک لحاظ سے وہ شیطانی دنیا کا بے تاج بادشاہ بن

جاتا تھا۔ایسا بے تاج بادشاہ کہ شیطانی دنیا میں کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا اس لئے راگو خوش تھا۔بے حد خوش۔اس قدر خوش کہ خوشی اس سے سنبھالی نہ جا رہی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ڈاکٹر ناصر کی رہائش گاہ پر موجود تھا۔ باکری نے اسے بتایا تو یہی تھا کہ اس نے ڈاکٹر ناصر کو ہلاک کر دیا ہے لیکن دارالحکومت پہنچ کر عمران کو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر ناصر ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں اس معبد کے قریب سے وہاں گشت کرنے والی پولیس پارٹی نے اٹھایا اور ہسپتال پہنچا دیا تھا۔ اس پولیس پارٹی نے سرنگ کھودنے والی کمپنی کے افراد کو بھی اس طرح بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر ہسپتال پہنچایا تھا جہاں انہیں ہوش آیا تو انہوں نے حکومت کو اس معبد کے بارے میں اطلاع دی اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تلاش کے لئے بھی حکومت کے اعلیٰ اداروں کی امداد حاصل کی لیکن باوجود کوشش کے کوئی انہیں تلاش نہ کر سکا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی صحیح سلامت ان کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے تو وہ بے حد خوش ہوئے

اور انہوں نے فوراً اعلیٰ حکام کو ان کے بازیاب ہو جانے کی اطلاع دے دی۔ اس وقت وہ سب ایک بڑے سے کمرے میں بیٹھے چائے پینے میں معروف تھے۔ عمران نے واپس پاکیشیا جانے کے تمام انتظامات کر لئے تھے اور اب سے چار گھنٹے بعد ان کی فلائٹ تھی جس پر ان سب کی سیٹیں بک ہو چکی تھیں۔

" عمران۔ تم نے مصر کی قدیم تاریخ پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ راہول پجاری کے اس خفیہ معبد کی دریافت اس صدی کی سب سے بڑی دریافت ہے۔ اس سے تاریخ کی بے شمار گمشدہ کڑیاں سامنے آئیں گی"...... ڈاکٹر ناصر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ واقعی دریافت کے ضمن میں آتا ہے ڈاکٹر صاحب۔ لیکن آپ یہ بتائیں کہ اس تاردت کا کیا ہوا۔ کیا آپ نے معلوم کر لیا ہے کہ تاردتی اب بھی مادر پدر آزاد قسم کی حرکتیں کرنے میں معروف ہیں یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم تھا کہ تم نے کیوں اس مشن پر کام کیا ہے اس لئے میں نے اس سلسلے میں اطلاعات اکٹھی کرنے والی ایک کمپنی سے رابطہ کیا اور اس نے آج پورے مصر اور اسرائیل سے اطلاعات اکٹھی کر کے جو رپورٹ دی ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق پورے مصر میں تاروت کلب ختم ہو گئے ہیں بلکہ بعض جگہوں پر تو عام لوگوں نے ان پر حملے بھی کئے ہیں۔ ان کے خلاف اسرائیل

میں احتجاج بھی ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ اسرائیلی حکومت نے بھی اب ناروت سے مزید مذاکرات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ سب کچھ اس طرح ہوا ہے کہ جیسے ناروت کے خلاف خود بخود نفرت کی لہر سی دوڑ گئی ہو۔ کیا یہ سب کچھ اس معبد کے اوپن ہونے سے ہوا ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"ہاں۔ اس ناروت جادو اور اس کی سرگرمیوں کے پیچھے اس راہول پجاری کی خفیہ اور شیطانی طاقتیں تھیں لیکن راہول پجاری کی روح کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد یہ طاقتیں فنا ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس جادو کا وہ زور بھی ٹوٹ گیا اور یہی میرا مقصد تھا اور میرے لئے راہول پجاری کے معبد کی دریافت سے بھی بڑا اعزاز یہ ہے کہ میں نے برائی کو روکنے کے لئے کام کیا ہے کیونکہ جس طرح نیکی کرنا اور نیکی پھیلانا مسلمانوں کا فرض ہے اسی طرح برائی کو روکنا بھی اس کے فرائض میں شامل ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر ناصر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح چونک پڑا جیسے اس نے کوئی انہونی بات سن لی ہو۔ چونکہ عمران ڈاکٹر ناصر سے کچھ فاصلے پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکتا تھا اور چونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ

فون کس کا ہے اس لئے وہ لاؤڈر کا بٹن بھی پریس نہ کر سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے آجاؤ۔ ابھی عمران اور اس کے ساتھی یہاں موجود ہیں۔ ان کی فلائٹ چار گھنٹوں بعد جانی ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے دوسری طرف سے طویل بات سننے کے بعد کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ عمران اپنے اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں سن کر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"کس کا فون تھا ڈاکٹر صاحب"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر جمال کی بیٹی اساطیری کا فون تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ فوری طور پر تم سے ملنا چاہتی ہے۔ اس کے پاس تمہارے لئے کوئی خاص خبر ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"خاص خبر اور میرے لئے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس لئے تفصیل نہ پوچھی تھی تاکہ تم خود اس سے بات کر لو۔ ویسے میرا خیال ہے کہ وہ اس راہول پجاری کے معبد کے بارے میں کوئی خاص بات کرنا چاہتی ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ملازم نے ڈاکٹر جمال کی بیٹی کی آمد کی اطلاع دی تو ڈاکٹر ناصر نے اسے سٹنگ روم میں بھجنے کا کہہ دیا اور پھر چند لمحوں بعد سٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر جمال کی بیٹی اساطیری اندر داخل ہوئی تو ڈاکٹر ناصر کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"تشریف رکھیں"...... اساطیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر ناصر کے پاس ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

"عمران صاحب۔ آپ نے مصر کی تاریخ کا سب سے اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے اور یہ آپ کا ہی کام تھا ورنہ یہاں تو بڑے بڑے ماہرین ٹکریں مار مار کر رہ گئے لیکن راہول پجاری کا معبد تلاش نہ کر سکے لیکن آپ نے نہ صرف اس معبد کو تلاش کر لیا بلکہ اسے اوپن بھی کر دیا"...... اساطیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کام اصل میں ڈاکٹر ناصر صاحب کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس کا اصل نقشہ بھی ڈاکٹر ناصر کے پاس تھا اور اسے پڑھا بھی انہوں نے ہی تھا ورنہ میں تو شاید دس ہزار سال تک بھی کوشش کرتا تو اسے تلاش نہ کر سکتا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر ناصر بے اختیار ہنس پڑے۔

"یہ عمران کی اعلیٰ ظرفی ہے اساطیری۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ ہوا ہے اس کی کوشش سے ہی ہوا ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کریمہ جونی بھی آپ کو سلام دے رہی تھی۔ آپ نے انہیں اس کے تہہ خانے سے نکال کر ہسپتال پہنچایا تو اس کی جان بچ گئی۔ وہ ابھی تک ہسپتال میں ہی ہے ورنہ وہ لازماً میرے ساتھ آتی"...... اساطیری نے کہا۔

"یہ تو اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس شیطانی طاقت باکری نے اسے زندہ رکھا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کو اس کی زندگی منظور تھی اس لئے

وہ اس شیطانی طاقت سے بچ گئی اور جوزف نے اس باکری کی گردن اڑا کر اسے فنا کر دیا ورنہ شاید کریمہ جونی دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ ہی نہ سکتی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے کوئی خاص بات کرنی تھی۔ کیا تھی وہ بات"...... ڈاکٹر ناصر نے اساطیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ عمران صاحب کیا آپ کسی راگو نامی آدمی سے واقف ہیں"...... اساطیری نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"راگو۔ ہاں۔ نام تو میرے ذہن میں ہے۔ شاید اس باکری نے اس کا نام لیا تھا۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"فی الحال ہوا تو کچھ نہیں۔ البتہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ راگو نام کے کسی آدمی کو شیطانی دنیا میں کوئی بڑا عہدہ دیا گیا ہے اور اس راگو سے کہا گیا ہے کہ وہ ہر حالت میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جو عہدہ اس راگو کو دیا گیا ہے وہ شیطانی دنیا کا سب سے بڑا عہدہ ہے اور اس عہدے کا مالک دنیاوی طور پر انتہائی طاقتور ہوتا ہے اور دنیا کی ہر شیطانی طاقت چاہے وہ کسی بھی قسم کی ہو اس کے تابع ہوتی ہے"...... اساطیری نے کہا۔

"کیا عہدہ ملا ہے اسے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شاجو بتایا گیا ہے اس عہدے کا نام"...... اساطیری نے کہا۔

"آپ کو کیسے اطلاع ملی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے ایک ملنے والے ہیں۔ان کا تعلق روحانیت سے ہے۔وہ اکثر مجھ سے ملنے آتے رہتے ہیں۔ان کا نام بابا سالم ہے۔انتہائی نیک اور پاکیزہ شخصیت کے مالک ہیں۔میرے والد ڈاکٹر جمال بھی ان کا بے حد احترام کرتے تھے اور میں بھی انہیں والد کی جگہ سمجھتی ہوں اور کوئی بھی مشکل ہو تو میں ان سے مشورہ لیتی ہوں۔وہ اکثر میرے پاس خود ہی آجاتے ہیں۔کل رات وہ تشریف لائے تھے تو راہول پجاری کے معبد کے بارے میں باتیں ہوئیں تو آپ کا بھی ذکر آگیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے خلاف شیطان نے ایک بڑا خوفناک محاذ بنالیا ہے اور راگو کو ستاجو کا عہدہ دے کر انہوں نے اسے آپ کے خلاف کام کرنے کے لئے کہا ہے۔ انہوں نے تو ستاجو کے بارے میں جو کچھ بتایا وہ میرے لئے انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل یقین تھا لیکن ان کی سنجیدگی سے میں بے حد فکر مند ہوئی اور اسی لئے میں نے سوچا کہ آپ سے مل کر آپ کو کم از کم اطلاع تو دے دوں"...... اساطیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مہربانی کہ آپ نے اطلاع دی لیکن ہم نے تو اپنا مشن مکمل کر لیا ہے اور اب ہم نے واپس پاکیشیا چلے جانا ہے اس لئے اب یہ ستاجو اور راگو جو مرضی آئے کرتے رہیں۔شیطان جانے اور یہاں کام کرنے والی خیر کی طاقتیں جانیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ بابا سالم نے کہا ہے کہ آپ کے ساتھیوں کی

جانوں کو شدید خطرات لاحق ہیں اس لئے آپ محتاط رہیں۔ستاجو کی طاقتیں صرف مصر تک ہی محدود نہیں ہیں"...... اساطیری نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔جب شیطان ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکا تو اس کا چیلا کیا کر لے گا۔بہرحال ہم محتاط رہیں گے"...... عمران نے کہا تو اساطیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کچھ دیر بیٹھنے اور قہوہ پینے کے بعد وہ اجازت لے کر واپس چلی گئی۔

"عجیب و غریب باتیں سامنے آرہی ہیں۔میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ شیطانی کارخانہ اس قدر پھیلا ہوا ہے"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب شیطان تو ازل سے انسان کا کھلا دشمن چلا آرہا ہے اس لئے یہ کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر ناصر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تم لوگ کچھ دیر آرام کر لو۔میں نے بھی ایک ضروری کام کرنا ہے۔پھر میں تمہارے ساتھ ایئرپورٹ جاؤں گا"...... ڈاکٹر ناصر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ہم ڈرائیور کے ساتھ چلے جائیں گے اور انشاء اللہ پھر جلد ہی ملاقات ہوگی"۔ عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔پھر اللہ حافظ"...... ڈاکٹر ناصر نے کہا اور پھر وہ سٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔

"باس۔ستاجو کی طرف سے ہمیں باقاعدہ دھمکی دی گئی ہے"۔

ڈاکٹر ناصر کے باہر جاتے ہی جوزف نے کہا۔

" دیتا رہے دھمکیاں۔ اگر دھمکیوں سے ہم ڈرنے لگ گئے تو پھر گزار لی ہم نے زندگی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" باس۔ ستاجو ہمارے جہاز کو فضا میں ہی تباہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ستاجو بے حد طاقتور شیطان ہوتا ہے۔ آٹھ ٹانگوں والا شیطان۔ ستاجو کا مطلب ہی آٹھ ہوتا ہے"...... جوزف نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

" افریقی زبان میں ہوتا ہوگا۔ مصر گو ہے تو براعظم افریقہ میں لیکن بہرحال یہاں مصری زبان استعمال ہوتی ہے۔ افریقی نہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

" باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس ستاجو سے حفاظت کے لئے کچھ کروں"...... جوزف نے قدرے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" آخر تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو۔ شیطان تو ایسی حرکتیں کرتے ہی رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرے گا"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم نہیں جانتے باس۔ میں ستاجو کو جانتا ہوں۔ مجھے وچ ڈاکٹر شاشان نے اس کے بارے میں بتایا تھا اور وچ ڈاکٹر شاشان شیطان کے بارے میں اس دنیا میں سب سے زیادہ جانتا تھا"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" کہاں جا رہے ہو"...... عمران نے اسے اس طرح کھڑے ہوتے

دیکھ کر چونک کر کہا۔

" ڈاکٹر صاحب کی رہائش گاہ کے عقبی لان میں آسلم کے پودے موجود ہیں اور اس آسلم کی لکڑی سے وہ خوشبو نکلتی ہے جس کی مدد سے شاشان وچ ڈاکٹر کی روح سے رابطہ قائم ہو سکتا ہے۔ میں وہ لکڑی لے آؤں۔ پھر میں وچ ڈاکٹر شاشان سے معلوم کر لوں گا کہ ستاجو ہمارے بارے میں کیا سوچ رہا ہے"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔

" باس۔ اس بار آپ جوزف کی باتوں کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اصل بات یہ ہے کہ اب میں اس سارے چکر سے اکتا گیا ہوں۔ پہلے بھی اس تاروت کے چکر میں خواہ مخواہ اتنا وقت ضائع کیا۔ اب یہ نیا چکر چلانا چاہتا ہے جبکہ میں اب فوری طور پر واپس جانا چاہتا ہوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اندر داخل ہوا تو وہ خالی ہاتھ تھا۔

" باس۔ میں نے پہلے وہ پودے دیکھے تھے لیکن اب مالی نے بتایا کہ ان سے بہت ناگوار سی بو نکلتی تھی اس لئے ڈاکٹر ناصر کے حکم پر مالی نے انہیں اکھاڑ کر باہر پھینک دیا تھا"...... جوزف نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" وہاں پاکیشیا چل کر تلاش کر لینا اور اطمینان سے اپنے وچ ڈاکٹر

کی روح سے مذاکرات کرتے رہنا"...... عمران نے کہا تو جوزف بغیر کوئی بات کئے خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر روانگی کا وقت قریب آ جانے پر ڈاکٹر ناصر کے ڈرائیور نے اندر آکر انہیں بتایا کہ اس نے سٹیشن ویگن تیار کر لی ہے تو وہ سب اٹھ کر اس کے ساتھ پورچ میں آ گئے۔ یہاں ایک نئی اور جدید ماڈل کی سٹیشن ویگن موجود تھی۔

"یہ سٹیشن ویگن کہاں سے آگئی۔ پہلے تو میں نے اسے یہاں نہیں دیکھا تھا"...... عمران نے کہا۔

"یہ گیراج میں تھی جناب۔ جب زیادہ افراد نے کہیں جانا ہو تو تب اسے استعمال کیا جاتا ہے"...... ڈرائیور نے جو ادھیڑ عمر مصری تھا، جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈاکٹر ناصر چونکہ کوٹھی میں موجود نہ تھے اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت سٹیشن ویگن میں سوار ہو کر ایئر پورٹ روانہ ہو گیا۔ ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر عمران خود بیٹھا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ٹائیگر اور جوزف تھے جبکہ ان کے پیچھے جوانا موجود تھا۔ ویگن شہر کی پر رونق سڑکوں سے گزر کر اچانک ایک ویران سی سڑک پر چلنے لگی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ تم کہاں جا رہے ہو۔ یہ راستہ تو ایئر پورٹ کو نہیں جاتا"۔ عمران نے کہا۔

"جناب۔ یہ شارٹ کٹ ہے۔ ابھی ہم ایئر پورٹ پہنچ جائیں گے"...... ڈرائیور نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو عمران

خاموش ہو گیا لیکن پھر اچانک تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی سٹیشن ویگن کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور پھر اس نے مسلسل جھٹکے کھانے شروع کر دیئے۔

"اوہ۔ یہ کیا ہو گیا"...... ڈرائیور نے پریشان ہو کر کہا۔

"فیول تو موجود ہے ٹینکی میں یا نہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس کی نظریں فیول میٹر پر جم گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ویگن بند ہو گئی۔

"جی ہاں۔ ٹینکی فل ہے۔ میں دیکھتا ہوں"...... ڈرائیور نے کہا اور نیچے اتر گیا۔ چونکہ ویگن کا انجن ڈرائیور کی سیٹ کے نیچے تھا اس لئے عمران کو بھی نیچے اترنا پڑا۔ ڈرائیور نے سیٹ اونچی کی اور پھر انجن کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ عقبی سیٹ پر موجود ٹائیگر بھی غور سے انجن کو دیکھ رہا تھا۔

"سوری جناب۔ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ بظاہر تو انجن ٹھیک ہے"...... کچھ دیر بعد ڈرائیور نے کہا۔

"تم خواہ مخواہ اس سنسان سڑک پر گئے۔ اب ایئر پورٹ کیسے پہنچیں گے۔ یہاں قریب کوئی فون بھی نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ایک اور ویگن آ رہی ہے"...... ڈرائیور نے کہا اور پھر عمران نے بھی دیکھا کہ جس طرف سے وہ آئے تھے ادھر سے ایک ویگن آ رہی تھی۔ ڈرائیور نے ہاتھ دیا تو ویگن ان کے قریب آ کر رک

گئی اور دوسرے لمحے عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس آنے والی ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر اساطیری موجود تھی۔

"عمران صاحب آپ اور یہاں"...... اساطیری نے حیرت بھرے انداز میں کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"آپ اور اس سٹیشن ویگن پر۔ اور پھر یہاں"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو اپنے زرعی فارم پر جا رہی ہوں۔ وہاں میں ویگن پر ہی جاتی ہوں۔ مینجر سے حساب کتاب کرنے کے لئے۔ لیکن آپ یہاں کیسے نظر آ رہے ہیں"...... اساطیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔ کوئی بات نہیں۔ آپ میری ویگن پر تشریف لائیں۔ میں آپ کو ایئرپورٹ ڈراپ کر کے پھر چلی جاؤں گی"...... اساطیری نے کہا تو عمران کو بھی غنیمت محسوس ہوا کہ اسے سواری میسر آ گئی ہے۔

"تم کیا کرو گے"...... عمران نے ڈرائیور سے کہا۔

"جناب۔ اس ویگن کو دھکیل کر سائیڈ پر کرا دیں۔ میں اب پیدل واپس جا کر شہر سے موبائل ورکشاپ والوں کو فون کروں گا۔ وہ آ کر اسے لے جائیں گے"...... ڈرائیور نے کہا تو عمران کے کہنے پر جوانا نے سڑک کے درمیان رکی ہوئی ویگن کو دھکیل کر سائیڈ پر کیا اور پھر وہ سب اساطیری کی ویگن میں بیٹھ گئے۔ اساطیری نے ویگن آگے بڑھا دی اور پھر اچانک اس نے ویگن ایک سائیڈ روڈ پر موڑ دی۔

یہ سنگل روڈ تھا اور اس کے دونوں اطراف میں انتہائی بڑے اور گھنے درخت تھے۔

"ادھر کہاں جا رہی ہو"...... عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"ایئرپورٹ۔ یہ شارٹ کٹ ہے۔ چار کلومیٹر کے بعد ہم ایئر پورٹ کے قریب پہنچ جائیں گے"...... اساطیری نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران کو سڑک کی سائیڈ پر ایک قدیم دور کی پرانی سی معبد نما عمارت درختوں میں گھری ہوئی نظر آنے لگ گئی۔

"یہ کون سی عمارت ہے یہاں ویرانے میں"...... عمران نے اساطیری سے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں ایک دو بار ہی یہاں سے گزری ہوں"۔ اساطیری نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن پھر جیسے ہی اساطیری نے اچانک ویگن کو اس عمارت کی طرف موڑ دیا تو عمران چونک پڑا۔

"تم نے میرا تجسس بڑھا دیا ہے اس لئے چند منٹ لگتے ہیں دیکھ لیتے ہیں اسے بھی۔ شاید پھر ادھر آنا نہ ہو"...... اساطیری نے کہا اور عمارت کے سامنے لے جا کر اس نے ویگن روک دی اور پھر نیچے اتر کر وہ اس عمارت کی طرف بڑھنے لگی۔

"تم لوگ یہیں بیٹھو میں آ رہا ہوں"...... عمران نے ویگن سے نیچے اترتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ویگن

سے اتر کر عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اساطیری اب عمارت کے دروازے پر کھڑی اس طرح عمارت کو دیکھ رہی تھی جیسے کوئی سیاح کسی نئی عمارت کو دیکھتا ہے۔ عمران اس دوران اس کے قریب پہنچ گیا تھا۔

" یہ تو واقعی انتہائی قدیم عمارت ہے اور یہ بھی میں نے تمہاری وجہ سے اسے دیکھ لیا ہے۔ اب میں اطمینان سے آکر اسے دیکھوں گی۔ آؤ چلیں "...... اساطیری نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

" اب آ ہی گئے ہیں تو ایک بار ساری عمارت گھوم ہی لیں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اساطیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک کھنڈر نما کمرے میں جیسے ہی داخل ہوئے اچانک پھڑپھڑاہٹ کی تیز آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے عمران تیزی سے پیچھے ہٹا کیونکہ پھڑپھڑاہٹ عین اس کے چہرے کے قریب سنائی دی تھی لیکن پیچھے ہٹتے ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے چمگادڑ نے اس کی آنکھوں میں پنجے مار دیئے ہوں۔ اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھے ہی تھے کہ یکلخت اس کے ذہن میں جیسے چنگاریاں سی بھرتی چلی گئی اور یہ احساس بھی اسے صرف ایک لمحے کے لئے ہوا تھا۔ دوسرے لمحے اس کا ذہن تاریک پڑتا چلا گیا لیکن پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کا کوندا سا چمکا اور پھر روشنی تیز ہوتی چلی گئی اور عمران نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اساطیری کے ساتھ عمارت میں

داخل ہونے اور چمگادڑ کے حملے کا سین کسی فلمی منظر کی طرح گھوم گیا اور اس نے چونک کر پیچھے ہٹنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں یہ دیکھ کر بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے کہ وہ اس عمارت کی بجائے کسی ویران جگہ پر موجود تھا۔ ایک کافی گہرا گڑھا تھا جس میں زرد رنگ کا پانی بھرا ہوا تھا اور عمران کا آدھے سے زیادہ جسم اس پانی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھا تو اس کے ہونٹ بھینچ گئے کہ اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح اس زرد رنگ کے پانی میں کمر تک ڈوبے کھڑے تھے۔ گو ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ اس طرح سیدھے کھڑے تھے جیسے وہ ہوش میں ہوں۔ گڑھے کی دوسری طرف ایک بڑا سا تخت بچھا ہوا تھا جس پر سیاہ رنگ کے کسی جانور کی کھالیں رکھی ہوئی تھیں اور ایک طرف ایک بڑا سا مٹی کا بنا ہوا مٹکا پڑا ہوا تھا جس پر لکڑی کا ایک ٹکڑا ڈھکن کے طور پر موجود تھا۔

" یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ ہم کہاں آگئے ہیں اور یہ زرد پانی کیا ہے "...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھنے اور اس گڑھے سے باہر نکلنے کے لئے قدم اٹھانا چاہا تو اس کے ذہن کو انتہائی حیرت کا جھٹکا لگا کیونکہ اس کی دونوں ٹانگیں قطعی بے حس و حرکت تھیں لیکن اس کے باوجود وہ اس طرح سیدھی تھیں کہ جیسے ستون ہوتے ہیں جبکہ اس کی کمر سے اوپر کا حصہ باقاعدہ حرکت کر رہا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ کیا یہ اس پانی کا چکر ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے پانی میں ہاتھ ڈال کر اپنی ٹانگوں کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن ہاتھ لگنے سے اسے محسوس ہوا کہ ٹانگوں میں باقاعدہ جان موجود ہے اور احساس بھی۔ لیکن وہ حرکت کرنے سے معذور تھیں۔ عمران نے ہاتھ اونچے کئے اور اپنے ہاتھ کو غور سے دیکھنے لگا۔ زرد رنگ کے پانی کی وجہ سے اس کے ہاتھ کلائیوں تک زرد نظر آرہے تھے جیسے ان پر زرد رنگ کی تہہ چڑھ گئی ہو۔ عمران نے ہاتھ کو ناک کے قریب لے جا کر سونگھا لیکن کسی قسم کی کوئی بو بھی محسوس نہ ہوئی۔

"یہ کیا اسرار ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ جب اس نے ٹائیگر کی کراہ سنی۔ اس نے ٹائیگر کی طرف دیکھا تو وہ ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہا تھا اور پھر اس کی بھی وہی حالت ہوئی جو عمران کی ہوئی تھی لیکن ظاہر ہے عمران کو خود کچھ معلوم نہ تھا۔ وہ اسے کیا بتاتا۔

"تم سب تو ویگن میں تھے۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"باس۔ وہ اساطیری اکیلی واپس آئی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ آپ ہمیں اندر بلا رہے ہیں اور پھر واپس چلی گئی۔ ہم ویگن سے اتر کر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے اچانک کسی چمگادڑ نے حملہ کر دیا اور پھر اب ہمیں یہاں اس حالت میں ہوش آیا ہے"...... ٹائیگر نے

وضاحت کرتے ہوئے کہا اور پھر جوزف اور جوانا بھی ہوش میں آگئے

"یہ سب کیا ہے ماسٹر۔ کیا کوئی نیا چکر چل پڑا ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ سارا چکر اس سٹاجو کا ہے۔ وہ اساطیری بھی نقلی تھی لیکن مجھے حیرت اس بات پر ہے کہ جوزف نے سارے راستے معمولی سا بھی شک ظاہر نہیں کیا"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ وہ ڈرائیور اور عورت۔ اور وہ عمارت۔ وہاں کوئی شیطانی بو موجود نہ تھی"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور یہاں اس زرد رنگ کے پانی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں بھی مجھے کوئی بو محسوس نہیں ہو رہی باس"...... جوزف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دور سے کسی عورت کے انتہائی مترنم انداز میں ہنسنے کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔ چند لمحوں بعد انہیں دور سے ایک خوبصورت لڑکی آتی دکھائی دی۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوبصورت نوجوان مرد بھی تھا۔ اس لڑکی نے جینز کی چست پتلون اور سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ وہ مصری لگتی تھی۔ اس کے پیروں میں فل بوٹ تھے اور اس کے ساگوان رنگ کے بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ وہ واقعی ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ اس کے ساتھ جو نوجوان مرد تھا وہ بھی مصری تھا۔ وہ ورزشی اور

سڈول جسم کا مالک تھا۔اس نے بھی چست پتلون اور سیاہ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ان کا انداز ایسے تھا جیسے انہیں عمران اور اس کے ساتھی سرے سے نظر ہی نہ آرہے ہوں اور پھر وہ اس تخت پر آکر ایک دوسرے کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئے۔ان کے انداز میں بے باکی تھی۔

"دیکھو سارگی۔یہ ہیں وہ دشمن جن کی وجہ سے مجھے ستاجو کا عہدہ ملا ہے"...... اچانک اس نوجوان نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم راگو ہو"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔میرا نام کبھی راگو تھا لیکن اب میرا نام راگو نہیں ہے بلکہ راشو ہے کیونکہ اب میں مصر کے سب سے طاقتور اور خوبصورت نوجوان راشو کے روپ میں ہوں اور یہ مصر کی سب سے خوبصورت حسینہ سارگی ہے"...... اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لڑکی کو اپنے قریب کرنے کے لئے جھٹکا دیا۔

"یہ حرکتیں بعد میں کر لینا راگو یا راشو۔پہلے مجھ سے بات کر لو"...... عمران نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم سے بات کرنے کے لئے کیا رہ گیا ہے عمران۔تم اور تمہارے ساتھی اس وقت جس حالت میں ہیں اسی حالت میں رہیں گے۔نہ تم بھاگ سکو گے نہ کہیں جا سکو گے۔البتہ کچھ دیر بعد یہ پانی

تمہارے جسموں کو گلانا شروع کر دے گا اور پھر تمہارے جسم سیال بن کر اس پانی میں شامل ہو جائیں گے"...... راشو نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کس قسم کا شیطانی حربہ ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہی تو اصل بات ہے۔اس سارے کام میں کوئی شیطانی حربہ شامل نہیں ہے اس لئے تو تمہیں آخری لمحے تک احساس نہیں ہو سکا ورنہ مجھے معلوم ہے کہ تم آسانی سے قابو میں نہ آتے۔اس ویگن کے انجن میں خرابی البتہ ہم نے اپنی طاقت سے پیدا کی تھی اور وہ اساطیری بھی اصل تھی۔یہ اور بات ہے کہ جب تم پر حملہ ہوا تو اس اساطیری کا ذہن میں نے اپنے قابو میں کر لیا اور پھر جب تمہارے ساتھی معبد میں پہنچ گئے تو میں نے اس کے ذہن کو صاف کر دیا اور وہ سب کچھ بھول کر اپنی ویگن لے کر چلی گئی۔اب اس پانی میں بھی کوئی شیطانی حربہ نہیں ہے۔یہ ایک خاص چشمے کا پانی ہے جس میں ایسے مادے قدرتی طور پر موجود ہیں جو آہستہ آہستہ انسانی گوشت کو گلانا شروع کر دیتے ہیں اور ایک بار جب گلنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے تو وہ تیز ہوتا جاتا ہے۔تمہیں اس پانی میں کھڑے دو گھنٹے گزر چکے ہیں اس لئے زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے بعد تمہارے گوشت گلنے کا عمل شروع ہو جائے گا۔البتہ تمہاری ٹانگوں پر میں نے ایک پھل کا رس لگا دیا تھا جس کی وجہ سے تم اس پانی میں کھڑے رہنے پر مجبور ہو اور تمہاری ٹانگیں بھی

بے حس ہیں۔ اب تم نے ہمارا تماشہ دیکھنا ہے اور ہم نے تمہارا"۔ راشو نے بڑے فخریہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ لڑکی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے انداز سے لگتا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے قطعاً لاتعلق ہو۔

"بہت خوب۔ پھر تو تم واقعی ستاجو بن چکے ہو اور تم نے واقعی شیطانی عیاری سے کام لیتے ہوئے ہمیں اس طرح جکڑ لیا لیکن اس بے چاری لڑکی کا کیا قصور ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو راشو کے ساتھ ساتھ لڑکی بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ سارگی میری کنیز ہے اور کنیز کی زندگی کا مقصد ہی اپنے آقا کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ کیوں سارگی۔ میں درست کہہ رہا ہوں"...... راشو نے ساتھ بیٹھی ہوئی سارگی سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ میری زندگی کا مقصد ہی تمہیں خوش رکھنا ہے"...... لڑکی نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ اپنے دعویٰ میں سچی ہے تو اسے کہو کہ اس گھڑے میں موجود محلول کو پی لے۔ یہ گھڑا جو تم نے اپنے تخت کے کنارے پر رکھا ہوا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو راشو بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو تم۔ اس میں تو شراب ہے اور شراب سارگی کیوں نہیں پیئے گی۔ ہم نے تو تمہاری موت کا جشن منانا ہے اور میرے حکم پر ہی یہاں یہ سارے انتظامات کئے گئے ہیں"۔ راشو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر پلاؤ اسے۔ ڈر کیوں رہے ہو"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ابھی پلاتا ہوں"...... راشو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سارگی کی طرف مڑ گیا۔

"سارگی۔ اس میں موجود شراب پیو"...... راشو نے سارگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو حکم آقا"...... سارگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر گھڑے کے ساتھ پڑا ہوا ایک بڑا سا مٹی کا لوٹا نما برتن اٹھایا اور گھڑے پر رکھے ہوئے لکڑی کے ٹکڑے کو ہٹا کر اس نے گھڑے کو ایک سائیڈ میں جھکایا تو گھڑے میں سے نارنجی رنگ کا مشروب نکل کر اس برتن میں گرنے لگا۔ چند لمحوں بعد سارگی نے گھڑا سیدھا کیا اور لکڑی کا ٹکڑا اٹھا کر واپس اس کے منہ پر رکھا اور پھر برتن اس نے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ وہ اس طرح مشروب پی رہی تھی جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ چند لمحوں بعد اس نے خالی برتن واپس گھڑے کے قریب رکھا اور پیچھے ہٹ کر وہ راشو کے ساتھ چمٹ کر بیٹھ گئی۔ البتہ اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"اب بتاؤ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... راشو نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا کہ میں کیا کہنا چاہتا تھا۔ ویسے اس لڑکی کو بھی اب تک اندازہ ہو گیا ہو گا کہ تم نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے اور اب آئندہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم موت کے خوف سے پاگل ہو گئے ہو"...... راشو نے لڑکی کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے لڑکی نے یکلخت تخت سے چھلانگ لگائی اور بے تحاشہ دوڑتی ہوئی عقبی طرف کو بڑھتی چلی گئی۔

"سارگی۔ سارگی۔ رک جاؤ"...... راشو نے یکلخت چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تخت سے نیچے چھلانگ لگائی اور پھر اس نے جیسے ہی ہاتھ اٹھایا بے تحاشا دوڑتی ہوئی سارگی اچھل کر منہ کے بل زمین پر گری اور پھر بے حس و حرکت ہو گئی۔ راشو اس کی طرف دوڑ پڑا۔

"اب اپنے جسموں کو حرکت دو۔ آگے کی طرف نہیں پیچھے کی طرف۔ جلدی کرو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے پیچھے کی طرف چلنا شروع کر دیا۔ وہ یوں چل رہا تھا جیسے الٹا چل رہا ہو۔ اس کے سارے ساتھیوں نے بھی اسی طرح چلنا شروع کر دیا۔

"جلدی کرو۔ جب تک اس راشو کی توجہ ہماری طرف ہو ہمیں

اس پانی سے باہر نکلنا ہے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے الٹا چلنے کی کوشش تیز کر دی اور پھر چند لمحوں بعد وہ اچھل کر اس گڑھے سے باہر آ گئے کیونکہ گڑھا زیادہ چوڑا نہ تھا۔

"یہ سب کیا ہے اور کیسے ہو گیا باس"...... ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے راشو نے زمین پر پڑی ہوئی سارگی کو اٹھا کر کھڑا کیا اور پھر اس پر شاید کچھ پڑھ کر پھونکا کہ سارگی اب اپنے قدموں پر خود کھڑی ہو گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی راشو تیزی سے مڑا ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ لوگ گڑھے سے باہر"...... راشو کی چیختی ہوئی آواز اتنے فاصلے سے بھی اس طرح سنائی دی جیسے وہ ان کے قریب سے بول رہا ہو۔

"عمران اور اس کے ساتھی گڑھے کے عقبی حصے میں زمین پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے کمر سے نچلے حصے گہرے زرد رنگ کے نظر آ رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے انہوں نے زرد رنگ کا پینٹ اپنے لباس پر کر دیا ہو یا گہرے زرد رنگ کا لباس پہن رکھا ہو۔

"ہم کھڑے کھڑے تھک گئے تھے اس لئے یہاں بیٹھ کر آرام کر رہے ہیں"...... عمران نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس نے ٹائیگر کے سوال کا جواب نہ دیا تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ البتہ ان کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔ ان کا انداز ایسے تھا جیسے انہیں کسی بات کی سمجھ ہی نہ آ

رہی ہو۔ راشو اب سارگی کو چھوڑ کر تیزی سے دوڑتا ہوا واپس اس تخت کی طرف آرہا تھا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا سا نظر آرہا تھا۔ پھر وہ تخت کے قریب آکر رک گیا۔ اب اس کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔

" تم۔ تم گڑھے سے باہر کیسے نکل گئے ہو "...... راشو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہاری عدم توجہ کا فائدہ اٹھا کر۔ ورنہ شاید تم ہمیں اتنی آسانی سے باہر نہ نکلنے دیتے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو راشو نے بجلی کی سی تیزی سے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل نظر آیا۔

" ساجو کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی شیطانی طاقتوں کی بجائے اسلحے کا استعمال کرے۔ ویسے یہ بتا دوں کہ تمہارے اس مشین پسٹل کی رینج محدود ہے اس لئے تمہارے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں ہم تک نہ پہنچ سکیں گی "...... عمران نے اسی طرح اطمینان سے بیٹھے بیٹھے جواب دیا۔

" مم۔ مم۔ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔ میں نے خواہ مخواہ تماشہ بنایا تھا ورنہ میں تمہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دیتا تو بہتر تھا "...... راشو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تخت کی سائیڈ سے نکل کر تیزی سے گڑھے کے کنارے کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ شاید فاصلہ کم کرنا چاہتا تھا تاکہ گولیاں ان تک پہنچ سکیں۔ پھر وہ گڑھے کے

کنارے پر رک گیا۔

" ارے نہیں سارگی۔ یہ بہرحال تمہارا آقا ہے "...... عمران نے چیخ کر کہا تو راشو تیزی سے مڑا ہی تھا کہ اچانک عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود ایک درمیانے سائز کا پتھر گولی کی رفتار سے اڑتا ہوا راشو کے جسم سے ٹکرایا اور راشو بے اختیار چیخ مار کر منہ کے بل نیچے گر گیا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر ایک طرف جا گرا۔ نیچے گرتے ہی راشو بے اختیار تڑپ کر اٹھا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار راشو کے منہ سے انتہائی زوردار چیخ نکلی اور وہ پشت کے بل نیچے گرا اور چند لمحے اٹھنے کی کوشش کرتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔ البتہ سارگی اب وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔

" چلو اٹھو۔ ہمیں الٹا چل کر چکر کاٹ کر اس تک پہنچنا پڑے گا لیکن خیال رکھنا گڑھے میں نہ گر جانا "...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وہ پہلے کی طرح الٹا چلتے ہوئے پہلے کچھ پیچھے کی طرف گئے اور پھر انہوں نے رخ بدل کر اب سامنے کی طرف ہٹنا شروع کر دیا۔ بڑا عجیب سا منظر تھا کہ وہ چاروں اس طرح الٹا چل رہے تھے جیسے انہیں کسی نے باقاعدہ اس طرح چلنے کی سزا دی ہو لیکن پھر تھوڑی دیر بعد وہ گڑھے کی سائیڈ پر پہنچ گئے اور ایک بار پھر انہوں نے رخ بدلا اور اب وہ گڑھے کے دوسرے کنارے پر زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے راشو کی طرف الٹی

حالت میں چلتے ہوئے بڑھنے لگے۔

"یہ ہم آخر کب تک اس طرح الٹے چلتے رہیں گے"...... جوانا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ شاید اسے اس طرح چلنے میں انتہائی الجھن سی محسوس ہو رہی تھی۔

"سیدھی چال کو اب زمانہ پسند نہیں کرتا اس لئے مجبوری ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ سب زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے راشو کے قریب پہنچ گئے۔

"باس۔ اگر یہ شیطان کا چیلا ہے تو پھر اس نے اپنی شیطانی طاقتوں کو استعمال کیوں نہیں کیا"...... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

"یہ شیطان کا چیلا نہیں ہے۔ یہ غلط کہہ رہا تھا"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف پڑا ہوا مشین پسٹل اٹھا لیا جو اس راشو کے ہاتھ سے نکل کر گر گیا تھا لیکن اس نے جیسے ہی مشین پسٹل اٹھایا اچانک شائیں شائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے اچانک چار سیاہ رنگ کی بڑی بڑی چیلیں بجلی کی سی تیزی سے نمودار ہو کر جوزف پر جھپٹ پڑیں اور جوزف ان چیلوں سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش میں بے اختیار ہاتھ پیر مار رہا تھا کہ اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا اور دوسرے لمحے ایک چیل اس مشین پسٹل پر جھپٹی اور اسے لے کر اس طرح اڑتی ہوئی ان کی نظروں سے غائب ہو گئی جیسے اس کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی باقی چیلیں بھی غائب ہو گئیں۔ جبکہ جوزف نے دونوں ہاتھ

اپنے چہرے پر رکھے ہوئے تھے۔ اس کی انگلیوں سے خون رس رہا تھا۔

"کیا ہوا جوزف۔ کچھ تو بتاؤ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو جوزف نے ہاتھ چہرے سے ہٹائے تو اس کے چہرے پر خراشوں کے نشانات موجود تھے جن میں سے خون رس رہا تھا۔

"اس گھڑے میں موجود پانی نکال کر اس سے چہرہ دھو ڈالو اس سے تکلیف ختم ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو جوزف اٹھ کر الٹا چلتا ہوا اس تخت کی طرف بڑھنے لگا۔

"اب اس کا کیا کرنا ہے ماسٹر۔ اس کی گردن توڑ دینی چاہئے"۔ جوانا نے بے حس و حرکت پڑے ہوئے راشو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے دیکھا نہیں کہ جوزف نے جیسے ہی مشین پسٹل اٹھایا یہ چیلیں اس پر جھپٹ پڑیں۔ اب اگر تم نے اس کی گردن توڑنے کے لئے ہاتھ بڑھائے تو ایسے ہی کوئی بلا تم پر بھی ٹوٹ پڑے گی۔ شیطانی ذریات جو اس کی حفاظت پر مامور ہیں وہ حرکت میں آ جاتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر اس کا کیا کرنا ہے۔ یہ تو ہوش میں آ کر پھر کوئی ایسی ہی شیطانی حرکت کرے گا"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جوزف کو ٹھیک ہونے دو پھر کچھ سوچتے ہیں"...... عمران نے کہا۔ اس دوران جوزف گھڑے میں سے نارنجی رنگ کا پانی نکال کر اس کے چھینٹے منہ پر مارنے لگا اور پھر الٹے قدم چلتا ہوا ان کی طرف

آنے لگا۔

" باس۔یہ واقعی شیطان کا چیلا ہے اس لئے کاچاری چیلوں نے اس کی حفاظت کے لئے مجھ پر حملہ کر دیا تھا۔اور باس۔کاچاری چیلوں کے لگائے ہوئے زخموں کا تو کوئی علاج نہیں ہوتا۔کہا جاتا ہے کہ ان کا علاج صرف ماچوری چشمے کا پانی ہوتا ہے لیکن اس مشروب کی وجہ سے میرے زخم ٹھیک ہو گئے ہیں۔اب ان میں تکلیف نہیں ہو رہی ورنہ کاچاری چیلوں کے پنجے اس قدر زہریلے ہوتے ہیں کہ تکلیف بڑھتی ہی جاتی ہے حتیٰ کہ آدمی تکلیف کی شدت سے تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے"...... جوزف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم ٹھیک ہو گئے ہو ہمارے لئے یہی غنیمت ہے لیکن اب اس راگو یا راشو کو اس طرح بے بس کرنا ہے کہ یہ اپنی شیطانی طاقتوں کو نہ بلا سکے۔کیا تمہارے ذہن میں کوئی آئیڈیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" باس۔وہ بوٹ کا کالا تسمہ ہی اس کے منہ پر باندھ دیں۔پہلے بھی جوزف ایسے ہی کرتا تھا"...... جوزف کے جواب دینے سے پہلے ٹائیگر نے کہا۔

" اس پر زرد رنگ کا پانی لگا ہوا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اس صورت میں کام نہ کرے"...... عمران نے کہا۔

" باس۔اس کے دانت توڑنے پڑیں گے"...... جوزف نے کہا۔

" دانت توڑنے سے بہتر نہیں ہے کہ اس کی گردن توڑ دی

جائے"۔عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" باس۔ان کاچاری چیلوں کے حملے سے مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ یہ شیطان کا بہت بڑا چیلا ہے۔ایسا چیلا جس نے اپنی روح بھی شیطان کو سونپ رکھی ہے۔اس لئے اب یہ گردن توڑنے سے بھی ہلاک نہیں ہو گا اور نہ ہی اس پر گولیاں اثر کریں گی۔البتہ اس کے دانت توڑ دیئے جائیں تو وقتی طور پر یہ مفلوج ہو جائے گا"...... جوزف نے کہا۔

" جوانا چلو تم یہ کام کرو"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا نے بایاں ہاتھ آگے بڑھایا اور جھک کر زمین پر پڑے ہوئے راشو کو گردن سے پکڑ کر فضا میں اٹھا لیا۔اس کے ساتھ ہی اس کا دایاں بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو راشو کے منہ سے دانت اس طرح نکل کر باہر گرے جیسے پھلجھڑی سے چنگاریاں نکلتی ہیں۔اس کے ساتھ ہی راشو کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم فضا میں ہی پھڑکنے لگا۔

" چلو اب دوسری طرف کے دانت نکال دو۔دانتوں کی حفاظت پر کوئی طاقت مقرر نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا نے دائیں ہاتھ سے اس کی گردن پکڑی اور اس بار بایاں ہاتھ پوری قوت سے اس کے جبڑے پر مار دیا۔اس بار نتیجہ پہلے جیسا ہی نکلا اور راشو کے منہ سے پھلجھڑی کی طرح دانت نکل کر باہر گرے۔البتہ اس کے ساتھ ہی اس کی ناک اور منہ سے خون بہنے لگا تھا اور اس کے دونوں گال بھی پھٹ گئے تھے۔اس کے منہ سے چیخیں نکل رہی تھیں۔

"اسے اسی طرح اٹھائے رکھنا جوانا۔ زمین پر اس کے پیر نہ لگنے دینا"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی بیلٹ کھولنا شروع کر دی۔ بیلٹ پر بھی زرد رنگ لگا ہوا تھا۔ جوزف نے بیلٹ کھول لی۔

"اسے درخت کے ساتھ کرو۔ میں اسے بیلٹ سے باندھتا ہوں۔ پھر یہ حقیر کینچوا بن جائے گا"...... جوزف نے کہا تو جوانا راشو کو گردن سے پکڑے الٹا چلتا ہوا ایک درخت کی طرف بڑھنے لگا جبکہ جوزف بھی الٹا چل رہا تھا۔ راشو کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخیں نکل رہی تھیں۔ اس کا جسم فضا میں پھڑک رہا تھا حالانکہ وہ خاصا ورزشی جسم کا نوجوان تھا لیکن اس وقت وہ بے بسی کی حالت میں اس طرح ہاتھ پیر مار رہا تھا جیسے اس کی ساری جسمانی طاقت غائب ہو گئی ہو۔ پھر جوزف نے اسے بیلٹ کی مدد سے اس طرح درخت سے باندھ دیا کہ اس کے دونوں بازو بھی اس کے جسم کے ساتھ بندھ گئے تھے اور اس کے دونوں پیر بھی زمین سے کافی اونچے تھے۔

"بس اب ٹھیک ہے۔ اب یہ کچھ نہیں کر سکے گا"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ الٹے قدم پیچھے ہٹ گیا۔ جوانا بھی اس کے ساتھ ہی پیچھے ہٹ گیا تھا۔

"باس۔ وہ لڑکی اس کا کیا ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"وہ نجانے کہاں ہو گی اور ابھی الٹا چلنے کی اتنی پریکٹس نہیں ہوئی کہ زیادہ فاصلہ طے کیا جا سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ میری کوئی طاقت میرے قریب نہیں آ رہی"...... اچانک راشو نے چیختے ہوئے کہا اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔

"اب تمہاری کوئی شیطانی طاقت تمہیں اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک ہم نہ چاہیں اور یہ بھی سن لو کہ تم چاہے شیطان کے چیلے ہو یا شیطان کے پجاری اب تمہاری موت ہمارے ہاتھوں ہی آئے گی"...... عمران نے کہا۔

"میں ستاجو ہوں ستاجو۔ ٹھیک ہے۔ تم نے مجھے وقتی طور پر بے بس کر دیا ہے کیونکہ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی کہ میں نے تمہیں شیطانی طاقتوں سے ہٹ کر صرف عام انسانوں کی طرح ہی پکڑ کر مارنے کا فیصلہ کیا تھا اور تمہارا جو حشر ہونا تھا اس سے پوری طرح لطف اندوز ہونے کے لئے میں نے راشو کا روپ دھارا تھا لیکن یہ بات طے ہے کہ تم مجھے ہلاک نہیں کر سکو گے۔ ستاجو کو موت نہیں آ سکتی اور میری یہ حالت بھی عارضی ہے۔ جلد ہی میری طاقتیں مجھ تک پہنچ جائیں گی"...... راشو نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"تم شیطان کے چیلے ہو۔ کاچاری چیلوں کے حملے کے بعد اب مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تمہاری موت کیسے ہو گی۔ جب میں تمہارے سینے میں لکڑی کا ڈنڈا ٹھونکوں گا تو تم ہلاک ہو جاؤ گے"۔ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ستاجو کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ نہیں۔ ایسا مت کرنا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ

تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ میں شیطان سے معذرت کر لوں گا۔ تم واقعی میرے بس کے نہیں ہو"...... راشو نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ایک شرط پر تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے کہ تم ہمیں بتاؤ کہ تم نے ہماری ٹانگوں پر جو رس لگایا ہے اس کا توڑ کیا ہے"...... عمران نے راشو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"علاج تو تم نے خود ہی کر لیا ہے اور میں حیران ہوں کہ تم نے کیسے علاج کر لیا ہے ورنہ اس کا تو کوئی علاج ہی نہیں ہے"۔ راشو نے کہا۔

"یہ کوئی علاج نہیں ہے کہ ہم الٹا چل سکتے ہیں۔ اب باقی ساری عمر اس حالت میں تو نہیں گزار سکتے اور یہ بھی میں نے محسوس کیا ہے کہ آگے کی طرف زور لگانے پر ٹانگیں حرکت نہیں کرتیں لیکن پیچھے کی طرف زور لگانے سے وہ حرکت کرتی تھیں اس لئے ہم الٹا چلتے ہوئے اس گڑھے سے باہر آئے تھے لیکن بہرحال ہمیں اس کا علاج چاہئے ورنہ دوسری صورت میں تمہارا خاتمہ یقینی ہے اور شیطان بھی تمہیں نہ بچا سکے گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم مجھے چھوڑ دو۔ میں اپنی طاقتوں سے علاج پوچھ کر بتا سکتا ہوں"...... راشو نے کہا۔

"باس۔ میں بتاتا ہوں۔ اب مجھے یاد آ گیا ہے کہ یہ کسی پھل کے رس لگنے کا نتیجہ ہے۔ میں نے اس بارے میں سنا تھا مگر آج تک اس

پھل کو دیکھا نہیں تھا اور یقیناً یہ پھل یہاں موجود ہو گا کیونکہ اس کا تازہ رس بنایا جاتا ہے۔ اس پھل کا نام کرشیما ہے اور اس کا توڑ اس درخت کی شاخوں کا رس ہوتا ہے۔ مجھے ایک بار وچ ڈاکٹر آسائی نے جو شیطان روحوں کا عامل ہے، بتایا تھا"...... جوزف نے کہا۔

"لیکن کیا تم اس درخت کو پہچانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا"...... جوزف نے جواب دیا۔

"تم نے یہ رس کہاں سے ہماری ٹانگوں پر لگایا تھا"...... عمران نے درخت سے بندھے اور لٹکے ہوئے راشو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ کام میری طاقتوں نے کیا تھا۔ میں نے تو صرف انہیں حکم دیا تھا کہ میں ایسا چاہتا ہوں"...... راشو نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"یہ لڑکی سارگی کہاں سے آئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ کام بھی میری طاقتوں نے کیا تھا۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ مجھے مصر کی سب سے خوبصورت اور جوان لڑکی پیش کرو جو میری کنیز بن کر رہے اور پھر یہ لڑکی سارگی آ گئی لیکن نجانے اس کے ساتھ کیا ہوا کہ شراب پیتے ہی وہ بھاگ کھڑی ہوئی حالانکہ وہ میری طاقتوں کے تحت تھی"...... راشو نے کہا۔

"میں اس کے لہجے، اس کے چہرے اور آنکھوں کے تاثرات سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ شیطانی تاثرات کے تحت ہے اس لئے میں نے جان

بوجھ کر اسے تمہارے گھڑے میں موجود مشروب پلایا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جس نیت سے آئے ہو گے تم نے لازماً اس گھڑے میں کوئی تیز ترین شراب ہی بھروائی ہو گی اور شراب میں یہ خاصیت ہے کہ اس کا تیز نشہ جب عروج پر آتا ہے تو ذہن ماؤف ہو جاتا ہے اور شراب پینے کے بعد لازماً اس کے ذہن پر موجود شیطانی اثرات کی گرفت ڈھیلی پڑ جائے گی اور ایسا ہی ہوا۔ میں اصل میں تمہیں دوسری طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا تاکہ ہم اس گڑھے سے نکل سکیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی میرا مقصد نہ تھا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بے حد ذہین آدمی ہو۔ تم نے جو کچھ کیا ہے وہ شاید کوئی اور نہ کر سکتا۔ بہر حال اب مجھ چھوڑ دو۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں بھول جاؤں گا"...... راشو نے کہا۔

"جب تک ہم ٹھیک نہیں ہوں گے تم رہا نہیں ہو سکتے"۔ عمران نے کہا۔

"ماسٹر۔ یہاں قریب ہی یقیناً اس پھل کے کٹے ہوئے ٹکڑے پڑے ہوں گے جس پھل کا رس لگایا گیا ہے۔ اگر ہم وہاں تک پہنچ جائیں تو پھر اس درخت کو تلاش کیا جا سکتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا۔

"اس راگو یا راشو کے سینے میں لکڑی کا ڈنڈا ٹھونک دو۔ اس کے بعد ہم پھل خود تلاش کر لیں گے اور نہ بھی تلاش کر سکے تو ڈاکٹر خود ہی

علاج کر لیں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے اس کا پسندیدہ کام کرنے کا حکم مل گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی وہ جھکا اور اس درخت کے نیچے پڑی ہوئی ایک لکڑی اٹھا لی۔ اس نے لکڑی کو درمیان سے توڑ کر اس کا ڈنڈا بنایا اور پھر اس نے لکڑی کے ایک سرے کو دانتوں سے کاٹ کر اس کی نوک بنانا شروع کر دی۔ لکڑی کا ذائقہ شاید بے حد تلخ تھا اس لئے وہ ساتھ ساتھ تھوکتا بھی جا رہا تھا۔ جب نوک بن گئی تو جوزف یکلخت تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے مت مارو۔ رک جاؤ"...... راشو نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ جوزف"...... عمران نے کہا۔

"باس۔ اس شیطان کے چیلے کو مرنے دو ورنہ اس نے ہمارے لئے عذاب بن جانا ہے"...... جوزف نے رک کر مڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ شیطان کا چیلا ضرور ہے لیکن بہر حال بندھا ہوا ہے اور بندھے ہوئے انسان پر اس طرح ظلم کم از کم میری آنکھوں کے سامنے نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں ماسٹر۔ آپ انسانیت کے چکر میں نہ پڑیں۔ جوزف ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اس کا مرنا ہم سب کے لئے ضروری ہے ورنہ ہم خواہ مخواہ کی مصیبتوں میں پڑے رہیں گے"...... جوانا نے کہا۔

"تم کیا کہتے ہو ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر

کہا۔

" باس۔ جو بات آپ اس سے پوچھنا چاہتے تھے وہ مسئلہ تو حل ہو گیا اس لئے اب اسے موت کی دھمکی دینے کا کوئی فائدہ نہیں رہا"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون سا مسئلہ حل ہو گیا ہے"...... جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

" تم نے دیکھا نہیں کہ جوزف اس لکڑی کو چبانے کے بعد غیر محسوس طور پر سیدھا چلنے لگ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس لکڑی کے رس میں لنگڑا کر چلنے والی بیماری کا علاج ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار اچھل پڑا۔ جوزف بھی چونک پڑا۔ شاید اسے خود بھی اس بات کا احساس نہ ہوا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی میں نے تو خیال ہی نہیں کیا تھا"...... جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ویری گڈ ٹائیگر۔ تم واقعی شاگرد رشید بلکہ خلف الرشید بن چکے ہو۔ میں نے اسی لئے جوزف کو روکا تھا اور میں دیکھنا چاہتا تھا کہ تم نے اس بات کو مارک کیا ہے یا نہیں۔ گڈ شو"...... عمران نے تحسین بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ماسٹر۔ پھر بھی اس کو زندہ نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اس نے جو کچھ ہمارے ساتھ کرنے کی کوشش کی ہے وہ انتہائی ظالمانہ انداز تھا"۔

جوانا نے کہا۔

" مجھے چھوڑ دو۔ میں شیطان کی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے خلاف کچھ نہیں کروں گا"...... اچانک راشو نے گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پہلے یہ بتاؤ کہ تمہاری شیطانی طاقتیں آخر تمہارا ساتھ کیوں نہیں دے رہیں۔ جب صرف تمہارا مشین پسٹل اٹھایا تھا تو چار چیلوں نے جوزف پر حملہ کیا تھا لیکن تم تو شیطان کے سب سے بڑے چیلے ہو۔ اس کے باوجود شیطانی طاقتیں تمہاری مدد نہیں کر رہیں۔ اس کی اصل وجہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" وہ۔ وہ۔ میں راشو کے روپ میں ہوں اور راشو مسلمان ہے۔ چونکہ راشو مصر کا سب سے خوبصورت اور طاقتور نوجوان ہے اس لئے میں نے اس کا روپ دھارا ہے۔ اب جب تک میں راگو نہیں بن جاؤں گا یہ شیطانی طاقتیں میری مدد نہیں کر سکتیں"...... راشو نے کہا۔

" لیکن تم روپ تو تبدیل کر سکتے تھے۔ پھر کیوں نہیں کیا"۔ عمران نے کہا۔

" روپ تبدیل کرنے کے لئے مجھے وہاں جانا پڑے گا جہاں میرا یعنی راگو کا جسم موجود ہے۔ یہاں اگر میں نے راشو کا جسم چھوڑ دیا تو میں راگو کے جسم تک نہیں پہنچ سکوں گا بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روح بنا رہوں گا۔ اس کا خاص عمل ہوتا ہے وہ پہلے کرنا پڑتا ہے اور اس کے

لئے دونوں جسموں کا ایک دوسرے کے قریب ہونا ضروری ہوتا ہے"...... راشو نے کہا۔

"کہاں ہے تمہارا جسم"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک مکان ہے۔ اس کے تہہ خانے میں میرا جسم ہے"...... راشو نے کہا۔

"جوزف تم جاؤ اور اس مکان سے اس راگو کا جسم یہاں اٹھا لاؤ اور یہ لکڑی جوانا کو دے جاؤ تاکہ تمہاری واپسی تک ہم اس پنسل کی نوک مزید تیز کر لیں"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لکڑی جوانا کی طرف بڑھا دی اور پھر دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جس طرف سے راشو اور وہ لڑکی آئی تھی جبکہ جوانا نے اب لکڑی کو دانتوں سے چھیلنا اور کاٹنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کی ٹانگوں نے حرکت کرنا شروع کر دی تو اس نے لکڑی ٹائیگر کی طرف بڑھا دی لیکن ٹائیگر نے لکڑی عمران کی طرف بڑھا دی۔

"پہلے آپ ٹھیک ہو جائیں باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سوری ماسٹر۔ مجھے بھی ٹائیگر کی طرح کرنا چاہئے تھا۔ آئی ایم ویری سوری۔ مجھے خیال نہیں رہا"...... جوانا نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"چلو تمہیں احساس تو ہو گیا۔ یہی کافی ہے لیکن میں نے تو پوری لکڑی چبا جانی ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم نے پہلے یہ کام کر لیا۔ ٹائیگر تم بھی اسے چبا لو۔ اٹ از مائی آرڈر"...... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا تو ٹائیگر نے ایک بار پھر اس لکڑی کی نوک بنانا شروع کر دی اور جب ٹائیگر ٹھیک ہو گیا تو اس نے لکڑی عمران کی طرف بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد عمران بھی ٹھیک ہو چکا تھا۔

"ویسے یہ الٹا چلنے والا تجربہ بھی زندگی بھر یاد رہے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسے کیسز میں ایسے ایسے تجربے ہوتے ہیں ماسٹر کہ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ایکریمیا میں ایسا کیوں نہیں ہوتا۔ وہاں تو میں نے کبھی اس قسم کا کوئی مسئلہ نہیں دیکھا"...... جوانا نے کہا۔

"وہاں شیطانوں کا مکمل کنٹرول ہے وہاں اس کے خلاف کس نے کام کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو جوانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ راشو بندھا ہوا خاموش کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف واپس آ گیا۔ اس نے کاندھے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کو اٹھایا ہوا تھا جو بے ہوش لگتا تھا۔ جوزف نے اسے لا کر درخت کی جڑ میں زمین پر ڈال دیا۔

"کیا یہی راگو کا جسم ہے یعنی تمہارا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ میں ہوں۔ اب مجھے اتار دو تاکہ میں عمل کر سکوں"...... راشو نے کہا۔

"لیکن تمہارے عمل کے بعد راشو کا کیا ہو گا۔ کیا وہ زندہ رہ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو ختم ہو چکا ہے۔ اس کی لاش ہی رہ جائے گی"۔ راگو نے جواب دیا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ راشو مسلمان ہے۔اس لئے شیطانی طاقتیں تمہاری مدد نہیں کر پا رہیں۔موت کے بعد ایسی کیا رکاوٹ رہ گئی تھی"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"راشو بہرحال مسلمان تھا اور اس نے روشنی کا کلام پڑھا ہوا تھا۔اس کے اثرات تو قیامت تک اس کے جسم میں رہتے ہیں چاہے وہ زندہ نہ بھی رہے اور انہی اثرات کی وجہ سے شیطانی طاقتیں اس کے جسم کے قریب نہیں آسکتیں"...... راگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واہ۔مسلمان ہونا بھی کس قدر خوش قسمتی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

"باس۔اب کیا حکم ہے"......جوزف نے پوچھا۔

"تم نے یہ لکڑی لے کر کھڑے رہنا ہے۔جوانا اسے بیلٹ کی بندش سے آزاد کرائے گا پھر جیسے ہی اس راگو کے جسم میں زندگی کے تاثرات ابھریں تم نے اس کے سینے میں لکڑی کا یہ ڈنڈا ٹھونک دینا ہے کیونکہ پھر یہ اصل شیطانی جسم میں ہو گا"...... عمران نے افریقی زبان میں جوزف سے کہا۔

"یس باس"......جوزف نے کہا۔

"جاؤ جوانا اسے آزاد کر دو"...... عمران نے کہا تو جوانا آگے بڑھا۔اس نے بیلٹ کھولی اور پھر راشو کو گردن سے پکڑ کر نیچے کھڑا کر دیا۔راشو کی آنکھوں میں چمک آ گئی تھی۔وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اپنے جسم کے ساتھ زمین پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں جبکہ

جوزف نے عمران کی چبائی ہوئی نوک دار لکڑی اٹھائی اور راگو کے قریب کھڑا ہو گیا۔چند لمحوں بعد راشو کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا اور اس کے چہرے پر موجود زندگی کی چمک ختم ہو گئی۔اسی لمحے راگو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر راگو نے آنکھیں کھولی ہی تھیں کہ یکلخت جوزف کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے لکڑی کا وہ کھونٹا راگو کا سینہ توڑ کر اس کے دل میں گھس گیا۔راگو کے منہ سے ایک عجیب سی چیخ نکلی۔اس کا جسم چند لمحوں کے لئے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔وہ ختم ہو چکا تھا اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"یہ شیطان کا چیلا تو ختم ہوا۔اب ہمیں راشو کی لاش کو دفنانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"باس ہمارے پاس گڑھا کھودنے کے لئے سامان تو نہیں ہے"۔جوانا نے کہا۔

"گڑھے میں نہیں بلکہ قبر میں دفن کرنا ہے اس لئے کہ یہ مسلمان تھا اور یہ اسلامی ملک ہے۔مجھے ڈاکٹر ناصر سے بات کرنا ہو گی تاکہ اس کے وارثوں کا پتہ چلایا جاسکے اور پھر اس کا جنازہ پڑھ کر باقاعدہ اسے دفن کیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"باس۔اس مکان میں ایک بڑی جیپ موجود ہے"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ اچھا۔لیکن وہ سارگی کا کیا ہوا۔وہ نظر نہیں آئی"...... عمران

نے کہا۔

"نہیں باس۔ البتہ وہاں کار کے پہیوں کے نشانات موجود تھے۔ شاید وہ کار میں بیٹھ کر چلی گئی ہے"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو اچھا ہوا۔ بے عزت ہونے سے بچ گئی۔ آؤ اٹھاؤ اسے اور چلیں۔ اب یہ معاملہ حتمی طور پر ختم ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور جوزف نے آگے بڑھ کر راشو کی لاش اٹھا کر کاندھے پر ڈال لی۔

عمران نے کار سید چراغ شاہ کے مکان کے باہر روکی ہی تھی کہ ان کا صاحبزادہ تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ آیا۔

"شاہ صاحب مسجد میں ہیں جناب اور انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ کو وہیں بھیج دیا جائے"...... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور ایک طرف فاصلے پر بنی ہوئی مسجد کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ تاروت مشن سے واپس فلیٹ پر پہنچا ہی تھا کہ سید چراغ شاہ صاحب کا فون آیا اور انہوں نے عمران کو اپنے پاس آنے کا کہا تو عمران غسل کر کے اور لباس تبدیل کر کے یہاں پہنچ گیا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ شاہ صاحب تاروت والے مشن کے سلسلے میں ہی اس سے بات کرنا چاہتے ہوں گے۔ مسجد میں داخل ہو کر اس نے جوتے اتارے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ مسجد کے اندرونی

حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مسجد کے چھوٹے سے ہال میں شاہ صاحب اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... عمران نے اندر داخل ہو کر انتہائی خشوع خضوع سے کہا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ جیتے رہو بیٹے۔ آؤ بیٹھو"۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران ان کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔

"مجھے خوشی ہے بیٹا کہ تم نے اس بار ازخود برائی کے خلاف کام کیا ہے اور تمہارے اندر وہ پہلے والی جھوٹی انا اب موجود نہیں رہی اور یہ بات قابل مبارک باد ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر خاص کرم بھی ہے"...... شاہ صاحب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار ہوں شاہ صاحب اور آپ کا بھی ممنون ہوں۔ یہ سب آپ کی تربیت اور فیضان کا نتیجہ ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران بیٹے۔ تم نے شیطان کے اس حربے تاروت جادو کے خلاف واقعی بے حد ہمت اور حوصلے سے کام لیا ہے لیکن عمران بیٹے آدمی کو اپنے کئے کرائے پر خود ہی پانی نہیں پھیر دینا چاہئے"۔ شاہ صاحب کے لہجے میں ہلکی سی ناراضگی کا عنصر جھلک رہا تھا۔ عمران ان کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں نے پانی پھیر دیا ہے۔ وہ کیسے شاہ صاحب۔ میں سمجھا نہیں"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے اس جدوجہد کو فضول کہا اور اسے وقت ضائع کرنے کے مترادف سمجھا۔ یہ درست ہے کہ اس میں تمہارا کافی وقت لگ گیا لیکن تم خود سوچو کہ تمہیں کسی قدم پر بھی ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑا ورنہ شیطان اور اس کی ذریات اس قدر بے بس اور کمزور نہیں ہیں کہ وہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کچھ نہ بگاڑ سکتے۔ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے تمہیں شیطان کے مقابلے پر فتح عنایت کی ورنہ شیطان کے پاس لاکھوں کروڑوں حربے ہوتے ہیں اور تم نے جس طرح یہ بات کی تھی اس وجہ سے راگو کو تم پر آخری وقت میں قابو پالینے میں کامیابی ہو گئی۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اس وقت اگر تمہاری مدد نہ کی جاتی تو کیا تم اسے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکتے تھے جبکہ تم اس کے ہاتھوں مکمل طور پر بے بس ہو چکے تھے۔ تمہاری اس کوتاہی کی معافی کے لئے مجھ سمیت نجانے کتنے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے زاروقطار رو رو کر رحم کی درخواست کرنی پڑی ہے اور یہ تو اس کی شان کریمی ہے کہ وہ اپنے بندوں پر رحم کر دیتا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا تھا کہ تم بہرحال محتاط رہا کرو"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو ٹپکنے لگے۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ اس نے واقعی اس قسم کے فقرے کہے تھے۔ ویسے اس نے یہ فقرے جھلاہٹ میں کہے تھے لیکن اب شاہ صاحب کی بات سن کر

سے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے تو منہ سے بات نکال دی لیکن
زرگوں کو اس کے لئے کتنی زحمت اٹھانا پڑی اور یہ ان کی مہربانی ہے
کہ وہ اس کے لئے اتنا کچھ کرتے ہیں۔

"میں سخت شرمندہ ہوں شاہ صاحب اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی کا
خواستگار ہوں۔ بس جھلاہٹ میں ایسے فقرے نکل جاتے ہیں۔ آئندہ
محتاط رہوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں بیٹے۔ خیال رکھا کرو۔ اللہ تعالیٰ جہاں کریم ہے وہاں قہار
بھی ہے اور اس کی پکڑ میں آنے والوں کو نہ اس دنیا میں چھٹکارا ملتا
ہے اور نہ آئندہ دنیا میں۔ بڑے بڑے فرشتہ صفت لوگ ہر وقت اس
کے خوف سے کانپتے رہتے ہیں اور تم سوچے سمجھے بغیر ایسی بات کر
دیتے ہو۔ ویسے مجھے خوشی ہے کہ تم نے راشو کی لاش کو باقاعدہ
مسلمانوں کے طریقے سے دفن کر دیا تھا۔ بظاہر یہ چھوٹی باتیں لگتی
ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھوٹی سے چھوٹی نیکی اور نیک رویے کی
بڑی قدر ہوتی ہے۔ وہ رب العالمین ہے اس کی خوشنودی ہی ہمارا
اصل مقصد ہے۔ اس دنیا کی کامیابیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔
اصل کامیابی وہ ہے جو اس کی طرف سے آخرت میں ملے گی"۔ شاہ
صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ شاہ صاحب کہ آپ ساتھ ساتھ میری رہنمائی
کرتے رہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ارہ نہیں۔ میں کیا اور میری رہنمائی کیا۔ یہ تو تمہاری مہربانی ہے

کہ تم مجھ جیسے دیہاتی بوڑھے سے ملنے کے لئے اپنا قیمتی وقت نکال کر آ
جاتے ہو"...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شاہ صاحب۔ جب تک مجھے اصلیت کا علم نہیں ہوا تھا اس وقت
تک واقعی میں دنیاوی کاموں میں گزارنے والے وقت کو ہی قیمتی
سمجھتا تھا لیکن اب میری آنکھیں کھل چکی ہیں۔ اب تو اصل قیمتی وہ
وقت ہوتا ہے جو آپ جیسے مہربان بزرگوں کی صحبت میں گزرتا
ہے"...... عمران نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارا حسن ظن ہے ویسے ایک بات میں بتا دوں کہ انسان
اس دنیا کے کاموں میں اگر خلوص نیت سے کام کرے تو اس کا یہ
وقت بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے عبادت میں شامل کر دیتا ہے۔
عبادت نماز، روزے کا نام ضرور ہے مگر اپنے بچوں کے لئے رزق حلال
کمانا، ملک و قوم کے اجتماعی مفادات کے لئے کام کرنا، اپنے فرائض
محنت اور ایمانداری سے سرانجام دینا یہ سب بھی عبادت کا ہی حصہ
ہوتے ہیں اور یہ سب اس کا ہی کرم ہے کہ اس نے ہم پر یہ رحمت کر
رکھی ہے"...... شاہ صاحب نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر ہلکی
سی شرارت بھری مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"شاہ صاحب اگر ایک بات عرض کروں تو آپ ناراض تو نہ ہوں
گے"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ذہن میں کیا خیال آیا ہے کہ ہم جیسے
لوگ دوسروں کو دنیاوی کام کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں لیکن

خود کوئی کام نہیں کرتے۔ تمہیں معلوم نہیں ہے بیٹے اس عمر میں بھی میں روزانہ اپنے کھیتوں میں خود اپنے ہاتھوں سے کام کرتا ہوں اور مجھے اس سے جو سکون ملتا ہے اس کا شاید تم اندازہ بھی نہ کر سکو"...... شاہ صاحب نے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے واقعی اسی خیال کے تحت ہی بات کرنا چاہی تھی۔

"میں شرمندہ ہوں شاہ صاحب۔ امید ہے آپ مجھے معاف کر دیں گے"...... عمران نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ کاش مجھ میں بھی تمہاری جیسی صلاحیتیں ہوتیں اور تم جو کام ملک و قوم کے لئے کرتے رہتے ہو اس کا ہزارواں حصہ میں بھی کر سکتا تو مجھے واقعی زیادہ خوشی ہوتی۔ حقیقت ہے کہ مجھے تم پر رشک آتا ہے لیکن میں بوڑھا دیہاتی آدمی ہوں اس لئے جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے وہی کچھ کرتا رہتا ہوں"۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے مزید شرمندگی سے سر جھکا لیا اور شاہ صاحب نے انتہائی شفقت بھرے انداز میں اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دعائیں دینا شروع کر دیں اور عمران کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے طمانیت اور سکون اس کے رگ و پے میں اترتا چلا جا رہا ہو۔ ایسی طمانیت اور سکون جسے الفاظ میں بیان ہی نہ کیا جا سکتا تھا۔

ختم شد

کارٹن اور ڈینی بلیک تھنڈر کے دو سپر ایجنٹ۔ جنہوں نے عمران کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چھ ممبران سمیت حقیقتاً گولیوں سے چھلنی کر دیا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے خون فواروں کی صورت میں ابلنے لگا۔

◇ وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چھ ممبران کی موت کی تصدیق ہو گئی اور کارٹن اور ڈینی مسرت کی شدت سے رقص کرنے پر مجبور ہو گئے۔

ہائی وکٹری وہ نعرہ جو کارٹن اور ڈینی نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت کی تصدیق ہونے پر بے اختیار لگایا اور یہ نعرہ ان کے لئے باعث افتخار بن گیا۔

◇ ایک ایسا نعرہ جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی حقیقی موت پر لگایا جا سکتا تھا اور یہ نعرہ فضا میں گونج اٹھا۔

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

مکمل ناول

بلیک ایرو

مصنف
مظہر کلیم
ایم اے

بلیک ایرو ایک یورپی ملک کی سرکاری ایجنسی۔ جس نے پاکیشیا کی انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری تباہ کرنے کا مشن بنایا۔

چارلس بلیک ایرو کا ایجنٹ۔ جس نے پاکیشیا پہنچ کر اپنی بے پناہ ذہانت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حقیقتاً تگنی کا ناچ نچانے پر مجبور کر دیا۔

چارلس جس نے اپنا مشن مکمل کر لیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کی تلاش میں مارے مارے پھرتے رہے۔

چارلس انتہائی حیرت انگیز کردار۔ جس نے عمران کو بھی اپنی کارکردگی سے اعتراف شکست پر مجبور کر دیا۔

کیا پاکیشیا کی انتہائی اہم دفاعی لیبارٹری تباہ ہو گئی اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بے بسی سے تماشہ دیکھتے رہ گئے۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں خیر و شر کی آویزش پر انتہائی پراسرار اور تحیر خیز ناول

سپیشل نمبر

شودرمان

مصنف مظہر کلیم ایم اے

شودرمان شیطان کے پجاریوں کی مرکزی عمارت جسے شیطانی قوتوں نے ناقابل تسخیر بنادیا تھا۔

شودرمان کافرستان کے پہاڑی جنگل میں صدیوں سے قائم ایسی عمارت جہاں مکمل شیطانی قوتوں کا راج تھا۔

کاجلا شیطانی دنیا کا ایک ایسا شیطانی مذہب جو خیر و شر کی آویزش میں شر کی قوتوں کی نمائندگی کرتا تھا۔

مہامہان کاجلا کا سب سے بڑا پجاری، شیطان کا خصوصی پیروکار اور شودرمان کا رکھوالا جو انتہائی خوفناک شیطانی قوتوں کا حامل تھا۔

کاجلا جس کے پیروکاروں نے عمران کو پاکیشیا سے اغوا کر کے اپنے قبضے میں کرلیا۔
کیا عمران شیطان کا پیروکار بن گیا ——— یا ——— ؟

* وہ لمحہ جب خیر اور روشنی کی قوتوں نے عمران کو ہی شودرمان کی تباہی اور مہامہان کی ہلاکت کا مشن سونپ دیا۔ پھر کیا ہوا؟
* وہ لمحہ جب عمران اپنے ساتھ جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو لے کر شودرمان کی تباہی اور کاجلا کی سرکوبی کے لئے کافرستان کے قدیم پہاڑی جنگل میں داخل ہوگیا۔ وہ علاقہ جہاں انتہائی خوفناک شیطانی قوتوں کا مکمل راج تھا۔
* وہ لمحہ جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت شیطانی قوتوں کے خوفناک شکنجے میں جکڑے جانے کے بعد بے بس ہوگئے۔ کیا عمران واقعی شیطانی قوتوں سے شکست کھا گیا ——— یا ——— ؟
* کیا عمران شودرمان کو تباہ کرنے اور مہامہان کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکا۔ یا خود ان کا شکار ہوگیا ——— ؟ انتہائی حیرت انگیز انجام
* کیا عمران شیطانی قوتوں کے انتہائی خوفناک جال کو توڑنے میں کامیاب ہوسکا۔

خیر و شر کے درمیان ہونے والی ایک ایسی آویزش
جس کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا
پراسرار، حیرت انگیز، منفرد اور دلچسپ واقعات سے بھرپور
ایک ایسا انوکھا ناول جو جاسوسی ادب میں یادگار حیثیت کا حامل ہے

شائع ہوگیا ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا
براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی شاہکار کہانی

ڈیتھ کوئیک

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

ڈیتھ کوئیک

کافرستان کا ایک ایسا بھیانک سائنسی منصوبہ کہ جس کی تکمیل کے بعد پاکیشیا کے کروڑوں بے گناہ افراد ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔ لیکن پوری دنیا اسے قدرتی آفت ہی سمجھتی رہتی۔

ڈیتھ کوئیک

جس کا تجربہ پاکیشیا کے ایک پہاڑی علاقے میں کیا گیا اور ہزاروں افراد یکلخت لقمہ اجل بن گئے۔ مگر پاکیشیا اور پوری دنیا کے ماہرین نے اسے قدرتی آفت قرار دے دیا۔ کیوں ؟

ڈیتھ کوئیک

جس کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جب میدان میں اتری تو کافرستان کی چاروں ایجنسیاں عمران کے مقابل آگئیں اور پھر ایک نہ رکنے والے خوفناک ہنگامے کا آغاز ہوگیا۔

ایک ایسا مشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زبردست جدوجہد کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیوں ؟

وہ لمحہ

جب عمران اور سیکرٹ سروس کو باوجود سرتوڑ کوششوں کے ناکام پاکیشیا لوٹنا پڑا؟

وہ لمحہ

جب شاگل نے کافرستان کی طرف سے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ کیوں ؟

کیا شاگل نے کافرستان سے غداری کر دی ـــ ـــ یا ـــ ـــ ؟

کیا واقعی اس مشن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقدر میں ناکامی لکھ دی گئی تھی ـــ ـــ یا ـــ ـــ ؟

کیا کافرستان اپنے اس بھیانک سائنسی منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہوگیا ؟